

مَبْنِيٌّ عَلَى مَرْكَبٍ

فتاویٰ کرامۃ العالیہ

جلد ۸

کتاب النکاح

اقتات
مفتی اعظم ہند و قائد اعظم پاکستان
مفتی اعظم پاکستان

مفتی اعظم پاکستان
مولانا مفتی محمد رفیع الدین صاحب

حضر مولانا مفتی ابوالکلام آزاد صاحب
مفتی اعظم پاکستان

ناشر

مکتبۃ المدینہ

علامہ دیوبند کے علوم کا پاسان
دینی و علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیکرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نکھای کیلئے ایک مفید ترین
ٹیکگرام چینل

مَكْمَلًا وَمُدَلَّلًا

فتاویٰ کا اعجاز و بند

جلد ۸

کتاب النکاح نصف آخر

افادات

مفتی اعظم اہل علم و عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی

مرتب

مولانا مفتی محمد ظفر الدین صاحب

علامہ دین بند کے علوم کا پاسیان
دینی علمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حقی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

حسب ہدایت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب عثمانی بہتم دار العیوم دیوبند

ناشر

مکتبہ دارالاعجاز دیوبند

مقدمہ طبع جدید

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادَةِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ اَمَّا بَعْدُ
 اَسْتَجِلْ شَانَهُ نَے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند (ترتیب جدید) کو محض اپنے فضل و
 کرم سے قبولیت عام عطا فرماتی ہے، مسلسل اس کے ایڈیشن طبع ہوتے رہے جس کی وجہ
 سے اس کی پلٹیں خراب ہو چکی تھیں، نیز عصر حاضر کا ذوق بھی متقاضی تھا کہ فتاویٰ کا
 معیار طباعت بلند کیا جائے۔ اس لئے بنام خدا آفسیٹ سے طبع کیا جا رہا ہے۔
 اس موقع پر مناسب سمجھا گیا اور بہت سے اہل علم حضرات نے توجہ بھی دلائی کہ نظر ثانی
 کی ضرورت ہے بعض جگہ مسائل کی تصحیح و تشریح بھی ضروری تھی۔ اس لئے احقر نے متعدد
 اساتذہ دارالعلوم دیوبند کو یہ خدمت سپرد کی، انھوں نے دیدہ ریزی کے ساتھ اس
 جلد کی تصحیح کی، اور بالغ نظری کے ساتھ ضروری اصلاحات کیں۔
 اس جلد میں جو اہم تصحیحات کی گئی ہیں ان کو ایک ضمیمہ کی شکل میں مرتب کیا
 گیا ہے تاکہ قارئین کو اندازہ ہو سکے کہ کیا تصحیح کی گئی ہے۔ اور کیوں تصحیح کی گئی ہے ضمیمہ
 کا ایک فائدہ یہ بھی پیش نظر ہے کہ جن حضرات نے فتاویٰ کا پہلا ایڈیشن خریدا ہے وہ یہ
 ضمیمہ حاصل کر لیں اور اس کی روشنی میں اپنے نسخہ کی تصحیح کر لیں۔
 میں امید کرتا ہوں کہ اس سے کتاب کی افادیت دوچند ہو جائے گی، اور کتاب
 پہلے سے زیادہ دلچسپی اور اعتماد کے ساتھ پڑھی جائے گی، اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و
 کرم سے ادارہ کی اس خدمت کو قبول فرمائیں، اور مسلمانوں کو استفادہ کی توفیق عطا
 فرمائیں۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔
 (حضرت مولانا) مرغوب الرحمن (صاحب دامت برکاتہم) مہتمم دارالعلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

فتاویٰ دارالعلوم دہلی مکمل جلد ہشتم

۳۷	نابالغ کا نکاح ولی کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے۔	پانچواں باب	نکاح میں ولایت کن لوگوں کو جمل ہے
۳۷	باپ اگر اجازت دیدے تو نانا، نانا بالغہ کو اسی کا نکاح کر سکتا ہے۔		فصل اول اس باب سے متعلق مسائل احکام
۳۷	سولہ سال لڑکی کا نکاح جبراً جائز نہیں۔	عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں	
۳۸	جس کا کوئی ولی نہ ہو عالم ولی ہے۔	ولی ماموں ہے۔	
۳۸	اس صورت میں ولی بھائی ہے لڑکی کی ماں کا شوہر ولی نہیں۔	علائی بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں۔	
۳۹	عاقل بالغہ کفو میں نکاح خود کر سکتی ہے۔	پندرہ سال لڑکی بالغ ہے نابالغہ کا ولی چچا	
۴۰	چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی نہیں ہے۔	چچا کے رہتے ہوئے ماں کو ولایت نہیں۔	
۴۰	بالغہ خود بلا ولی نکاح کر سکتی ہے باپ کا ناجائز لڑکا نہ ولی ہے نہ لڑکا	نابالغہ کا نکاح ولی کے ذریعہ کیا جائے یا اسکے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے۔	
۴۱	بالغہ بیوہ کی اجازت سے جو نکاح ہو اودھ صیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا	بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماں کا نکاح کرنا درست نہیں ہے	
۴۱	باپ اپنے لڑکے کو اجازت دے تو اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے	بالغہ خود اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے	

۴۸	قرب کا ولی جب نکاح نہ کرے تو دور کا ولی کر سکتا ہے۔	۴۱	بلا ولی اصلی کی اجازت کے نا بالغ کا نکاح درست نہیں۔
۴۹	وصیت کا اعتبار نہیں اور چچا زاد بھائی کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہے۔	۴۲	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد برون فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے
۵۰	ولی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں جب غیر ولی نکاح کر دے۔	۴۲	ولی باقرب دوسو میل کی دوری پر ہو۔ اور ماں نکاح کر دے تو کیا حکم ہے
۵۰	ماں نے نکاح کر دیا باپ جاہل نے لکھوایا کہ مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے	۴۳	بھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا۔
۵۱	صورت مسئلہ میں دادا کا بھائی ولی ہے دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کر دے تو کیا کیا جائے۔	۴۴	والدہ سو تیلہ باپ اور ماموں میں ولی کون ہے۔
۵۲	ہند مجنوں کا ولی کون ہے اور اس کا جہیز کس کی ملکیت ہے۔	۴۴	اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے ماموں، نانی اور ماں میں ولایت کس کو حاصل ہے۔
۵۳	قرب کا ولی جب نکاح نہ ہونے دے تو ماں جو ولی بعید ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں	۴۵	مرتد باپ کو نا بالغ لڑکا لڑکی پر کوئی حق ولایت نہیں۔
۵۵	باپ کا غلامی چچا ولی ہے اس کے بے ہونے بہن اور بھوپھی ولی نہیں۔	۴۶	مرتد مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔
۵۶	بھتیجا اور ماں نکاح کے ولی ہیں یا نہیں	۴۶	یخت نکاح بھائی بنائے کارول غلط ہے ماں نے نکاح کر دیا بھائی خاموش رہا کیا حکم ہے۔
۵۶	اچھے رشتہ کی امید پر اگر ولی رُکے تو کیا حکم ہے۔	۴۷	چودہ سالہ لڑکی جو اپنے کو بالغ بتاتی ہے اس سے دادا کے نکاح کو رد کر دیا
۵۷	دادا کی اولاد ماں امدادی پر مقدم ہیں۔		

غیر کفو میں بچا نے لڑکی کی جو شادی کی وہ درست نہیں ہوئی۔ ۶۴	نابالغہ کی جبراً بلا اجازت ولی جو شادی ہوئی وہ درست نہیں ہے۔ ۵۸
بالغہ لڑکا لڑکی نے ایجاب و قبول نہیں کیا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا ۶۴ تو نکاح ہوا یا نہیں۔	مخورت کا صرف انگوٹھا لگوانے اور بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا۔ ۵۸ باپ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغہ لڑکی
لڑکی کا ماموں اسکے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے۔ ۶۵	کی شادی کی اور باپ نے انکار کر دیا تو نکاح درست نہیں ہوا، ۵۹
نہ عدت میں نکاح درست ہے اور نابالغہ کی رضامندی کے بغیر۔ ۶۶	بلا اجازت ولی فسخولی نے جو نکاح کیا اور ولی نے انکار کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ ۶۰
دادا کے رہتے ہوئے چچا ولی نہیں ہو سکتا باپ کا کیا ہو نکاح درست ہے بغیر طلاق ۶۷ دوسرا نکاح جائز نہیں۔	بیوہ کا جبر یہ نکاح درست نہیں ہے، ۶۰ بالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں جبکہ وہ
اجنبی مرد اگر بالغ لڑکی سے اجازت چاہے تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے ۶۸	سن کر رونے پینے لگی یا معلوم ہوا کہ شوہر کائنات غلط ہے۔ ۶۱
نابالغہ لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے، نا تا اس کا نکاح نہیں کر سکتا، ۷۰ لانکارح الأب ولی کا مطلب	بالغہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے۔ ۶۲
بغیر اجازت ولی نابالغہ کا نکاح درست نہیں۔ ۷۱	نابالغہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا مگر لڑکی بالغ تھی انکار کر دیا کیا حکم ہے، ۶۲
صغیر اولاد کا ولی باپ ہے دادا کا بھائی جو ولی ہے اگر لڑکی کی والدہ کو اختیار دیدے اور پھر خود ہی کرے تو کیا حکم ہے ۷۱	نابالغہ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ کے باپ کے قبول سے نکاح ہو گیا۔ ۶۳
لڑکی کا نکاح ماں نے کیا بچا نے رد کر دیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے۔ ۶۳	لڑکی کا نکاح ماں نے کیا بچا نے رد کر دیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے۔ ۶۳

۷۹	مجنونہ کا نکاح بغیر ولی درست نہیں ہے	۷۲	ولی نکاح چچا ہے ماموں نہیں اور مال کا ولی کوئی نہیں۔
۷۹	نابالغ کا لہجہ و قبول باپ کی موجودگی میں اسکی رضا ہو تو نکاح صحیح ہے،	۷۳	بالغہ نکاح میں خود مختار ہے مگر کفارت کا لحاظ ضروری ہے،
۷۹	نابالغ کا نکاح والد کی موجودگی میں دو سالہ شخص کر سکتا ہے یا نہیں۔	۷۴	لڑکی کی اجازت سے اسکا نکاح درست ہے
۸۰	باپ کی اجازت سے نابالغ کا نکاح ہوا اور نابالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے۔	۷۴	چچا کا کیا ہوا نکاح لڑکی بغیر قضا کے قاضی فسخ نہیں کر سکتی۔
۸۰	نابالغ کا ولی ایجاب و قبول کے بعد مرجائے تو کیا حکم ہے۔	۷۵	بالغہ کا ولی نے نکاح کر دیا بالغ خاموش رہا پھر انکار کر دیا۔
۸۱	نابالغ کیلئے باپ کی اجازت کافی ہے مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں	۷۶	غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے
۸۱	بالغہ کا نکاح باپ نے کر دیا مگر خستہ کے وقت اس نے انکار کر دیا کیا حکم ہے،	۷۶	باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہو سکتا
۸۱	اجازت کے بعد بالغہ کا نکاح درست ہے	۷۷	بھائی کے رہتے ہوئے سوتیللا باپ ولی نہیں ہے۔
۸۲	بالغہ کی اجازت سے ماموں نے اس کا نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے۔	۷۷	غیر ولی کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے۔
۸۲	چچائے بھتیجی کا نکاح کیا مگر بائیس سال کی عمر میں لڑکی نے دوسری شادی کر لی کیا حکم ہے۔	۷۸	بالغہ کا نکاح اس کے علم کے بغیر کر دیا تو کیا حکم ہے۔
۸۳	نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا وہ درست ہے دوسرا نکاح بعد بلوغ نہیں کر سکتی۔	۷۸	صرف نابالغ کے لہجہ و قبول سے نکاح درست ہے یا نہیں۔
		۷۸	اس صورت میں کیا حکم ہے۔
		۷۸	نابالغہ کا ولی غیر لہجہ و قبول کرائے تو کیا حکم ہے۔

۹۰ { بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے۔	۸۴ { ایک عورت نے کہا میرا نکاح ظالم سے کر دیا، قاضی نے کر دیا، کیا حکم ہے
۹۱ { بیوہ بالغہ کے نکاح میں والد کی حاضری ضروری نہیں۔	۸۴ { نابالغ کی شادی اس کی مرضی کے بغیر ولی نے کر دی تو وہ جائز ہے۔
۹۱ { زبردستی کا نکاح جس کو عورت نے قبول نہیں کیا درست نہیں ہے۔	۸۵ { صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے
۹۲ { بیوہ بالغہ خود مختار ہے دیور حقدار نہیں	۸۵ { جذام والے خاندان کے لڑکے سے شادی درست ہے،
۹۲ { بیوہ اپنا نکاح کر سکتی ہے جبراً نکاح حرام و باطل ہے۔	۸۵ { لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں۔
۹۳ { بالغہ نے کفو سے جو نکاح خود کیا درست ہے اس کے بعد باپ نے زبردستی جو کیا وہ جائز نہیں۔	۸۵ { دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے۔
۹۳ { بالغہ نے جب وارثوں کے نکاح کو رد کر دیا تو صحیح نہیں ہوا۔	۸۵ { باپ کے نکاح کر دینے پر لڑکی اپنی رضا مندی ظاہر کر دے تو کیا حکم ہے۔
۹۴ { اجازت کی گواہی اگر لوگ دیں تو۔	۸۶ { لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں۔
۹۴ { بالغہ کے دلی ماموں اور خالہ نہیں ہیں۔	۸۶ { نکاح صحیح ہونے کے بعد منع نہیں کیا جاسکتا۔
۹۵ { دس برس کی لڑکی جب کہے کہ حیض آتا ہے تو مانا جائیگا اور اس کا نکاح اس کی مرضی سے ہوگا۔	۸۶ { رخصتی کا شوہر کو حق ہے۔
۹۵ { باپ بھی بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔	۸۶ { نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا اگر قبل از نفاس بالغہ نے کیا تو کیا حکم ہے۔
۹۵ { بالغہ لڑکی کا لڑکی جو ہم کف ہیں بغیر مرضی اللہ کے نکاح کر سکتے ہیں۔	۸۶ { پوتے کا داد ادا کرنے کے بعد باپ نے خاموشی اختیار کی اور سامنی رہا تو نکاح ہو گیا۔
۹۶ { زبردستی بالغہ اقرار کر لیا جائے تو نکاح ہو جائے گا۔	۸۷ { ماں نے بالغہ کا نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی نکاح ہوا یا نہیں۔
	۸۸ { باپ نے ماروٹ کر اپنی بالغہ لڑکی سے اجازت لی تو نکاح کر دیا درست ہے یا نہیں۔
	۸۸ { باپ نے لڑکی بالغہ لڑکی سے نکاح کے بعد پوچھا یہ نکاح منطوق ہے یا نہیں وہ خاموش رہی کیا حکم ہے
	۸۹ { لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اس کی اجازت سے شادی درست ہو گئی۔
	۸۹ { بڑا بھائی اگر بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے تو درست ہے۔
	۹۰ { عورت کی اجازت کے گونگے سے نکاح درست ہے۔

۱۰۲	{	باپ نابالغہ کا نکاح جہاں بھی کر دے صحیح ہے۔	۹۶	{	باپ کی عدم موجودگی میں نابالغہ کا نکاح نافذ کر دے تو کیا حکم ہے۔
۱۰۲	{	ماں یا بھائی غیر کفو میں نکاح کر دے تو یہ جائز ہے یا نہیں۔	۹۷	{	ولی ابعد نے نکاح کر دیا 'ولی اقرب نے انکار کر دیا پھر کچھ دنوں بعد اجازت دیدی تو کیا حکم ہے۔
۱۰۳	{	ولی چچا زاد بھائی اگر اپنے ساتھ نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔	۹۸	{	ولی اقرب بہت دودھو اور کفو رشتہ کے فوت کلام مذکور ہو تو ولی ابعد نکاح کر سکتا ہے باپ مفقود یا مجبور ہو تو چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور چچا کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یا نہیں۔
۱۰۳	{	نابالغ نکاح کا ولی نہیں ہو سکتا اس کا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہے۔	۹۸	{	نابالغہ کا نکاح باپ لاچار کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے یا نہیں۔
۱۰۳	{	بھلاؤ ولی ہے اس کی اجازت کے بغیر چچا ولی نہیں ہو سکتا۔	۹۹	{	نابالغہ کا باپ دباؤ میں اگر نکاح کر دے تو درست ہو گا یا نہیں۔
۱۰۴	{	عصبات نہ ہوں تو ولایت نکاح ملا کو ہے چچیرا دادا یا پھر اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں۔	۹۹	{	نابالغ لڑکی کا نکاح جو ولیوں کے ذریعہ ہوا درست ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں۔
۱۰۴	{	پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہوتا مگر باپ دلی ہے پھر پاپھوپتی نہیں۔	۱۰۰	{	نابالغہ کا نکاح بلا مرضی ولی درست نہیں ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کر سکتی ہے۔
۱۰۵	{	ماموں کو عصبات مذکورہ الفروض کے بعد ولایت حاصل ہوتی ہے۔	۱۰۰	{	سایا زاد بھائی ولی ہے اس کے رتبے ہوئے باقی ولی نہیں۔
۱۰۵	{	باپ کے مرنے کے بعد نکاح بیک میں اس کی ذمیت کا اعتبار نہیں۔	۱۰۱	{	بڑی کا باپ ایک شخص سے نکاح پسند نہیں کرتا باپ کی ملا اسرار کرتی ہے کیا حکم ہے۔
۱۰۶	{	باپ نہیں ہے تو دادا ولی ہے پھر اور نصفہ از عصبہ کے بعد ماں۔	۱۰۱	{	منگنی کے بعد بڑی بالغ ہوئی اور وہاں شادی سے اکھڑ کر قی ہے کیا حکم ہے۔
۱۰۶	{	نکاح میں ولی شرط ہے یا نہیں۔			
۱۰۶	{	میکہ حکم سرخی کیلئے ہے یا کسی اور کے لئے بھی۔			
۱۰۷	{	چچا زاد بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا چچا زاد بھائی ولی نہیں ہو سکتا۔			

۱۱۳	دو برابر کے ولیوں میں جس نے پہلے نکاح کر دیا وہ جائز ہے اور دوسرا باطل۔	۱۰۷	وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، کیا حکم ہے۔
۱۱۴	سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کر سکتی ہے	۱۰۷	چچا، ماموں ماں موجود ہیں چچا شریعت عقلم سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے۔
۱۱۵	عمدت کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کا ولی اس کا باپ ہے۔	۱۰۸	نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کے ہے یا نہیں
۱۱۶	باپ جب صحیح الحواس نہ ہو تو لڑکی کا ولی کون ہوگا۔	۱۰۸	ولی عصبہ چچیرے چچا کی رضا کے خلاف ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا درست ہے یا نہیں۔
۱۱۷	دو برابر کے ولیوں میں سے ایک نے اپنے پوتے سے نکاح کر دیا اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے کون صحیح ہوا۔	۱۰۸	بلا اجازت جو نکاح ہوا وہ موقوف ہے۔
۱۱۷	ولد الحرام اولاد کی ولی ماں ہے۔	۱۰۹	رضا مندی سے جو نکاح ہوا درست ہے بعد کا انکار مغتبر نہیں۔
۱۱۷	حکومت کا مقرر کردہ ولی نکاح کا ولی نہیں بلکہ مال کا ہے۔	۱۰۹	کتنی عمر میں عورت خود مختار ہوتی ہے۔
۱۱۸	باپ اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نکاح نہ کرے تو بہن کر سکتی ہے یا نہیں۔	۱۱۰	بالغ کی شادی اس کی خواہش کے مطابق ہونی چاہئے والدین کی خلاف مرضی کرنے میں گناہ نہیں۔
۱۱۸	ایک ولی نے غیر کفو میں نکاح کی اجازت دی اور دوسرے نے نفی الفت کی کیا حکم ہے۔	۱۱۰	بالغہ خود مختار ہے یوں ضابطہ کا ولی باپ ہے نانا ماموں نہیں۔
۱۱۹	بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے کو بالغ بتائے تو مانا جائے یا نہیں۔	۱۱۱	ولی بعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا۔
۱۲۰	حبض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی اور دوا اپنے نکاح کی مالک ہوگی	۱۱۲	بالغہ نے ابن فلاں سے اجازت لی بتیں معلوم ہوا کہ وہ فلاں کا لڑکا نہیں کیا حکم ہے
		۱۱۲	ولی پر ضروری نہیں ہے کہ دوسرے کی بات مانے۔
		۱۱۳	صورت مسئلہ میں بھائی کی نامطوری سے نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائیگا۔

۱۳۳	بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا میں نے	۱۲۱	قاحشہ ماں کو حتی پرورش (حضانت)
۱۳۴	شکر نکاح کر دیا	۱۲۱	نہیں اور اس کے نکاح کا حتی چچا
۱۳۴	نہ مسلم کب نکاح کرے		کو ہے۔
۱۳۴	عورت کہتی ہے کہ دل سے اجازت	۱۲۱	لڑکی کا باپ لڑکے سے مدپیہ لے لے
	میں نے نہیں دی۔		قاس کے بعد وہ ولی رہتا ہے یا نہیں
۱۳۴	خدیجہ بالغہ لڑکی سستی ہو کر خود نکاح کر لے	۱۲۲	حضرت علی رض سے مدپیہ لئے گئے
	تو کیا حکم ہے۔		تھے یا نہیں۔
۱۳۵	بد چلن لڑکی ولی باقی رہتا ہے یا نہیں۔		نا بالغہ نے اپنے بچپن دلے نکاح سے
۱۳۵	دلاناے گوخبر نہ لی مگر باپ کے بعد	۱۲۱	انکار کر دیا اور مرد مسرا نکاح کر لیا اس
	ولی نکاح دہی ہے۔		نکاح اور نسب کا کیا حکم ہے۔
۱۳۶	نا بالغہ بیوہ کا نکاح ساس نے کر دیا مگر	۱۲۵	ماں نا بالغہ لڑکی کا نکاح کرے ادب باپ
	ماں نے رد کر دیا تو کیا حکم ہے۔		اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا۔
۱۳۶	قاضی کو جب معلوم ہوا کہ لڑکی راضی	۱۳۸	جعلی اجازت نامہ ولی کی طرف سے
	نہیں تو وہ کیا کرے۔		بنو کر نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے۔
۱۳۷	ولی اور کیل کی اجازت چاہتے وقت	۱۲۹	تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ
	لڑکی کی کون کون سی ادا اجازت ہے۔		نہیں کیا بعد میں کرتی ہے کیا حکم ہے
۱۳۸	زبان سے جب ولی نے کہہ دیا ثواب	۱۳۰	پچودہ سالہ لڑکی کا نکاح اسکی موجودگی
	دل کا اعتبار نہیں۔		کے بغیر اس کا باپ کر سکتا ہے یا نہیں
۱۳۸	دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں	۱۳۰	چچا زاد بھائی نے نکاح کیا اور سوتیلی چچا
	تو چچا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں۔		زاد بھائی نے بھی کون نافذ ہوگا۔
۱۳۹	نشہ خوار ہاپنے نا بالغہ کا نکاح غیر کفو	۱۳۱	نا بالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کر دیا
	اور کم مہر پر کیا کیا حکم ہے۔		حکم کیا کرے
۱۴۰	مرزائی باپ بالغہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔		ولی کی اجازت کے بغیر نا بالغہ کا نکاح
۱۴۱	خصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے متعلق	۱۳۲	ماموں کر دے اور غلط بھی ہو جائے
	ہوئے ماں ولی نہیں۔		تو کیا حکم ہے۔

۱۴۱	پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلق کا عدم ہے	۱۴۱	مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۱۴۲	باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی کا بالغہ کا نکاح کیا، جائز ہوا یا نہیں۔	۱۴۲	عالم کو حکم بنا کر قضائے قاضی کی شرط پوری کی جا سکتی ہے یا نہیں۔
۱۴۳	دادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے۔	۱۴۳	لڑکی خیار بلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔
۱۴۴	باپ نے نکاح کر دیا پھر لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسرا نکاح کر لیا میں کون نکاح جائز ہوا۔	۱۴۴	اس زمانہ میں جبکہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے۔
۱۴۵	نا بالغہ کا نکاح جس ولی نے پہلے کیا صحیح درست ہے اور بعد والا باطل ہے۔	۱۴۵	فسخ نکاح بذریعہ عدالت، حکومت یا قومی پنچایت۔
	فصل دوم		افسر کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں
	مسائل و احکام فسخ نکاح		انگریزی عدالت کا فیصلہ قضائے قاضی کے حکم میں نہیں ہے۔
۱۴۶	بہار کے امیر شریعت اور قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں۔	۱۴۶	فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور علماء کے اختلاف کا حل کیا ہے۔
۱۴۷	مسلمانی ریاست کا قاضی اور ہندوستانی عالم نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں۔	۱۴۷	نا بالغ کے لئے وکیل بنانا۔
۱۴۸	مسلمان حاکم قاضی کا قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں۔	۱۴۸	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرانے کے لئے جج کے پاس سونپی درست ہے یا نہیں۔
۱۴۹	موجودہ دور میں قاضی کا کام حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے۔	۱۴۹	نکاح فسخ کرنا حتیٰ مندرجہ ذیل لوگوں کے لیے یا نہیں۔
۱۵۰	مسلمان جج کے یہاں جھوٹا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کر لیا تو اس کا اعتبار نہیں۔	۱۵۰	باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کر سکتی ہے۔
۱۵۱		۱۵۱	باپ نے نا بالغ لڑکی کا نکاح کیا وہ درست ہے فسخ نہیں ہو سکتا۔

۱۴۵	دادا نے نکاح کیا اور لڑکی شوہر کے پاس رہی	۱۵۷	عقلم کو فسخ کا اختیار ہے مگر جب کہ شوہر موجود ہو۔
۱۴۶	بھی اب وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔	۱۵۸	عورت کا فسخ نکاح کے لئے مرتد ہونا بے سود ہے۔
۱۴۷	خیار بلوغ اور فسخ نکاح۔	۱۵۹	قبل بلوغ مباشرت کے باوجود خیار بلوغ حاصل ہے۔
۱۴۸	خیار بلوغ پر عورت کو اہ بنا دے تو تاخیر مضر نہیں۔	۱۶۰	دھوکہ دیکر غیر کفو والا شادی کر لے تو بعد میں وہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۱۴۹	خیار بلوغ کے لئے قضائے قاضی۔	۱۶۱	چچا کا کیا ہوا نکاح بعد بلوغ فسخ ہو سکتا ہے مگر قضائے قاضی شرط ہے۔
۱۵۰	خیار بلوغ	۱۶۲	ایک غیر شخص نے نکاح کر دیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۱	بلوغ کے وقت سکوت سے خیار بلوغ باطل ہو جاتا ہے۔	۱۶۳	نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۲	فسخ نکاح میں زوجین کا موجود رہنا ضروری ہے یا نہیں۔	۱۶۴	باپ جب یوانہ تھا تو چچا ولی تھا اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے باپ کو رد کر نیکاد لڑکی کو بغیر قضائے قاضی فسخ کا اختیار نہیں ہے
۱۵۳	ماں نے نکاح کر دیا تھا لڑکی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں جبکہ وہ ماں کو الزام بھی دیتی ہے۔	۱۶۵	نکاح قبول کر لینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہوگا۔
۱۵۴	باپ دادا کے سوا کسی نے نابالغ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے۔	۱۶۶	چچا کے لئے جوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر کے دوسرا نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے۔
۱۵۵	بلوغ کے بعد جب شوہر کے ساتھ رہی تو اب اس کو فسخ کا حق حاصل نہیں ہے۔	۱۶۷	ماں کا کیا ہوا نکاح تھا بالغ ہوتے ہی فسخ کر دیا کیا حکم ہے۔
۱۵۶	باپ نے چچا زاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح کیا تو کیا اس کو خیار بلوغ حاصل ہے۔	۱۶۸	ماں نے نکاح کیا لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغ علیحدگی کی کیا صورت ہے۔
۱۵۷	نابالغ نابالغ کے ذریعوں نے یا بیاہ و قبول کیا تو کیا بعد بلوغ وہ فسخ ہو سکتا ہے۔		
۱۵۸	بغیر قضائے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا ہے۔		

فصل سوم

نکاح بذریعہ فتنوی اور وکیل

۱۸۳	{ فتنوی نے نکاح کر دیا اور عورت نے قبول کر لیا تو کیا حکم ہے۔	۱۸۵	{ والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔
۱۸۴	{ بلا اجازت ولی غیر نے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے۔	۱۸۶	{ والدہ زانا بالغ لڑکی کا نکاح ماں نے کر دیا تو بعد بلوغ اس کو فسخ کا اختیار چچا نے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد ناراضی ظاہر کی کیا کیا جائے۔
۱۸۵	{ عورت کے ساتھ مرد خود گواہوں کے سامنے نکاح کرے اور فتنوی قبول کرے کیا حکم ہے۔	۱۸۷	{ شیعہ نے دھوکہ دے کر جو نکاح کر لیا ہے وہ فسخ ہوگا۔
۱۸۶	{ فتنوی کے نکاح کی خبر پر لڑکا خاموش رہا جب لڑکی کی دوسری شادی ہو گئی تو کہتا ہے کہ نکاح ہو چکا۔	۱۸۸	{ چچا کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہو جاتا بلوغ میں سنہ ہجری کا اعتبار ہے۔
۱۸۷	{ ذیل کی صورت میں نکاح درست نہیں ہوا۔	۱۸۹	{ نابالغہ کا نکاح اس کے باپ کے ماموں نے کیا تو یہ نکاح فسخ ہوگا یا نہیں۔
۱۸۸	{ صورت مذکورہ میں نکاح فتنوی درست نہیں۔	۱۹۰	{ چچا زاد بھائی نے بحیثیت ولی نابالغہ کا نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے
۱۸۹	{ فتنوی نے نکاح کیا اور ولی نے اجازت نہیں دی کیا حکم ہے۔	۱۹۱	{ بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔
۱۹۰	{ بذریعہ خط وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے ساتھ شادی کر لی کیا حکم ہے۔	۱۹۲	{ باپ نے اپنی شادی کے لالچ میں بالغ لڑکی کی شادی کر دی وہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۱۹۱	{ کسی نے عورت کو یہ کہل بنایا اس نے اس کی اپنے شوہر کے ساتھ شادی کر دی کیا حکم ہے۔	۱۹۳	{ فرقت کے لئے عورت عیسائی ہو جائے تو وہی نکاح فسخ نہیں ہوتا۔
۱۹۲	{ ولی اگر دوسرے کو یہ کہل بنا دے تو کیا حکم ہے۔	۱۹۴	{ نکاح کے فسخ کے لئے نصرانی ہوئی پھر مسلمان ہو کر دوسرے سے شادی کر لی کیا حکم ہے۔
۱۹۳	{ ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا نکاح کر لو اس نے گواہوں کے سامنے کر لیا کیا حکم ہے۔		

۲۰۱	{ مرد نکاح کا دعویٰ کرے اور عورت انکار کرے تو کیا حکم ہے۔	۱۹۳	{ بالغ اپنے نکاح کا وکیل اپنے باپ کو بنائے تو کیا حکم ہے۔
۲۰۲	{ عورت شوہر کے غینین ہونے کا دعویٰ کرے اور مرد انکار کرے تو کیا حکم ہے۔	۱۹۳	{ عورت نے پانچ ہزار بر نکاح کی اجازت دی لیکن وکیل نے لم کر لیا یا کیا حکم ہے۔
۲۰۳	{ کلکڑ ضلع سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرنے کے بعد منکوحہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۱۹۴	{ عورت وکیل بنائے اور وکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔
۲۰۳	{ خلاف شریعت انگریزی عدالت کا فیصلہ نکاح کے باب میں معتبر نہیں۔	۱۹۴	{ مندرجہ ذیل طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں۔
۲۰۴	{ سنگنی کا دعویٰ کیا کیا حکم ہے۔		
	چھٹا باب		فصل چہارم
	مسائل و احکام کفارت		متفرق مسائل و احکام نکاح
۲۰۵	{ فاسق سے نکاح کرنا بلا اجازت ولی درست ہے یا نہیں۔	۱۹۶	{ کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں شادی پسندیدہ نہیں ہے۔
۲۰۶	{ کم درجہ کی عورت کا نکاح سید ملا اجازت ولی جائز ہے یا نہیں۔	۱۹۶	{ بلوغ کا حکم چند برس پر ہوتا ہے اور مراجعت بارہ سال میں۔
۲۰۷	{ سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں۔	۱۹۷	{ لڑکی کے ذلی کو دعدہ کے باوجود مصلحت کے پیش نظر دوسری جائے نکاح کرنا جائز ہے۔
۲۰۸	{ فاسق معلن شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں اور نابالغہ کا نکاح بلا ولی جائز ہے یا نہیں۔	۱۹۷	{ مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے اور عورت منکر ہے کیا کیا جائے۔
۲۰۸	{ گاہریان مرد گر کا کفو ہے یا نہیں۔	۱۹۸	{ شوہر کہتا ہے نکاح ہوا عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے۔
۲۰۹	{ مساکہ کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں۔	۱۹۹	{ عورت دمنو نکاح کا انکار کریں اور میرا شخص دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے۔
۲۰۹	{ غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دیکر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا جائز ہوا یا نہیں۔	۲۰۰	{ تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے مرد کے ساتھ ہی اندھ دعویٰ نکاح کا کیا حکم ہے۔

۲۱۰	صالح مرد کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں۔	۲۱۰	سیدہ شیخہ ہم کفو ہیں یا نہیں۔
۲۱۱	حرامی لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۱۱	مرد نے غیہ کفو میں جو نکاح کر لیا وہ درست ہے۔
۲۱۲	بیوہ بالغہ غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۲۱۲	بیوہ و سیدہ زانیہ غیر قریشی سے نکاح کر سکتی یا نہیں۔
۲۱۳	سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں۔	۲۱۳	پٹھان نے دھوکہ دیکر سیدہ زانیہ سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے۔
۲۱۴	بالغہ نے کفو میں شادی کی اب لڑکے کے فاسق ہونے کی وجہ سے ناماض ہے کیا حکم ہے۔	۲۱۴	ولی کی بارگاہ مندی بالغہ نے غیہ کفو میں نکاح کر لیا درست ہو یا نہیں۔
۲۱۵	بالغہ سید زانیہ کا نکاح بلا اجازت ولی غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں۔	۲۱۵	پٹھانی عورت کا نکاح شیخ زادہ سے جائز ہے یا نہیں۔
۲۱۶	سید کی لڑکی نے ایک مرد سے نکاح کیا جو اپنے کو شیخ کہتا تھا اب معلوم ہوا کہ وہ کپڑا بننے والا ہے کیا حکم ہے۔	۲۱۶	خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح ذیہ سلم سے درست ہے یا نہیں۔
۲۱۷	سید و شیخ کی لڑکی کا نکاح نو مسلم کا کسٹم سے جائز ہے یا نہیں۔	۲۱۷	کفو میں نکاح درست ہے، بہرہ کی کمی سے فرق نہیں پڑتا۔
۲۱۸	عجمی کی تعریف اور عربی النسل عورت کا نکاح لوہار، پنجاب، سندھ سے درست ہے یا نہیں۔	۲۱۸	ولد الزنا لڑکے کا صحیح النسب لڑکی ہم کفو میں ولد الزنا لڑکے کا صحیح النسب لڑکی ہم کفو میں۔
۲۱۹	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۱۹	مسلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر برادری میں ہو گیا۔
۲۲۰	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۲۰	نسب غلط بنا کر لڑکے نے شادی کی تو اب نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۲۲۱	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۲۱	ہاشمی اور خوافہ ہم کفو ہیں یا نہیں۔
۲۲۲	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۲۲	عجمی میں اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح اعلیٰ نسب کے لڑکے سے ہو جائے تو کیا حکم ہے۔
۲۲۳	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۲۳	
۲۲۴	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۲۴	
۲۲۵	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۲۵	
۲۲۶	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۲۶	
۲۲۷	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۲۷	
۲۲۸	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۲۸	
۲۲۹	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۲۹	
۲۳۰	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۳۰	
۲۳۱	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۳۱	
۲۳۲	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۳۲	
۲۳۳	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۳۳	
۲۳۴	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۳۴	
۲۳۵	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۳۵	
۲۳۶	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۳۶	
۲۳۷	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۳۷	
۲۳۸	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۳۸	
۲۳۹	غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے۔	۲۳۹	
۲۴۰	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے۔	۲۴۰	

۲۲۵	چچا نے غیر کفو میں شادی کر دی تو یہ جائز ہے یا نہیں۔	۲۳۱	شیعہ دھوکہ سے نکاح کر لے تو وہ جائز ہے یا نہیں ہوتا۔
۲۲۶	زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیل نکالنے والے کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۳۲	نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۲۲۶	ادنی قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے سے نکاح کر لے تو درست ہے۔	۲۳۲	اسب میں دھوکہ دیکر نکاح کیا بعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے۔
۲۲۷	جاہل کسان، عالم کی لڑکی کا ہم کفو ہے یا نہیں اور نکاح درست ہو گا یا نہیں۔	۲۳۲	شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلالی ہے یا حرامی۔
۲۲۷	وہابی نجدی کو لڑکی دینا کیسا ہے۔	۲۳۳	قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے فقیر نے دھوکہ دے کر شادی کی، جائز ہے یا نہیں۔
۲۲۸	شریف عورت نو مسلم مرد کی کفو ہے یا نہیں۔	۲۳۳	لڑکے نے دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد میں معلوم ہوا وہ اس قوم سے نہیں ہے کیا حکم ہے۔
۲۲۸	افغان اوسا، ہیرو، کفو ہیں یا نہیں اور ان میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں۔	۲۳۴	سیدہ کا نکاح نو مسلم حجام سے ہو گیا اور قبول دوسرے نے کیا، کیا حکم ہے۔
۲۲۸	پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے جائز ہے۔	۲۳۴	مرد کی خاموشی قبول ہے یا نہیں۔
۲۲۹	نو مسلم مرد و عورت میں نکاح درست ہے ان میں کفایت کا اعتبار نہیں۔	۲۳۴	غیر کفو سے طبلہ دہی کی صونت۔
۲۲۹	پڑھی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز ہے یا نہیں۔	۲۳۵	دو ماہ سا تھ رہنے کے بعد بالغہ کا غیر کفو میں نکاح کب درست ہے۔
۲۲۹	قوم افغان عجمی ہے یا عربی اور اس میں کفو کا طریقہ کیا ہے۔	۲۳۵	باجازت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح اس نے قوم سے جائز ہے یا نہیں۔
۲۳۰	افغان کا نکاح کبیدہ سے درست ہے یا نہیں۔	۲۳۶	سیدہ کی غیر سیدہ درست ہے یا نہیں۔
۲۳۰	قومیت اور ولدیت بدل کر نکاح جائز ہے یا نہیں۔	۲۳۶	بالغہ سیدہ کی شادی ولی کی رضائے غیر کفو میں جائز ہے۔
۲۳۱	نا بالغہ کا انکار۔	۲۳۷	نا بالغہ کی اجازت۔

۲۳۹	جب مہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا کیا حکم ہے۔	۲۳۷	غیر کفو میں خادی جائز ہے یا نہیں۔
۲۴۰	مہر میں ادا کئے بغیر بھی بیوی کو بھیجا جاسکتا ہے۔	۲۳۸	دھوکہ سے جو نکاح ہوا اس میں اختیار فسخ ہے یا نہیں۔
۲۴۱	اور بیوی کا تکلیف بیان کرنا جرم نہیں۔	۲۳۹	تقیہ کے معنی کیا ہیں اور ضیعہ دھوکہ دیکر سنی لڑکی سے جو نکاح کرتے ہیں اس کا حکم کیا ہے۔
۲۴۲	مرض الموت میں مہر عاف کرانے سے متعلق نہیں ہوتا ہے اور عائد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے۔	۲۴۰	بنت صالحہ کا فاسق سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔
۲۴۳	لڑکی کے ولی کو مہر لے کر خرچ کرنا اور مہر سے زیادہ روپیہ لینا کیسا ہے۔	۲۴۱	فاسق صالحہ کا کفو ہے یا نہیں۔
۲۴۴	شوہر بعد نکاح مہر بڑھادے تو بیوی کی کی بھی مستحق ہوگی۔	۲۴۲	بہن بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں۔
۲۴۵	مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔	ساتواں باب	
۲۴۶	غیرے خاوند کرنے کے بعد پہلے دونوں شوہروں سے مہر پانے کی مستحق ہے۔	فصل اول مسائل حکام مہر	
۲۴۷	دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا۔	۲۴۳	بیوی کے مرنے کے بعد مہر کا روپیہ انفل کو دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے۔
۲۴۸	مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے۔	۲۴۴	مہر کے بدلے مکان دیا تو کیا حکم ہے۔
۲۴۹	شوہر کی جائداد میں نصف کرنے اور ترکہ لینے سے مہر راقط ہوتا ہے یا نہیں۔	۲۴۵	مہر معجل چار سال بعد بھی ادا نہیں کی تو حق زوجیت ہے یا نہیں۔
۲۵۰	مہر عاف کرانے کیلئے کیا جیلے ہو سکتے ہیں۔	۲۴۶	مہر لینے کے لئے عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا نہیں۔
۲۵۱	طلاق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے البتہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے۔	۲۴۷	جو عورت شوہر سے طلاق حاصل کر لے کیا وہ مہر لے سکتی ہے۔
۲۵۲		۲۴۸	مہر معجل اور مہر مؤجل کے کہتے ہیں۔
۲۵۳		۲۴۹	مہر نصف معجل ہو اور نصف مؤجل تو مطالبہ کرنا کیسا ہے۔

۲۶۴	لڑکی والے کا بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے۔	۲۵۷	بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر کا مستحق کون ہوتا ہے۔
۲۶۴	بعد خلعت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو تو بھی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے	۲۵۸	خوشی سے معاف کر دے تو معاف ہوگا یا نہیں
۲۶۵	عورت کے انتقال کے بعد اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے۔	۲۵۸	طلاق کے بعد مہر دینا ہوگا اور جو زبور وغیرہ مہر کہ چکا ہے وہ بیوی کا ہے۔
۲۶۵	مہر شرعی کی مقدار کیا ہے۔	۲۵۹	غیر مطلقہ نے دھوکہ دیکر نکاح کیا اور شوہر سے ہم بستر ہوئی تو مہر واجب ہوا یا نہیں۔
۲۶۸	تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں۔	۲۵۹	عدت میں جو نکاح ہوا اس کا مہر لازم ہے یا نہیں۔
۲۶۶	بیوی جب مہر معاف کر دے تو معاف ہوگا یا نہیں۔	۲۶۰	مہر دینے کے بعد عورت غشی شکل نکلی تو مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔
۲۶۶	مہر معاف کرنے کے بعد مہر لینا اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے۔	۲۶۰	دین مہر میں مہر سے زیادہ جائداد لکھ دی کیا حکم ہے۔
۲۶۷	مہر معجل ہو تو لڑکی کا باپ خستی سے پہلے اسے وصول کر سکتا ہے۔	۲۶۱	مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے
۲۶۷	ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو کم والی کا بڑا دینا کیسا ہے	۲۶۲	مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی وہ ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر جبر میں ہوئی
۲۶۹	عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں۔	۲۶۲	مہر معجل اگر شوہر نہ دے تو عورت باپ کے گھر جا سکتی ہے یا نہیں اور شوہر قید ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۲۶۹	تا بالغہ لڑکی کا دلی مہر کم کر سکتا ہے یا نہیں۔	۲۶۳	بیوی نے مہر معاف کر دیا اسکی موت کے بعد والدین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے۔
۲۶۹	اگر کسی عورت کے بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو گیا وہ بچہ بھی مہر پائے گی۔	۲۶۳	مہر معاف کر دینے کے بعد اس کا انکار کرنا کیسا ہے۔
۲۷۰	بیوی مر جائے تو مہر دین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا۔	۲۶۳	پندرہ ہزار معجل اور بقیہ مؤجل ہے کیا کیا جائے۔

۲۷۹	مہر بڑھل جب چاہے و معمول نہیں کر سکتی	۲۷۹	عورت کا یہ کہنا کہ مجھ سے ہم بستر ہو تو
۲۷۹	شوہر مہر بڑھل ادا کئے بغیر رخصتی	۲۸۱	اپنی ماں سے ہو، طلاق نہیں دینگا
۲۷۹	کر سکتا ہے۔	۲۸۱	تو مہر ضروری ہے۔
۲۷۹	لڑکی والا شادی میں خرچ کرنے کے لئے	۲۸۱	رخصتی سے پہلے شوہر مر جائے تو مہر کتنا
۲۷۹	مہر میں سے کچھ لے سکتا ہے یا نہیں۔	۲۸۱	دینا ہوگا۔
۲۸۰	طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی بھل	۲۸۲	عورت کہتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں
۲۸۰	دینا کیسا ہے۔	۲۸۲	دے گیا ہے ورنہ انکار کرتے ہیں کیا
۲۸۰	تتخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا کہ جو رقم	۲۸۲	حکم ہے۔
۲۸۰	خرچ سے بچ جائے وہ مہر میں محسوب	۲۸۳	مہر کی معافی کے دو گواہ ہوں کیا حکم ہے
۲۸۰	ہوگی کیا حکم ہے۔	۲۸۳	مہر معجل اور مؤجل وصیوں میں ایک ہیں
۲۸۰	مہر شوہر کی جائداد سے وصول ہوگا یا شادی	۲۸۳	یا الگ الگ۔
۲۸۰	کرانے والے کی۔	۲۸۳	مہر میں کس کا اعتبار ہوگا۔
۲۸۱	مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں	۲۸۳	مطلق مہر و رواج کے مطابق مؤجل قرار
۲۸۱	لیکن اگر تمہارے لڑکوں نے جھگڑا کیا تو	۲۸۵	پائے گا اور عورت کے لئے نان نفقہ کا
۲۸۱	لے لوں گی کیا حکم ہے۔	۲۸۵	دعویٰ جائز ہے۔
۲۸۱	نکاح کے بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور	۲۸۶	مہر میں جب اشرفی ہو تو اشرفی سے کون
۲۸۱	کیا اسکے لئے کوئی وقت مقرر ہے۔	۲۸۶	اشرفی مراد ہوگی۔
۲۸۲	تجدید نکاح کی صورت میں مہر از سر نو	۲۸۶	شوہر مجلس ہو تو کیا عدالت مہر کم
۲۸۲	ہوگا اور بیوی دونوں مہروں کی مستحق	۲۸۶	کر سکتی ہے۔
۲۸۲	ہوگی۔	۲۸۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عا جزادیوں
۲۸۲	بیوی نے کہا طلاق دے گا تو مہر معاف	۲۸۶	اور ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا۔
۲۸۳	کر دوں گی شوہر نے قبول کر لیا اس نے معاف	۲۸۸	مہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت
۲۸۳	کر دیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی کیا حکم ہے۔	۲۸۸	افضل ہے یا سب حیثیت۔
۲۸۳	زنا کی وجہ سے مہر ماقط ہوتا ہے یا نہیں اور	۲۸۸	فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ
۲۸۳	زانیہ بیوی کو معاف کر دینا کیسا ہے۔	۲۸۸	جائے وہ مہر پانے کی یا نہیں۔

۲۸۴	حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہوگا۔	۲۸۴	فارغ خطی قبول کرنے والی شوہر سے
۲۸۴	جب مہر کا پتہ نہ چلے تو کیا طے کیا جائے	۲۸۴	مہر لے سکتی ہے یا نہیں۔
۲۸۵	مہر مؤجل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کر سکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا۔	۲۸۵	مقدار مہر پر بحث اور اس کا فیصلہ۔
۲۸۶	اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا۔	۲۸۵	لا ولد عورت کے مہر کی وارث اس کی ماں بہن ہیں یا نہیں اور ان کے معاف کرنے سے معاف ہوگا یا نہیں۔
۲۸۶	مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے نہیں ہو سکتا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے۔	۲۸۶	معافی مہر صراحۃً ہونی چاہئے۔
۲۹۱	بدنستی کی وجہ سے جب طلاق دی جائے تو کیا اس وقت بھی مہر واجب ہے۔	۲۸۶	مرزائی شوہر سے نسخ نکاح کے بعد عدت نہ مہر کا کیا حکم ہے۔
۲۹۲	جو دیہ نکاح کے نام پر لیا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہ ہوگا۔	۲۸۶	شوہر باطل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب۔
۲۹۲	شوہر قبل غلو ت مرعائے تو مہر کا کب حکم ہے۔	۲۹۱	جو بیوی قابل مجامعت نہ ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں۔
۲۹۲	مہر متعل میں جب شوہر غلس ہو تو کب بیوگا۔	۳۰۱	لڑکی کے مردانے کے بعد باپ اس کے مہر کا مطالبہ کر سکتا ہے۔
۲۹۳	مہر کے متعلق عورت سے نہیں یہ تھا اور شرع محمدی بزکاح کر دیا گیا تو کیا حکم ہے۔	۳۰۱	بیوی کی چیز میں شوہر کا جو حصہ ہے وہ وضع ہو سکتا ہے یا نہیں۔
۲۹۳	جو مکان مہر میں لکھ دیا وہ عورت سے نہیں لے سکتی۔	۳۰۲	مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے۔
۲۹۴	مہر کا مطالبہ شوہر کے بعد اسکے باپ سے کیا ہے۔	۳۰۲	رسمی طور پر جو مہر مقرر ہوتا ہے وہ لازم ہے یا نہیں۔
۲۹۴	اولاد ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوتی۔	۳۰۳	جس نے غلط تعریف کر کے شادی کرانی اس سے مہر وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔
		۳۰۳	پوتے تین سوپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں۔
		۳۰۴	نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں۔
		۳۰۴	نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے۔

۳۱۱	مہر مہر جو مل قرار پایا اب ٹوکی کا باپ مہر مہر کا دعویٰ کرتا ہے کیا حکم ہے۔	۳۰۳	باپ ضامن ہو تو اس سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا۔
۳۱۱	اگر مرنے والے شوہر کی جائیداد مہر سے کم ہو تو بقیہ وراثہ کے ذمہ ہوگا یا نہیں۔	۳۰۴	شوہر بر مہر کس عمر میں واجب ہے۔
۳۱۱	عورت کی زندگی میں اس کے مہر کے اندر کسی کو حق پہنچتا ہے یا نہیں۔	۳۰۵	مہر لازم ہے خواہ حالت ظاہر نہ کی ہو۔
۳۱۲	موت کے وقت جو مہر معاف کراتے ہیں اس سے معاف ہوتا ہے یا نہیں۔	۳۰۵	مہر ختم نہیں ہو سکتا ہے۔
۳۱۲	معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔	۳۰۵	عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے۔
۳۱۲	مہر مطلق ہو تو زندگی میں کتنے کا مطالبہ کر سکتی ہے۔	۳۰۵	بغیر غلبت طلاق دینے سے نصف مہر واجب ہوتا ہے۔
۳۱۳	مہر مہر جو مل ثابت ہو جائے تو کس وقت پانے کی مستحق ہوگی۔	۳۰۶	مہر میں مکان دینا درست ہے یا اس صورت میں نکاح ہو گیا۔
۳۱۳	مہر مطلق ملنے کا رواج نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا۔	۳۰۶	مہر جو مل کے وصول کرنے کی مدت۔
۳۱۴	شوہر رواج کے لئے کیا چاہئے۔	۳۰۶	بیوی شوہر سے ترکہ پائے گی۔
۳۱۴	اگر بیوی شوہر کا مال لیکر بھاگ جائے تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یا نہیں۔	۳۰۶	دیوانہ کی بیوی کیا کرے۔
۳۱۵	زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی تو وہ مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں۔	۳۰۷	بیوی نے جب مہر معاف نہیں کیا تو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔
۳۱۵	بوقت موت قبل غلبت عورت پورا مہر کیوں پاتی ہے۔	۳۰۸	مہر معاف کرتے وقت گواہ ضروری نہیں کیا مہر میراث میں داخل ہے۔
۳۱۶	عورت اپنی زندگی میں مہر جو مل وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔	۳۰۸	بیماری کے اخراجات مہر میں محسوب ہونگے یا نہیں۔
		۳۰۸	مہر مقرر کرنے کی وجہ۔
		۳۰۹	زیورات جو شوہر نے دیئے وہ مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں۔
		۳۰۹	مہر کا دعویٰ۔
		۳۱۰	اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر۔
		۳۱۰	مہر مثل سے کیا مراد ہے۔

۳۲۱	توہر کے اس کہنے سے کہ بغیر مسیری	۳۱۶	والدین کی اجازت کے بغیر عورت مہر
	اجازت کہیں نہ جانا ورنہ مہر نہ دنگا اور		معاف کر سکتی ہے یا نہیں اور میاں بیوی
	بیوی چلی گئی تو کیا حکم ہے۔		میں اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے۔
۳۲۱	پہلے ڈھائی سو پر نکاح کیا پھر تجویز نکاح	۳۱۷	مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی
	چودہ ہزار سے زیادہ پر کیا کیا حکم ہے۔		ہے یا نہیں۔
۳۲۱	رضاعی بھائی بہن میں شادی	۳۱۷	جب مہر مطلق ہو تو عورت کیا یہ دعویٰ کر سکتی
	لازم ہے یا نہیں		ہے کہ مہر دو در نہ تمہارے پاس نہ
۳۲۲	بلا مہر نکاح ہوا اور قبل فلوٹ طلاق	۳۱۷	جاؤنگی۔
	دیدہ تو اب مہر کیا ہوگا۔	۳۱۷	طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی
۳۲۲	بدالواری کی وجہ سے طلاق دی جائے		کی تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں۔
	تو بھی مہر دینا ہوگا۔	۳۱۸	مہر کی کم از زیادہ مقدار کیا ہے۔
۳۲۳	فلوٹ سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم	۳۱۸	جو مہر طے ہوا ہے وہی واجب ہے یا
	ہوگا یا نہیں۔		کم یا زیادہ
۳۲۴	بیوی سے مہر معاف نہ کیا سکا تو اب کیا	۳۱۹	مہر کا ایک حصہ دیدہ یا تو اب طلاق کے
	کرے۔		وقت پھر کل کی مستحق ہے یا نہیں۔
۳۲۵	بیس برس کے بعد مہر کے مطالبہ کا حق ہے	۳۱۹	طلاق نہ دینے کی صورت میں کیا حکم ہے۔
	یا نہیں۔	۳۱۹	طلاق کی طلب پر شوہر نے کہا کہ مہر تمام
۳۲۵	کیا کوئی ایسی مدت ہے جسکے بعد مہر کا مطالبہ		کردہ لڑکی کے باپ نے ذمہ لے لیا
	جائز نہیں۔		اب طلاق دیدہ تو مہر کا کیا حکم ہے۔
۳۲۵	جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں بیوی	۳۱۹	جو مہر مؤجل ہے اس میں کچھ بھل ہو سکتا
	مرگئی تو معاف ہوا یا نہیں۔		ہے یا نہیں۔
۳۲۵	کیا بیوہ نکاح کرنے سے مہر اور ترک کی مستحق	۳۲۰	غنتی عورت کو مہر طے کیا یا نہیں۔
	نہیں جیتی۔	۳۲۰	مہر قرض میں شمار ہوگا یا نہیں۔
۳۲۶	مقرر مہر مالش کے لئے لیا پھر شوہر پر پہلا مہر قائم	۳۲۰	مزنہ سے نکاح کیا پھر طلاق دی تو مہر
	بکھا تو یہ دوسرا اضافہ عورت لے سکتی ہے یا نہیں۔		آٹنا ملے گا۔

۳۲۲	شوہر کے مرتد ہونے کے بعد بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا۔	۳۲۰	خودت نے مہر میں زیور خواہ یا اور مطالبہ باقی رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے۔
۳۲۳	علاء سے پہلے نکاح کی صورت میں مہر آتا ہے یا نہیں۔	۳۲۰	نکاح کے بعد پورا مہر دے دیا مگر خلوت سے پہلے طلاق دیدی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔
۳۲۳	مطلقہ کا مہر شوہر کے ذمہ لازم ہے۔	۳۲۰	مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے کے گواہ نہیں ہیں تو عورت کا لڑکا مہر پانے کا یا نہیں۔
۳۲۳	شوہر نابالغ انتقال کر جانے تو بھی مہر اور عدت لازم ہے۔	۳۲۸	مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح ہو تو مہر کتنا ہوگا مہر معجل کا بیطلان لڑکے (شوہر) سے یا اس کے باپ سے۔
۳۲۴	بعد طلاق عورت کو مہر اور زیور کس قدر ملے گا۔	۳۲۹	مہر سے مراد۔
۳۲۵	مہر کے زیادہ ہونے کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں۔	۳۲۹	مہر کتنا ہونا چاہئے۔
۳۲۵	مہر لینے کے بعد بیوی کو شوہر کے گھر آنا چاہئے یا نہیں۔	۳۲۹	مہر کی ادائیگی خیر وری ہے یا معاف کئے الینام کافی ہے۔
۳۲۵	مہر لازم ہونے کے بعد کبھی ساقط ہوتا ہے یا نہیں۔	۳۲۹	نہ معاف کیا اور نہ پایا تو کیا حکم ہے۔
۳۲۶	شوہر کے باپ سے مہر کا مطالبہ درست ہے یا نہیں۔	۳۲۹	کنواری کہہ کر مہر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا کسی کے نکاح میں رہ چکی ہے تو اب مہر کتنا ہوگا۔
۳۲۶	شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اسکے باپ کے ذمہ نہیں ہے شوہر کی جائداد سے لی جائے۔	۳۳۰	نکاح جب ہزار پر ہوا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھا نہ گیا ہو۔
۳۲۷	مہر معجل کی وصولی کے لئے بیوی شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں۔	۳۳۱	نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں ہے تو مہر واجب ہوگا۔
۳۲۸	لڑکی کی رضا مندی کے بغیر ولی کا مہر خرچ کرنا ایسا ہے۔	۳۳۱	بعد طلاق مہر مؤجل بھی معجل ہو جاتا ہے۔
		۳۳۱	لڑکی جو قابل دہی نہ ہو اس کا مہر۔

۳۴۸	لڑکی کے وارث کب تک اس کے شوہر سے ہر لے سکتے ہیں۔	۳۴۸	عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگا دیا گیا اب عورت مع منافع مہر لے سکتی ہے یا نہیں۔
۳۴۸	مہر بزمہ شوہر ہے اور اس کے والد کے ساتھ گستاخی گناہ ہے۔	۳۴۸	لڑکی کے مرنے کے بعد اس کا باپ مہر لے سکتا ہے یا نہیں۔
۳۴۹	لحکے کے والدین مہر کا ذمہ لیا تھا شوہر کے مرنے کے بعد اس سے مطالبہ جائز ہے یا نہیں۔	۳۴۹	خلع کے لئے غیر نے جو روپیہ عورت کے حکم سے اس کے شوہر کو دیا تھا وہ شخص عورت سے وہ روپیہ وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟
۳۴۹	حضرت ام حبیبہؓ کا مہر مقرر کیا گیا اب اس کی قیمت کس طرح لگے گی اور وہ کتنی ہوگی۔	۳۴۹	بنات و ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر مقرر کرنا مکروہ ہے یا نہیں۔
۳۵۰	دق کی مریضہ نے موت سے دو ہفتہ پہلے مہر صاف کیا، کیا حکم ہے۔	۳۵۰	ادویاء کا قبل نکاح یا بوقت نکاح ہر لینا کیسا ہے۔
۳۵۱	مہر ضروری ہے یہ کوئی غاشی چیز نہیں ہے۔	۳۵۱	جو انیس روپے ماہانہ کما تا ہو مہر کتنا مقرر کرے۔
۳۵۱	جب کسی نے دو بیوی کی تو ان دونوں کی اولاد الگ الگ مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔	۳۵۱	مہر صاف کرنے کا حق لڑکی کے باپ کو ہو گا یہ شرط کیسی ہے۔
۳۵۱	اقتدا اسطے کہنے سے مہر میں نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں۔	۳۵۱	جب مہر کی مقدار بیلون ہو تو مہر مثل ملیگام یا کیا۔
۳۵۱	ان گواہوں کے بیان سے مہر گیارہ ہزار کتابت ہوتا ہے یا نہیں۔	۳۵۱	اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلا دیا اب وہ مہر کی سختی ہے یا نہیں۔
۳۵۲	دعویٰ معافی مہر میں گواہی اور اس سلسلہ میں سوال۔	۳۵۲	لڑکی کا باپ مہر مانگتا ہے اور خستہ نہیں کرتا اور سود پیہ اوپر سے لیا کیا حکم ہے۔
۳۵۴	معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں۔	۳۵۴	مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائداد لکھی شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

۳۶۳	لڑکی کو خور و زنا کپڑا دیتے میں کس کی جگہ ہے	۳۵۳	بعد موت جائیداد کسے ملے گی۔
۳۶۴	لڑکے کے دلی کا دہیہ لے کر نکاح کرنا اور اسے تصرف میں لانا کیسا ہے۔	۳۵۳	شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے تو عورت مہر اور نفقہ کی مقدار ہے یا نہیں۔
۳۶۵	خف ہر دو مول کر کے لوگوں کو کھانا کیسا ہے۔	۳۵۳	جس مہر کی معافی کا گواہ نہ ہو اس کا حکم۔
۳۶۶	عورت کو دیئے ہوئے زیور۔	۳۵۴	زینہات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے۔
	امٹھواں باب۔ مکاح کافر	۳۵۴	ایک ٹلٹ مہر خواتین کر دینے کی وصیت جائز نہیں۔
	ابتداء و کفر سے متعلق احکام و مسائل نکاح	۳۵۵	جو مہر مقرر ہو جائے وہ شوہر کے ذریعہ ہی ہے۔
۳۶۹	ایمان کی بے حرمتی کا حکم کیا ہے۔		فصل دوم
۳۶۹	اس مسئلہ سے مرتد ہو گیا تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے۔	۳۵۶	مسائل جہیز و متفرق مسائل
۳۷۰	عورت منہ لائی ہو جائے تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔	۳۵۶	جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا۔
۳۷۰	شوہر مذہب تبدیل کر لے تو عورت نکاح سے خارج ہو گئی یا نہیں۔	۳۵۷	جہیز لڑکی کا ہوتا ہے لڑکے کے باپ کا نہیں۔
۳۷۱	کلمات کفر سے نکاح فسخ ہو گیا۔	۳۵۸	شوہر فوت ہو گیا تو لڑکی کے باپ نے خور و زنا دیا
۳۷۱	مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا۔	۳۵۸	تھا وہ خسرا ہو گیا یا لڑکی کا ان مہر کا کیا حکم ہے۔
۳۷۲	اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے	۳۵۸	شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ زیور لے سکتا ہے یا نہیں۔
۳۷۳	اسلام لانے کے بعد جب پہلے شوہر سے نفی ہو تو دوبارے نکاح ہو گیا یا نہیں۔	۳۵۹	خور و زنا ملتا ہے عورت اسکی ملکوتی ہے یا نہیں۔
	توسلہ سے نکاح کیا عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کافر مرد کے پاس چلی گئی اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آگئی کیا حکم ہے۔	۳۶۰	لڑکی کے جہیز اور لڑکی کے لباس کی ملکیت کس کو حاصل ہوتی ہے۔
۳۷۳	جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا۔	۳۶۰	خور و زنا دیا ہے وہ طلاق کے بعد شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور عورت مہر پانگی یا نہیں۔
		۳۶۱	بیوی کو شوہر اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں۔
		۳۶۲	حضرت علیؑ سے آنحضرتؐ نے جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں
		۳۶۳	والدین والے جہیز اور سرسراں والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے۔

۳۸۲	جس کا شوہر عیسائی ہو جائے نہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔	۳۸۴	ارتداد سے نکاح جائز رہا یا نہیں۔
۳۸۲	شوہر مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔	۳۸۵	بیوی مرتد ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔
۳۸۳	یہ وہ ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر عدت نہیں۔	۳۸۵	شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔
۳۸۳	کافرو عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت گذر کر شادی کرے تو جائز ہے۔	۳۸۶	دو پھر مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔
۳۸۴	کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے تو عدت کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہئے۔	۳۸۶	خدا کے احکام سے نکاح فسخ ہو گیا۔
۳۸۴	کافر کو اس کا شوہر طلاق دے چکا ہے اب اگر وہ مسلمان ہو کر نکاح کر لے تو جائز ہے یا نہیں۔	۳۸۶	خود کو کافر مرتد کہنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔
۳۸۵	نوسلمہ کا نکاح عدت کے بعد کیا جائے۔	۳۸۷	قرآن کی توہین سے مرتد ہو گیا اور نکاح فسخ ہو گیا۔
۳۸۵	شوہر مسلمان ہوا مگر عیسائی بیوی مسلمان نہ ہوئی تو کیا شوہر اس کی مسلمہ بہن سے نکاح کر سکتا ہے۔	۳۸۷	شرک و کفر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور مسلمان ہونے پر تجدید نکاح ہو سکتا ہے۔
۳۸۶	مرتد ہو کر پھر عورت مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے۔	۳۸۸	نکاح ٹوٹنے کے بعد جب دونوں میں کوئی راضی نہ ہو تو۔
۳۸۶	کافر کو مسلمان کر کے شادی کرنی جائز ہے یا نہیں۔	۳۸۸	کلمہ شرک زبان پہلانے کے بعد۔
۳۸۷	میاں بیوی جب ساتھ مسلمان ہوتے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔	۳۸۸	بیوی عیسائی ہو گئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں۔
۳۸۸	مسلمان میاں بیوی عیسائی ہو گئے بعد دونوں مسلمان ہو گئے تو کیا حکم ہے۔	۳۸۹	اس سان بیوی کا مہر واجب ہے یا نہیں۔
۳۸۸	کافر میں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں۔	۳۸۹	عدائی ہو جانے والی سے سب ملایا کہنے والا۔
۳۸۸	زوجین میں کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو گا یا شوہر کی۔	۳۸۹	نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہو جائے تو کب حکم ہے۔
		۳۹۰	بیوی کے عیسائی ہو جانے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا۔
		۳۹۰	اگر پھر وہ مسلمان ہو جائے تو۔
		۳۹۰	شوہر رافضی ہو جائے تو کیا حکم ہے۔
		۳۹۱	شوہر عیسائی ہوا پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے۔
		۳۹۱	عیسائی عورت مسلمان ہو گئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا۔

۳۸۹	غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان	شوہر کے ظلم کی وجہ سے جو عورت قادیانی	۳۹۴
۳۹۰	شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔	ہوئی پھر مسلمان سے اس کی شادی۔	۳۹۵
۳۹۰	شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں	قرآن پاک کو گالی دی تو نکاح فسخ ہوا یا نہیں	۳۹۷
۳۹۰	جوستی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہیں کیا کریں۔	حکم خدا و رسول سے انکار کی صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔	۳۹۸
۳۹۰	شیعہ لڑکی سے نکاح۔	شوہر عیسائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا عدت گزار کر شادی کر سکتی ہے۔	۳۹۸
۳۹۱	اُن کی خوشی و غم میں شرکت۔	شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔	۳۹۹
۳۹۱	کافر کی بیوی مسلمان ہو گئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے۔	چھ ماہ مسلمان ہوئی شادی کی پھر منہ دے کر لے جائی گئی اب پھر مسلمان ہے کیا حکم ہے۔	۳۹۹
۳۹۱	مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے۔	کلمہ کفر سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔	۴۰۰
۳۹۲	شریعت کا منکر مرتد ہوا یا نہیں۔		
۳۹۳	یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ کر دیکھا ہے۔		
۳۹۳	بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے تو کیا حکم ہے۔		
۳۹۴	آریہ اور عیسائی ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے یا نہیں۔		
۳۹۴	قرآن و حدیث کو کوئی شیطان کی کتاب کہے تو کیا حکم ہے۔		
۳۹۵	خدا و رسول کو جو گالی دے اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا۔		
۳۹۶	قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے نکاح فسخ ہو گیا۔		
۳۹۶	حرام کو حلال سمجھنے والا مسلمان رہا یا نہیں۔		
		نواں باب	
		بیویوں میں عدل و مساوات	
		اور حقوق الزوجین۔	
۴۰۲	دو بیویوں میں مساوات۔		
۴۰۳	کیا دو بیویوں کے زیور اور خرچ میں بھی مساوات ضروری ہے جبکہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو۔		
۴۰۳	عمر چاہتا ہے کہ سفر میں دونوں بیویوں کو چھ ماہ رکھے، قرعہ نہ ڈالے کیا حکم ہے۔		
۴۰۴	کیا خرچ، تحفہ اور ہدیہ میں بیویوں کے اخذ مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہ گار ہوگا۔		

۴۱۱	بیوی کو نصیحت کرنا ادا اسکے لئے بیٹھا کرنا یا روٹی کپڑا بند کرنا کیسا ہے۔	۴۰۳	جماعت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں اور فقہ سے بے پردائی کیسی ہے۔
۴۱۲	ماس بیویوں نہ بنے تو دونوں کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے۔	۴۰۵	زندہ کو بک کر دہرے بیوی شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا کیا جائے۔
۴۱۳	والدین کے کہنے سے حقوق شوہر یا حقوق اللہ میں کوتاہی درست نہیں ہے۔	۴۰۵	سفر میں بیوی کے درمیان عدل اور حقوق نہایت نہ لدا کرنے کا گناہ ہو گا یا نہیں۔
۴۱۳	پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں مگر والدین نہیں اصرار دات باقی نہیں رکھ سکتا کیسا کم ہے۔	۴۰۶	شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا والدین کی شوہر بیوی کو باپ کے گھر جانے سے روکے ہو بیوی جائے تو کیا حکم ہے۔
۴۱۵	باپ بیٹے سے کہے کہ بیوی کو طلاق دید تو کیا کرے۔	۴۰۸	جب بیوی کو اس کے والدین نہ آئے ہوں تو شوہر کیا کرے۔
۴۱۶	شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا جائز ہے یا نہیں۔	۴۰۸	جب بیوی شوہر کی بات مانے تو کیا حکم ہے۔
۴۱۶	شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دین تو عہدت کیا کرے۔	۴۰۹	والدین جب بیوی کو رخصت نہ کریں اصرار شوہر کے یہاں نہ جائے تو کیا حکم ہے۔
۴۱۶	عہدت کے لئے شوہر کا حکم مقدم ہے یا والدین کا۔	۴۰۹	بیوی کو چاہئے کہ والدین اور شوہر میں جھگڑا نہ کرائے۔
۴۱۷	جب بیوی اور ماں میں ملاپ ہے اور اور ماں علیحدہ رہنے پر مبنی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے۔	۴۰۹	شوہر کی اجازت کے بغیر عہدت کا کہیں جانا کیسا ہے۔
۴۱۸	اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جا سکتا ہے یا نہیں۔	۴۱۰	خاندان کو چھوڑ کر عہدت کا باپ کے پاس جانا کیسا ہے۔
۴۱۸	جائے ملازمت پر بیوی کو اس کی رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے۔	۴۱۰	عہدت کا شوہر کے ساتھ کتنا کتنا نا جائز ہے۔
۴۱۹	شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لازم ہیں اور بیوی پر شوہر کا کتنی مالی حق ہے یا نہیں۔	۴۱۰	عہدت شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جاتی ہے یا نہیں۔
		۴۱۱	بیوی کو رپیٹ کر تاراج ہے۔

۴۲۸ {	صرف چھاتی سے لگانے سے حرمت رخصت ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔	۴۲۱	زمانہ حمل میں کب تک مجامعت جائز ہے۔
۴۲۸ {	شوہر کو دودھ پلانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔		دسواں باب
۴۲۸ {	دودھ پلانے والی کی تمام اولاد دندھ پینے والے رضاعی بھائی بہن ہیں۔		آدمی کے دودھ پینے پلانے سے
۴۲۹ {	تھوڑا دودھ بھی باعث حرمت رخصت ہے۔	۴۲۲ {	متعلق احکام و مسائل
۴۳۱ {	صحیح مدت رضاعت کیا ہے۔	۴۲۲ {	مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں کمی زیادتی جائز ہے یا نہیں۔
۴۳۲ {	رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں۔	۴۲۳ {	اپنے بھائی لگھوئی عورت دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں۔
۴۳۲ {	جس عورت کا دودھ پلایا گیا اسکی نواسی سے شادی جائز نہیں۔	۴۲۳ {	غیر کاکچہ ہونے میں مدت رضاعت دس سال ہے یا زیادہ۔
۴۳۲ {	زید نے جب پھوپھی کا دودھ پیا تو اسکی کسی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا۔	۴۲۳ {	دو ڈھائی سال بعد حرمت رخصت ثابت نہیں ہوتی
۴۳۳ {	رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے ہے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کر سکتی ہے۔	۴۲۴ {	چار سالہ لڑکے کے دودھ پینے سے رضاعت نہیں ہوگی۔
۴۳۳ {	ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی۔	۴۲۴ {	فحس رضاعات کا نسخ
۴۳۴ {	جس لڑکی کے منہ میں عورت نے اپنا دھڑلا اس سے اس کے لڑکے کی شادی جائز نہیں۔	۴۲۵ {	دو سال سے زیادہ بچے کو دودھ پلانا کیسا ہے۔
۴۳۵ {	ایک بچی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر پیٹ میں دودھ جانے کا یقین نہیں ہے کیا حکم ہے۔	۴۲۵ {	حَوْلَيْنِ كَا مَدْيَيْنِ اَوْ حَمْلَةٍ وَفِصَالَةٍ ثَلَاثُونَ شَهْرًا مِّنْ تَطْبِيقِ۔
۴۳۶ {	بچہ جب دودھ پیتا تھا تے کر دیتا تھا اس سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔	۴۲۶ {	ثبوت رضاعت میں روایت کا اعتبار ہے یا علم کا۔
		۴۲۶ {	مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔
		۴۲۷ {	رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔
		۴۲۷ {	سو تیلی نانی نے دودھ پلایا کیا حکم ہے۔

۴۴۴	دادی کا جب دودھ پیا تو پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں۔	۴۳۷	خالہ کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا ہے اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے۔
۴۴۲	جس بچہ نے دادی کی چھاتی چوسی اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔	۴۳۷	دودھ پینے والے بھائی کی بہن سے رضاعت ثابت نہیں ہوئی نکاح جائز ہے۔
۴۴۳	شوہر کی اجازت کے بغیر دودھ پلانا۔	۴۳۸	زید کا دادا اس کی رضاعی ماں سے نکاح کر سکتا ہے۔
۴۴۴	شوہر کی صورت میں رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں۔	۴۳۸	جب زید کی ساس نے اس کی بچی کو دودھ پلایا تو کیا بیوی کے مرنے کے بعد زید کی شادی سالی سے درست ہوگی۔
۴۴۴	امام شافعیؒ کے یہاں رضاعت۔	۴۳۹	چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا کیا اسکے بھائی کی اولاد سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کی شادی جائز ہے۔
۴۴۴	شہادت نہ پائے جانے کی صورت۔	۴۳۹	شوہر والی زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی کی پوتی کی شادی درست ہے یا نہیں۔
۴۴۴	مافی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی مافی کی لڑکی سے جائز نہیں۔	۴۴۰	صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے۔
۴۴۵	کوئی اپنی بیوی کا دودھ بیماری کی وجہ سے پئے تو کیا حکم ہے۔	۴۴۰	جس لڑکی کو دودھ پلایا اسکے بھائی سے مرضہ کی لڑکی کی شادی جائز ہے۔
۴۴۶	جس لڑکی نے دو سال دس ماہ کی عمر میں دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے۔	۴۴۰	پستان سے پانی نہ میں جائے تو کیا حکم ہے۔
۴۴۶	رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی بیوی کے متعلق ابن ابیہام کا قول۔	۴۴۱	رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز ہے یا نہیں۔
۴۴۷	بیوی کا دودھ پینے کا کیا حکم ہے۔		
۴۴۸	خود دامن نے داماد سے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے۔		

ہوگی یا نہیں، اس لئے کہ اس صورت میں بھی انسانی جسم کا ایک حصہ دوسرے انسان میں منتقل ہوتا ہے، خاکسار مرتب کا جواب یہ ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوگی، اسلئے کہ رضاعت سے موت ثابت ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ عورت کا دودھ بچہ دو یا ڈھائی سال تک گھر کے اندر ہی رہے، لہذا اگر دودھ یا ڈھائی سال کی عمر کے بعد یہ خون ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کیا گیا ہے یا خون عورت کا نہیں ہے بلکہ مرد کا ہے تو ظاہر اس شرط مذکور کی بنیاد پر حرمت ثابت نہیں ہوگی، البتہ صرف ایک صورت تریخ بحث رہ جاتی ہے وہ یہ کہ عورت کا خون دو یا ڈھائی سال یا اس سے کم عمر بچہ کے جسم میں منتقل کیا جائے تو اس میں حرمت اس لئے ثابت نہیں ہوگی کہ اولاً رضاعت کی حرمت کتاب و سنت میں صراحتاً موجود ہے اور خون کے سلسلے میں کہیں کوئی صراحت نہیں پائی جاتی، ثانیاً دودھ غذا ہے، اور جسم او اس کے ہمارا اس سے پرورش پاتے ہیں، یہ بات خون کو حاصل نہیں ہے، پھر دودھ کی تاثیر الگ ہے اور خون کی تاثیر الگ، ثالثاً رضاعت سے قرآن نسب ثابت کرتا ہے، دامماً حکم اللہ فی لہ وضع حکم، خون سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی اور نہ کہیں ایسی صراحت ملتی ہے پھر یہ بھی دیکھا جائے کہ ظاہری طور پر دودھ پلانے میں حال یہ ہوتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت بچہ کو گود میں اٹھاتی ہے، پیار کرتی ہے، چھاتی سے چمٹاتی ہے اور اپنی محبت اس پر بھرا دیتی ہے، اور بچہ بھی اس کا اثر قبول کرتا ہے، مگر خون منتقل کرنے میں ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں پائی جاتی،

جو کچھ عرض کیا گیا یہ خاکسار کی ذاتی رائے ہے، زیر نظر فتاویٰ میں چونکہ یہ جزئیہ موجود نہیں ہے، اسلئے اس طرف اشارہ کر دیا گیا ہے اگر کسی کو یہ صورت حقیقتاً پیش آئے تو اس کو دارالافتاء سے رجوع کرنا چاہئے اور جو جواب ملے اس پر عمل کرنا چاہئے۔

یہاں پہنچ کر اپنے اساتذہ کرام، اراکین مجلس شوریٰ اور سرپرست شعبہ عظیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند (دامت فیضہم) کی خدمت مبارکت میں ہدیہ عقیدت و اخلاص اور امتنان و تشکر پیش ہے کہ ان حضرات کی دعاؤں اور جملہ ازرائی سے یہ سب کچھ انجام پا رہا ہے، مولانا عبدالحق صاحب زید مجددہ پیشکار بھی خاکسار کے شکریہ کے مستحق ہیں جو شروع سے اب تک ان فتاویٰ کی تصحیح پر زور و خوانی اور طباعت میں مصروف رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر خدمت کو قبول فرمائیں اور اسے دنیاوی اور اخروی زندگی کے لئے ذریعہ صلاح و فلاح بنالیں، اخیر میں دعا ہے کہ مرکز رشد و ہدایت اور گہوارہ علم و فن دارالعلوم دیوبند تاقیامت آباد اور شاد کام رہے۔ رَبَّنَا ثَقِثْ لَنَا فِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَالسَّاعَةِ السَّاعَةِ الْعِلْمَ

طالب دعا۔ محمد ظفیر الدین غفرلہ

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۴۱۱ھ مطابق ۱۹۹۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

پانچواں باب نکاح میں ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے

فصل اول اس باب سے متعلق مسائل و احکام

سوال نمبر ۵۷ عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں ماموں دلی ہے بلکہ فقط نذی الارحام سے ایک ماموں علاقائی اور ایک خالہ یعنی ہے۔ پس حق ولایت نکاح کس کو پہنچتا ہے۔ ؟

الجواب - ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں ماموں علاقائی کو ہے کما فی الدر المختار ثم نذی الارحام العات ثم الاخوال ثم الخالات الخ پس خانہ جمع تمام حالات سے ولایت نکاح میں مقدم ہے لہذا ماموں علاقائی خالہ یعنی سے مقدم ہے۔ فقط علاقائی بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں **سوال نمبر ۵۸** ایک لڑکی جس کی عمر چھٹا یا بارہ سال کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں تھی اس کے ولی میں والدہ حقیقی اور سوتیلی باپ اور سوتیلی بھائی اور تایا اور چچا۔ لڑکی کی والدہ نے اپنے خاوند کو لڑکی کے نکاح کی اجازت دی یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں۔ اب پانچ سال کے بعد لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب - بھائی علاقائی بالغ اور چچا تائے کے ہوتے ہوئے والدہ کو اختیار نکاح نابالغہ کا نہیں ہے اور نہ سوتیلی باپ کو اختیار ہے کیوں کہ اس صورت میں اول ولی

الجواب

اس صورت میں ولی نابالغوں کے نکاح کا ان کا چچا ہے بموجودگی چچا کے ماں کو دولایت نکاح کی نہیں پہنچتی اور شوہر ثانی کسی حال میں ولی نہیں ہے شرعی مسئلہ ہی ہے اور قرضہ متونی کا کسی کے ذمہ نہیں ہوتا اگر بہت کچھ ترکہ چھوڑے تو اس میں سے ادا کیا جادے اور اگر نہ چھوڑے تو وارثوں کے ذمہ ادا کرنا قرض کا لازم نہیں ہے اگر تبرعاً کوئی ادا کرے تو اس کو اختیار ہے۔ فقط

سوال ۱۷۷ ایک لڑکی گیارہ سالہ نابالغہ کی یا اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے شادی کا انتظام کیا گیا لیکن اس کے ادلیار میں سے سوائے نانی اور نانا کے اور کوئی نہیں رہے کبھی یہاں سے چار ہزار میل کے فاصلہ پر افریقہ میں ہیں آیا اس کی چچی ولی ہو کر نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

الجواب - ادلیار کے بعد دولایت نکاح صغیرہ کی بادشاہ اسلام اور قاضی کے لئے ہے پس جب یہ نہیں تو انتظار بلوغ کیا جادے نانا نانی سے بندہ یہ تحریر اجازت طلب کی جادے کما فی الدر المختار فان لم یکن عصبة فالولاية للام ثم لام الاب الخ ذی النشأ فیتم بعد الام ام الاب ثم ام الام ثم الجد انفا سدا ثم لذوی الاحرام الخ ثم للسلطان ثم نقاض لہ علیہ فی منشورہ ثم لتوابعہ الخ فقط

سوال ۱۷۸ ایک لڑکی حکمی عمر تیرہ سال کی ہے اس کے دو ماں کا نکاح کرنا درست نہیں بھائی بالغ موجود ہیں اس کا نکاح بلا رضامندی بھائیوں کے والدہ نے کر دیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور یہ لڑکی مذکورہ بالغہ ہے یا نابالغہ؟

لہ اقرب الاولیاء الی المولاة الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد ابو الاب وان علا الخ ثم الاخ لاب وام ثم الاخ لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم ابن الاخ لاب وان سفلوا ثم العم لاب وام ثم العمد لاب ثم ابن العم لاب ثم ابن العم لاب ثم ابان الخ غیر ان ادلیار مذکورہ غیر ملکی ہے الخ مع عدم الحارثی الخ من ذلک ان ابان ولی عہدہم و مستحبہم ۱۲۰ غیر

الجواب - اس صورت میں والدہ نے جو نکاح بدون اجازت بھائیوں کے کیا وہ بھائیوں کی اجازت پر موقوف ہے اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نکاح کی دیدی اور اس نکاح کو جائز رکھا تو صحیح ہو گیا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نہیں دی اور انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا لہذا فی کتب الفقہ دتیرہ سالہ لڑکی میں جب تک علامت بلوغ نہ پائی جائے نابالغ ہے۔ ظفر

سوال ۴۷ عمر کی نو اسی بھر تخمیناً پندرہ سال ہے اور بالغہ اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے

علامت بلوغ کی موجودگی اور لڑکی کا دلی مان باپ اور بھائی کوئی نہیں ہے لڑکی کے حقیقی دادا کے بھائی زید اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ لڑکی کا دلی میں ہوں بغیر میری رضامندی نکاح نہ ہونا چاہیئے۔ لڑکی بالغہ ہے یا نہیں اور لڑکی عمر کی رضامندی سے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے اور زید جو اپنے کو دلی کہتا ہے وہاں کرنا نہیں چاہتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب - علامت بلوغ لڑکی کے لئے حیض وغیرہ کا ہونا ہے اگر کوئی علامت بلوغ کی موجودگی ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر ہو کر سولہواں سال شروع ہو جاوے اس وقت شرعاً لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے پس اگر علامت بلوغ کی موجودگی مثلاً اس کو حیض آنے لگا ہے تو وہ بالغہ ہے۔ اس حالت میں خود لڑکی کی رضامندی سے اس کا نانا عمر اس کا نکاح کر سکتا ہے لیکن چونکہ نانا دلی شرعی نہیں ہے بلکہ دلی شرعی دادا کا بھائی ہے لہذا نانا کے رائے جب تک وہ لڑکی بالغہ زبان سے اپنی رضامندی کا اظہار نہ کرے اس وقت تک نکاح صحیح نہ ہوگا چپ ہو جانا لڑکی کا جیسا کہ دلی کے استیذان پر معتبر اور کافی ہے

۱۵ فتاویٰ ج۱۱ ج۱۱ حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ والدہ و اعمام علی حاشیہ رد المحتار

باب ثانی ص ۴۲ ظفر ۱۵ بلوغ الغلام بالا احتلام والاحبال والانتزال الخ والجارية بالا احتلام والحیض والحبل الخ فان لم یوجد فیہا شیء حتی یتم لکل منها خمس عشرة سنة بہ یفتی والدہ و اعمام علی حاشیہ رد المحتار کتاب النکاح فصل ۱۳۲ ظفر

وہ یہاں معتبر نہ ہوگا۔ کذا فی والدہ المختارہ۔ فقط

سوال ۸۷۷ نابالغ کا نکاح دلی کے ایجاب قبول سے ہوتا ہے

کے ہی ایجاب و قبول سے ہوتا ہے یا ہر جائز دلی بھائی سچا وغیرہ کے ایجاب و قبول سے بھی۔

الجواب - صغیر اور صغیرہ کا نکاح ان کے ہر دلی جائز کے ایجاب و قبول

سے منعقد ہو جاتا ہے لیکن دلی اقرب کی موجودگی میں دلی البعد کو نکاح کا حق حاصل نہیں ہے

پس اس میں اب وجہ دیگر اولیاء حسب درجات یکساں ہیں۔

سوال ۸۷۸ باپ اگر اجازت دے تو نانا ایک شخص نے اپنے خسر کو اسٹامپ لکھ دیا اور

نابالغہ نو اسی کا نکاح کر سکتا ہے کہ دیا کہ میری دختر نابالغہ کا نکاح میرا خسر جہاں چاہے کر دے

اب اگر شخص مذکور کا خسر اپنی نو اسی کا نکاح کر دے تو بلا اجازت اسکی والد کے درست ہے

یا نہیں؟

الجواب - دلی اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا اس کا باپ ہے لیکن اگر

باپ نے نابالغہ کے نانا کو اجازت دیدی اور اس نے نکاح کر دیا تو وہ نکاح صحیح ہے

سوال ۸۷۹ سولہ سالہ لڑکی کا نکاح دختر سولہ سالہ کا نکاح دلی نے جبراً کر دیا آیا

جبراً جائز نہیں بالغہ کا نکاح بلا اس کی مرضی کے دلی جبراً کر سکتا ہے یا نہ؟

الجواب - بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضا اور اجازت کے صحیح نہیں ہے

اور کسی دلی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضامندی کے کرے اگر نکاح

کر دیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور غلطی

۱۵ وان فعل هذا غير ولى يعني استأمر غير الولى اذ ولى غيره اولى منه لم يكن رضا

حتى تكلم به اى لم يكن سكوته اذ لا ضحكها رضا نفع القدر باب فى الاولياء ۱۲۵، ۱۲۶

۱۷ الاولى فى النكاح لا المال العصبه بنفسه الخ على ترتيب الارث والحجب الخ فلو زوج الاب

حال قيام الاقرب توقف على اجازته والد المختار على الاشرد المختار باب الاولى ۱۲۳، ۱۲۴

کی شرعاً پندرہ برس ہے۔ پس سولہ برس کی لڑکی شرعاً بالغہ ہے البتہ دلی کے استفسار اور اطلاع پر سکوت کرنا بالغہ کا رضا اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور مکین دلی وغیرہ کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ ہکذانی الدر المختار۔ فقط

سوال ۸۸۔ ایک عورت جو بطور طوائف اپنا پیشہ کرتی تھی اسی

جس کا کوئی دلی نہ ہو | حاکم دلی ہے | آثار میں اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا باپ معلوم نہیں بعد اس

عورت نے اپنا بکاج ایک شخص سے کر لیا اور آٹھ روز بعد انتقال کر گئی عمر لڑکی کی دس سال ہے سو تیلے باپ نے لڑکی کو ایک طوائف کے ہاتھ درخت کرنا چاہا۔ اہل محلہ نے فراغت کی سو تیلے باپ نے جو انٹ مجسٹریٹ کے یہاں ناش کردی۔ حاکم نے بعد تحقیقات لڑکی کو ایک معمر شخص کے سپرد کر کے ہدایت کردی کہ اس کا نکاح کسی محتاج شخص سے کر دیا جائے لہذا اس لڑکی کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا۔ اب یہ نکاح جو سو تیلے باپ کی بلا اجازت ہوا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ سو تیلے باپ اس لڑکی کا ولی نہیں ہے بلکہ ایسے لاوارث بچوں کے نکاح کا ولی حاکم ہی ہوتا ہے لہذا نکاح مذکور درست ہے۔ فقط

سوال ۸۸۔ زید نے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی

لڑکی کی ماں کا شوہر دلی نہیں | حاجرہ! بالغہ کی ذمہ اپنی اخیانی بہن فاطمہ کے کیا اور ہاجرہ

فاطمہ کے لڑکے عمر سے منسوب تھی اور وصیت کی زید نے کہ ہاجرہ کا نکاح عمر سے کر دینا فاطمہ موافق وصیت کے ہاجرہ کو مع اس کی ماں حقیقی زینب اور ہاجرہ کے سو تیلے بھائی بکر کے اپنے یہاں لے آئی۔ لیکن ہاجرہ کی ماں زینب چوں کہ جوان تھی اس لئے فاطمہ نے اس کا

۱۔ ولا يجبرون ابانغة البكر حتى انه كما جلا فقط ع اولایہ بالابو غ الخ فان استاذنها

موای الوی الخ فکنت الخ فهو اذن رایفا منہم انفسیر ۲۔ ثم للسلطان ثم لقاضی

نفسه فی مشورۃ ثم لنوابه رالذاتما عمل ہاشم رالذاتما رباب الولی منہم انفسیر خزفہ

سوال ۸۸۳ ما قول العلماء الشافعية في بنت شافعية المذهب

بچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا دلی نہیں ہے

فمنع من النكحة وغيرهما مما كان من سنين وحوثت كخاله امها الشافعية الرشيقة ولها ابن ثم شافعي المذهب حاضران دان يتزوجها بغير رضاها ولا رضا امها لما بينهم من الشافعية والعداوة وحيث انه لم يجد الى ذلك سبيلاً في مذهب الشافعي المراد تقليد الامام الاعظم ابي حنيفة في هذا الامر المخالف لمذهب الشافعي فهل يجوز لمان يزوجها من نفسه تقليد اذا فرضنا ان مذهب الامام الاعظم يجوز ذلك بغير ضرر الى ذلك الشرع اجماع والتقليد ام لا يجوز -

الجواب - قواعد الحنفية تقتضي جواز ذلك المباح انهم يكن دلی اقرب من

ابن عم والكان اقرب منه مثلاً يكون عم الصغير موجوداً فلا ولاية لابن العم مع وجود العم ولا يجوز نكاحه بلا رضاعهم وقد وقع انصر يحرمه في مواضع عديدة - فقط

سوال ۸۸۴ بالنكح باكره كالعقد شرعاً بلا دلی کے صحیح ہے

یا نہ - باپ کا ناجائز لڑکا کاح کر سکتا ہے یا نہیں نکاح میں

کچھ خرابی نہ ہوگی اور باپ کا ناجائز لڑکا اگر باکرہ کا عقد کر دیا گیا تو اس سے وہ باپ کا بیٹا صحیح النسب بن جا دیکھا جائے اور ذرات باپ کا ہوگا یا نہ - ؟

الجواب - باکرہ بالنکح نکاح کے جواز کیلئے عند الحنفیہ دلی کا ہونا شرط نہیں ہے منون ہے کنانی الدار المتخار پس باکرہ بالنکح کی اجازت سے ہر ایک شخص اس کا نکاح کر سکتا ہے باپ کا ناجائز لڑکا بھی اس کام کو اجازت باکرہ بالنکح کر سکتا ہے اور عقد صحیح ہو جا دیکھا کچھ خرابی

۱۔ الولی فی النکاح لا مال العصبۃ بنفسہا لعلی ترتیب الارث والحب فیقدم ابن

الجنونۃ (درتخار) ثم يقدم الاب ثم الاخ شقيق ثم الاب ثم ابن الاخ انا قوی ثم الاب ثم

العم شقيق ثم الاب ثم ابنه ثم ذاک رد المتار باب الی من غیر

۲۔ ولا تخبر بالانکح البک فی النکاح نقطۃ الولاية بالبنو غرار المتار من شریعت المتار بالی الخ

اس میں نہ ہوگی اور جو ناجائز لڑکا باپ کا ہے وہ اس نکاح کے باجائز باکرہ کر دینے کی وجہ سے باپ کا صحیح النسب ہوگا نہ بے گالین اگر وہ حقیقت وہ پہلے ہی ثابت النسب اپنے باپ سے ہے تو وہ جائز ٹیا اپنے باپ کا ہے اور وارث ہوگا۔ فقط

سوال ۸۸۱ - ہندہ بیوہ نے زید سے اپنی شادی کر دینے کا صحیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا کی اجازت بموجود عورت اور ایک مرد کے اپنی ماں کو دی اس کا عقد زبانی کر دیا گیا اور چند مخالف کا استعنا بھی کیا جو کہ زید کی جانب سے توقع عقد پر حسب دستور بھیجے گئے تھے زید کے گھر جانے پہلے بوجہ بہکانے مخالفین زید کے ہندہ کہتی ہے کہ میں نے اجازت نہیں دی۔ کیا ہندہ کا انکار صحیح ہے اور کیا زید اس کو زبردستی اپنے گھر لاکر وظائف زدہ ادا کر سکتا ہے؟

الجواب - اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ منع ہو گیا اور اب انکار کرنا ہندہ کا لغو ہے مسموع نہ ہوگا اور زید ہندہ کو رخصت کر سکتا ہے اور مخالف زہمت ادا کر سکتا ہے۔ فقط

سوال ۸۸۲ - والد کی موجودگی میں بھائی اجازت اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے نکاح کی دے سکتا ہے اور نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - اگر باپ نے اپنے پسر یعنی نابالغہ کے بھائی کو اجازت دیدی اور اختیار دیدیا تو بھائی کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہوگا ورنہ نہیں۔ فقط

سوال ۸۸۳ - محمد بخش فوت ہو گیا ایک لڑکی صغیرہ بمرہ سالہ نابالغہ کا نکاح درست نہیں اور ایک عورت اور دو چچا زاد بھائی محمد سعید محمد صالح محمد سعید جو دلی اصلی ہے اس کے فرزند نے بغیر رضائے اجازت باپ کے نابالغہ کا نکاح کر دیا۔ جب دلی اصلی کو خبر ہوئی تو اس نے مجلس عام میں کہہ دیا کہ یہ نکاح جو میرے لڑکے نے کر دیا ہے اس پر میں راضی نہیں ہوں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - بدون دلی اصلی کی رضامندی و اجازت کے نابالغہ کا نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ پس دلی کے فرزند نے بموجودگی دلی کے جو نکاح نابالغہ کا بدن اجازت و رضامندی دلی کے کیا اور بعد نکاح کے دلی نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور اس کو رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ لہذا فی الدائمات وغیرہ۔ فقط

سوال ۴۸۸ نابالغہ کا نکاح اس کے بدائی نے کر دیا مگر کسے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضاے قاضی ضروری ہو کر ہونے کے بھی عزم رضامندی ظاہر کی۔ آیا اختیار فسخ نکاح بڑکی کیلئے باقی ہے یا نہیں؟

الجواب - بڑکی کو اس صیغہ میں بعد بالغہ ہونے کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ کیلئے قصاص قاضی شرط ہے اگر قاضی نہ ہو تو نکاح فسخ نہ ہوگا اس صورت میں شوہر بالغ کی طلاق دینے کے بعد نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ فقط

سوال ۴۸۹ عبد اللہ ایک دختر نابالغہ اور ایک زہد چھوڑا دلی اقرب دوسری کی ددی پر ہو کر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے؟

کرنوت ہو: متونی کے کوئی بیٹا اور بھائی نہیں تھا چچا زاد بھائی ہیں دختر نابالغہ اپنی پھوپھی کے پاس پرورش پاتی ہے جو دوسری کے فاضلہ پر متونی کے چچا زاد بھائیوں سے ہے اور دختر نابالغہ کی والدہ ۴۸ یا ۵۰ میل پر ہے اور متونی نے قبل مرگ چھ ماہ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے بیٹے سے نابالغہ کو منسوب کیا تھا۔ اب اگر دختر نابالغہ کی والدہ حسب وعدہ خاندن متونی اس کی ہمشیرہ زادہ سے تین روز کی مسافت پر جا کر نکاح کر دے تو جائز ہے یا نہیں کہیں کہ متونی کے بھانجے سے کفو میں نکاح ہوگا۔ ؟

الجواب - اس غیبت میں کہ جس کی وجہ سے دلی بعد کو نکاح کا اختیار مہجایا

۱۔ فلونہ ج: ابوی: الابعد حان قیام الاقرب توقف شی: اجانہ والد المتار علی ہاشم ر: المختار باب اولی
۲۔ نظیر ۳۔ وان کان المزوج غیرہ ای بخار از اب: وابیہ الخ لہا خیاس الفسخ بالنسب بلوغ
المتار علی ہاشم ر: المختار باب اولی ص ۳۹۳ نظیر

دو قول ہیں ایک مسافت قصر و دوسرا یہ کہ اقرب کے انتظار میں کفو فوت ہو جاوے اور اسی کو محققین نے راجح کہا ہے ثانی میں ہے اختلف فی حد الغیبة فاختار المصنف تبعاً للکثرانہا مسافة القصر ونسبه فی الهدایة لبعض المتأخرین والنریلی لا کثره قال وعليه الفتوی آم وقل فی الذخیرۃ الامم انه اذا کان فی موضع لوانتظر حضوره واستطاع لم یبه فأت الکفو الذی حضر فالغیبة منقطعة والیه اشار فی کتاب الادنی الجرم عن الجبلی والمبسطان الامم وفی النهایة واختار اکثر المشائخ وصححه ابن الفضل وفی الهدایة انه اقرب الی الفقه وفی الفهم انه الاستنباط بالفقه وانه لا تعارض بین اکثر المتأخرین واکثر المشائخ ای لان المراد من المشائخ المتقدمون وفی شرح المتن عن الحقائق انه اصح الاقوال علیہ الفتوی آم وعليه مشی فی الاختیار والنقایة ویشیر کلام الفهر الی اختیار وفی المعجم والاحسن الاتفاق بما علیہ اکثر المشائخ۔

ان عبارات سے واضح ہے کہ راجح عند المحققین قول ثانی یعنی خوف فوت کفو ہے پس نابالغہ کی ولادت اگر نابالغہ کے پاس جا کر یا اس کو اپنے پاس بلا کر اس کا نکاح کفو سے کر دیوے تو صحیح ہو گا۔ فقط پھوپھی نے نکاح کیا اور دلی نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا

سوال ۸۹۰ ایک یتیمہ کے چار دلی ہیں۔ اس ترتیب کے باپ کا سوتیلہ چچا نا ا حقیقی۔ بہن حقیقی۔ پھوپھی حقیقی۔ پھوپھی نے اپنے بڑے سے اپنی اجازت سے یتیمہ کا نکاح پڑھوایا۔ یتیموں دلیوں نے جب سنا تو رد کر دیا۔ تو عند الشرح نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

الجواب۔ کتب فقہ میں ہے الولی فی النکاح العصبۃ۔ پس صورت مذکورہ میں دلی نابالغہ یتیمہ کے نکاح کا اس کے باپ کا علاقہ چچا ہے پس جبکہ نکاح مذکورہ کو اس نے

۱۵ رہنما مختار باب الولی ص ۲۲۲ ۲۲۳

۱۶ رہنما علی هامش رہنما مختار باب الولی ص ۲۲۲ ۲۲۳

رد کردیادہ نکاح فیخ ہو گیا۔ فقط

سوال ۸۹ ایک لڑکی کی والدہ زندہ ہے۔ باپ دادا چچا والدہ سوتیلا باپ اور ماموں میں دلی کون ہے؟
 وغیرہ مرچکے ہیں، سوتیلا باپ اور ماموں موجود ہے ان تینوں میں لڑکی

کادلی کون ہے۔ لڑکی بالغہ ہے دلايت نکاح کس کو ہے؟

الجواب - عنیات کے بعد والدہ دلی نابالغہ کے نکاح کی ہوتی ہے اور صورت

سئلہ میں چوں کہ لڑکی بالغہ ہے تو اس کی والدہ اس سے اجازت لے کر نکاح اس کا کر سکتی ہے اور لڑکی کا سکوت والدہ کی اجازت لینے پر کافی ہے سکوت بھی اجازت سمجھا جاتا ہے۔ فقط

سوال ۹۰ ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال

کی ہے اس کا والد اس کے فقہ نکاح سے بالکل بے فکر ہے رائجیری کا پیشہ کرتا ہے اور اعمال بطور میں ٹوٹ ہے اور شراب خورد ہے۔ ایسی حالت میں اس لڑکی کو اپنی اجازت سے نکاح کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں؟

الجواب - در مختار میں ہے دھوای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون و رقی لا مکلفۃ ففقد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی دلی الخ الخی ان قال دینی فی غیر الکفو بعد مجازۃ اصلاً و هو المختار الخ پس معلوم ہوا کہ اگر لڑکی بالغہ کفو میں اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کر لے تو صحیح ہے۔ فقط

۱۔ فلوزج الا بعد حال یدام الا قرب توقف علی اجازتہ در مختار، فلم یجدوا سکوتہ اجازۃ و انفاہ ان سکوتہ هنا کذا، لا یکن سکوتہ اجازۃ، نکاح الابین وان کان حاضراً فی

مجلس العقد مالہ یرض صریحاً و دلالتہ (رد المختار باب الولی ص ۲۳۲ و ص ۲۳۳) ظفر

۲۔ فان لم یکن عصبة فالولاية للام (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الولی ص ۲۳۴) ظفر

۳۔ لا تجبر البالغۃ البکر علی النکاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ فان استاذنها هوای الولی و هو الستۃ الخ فسکت عن ردۃ مختارۃ الخ فهو اذن (فهو اذن) (الدر المختار باب الولی ص ۲۳۴ و ص ۲۳۵) ظفر
 ۴۔ شامی باب الولی ص ۲۳۶

سوال ۸۹۳ ماموں نانی ادا میں | ہندہ اور زبیدہ دو حقیقی بہنیں ہیں ہندہ کا ایک لڑکا دلایت کس کو حاصل ہے | خالد ہے اور زبیدہ کی بیٹی عائشہ ہے اور عائشہ کی بیٹی ماجدہ ہے۔ زبیدہ کا شوہر اور عائشہ کا شوہر انتقال کر گیا۔ ماجدہ نابالغہ کا بھر ۹ سال زبیدہ نے اپنی دلایت سے ہندہ کے لڑکے یعنی خالد سے نکاح کر دیا۔ حالاں کہ عائشہ کے بھائی تین نفروں ماجدہ نابالغہ کے ماموں حقیقی ہیں موجود تھے آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے۔ کیا ماموں حقیقی کی موجودگی میں نانی کی دلایت سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اب ماجدہ بالغہ ہوئی تو کیا وہ فسخ نکاح خالد سے کر سکتی ہے یا نہیں یا تجدید نکاح کیا جاوے۔ ؟

الجواب۔ نانی کی دلایت مقدم ہے ماموں سے۔ پس جبکہ کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ ہو تو دلایت نکاح مال کو ہے پھر رادی کو۔ پھر نانی کو۔ الخ اور ماموں ذوی الارحام میں سے ہے بموجودگی ذوی الفروض ان کو دلایت نکاح نابالغہ کی نہیں ہے۔ پس صورت مسئلہ میں اگر عائشہ بھی اس نکاح سے راضی رہی تو وہ نکاح منعقد ہو گیا۔ اور ماجدہ بعد بالغہ ہونے کے خود اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی بلکہ اس کے فسخ کے لئے قضا یا قاضی شرط ہے اور قاضی شرعی موجود نہیں ہے اور دیگر شرائط کا تحقق بھی دشوار ہے لہذا فسخ نکاح کا حکم نہیں ہو سکتا۔ فقط

سوال ۸۹۴ (۱) ایک شخص مسلمان آریہ ہو گیا مرد باپ کو نابالغ لڑکا لڑکی پر کوئی حق دلایت نہیں |

لہ فتحصل بعد الام ام الاب ثم ام الام ثم جد الفاسد الخ (رد المحتار) ثم لذوی الارحام العات ثم الاخوال ثم الخالات والدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۴۲۴ الخ تفسیر

۵ بشرط انفقار للفقیر رد مختار و حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخیار بالباوغ والعلیہ فان اختار الصغیر لا یشب الصغیر الا بشرط انفقار رد المختار اب ذیل ص ۴۲۴ نیز ۳ ملانے جو اس کا حل تحریر کیا ہے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ لمرشد التھانی ۱۲ ظفر

ہے اس کے ایک لڑکی بچہ دس سال اور لڑکا بچہ سولہ سال ہے لڑکی اپنی ماں کے ہمراہ اپنے نانا کے مکان پر پرورش پاتی ہے اور دادا بھی موجود ہے کیا باپ کو کوئی حق اولاد کے بارے میں حاصل ہے لڑکی کا نکاح دادا کی اجازت سے ہو سکتا ہے یا نانا کی اجازت سے - ؟

مرد مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی (۲) اگر باپ پھر مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی پہلی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور اپنی اولاد پر قابض ہو سکتا ہے یا نہ -

الجواب - (۱) باپ چوں کہ مرد ہو گیا اس کو کچھ حق اور تعلق اولاد سے نہیں رہا ولی اولاد نابالغہ کا اس صورت میں مان کا دادا ہے دادا کی اجازت سے نکاح ان نابالغوں کا صحیح ہو سکتا ہے نانا کی اجازت سے نہیں ہو سکتا۔

(۲) اگر باپ مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی زوجہ سابقہ سے نکاح کر سکتا ہے اور اولاد پر بھی اس کا حق ہو جائیگا اور دلالت ثابت ہو جاوے گی۔ نقطہ

سوال ۹۹ یہاں کا بل اولاد میں یہ دستور ہے کہ ماں باپ بوقت نکاح بھائی بننے کا رواج غلط ہے موجود ہوں یا نہ ہوں نکاح کے وقت غیر آدمی کو بھائی بناتے ہیں بغیر

اس کے نکاح نہیں کرتے اور ہمارے ہندو کا یہ دستور ہے کہ ماں باپ خود اجازت دیں یا لڑکی خود ہوشیار ہو اور اجازت دے دونوں باتیں درست ہیں یا کچھ فرق ہے - ؟

۱۔ اولیٰ فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحب فیقدم ابن المیت علی ابیہما (رد المحتار) ہذا عندہما خلافاً لِمحمد حیث قدم الاب الخ ثم یقدم الاب ثم ابوہ الخ (رد المحتار) باب الاول ص ۳۳۲ و ص ۳۳۳ (تفسیر ۵) اس لئے کہ مرد ہونے کی وجہ سے دین اسلام سے خارج ہو گیا تھا اور مارے حقوق محروم ہو گیا تھا جب مسلمان ہو گیا تو پھر اسے باپ کے حقوق حاصل ہو جائیں گے اور شادی کا حق بھی حاصل ہو جائیگا۔ اس لئے کہ تنہا مصراحت کہتے ہیں وبقی النکاح ان ارتد معاً بان لم یعلما المسبق الخ فاسلم کذا لا والد الخ (رد المحتار) باب نکاح الکافر ص ۳۳۲ (تفسیر

الجواب - جو ہمارے ملک کا رواج ہے کہ نابالغ کے لئے اس کے اولیاء یعنی باپ دادا وغیرہ اجازت دیتے ہیں اور جو لڑکی بالغ ہو تو خود اس کے گوش گزار کیا جاتا ہے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے کیا جاتا ہے اس پر وہ سکوت کرتی ہے اور یہ سکوت اجازت ہے شرعاً یہی صیغہ ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے۔ بھائی بنانے کی صورت فصول ہے اور اس کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ فقط

سوال ۸۹۶ - دلی اقرب یعنی برادر کی موجودگی میں دلی ابعد یعنی خاموش رہا کیا حکم ہے والدہ نے نکاح نابالغہ کا کر دیا اور اقرب نے سکوت کیا لیکن کوئی علامت رضا کی ظاہر نہیں ہوئی نہ صراحۃً اور نہ دلالتاً تو یہ نکاح فاسد ہوا یا باطل۔ ؟

الجواب - فی الشیخی علی قولہ توقف فی اجازتہ البعد والظاهر ان سکوتہ ہذا کذا فلا یکون سکوتہ اجازتہ لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی محبس العقد مالم یرفض صریحاً ودلالة تأمل پس جب تک دلی اقرب راضی نہ ہوگا صراحۃً یا دلالتاً اس وقت تک نکاح موقوف رہیگا نہ صیغہ ہوگا نہ باطل۔ فقط

سوال ۸۹۷ - دادا نے اپنی پوتی چودہ سالہ کا نکاح اپنے پوتے کے ساتھ کر دیا۔ بوقت نکاح لڑکی کسی اور شہر میں تھی، لہذا دادا نے نہ اجازت نکاح کی لی اور نہ یہ دریافت کیا کہ تم بالغ ہو یا نہیں لڑکی کو جب نکاح کی خبر ملی تو اس نے یہ کہا کہ ہم کو یہ نکاح منظور نہیں ہے۔ میں نکاح کی وقت بالغ تھی۔ مجھ کو مدت سے حنفی آتا ہے چنانچہ وہاں دو شخص معتبر عادل بھی موجود تھے کہتے ہیں

لہ لا تجبر البالغة ابیہ علی النکاح لا تقطع الولاية بالبلوغ فان استاذنھا صلی اولیہا و استتہ او دکنہا و ریسہا و ادخا جہادینہا و اخترھا رسولہ و وفتری عدل فکتہ عند سارہ فحقاً لہ فہو اذن والدہ المتاری علی ہذا مشرود المختار باب الولی ص ۳۳ و ص ۳۴

۵۲ المختار باب الولی ص ۳۳ و ص ۳۴ تفسیر

ہم نے انکار بھی سنا اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ زمانہ سے بالغ ہوا دیکھ کھتی ہے ایسی ہر میں
دعویٰ بلوغ کا جو خلاف ظاہر نہ تھا جیسا کہ گواہان معتبر سے معلوم ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں اور بعد ثبوت
بلوغ کے انکار صحیح ہوا یا نہیں۔ ؟

اجواب - مرہقہ کا قیل و دبارہ بلوغ معتبر و مصدق ہوتا ہے اور وہ لڑکی جس کی
عمر چودہ سال کی ہے یا یقین مرہقہ ہے درختار میں ہے فان باہقبا بان بلغا هذا السن فقالا
بلغا صدقان لم یکنذ بها الظاهر الخ وقال قبیلہ وادنی مدتہ نہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولہا
تسع سنین الخ اور بالغہ کا نکاح بلا اسکی اجازت کے معتبر و صحیح نہیں ہوتا لہذا نکاح مذکور صحیح
نہیں ہوا۔ فقط

سوال ۵۹ ہندہ اپنے نابالغ لڑکے بکر کا نکاح حمیدہ
قریب کا دلی جب نکاح نہ کرے | نابالغ سے کرنا چاہتی ہے لیکن بکر کا دادا اپنے پوتے سے ناراض
تو دوز کا دلی کر سکتا ہے یا نہ |
ہے اور اپنے لڑکے کے مرنے کے بعد اس کو اور اس کی والدہ کو اپنے مکان سے نکال دیا اسی وجہ سے
وہ بکر کے نکاح کی اجازت دینے سے انکاری ہے اور چچا حقیقی بکر کا نکاح کی اجازت دینے
کو تیار ہے نیز حمیدہ کا دلی چچا حقیقی اور خالہ موجود ہیں مگر اس کی حمیدہ کے باپ سے بخش تھی
اس بنا پر حمیدہ کے نکاح کی اجازت نہیں دیتا اس صورت میں بکر کا حقیقی چچا اور حمیدہ کی
خالہ دونوں ان کے نکاح کی دلی ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ ؟

الجواب - درختار میں ہے کہ اگر دلی اقرب نکاح صغیر کفو میں کرنے سے مانع
ہو تو دلی بعد کو اختیار نکاح کا حاصل ہو جاتا ہے و ثبت للادبد من ادلیاء النسب الخ التزوج
بفضل الاتساب ای بامتناعہ عن التزویج الخ بنا را علیہ بکر نابالغ کا نکاح اس کا چچا

۱۵ الدار الحارثی حامش در المختار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام الخ ص ۳۰۰ ۱۲ ظفر ۵ ایفانہ ۱۲۱

۱۶ لا یجوز نکاح احد علی بائعۃ صحیۃ العقل من اب و سلطان بغیر اذنہا بئلا کانت ادنیبا

عالمگیری کشوری باب الاولیاء ص ۳۹ ظفر ۵ الدار الحارثی حامش در المختار باب الولی ص ۳۳۰ ۲۲ ظفر ۱۲

کر سکتا ہے اور حمیدہ نابالغہ کا چچا اگر نکاح سے مانع ہے تو اس کے بعد حسب ترتیب دلائل جو دلی ہوگا وہ نکاح حمیدہ نابالغہ کا کر سکتا ہے اور ترتیب یہ ہے کہ مصبات کے بعد والدہ دلی ہے اس کے بعد مادی نانی بہن وغیرہ دلی ہیں اگر ان میں سے کوئی نہ ہو اور نہ خالہ سے مقدم کوئی دلی مصبات و ذی الفروض میں سے نہ ہو تو خالہ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

و وصیت کا اعتبار نہیں اور چچا زاد سوال ۸۹ زید نے اپنے مرض الموت میں اپنی عورت سے بھائی کے ہوتے ہوئے ماں دلی نہیں کہا کہ میری صغیرہ لڑکی ہندہ کا نکاح بکر کے ساتھ کر دینا جس کے ساتھ میں قبل اس کے صغیرہ مذکورہ کی منگنی کر چکا ہوں۔ پھر زید نے عمر و خالد کو کہا کہ اگر میری عورت میری صغیرہ لڑکی کا نکاح بکر کے ساتھ نہ کرے تو تم کر دینا میں تم کو اجازت دیتا ہوں۔ زید کے مرنے کے بعد زید کی عورت نے صغیرہ کا نکاح بکر کے ساتھ کر دیا۔ اس نکاح ہو جانے کے بعد زید کے ابن اللخ نے صغیرہ مذکورہ کا نکاح بولایت اپنے ساتھ پڑھالیا۔ یہ ابن اللخ زید کا بالغ ہے اس کے سوا اور کوئی جدی رشتہ دانہ زید کا نہیں۔ زید کی عورت صغیرہ کی والدہ ہے شرعاً پہلا نکاح جائز ہے یا دوسرا۔

الجواب - زید کی وصیت کا تو اس بارے میں کچھ اعتبار اور لحاظ نہیں ہے اور زید کے انتقال کے بعد دلائل نکاح ہندہ نابالغہ کی زید کے ابن اللخ کو ہے پس ہندہ کی والدہ نے جو نکاح کیا وہ زید کے ابن اللخ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اس نکاح موقوف کو باطل کر کے اپنا نکاح اس نابالغہ سے کیا ہے تو ابن اللخ کا نکاح صحیح ہوگا اور پہلا نکاح جو والدہ نے کیا تھا باطل ہو گیا قال فی الدرر المختار الولی فی النکاح ۷

لہ اقرب الادبیاء الی المرأة الابن ثم ابن الابن وان سفلی ثم ازب ثم الجد: اب الابن ثم الاخ ثم ابن الاخ ثم العم ثم ابن العم ثم عم الابن ثم بنو عم اب و عند عدم العصبة کل قریب یرث الصغیر و الصغیر قریب ذی الاس حام یمثل تزویجھا الخ و الاقرب عند ابی حنیفة الام ثم البنت الخ ثم الاخت الخ ثم اولادھم ثم بعد اولادھم (نہضہ ۲)

العصبة الخ فقط

سوال ۹۰ ہندہ نابالغہ کا حقیقی بھائی خالد بن النعمان دلی ہا سکوت اجازت ہے یا نہیں جب غیر دلی نکاح کر دے
 پر موجود نہ تھا بوجہ ملازمت ایک روز کی مسافت پر بھٹا خالد کی عدم موجودگی میں اس کی حقیقی ماں اور سوتیلے باپ نے ہندہ نابالغہ کا نکاح کر دیا نکاح کے بعد خالد مکان پر آیا۔ نکاح کی خبر سن کر خاموش ہو رہا۔ نکاح کو قریب دو برس ہوئے۔ اس درمیان میں کئی بار خالد اپنے مکان پر آیا اور پھر گیا مگر ہر بار بجز سکوت کے اس کا نہیں کیا۔ اب تقریباً دو برس کے بعد کہتا ہے کہ ہم راضی نہیں ہیں ایسی حالت میں ہندہ نابالغہ کا نکاح جائز ہو یا بھائی دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے۔ ؟

الجواب۔ سکوت دلی کا اس صورت میں اجازت نہیں ہے کہافی الدار المختار فلو نروج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ فی الثانی فلم یجعلوا سکوتہ اجازتہ وانما صراحت سکوتہ ہمنا کذلک فلا یكون سکوتہ اجازتہ لنکاح الا بعد دان کان حاضر آفی مجلس العقد ما لیرض صریحاً ودلالة تأمل الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں ماں کا کیا ہوا نکاح نہیں ہوا بھائی دوسری جگہ نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

سوال ۹۱ ایک ناخواندہ شخص سہمی زید کی نابالغہ ماں نے نکاح کر دیا باپ جاہل نے نکوایا کہ مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے
 ٹرکی کا عقد ٹرکی کی ماں اور داموں نے کفر میں ایسی جگہ کر دیا کہ جس سے اور بہتر ممکن نہ تھا اور یہ عقد اس حالت میں کیا گیا کہ زید یعنی نابالغہ کا باپ مسافت بعیدہ پر تھا ٹرکے والے اتنی ہمت نہیں دیتے تھے کہ نابالغہ کی ماں اپنے شوہر زید کی منظوری بذریعہ خط منگواسکتی۔ کچھ دنوں بعد زید کا ایک خط اس ضمن میں آیا کہ

(بقیہ صفحہ) العات ثمالا خوال ثمالا خوات ثم بنات لا عام الخ مالگیری کشوری باب الدینا

۱۵ الدار المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۱۲ فی

۱۶ دیکھئے رد المحتار باب دلی ص ۱۲ فی

اس کو یہ نکاح پسند نہیں ہے۔ پس اس خط سے نکاح فسخ ہو جائیگا۔ یا نہیں ادا نہ خواہے شخص کے خط کا جو ڈاک کے ذریعہ سے آیا ہو باب فسخ نکاح میں معتبر ہے یا نہیں؟

الجواب۔ ایسی حالت میں کہ باپ دد ہو اور دلی بعد کفو میں نابالغہ کا نکاح کرنے کا صحیح ہو جاتا ہے اور پھر دلی اقرب اس کو فسخ نہیں کر سکتا قال فی الدلائل المختار دلائل تدریجہ السابق بعد الاقرب لحصولہ بولاية قامة الخ اور والدہ کی ولایت عصبات کے بعد ہے پس جب کہ کوئی عصبہ موجود نہ ہو اور باپ دور ہو تو والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے اور باپ کے اس لکھنے سے کہ مجھ کو یہ نکاح پسند نہیں ہے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور خط اگرچہ ایسے امور میں معتبر ہوتا ہے لیکن اس موقع پر اس تحریر سے نکاح فسخ نہ ہوگا جیسا باپ کے زبانی کہنے سے بھی نکاح مذکور فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

صورت مسئلہ میں دادا کا بھائی دلی ہے **سوال ۹۰۲** ہندہ کا باپ اور دادا مر گیا مگر دادا کا بھائی زندہ ہے ہندہ کی دادی نے دادا کے بھائی کی عدم موجودگی میں مگر دادا کے بھائی کے لڑکے کی موجودگی میں ہندہ کا نکاح کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ہندہ نابالغہ مر گئی شوہر کے پاس نہیں گئی کل ہر یا دے گی یا کم یا بالکل نہیں؟

الجواب۔ دلی نکاح بالغہ ہنہ کا اس صورت میں دادا کا بھائی ہے اور اگر دادا کا بھائی کہیں دد ہو کہ اس کو اطلاع کرنے اور اجازت لینے میں حرج تھا تو اس کے پس کی ولایت اور اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے اور زوجہ کے نابالغہ ہونے کی

۱۵ الدلائل المختار علی هامش در المختار باب الولی ص ۳۳۲ ۲۲۳

۱۶ الولی فی النکاح العصبہ بنفسہ الخ علی ترتیب الامرات والجب اخذ للولی الایجاب التدریج بغیبة الاقرب الخ مسافة العصر واختار فی الملتقى ما لم ينتظر الکفو

المخاطب جوابہ الخ والذی المختار علی هامش در المختار باب الولی ص ۳۳۲ ۲۲۳

ظفیہ

حالت میں انتقال کر جانے سے شوہر کے ذمہ پورا مہر لازم ہوتا ہے ^۱ نفعت اس میں سے شوہر کا حق ہے وہ ساقط ہو جا دیکھا جاتا نفعت دیگر ورثاء کو ملے گا۔ فقط

سوال ۹۰۳ زید کے در لڑکے حامد محمد تھے حامد کا دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کر دے تو کیا کیا جائے

انتقال زید کی حیات میں ہوا۔ حامد ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑ کر فوت ہوا۔ بیوہ حامد نے حامد کی لڑکی نابالغہ کو ایک دوسرے مقام پر لیجا کر شخص غیر سے بیاہرنا منہی زید و محمود و مسماہ ہندہ زوجہ زید کے اس کا نکاح کر دیا تھا۔ چند روز سے جب لڑکی نابالغہ کو ہوش ہوا ہے وہ ایسے نکاح سے ناراضا ہے لہذا مایاں نکاح جائز ہی نہیں

الجواب۔ اس صورت میں دلی نابالغہ کا اس کا دادا زید ہے بدن اجازت

زید کے نکاح نابالغہ کا صحیح نہ ہوگا۔ پس بیوہ حامد نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کیا وہ زید کی اجازت پر موقوف ہے اگر زید نے اجازت دی تو صحیح ہو اور نہ باطل ہوا اور ترتیب دلائل نکاح کی اس صورت میں اس طرح ہے کہ اول زید دلی ہے اس کے فائب ہونے کی صورت میں محمود دلی ہے پھر جب کوئی عصبہ نہ ہو تو والدہ اس نابالغہ کی یعنی بیوہ حامد کی دلی ہے۔ پس بیوہ حامد اگر اپنی دختر کو اتنی دے گئی کہ زید محمود وہاں سے مسامتہ شریعہ یعنی تین دن کے سفر پر ہیں اور یا بقول ثانی جو کہ معتد مفتی یہ ہے اتنی دے دے کہ کفو خاطر انتظار زید محمود کے جواب کا نہیں دے سکتا اور وہاں جا کر بیوہ حامد نے اس لڑکی کا نکاح کفو میں کیا ہے تو صحیح ہو جاوے گا کما فی الدر المختار و رد المحتار لا بعد

^۱ والمہر یتاکد باحد معان ثلاثۃ الدخول ادا الخلوۃ الصیغۃ وموت احد الزوجین الخ حتی لا یقسط منہ شیء بعد ذلک الا بالابراء مالگیری مصری الباب السابع فی المہر نقل فی ص ۲۸۴ ظفر

^۲ وما للزوج فی ثلثان النصف عند عدا الولد وللدالا بن وان سفن (سراجی ص ۱) ظفر

^۳ فلزوج الاب حال قیام الاقرب توقف علی جازتہ (الدر المختار علی باش رد المحتار باب الولی ص ۲۸۴) ظفر

^۴ فان لم یکن عصبۃ فالولاية للام والعمامہ ص ۲۸۴ ظفر

التزويج بغلبة الاقرب الخ مضافة القصور اختصار في المثلثي عالمه ينظر انكفوا مخاطب جوابه
واعتمدوا الهاماني ونقل ما بن الكمال ان عليه الفتوى الخ فقط

سوال ۹۴ زید کی زوجہ ہندہ مجنونہ ہو گئی اس کے ایک لڑکی
اداس کا جہیز کس کی ملکیت ہے | موجود ہے جس کو زید کی والدہ نے پیرود شس کیا اداس اپنے پاس لکھتی
ہے۔ زید اپنی زوجہ مجنونہ اور لڑکی کے اخراجات کا ذمہ دار... ہے اداس میں کوئی کمی
نہیں کرتا۔ ہندہ اکثر زید کے ساتھ رہتی ہے البتہ کبھی کبھی اپنی والدہ کے پاس چلی جاتی ہے۔ زید
کا ارادہ دوسرا نکاح کرنا ہے جس وقت سے یہ ارادہ ظاہر ہوا ہے ہندہ کی والدہ اس کو
زید کے ہاں نہیں بھیجتی۔ ہندہ کے بھائی بہن اور والدہ دوسرے نکاح کا ارادہ سن کر مطالبہ
کرتے ہیں کہ ہندہ کو جو جہیز دیا گیا تھا واپس کر دیا جاوے کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ دوسرا
عقد کر لینے کے بعد زید ہندہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی کرے گا۔ جہیز میں سامان خانہ داری تھا
اور زیور اور کپڑا تھا نقد یا جائداد کچھ نہیں تھی خانہ داری کے سامان میں سے بعض چیزیں استعمال
میں بالکل ضائع ہو چکی ہیں اور بعض ناقابل استعمال ہو گئی ہیں اور بعض اچھی حالت میں موجود
ہیں کپڑے کا اکثر حصہ استعمال ہو چکا ہے زید بعض بجنہ موجود ہے بعض کو ہندہ نے
قبل جنون توڑا کر اداس کچھ زید کو واپس لیا تھا۔ خلاصہ یہ کہ جو سب گھروں میں جہیز کی حالت
ہوتی ہے وہی ہوئی۔ اس حالت میں حسب ذیل سوالات کا جواب مرحمت ہو۔

- (۱) ہندہ کا دلی اس جنون کی حالت میں کون ہے اس کو کس کے پاس رہنا چاہیے
- (۲) ہندہ کی والدہ اور بھائیوں اور بہن کو جہیز کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں۔
- (۳) جہیز کس کی ملکیت ہے ہندہ کی یا اس کی والدہ وغیرہ کی۔
- (۴) اگر ہندہ کی والدہ وغیرہ جہیز کا مطالبہ کر سکتی ہے تو کیا جو چیزیں موجود ہیں
وہی دی جانی چاہئیں یا اس کل مال کی قیمت دینا ہوگی جو بوقت نکاح ہندہ کو دیا گیا تھا

الجواب - (۱) مجنونہ کے نکاح کے دلی مصبات ہوتے ہیں علی الترتیب اور مجنون کے مال کا دلی خاص باپ دادا وغیرہ میں ماں اور بھائی بہن وغیرہ کو مجنونہ کے مال کی دلایت نہیں ہے اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ جنون کی وجہ سے نکاح نسخ نہیں ہوتا لہذا وہ مجنونہ اپنے شوہر کے پاس رہے جس وقت اس کی حق تلفی ہو اس وقت البتہ اس کے حقوق کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور اگر شوہر کے پاس رہنا دشوار ہو تو پھر اپنے پاس رکھا جائیو اس وقت اس کا سامان بہیز بھی جو موجود ہو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

(۲) بہیز ملک زوجہ ہوتا ہے نہ شوہر کی ملک ہے اور نہ والدہ وغیرہ کی۔ پس جہاں زوجہ رہے وہاں اس کا سامان ملکہ رکھنے کا حق ان لوگوں کو ہے جن کے پاس وہ رہے اگر شوہر کے پاس رہے تو اس کا سامان وہاں پر رہے اور اگر والدہ وغیرہ کے پاس رہے تو وہاں رہے۔ پس اگر ہندہ کو اس کی والدہ وغیرہ بوجہ مجنونہ ہونے کے اپنے پاس رکھا جائیو ہیں تو اس کا بہیز موجود بھی وہاں اپنی حفاظت میں رکھ سکتے ہیں۔

(۴) ہندہ مجنونہ کی والدہ وغیرہ اگر ہندہ کو اپنے پاس رکھیں تو وہی اشیاء بہیز کی لئے سکتے ہیں جو موجود ہیں ضائع شدہ کی قیمت شوہر ہندہ سے نہیں لے سکتے۔ فقط

سوال ۹۰۵ قریب کا دلی جب نکاح نہ ہونے دے تو مان جو دلی بعید ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اس کی مادہ حقیقی دبر اولہ طلاق کے کوئی نہیں اب زید جو لڑکی یتیمہ کا کفو ہے بلجوز دین ہر ہر مثل اس سے نکاح کی درخواست کرتا ہے

۱۔ الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہا (رد مختار) قولہ لا المال فان الولی ذیہ لا وصیہ والجد وصیہ والقاضی وناثہ فقط الخ (رد المحتار باب الولی ص ۴۴) ظفر
۲۔ ولا یفیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشا کجئون وجنام و برص الخ (رد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب النین و فیہ ص ۴۴) ظفر ۳۔ جمہر ائمتہ بیہاز و سلمہا ذلک لیس لہ الاسترداد منها ولا لثبۃ بعدہ ان سلمہا ذلک فی صحۃ بل تختص بہ وبہ یفتی (ایضاً باب المہر ص ۴۴) ظفر

برادر علاقائی نکاح یتیمہ مذکورہ سے مانع ہے اس صورت میں ماں کو دلالت اور اختیار نابالغہ کے نکاح کا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ بصورت امتناع دلی اقرب عن التزوج بالکفو دلی البعد کو جو کہ اس صورت میں والدہ ہے دلالت و اختیار نکاح یتیمہ حاصل ہے اور اگرچہ فقہاء کو اس میں کلام ہے کہ دلی اقرب کے امتناع کے وقت دلالت قاضی کی طرف منتقل ہوتی ہے یا دلی البعد میں اولیاء النسب کی طرف۔ لیکن جب کہ فتویٰ فقہاء کا اس پر بھی ہے کہ دلی البعد میں اولیاء النسب کی طرف دلالت منتقل ہو جاتی ہے تو بالخصوص اس زمانہ میں اس پر فتویٰ دینا صحیح ہے قال فی الدلائل المختارہ و ثبتت للابعد من اولیاء النسب الخ التزوج بمفضل الاقرب الخ۔ فقط

سوال ۹۰۶ ایک یتیمہ نابالغہ ہے اس کا دلی اس کے باپ کا علاقائی چچا دلی ہے اس کے بہن اور چچو بی دلی نہیں رہتے ہوتے بہن اور چچو بی دلی نہیں باپ کا علاقائی چچا اور اس کی بہن حقیقی اور چچو بی حقیقی ہیں اب زید جو کہ اس یتیمہ کا ہم کفو ہے بعوض ہر مثل کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے سو تیل چچا اور بہن انکار کرتی ہیں اس صورت میں حق تزوج چچو بی کو بھی حاصل ہے یا نہیں؟

الجواب۔ قال فی الدر المختار ما لوی فی النکاح الخ العصبۃ بنفسہ الخ علی تزویج الاسماء الخ الجواب الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ دلی اس صورت میں اس نابالغہ کے باپ کا علاقائی چچا ہے بہن کا درجہ بھی اس سے مؤخر ہے اور چچو بی کسی طرح ان کی موجودگی میں دلی نہیں ہے اور درمختار میں جو عفضل اقرب کی صورت میں دلی البعد کو دلالت نکاح شرج درمیانہ سے نقل کی ہے علامہ شامی نے اس کے خلاف کہ وجہ کہا ہے کہ دلی اقرب کے عفضل کی صورت میں دلی البعد کو دلالت نکاح نہیں ہے بلکہ قاضی کو ہے فلیراجع فقط

۱۵ الدر المختار علی هامش ج۱ المختار باب الولی ص ۲۳۳ ۲۳۴ ۱۲ ظفر

۱۶ الدر المختار علی هامش ج۱ المختار باب الولی ص ۲۳۴ ۲۳۵ ۱۲ ظفر

۱۷ و ثبتت للابعد من اولیاء النسب شرح دہلویہ کن فی الفقہ ستانی عن النبیانی و لولم (بقرہ ۱۵)

سوال ۹۰۶ نابالغہ کے مال کا دلی بھتیجہ ہے یا مان - ؟
الجواب - بھتیجہ متونی کا نابالغہ کے نکاح کا دلی ہے اس کے
 مال کا دلی نہیں ہے اور نہ مان دلی ہے نابالغہ کا حصہ حاکم حم کے پاس مناسب سمجھا مانت رکھے
 اور جو طریق اس کے مال کی حفاظت کا ہو وہ طریق اختیار کیا جائے۔ فقط

سوال ۹۰۷ ہم کفو ہر شل پر جب پیام دے تو کیا دلی اقرب
 تہم تو کیا حکم ہے۔ صغیرہ کو اقرار کرنا ضروری ہے اگر نہ کریگا تو کیا ظلم علی الصغیرہ لازم
 آئے گا اور عاصی قرار پائے گا عبارت شامی رد مختار سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کفو کے فوت
 ہونیکا اندیشہ ہو اور ظلم علی الصغیرہ لازم آتا ہو اس وقت امتناع عفل ہو گا نہ مطلق امتناع
 پس اگر کفو فوت ہونیکا اندیشہ نہ ہو اور حسب نثار اچھے پیام کا منتظر ہو اور اس وجہ سے
 انکار کرے عیا کہ مردح ہے تو یہ عفل ہو گا یا نہیں۔

(۲) دلی اقرب صغیرہ اور دلی البعد (جس کی تربیت میں صغیرہ ہے) میں یا خود صغیرہ اور دلی
 اقرب میں میل و محبت نہ ہو یا مال وغیرہ کی وجہ سے باہم مخالفت ہو قطع نظر اس سے کہ کون
 حق پر ہے تو کیا اس صورت میں دلی البعد کی طرف ولایت منتقل ہو جائے گی۔ امتعال دلائل
 تو غیبت اور عفل دلی اقرب کی صورت میں لکھتے ہیں یہ صورت تو جداگانہ ہے نیز اکثر
 تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اپنے نفع و نقصان کی وجہ سے جا بے جا جھگڑے اور قصے کرتے
 ہیں لیکن نزدیکی کے وقت اس کے بخواہ نہیں ہوتے کفو میں اور ہر شل ہی پر کرتے ہیں
 تو باوجود اس تجربہ کے بھی کیا ولایت منتقل ہو جائے گی حالاں کہ احتمال ضرر تو یہاں بہت

(تفسیر مشہور) زوج الاقرب زوج القاضی عند فوت الکفو التزویج بعفل الاقرب (رد مختار)
 ذکر فی النعم الوسائل عن المتقی اذا کان للصغیرۃ اب امتنع عن تزویجھا لا یتنقل الولا
 الی الحد بل ینزوجھا القاضی ونقل مثله ابن المنذہ الخ (رد المحتار باب الولی ص ۴۳۲) ظفر
 لہ الولی فی النکاح لا المال (رد المحتار) والولی غیلا اب ووصیہ والقاضی ذلیلہ فقط (رد المحتار) ظفر

ضعیف ہے۔

الجواب۔ (۱) عبارت ثانی کا حاصل یہ ہے کہ اگر مرد سر اکفو موجود نہ ہو اور کفو غائب ہو تو کفو اول سے انکار کرنا محض نہیں ہے البتہ اگر کوئی مرد سر اکفو موجود نہ ہو اور کفو غائب ہے نکاح کر نیسے انکار کیا جاوے تو یہ محض ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ولی اقرب کے محض کی صودت میں ولی البعد کی طرف ولایت منتقل ہو جاتی ہے یا قاضی کی طرف اور اسی کی تصحیح کی گئی ہے کذا فی التامی

(۲) اس صودت میں ولی البعد کی طرف ولایت منتقل نہیں ہوتی۔ فقط

سوال ۹۰۹ دادا کی اولاد ماں | ایک لڑکی جس کی عمر گیارہ سال ہے اس کے باپ دادا دادی پر مقدم ہیں | بھائی بھتیجے مرچکے ہیں لیکن اس کے پردادے کے بھائی کی اولاد میں بعض

اولاد ذکر اور اس کی ماں دادی پھوپھی موجود ہیں ان میں سے ولایت تنزیج کس کے لئے ہے۔ پردادے کے بھائی کی اولاد کے ہوتے ہوئے ماں یا دادی کو ولایت حاصل ہوا ہے۔

الجواب ولایت تنزیج نابالغہ مصبات کو ہوتی ہے علی الترتیب۔ پس جب کہ مصبت قریب موجود نہیں ہے تو دادا کے بھائی کی اولاد ذکر میں جو قریب تر ہو وہ ولی ہے اس کی موجودگی میں والدہ اور دادی پھوپھی کو ولایت نکاح نہیں ہے کذا فی التامی فقط

لہ وثبت للابعد من التزوج بعض الاقرب ای بامتناعہ عن التزوج اجباما (رد مختار) ای من کفو یجہر المثل اما لا یمتنع عن غیر الکفور او لکون المہراقل من مہر المثل فلیس بفاضل اذا امتنع عن تزوج بھما من ہذا الخاطب الکفولیزوجھا کفور غیرہ استظهر فی البحرانیہ کہین ماضی الخ قلت وفيہ نظر (منہ متی حضرا الکفوا الخاطب لا ینظر غیرہ خوفا من فوتہ الخ لم یکان الکفو الآخر حاضر ایضا فامتنع الولی الاقرب من تزوج بھما من الکفو الاول لا یكون ماضی الخ رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳ و ۳۳۴ طبر ۳۳۵ و ثبت للابعد من اولیاء النسب بھانیہ لکن فی مہنت الخ عن النوائی لوطہ یزوج الاقرب نزج العاخذ رد مختار ذکر فی انعم الوسائل من التامی لکن لیس

سوال ۹۱۰ زید نے اپنی سالی مسماۃ ہندہ کو بحیلہ ملاقات اپنی
 بہنوئی کے جبراً بلا اجازت دلی | ہمراہ لے جا کر بغیر اجازت اس کے والد عبد اللہ کے کسی دوسری
 جگہ نکاح کر دیا۔ قبل اس کے عبد اللہ نے اپنی دختر ہندہ کو بکر کے ساتھ نامزد کیا ہوا تھا۔ ہندہ
 کی عمر چودہ سال کی ہے وہ کہتی ہے کہ میں اس نکاح سے راضی نہیں ہوں میرا یہ نکاح جبراً طرہا یا
 گیا ہے اب اس کا والد عبد اللہ اپنی دختر کا نکاح بکر سے کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - زید کو کچھ اختیار اور دلالت نکاح اس صورت میں نہیں ہے نکاح
 مذکور جو بلا رضامندی دہلا اجازت ہندہ اور اس کے والد عبد اللہ کے ہوا وہ باطل اور
 ناجائز ہوا۔ عبد اللہ اس کا نکاح بکر سے کر سکتا ہے۔ نقطہ

سوال ۹۱۱ ایک شخص کا بھائی تین بچے اور بیوہ
 عورت کا صرف انگوٹھا لگانے اور | چھوڑ کر مر گیا۔ متوفی کے بھائی نے بچوں کی ہمدردی کے لئے
 بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا
 بیوہ بھادج کے ساتھ نکاح کرنا چاہا وہ رضامند نہ ہوئی۔ اس کو مجبور کر کے نشان انگوٹھ
 نکاح نامہ پر لگایا گیا۔ عورت نے باکراہ یہ عمل کیا۔ کوئی گواہ بوقت نکاح موجود نہ تھا بعد ازاں
 دو گواہوں کی شہادت بکا نامہ پر ثبت ہوئی۔ دو ڈھائی سال کے بعد مرد کو اس نکاح کے
 متعلق تشویش ہوئی اور اس نے حوازہ نکاح سے انکار کر دیا۔ لیکن عورت اب اس بات پر
 پائیدار رہنا چاہتی ہے۔ یہ امر احکام شریعت کا محتاج ہے اور سابقہ نکاح کے بارے میں
 حوازیہ عدم حوازہ مطلوب ہے۔

(بقیہ صفحہ) اب امتنع عن تزویجها لا تنقل الولاية الى الجدة بل تزويجها الفاضل المذموم

باب الولی ص ۳۳۳ طبر

سکھ الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترمیم الاسماء المحجب (الدائم علی حاشی
 رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳ طبر) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث
 والمحجب لم یفلونہا الا بعد حال قیام الانتہاب توقف علی اجازتہ رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳ طبر

الجواب - جب تک دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا اور حیران نشان انگوٹھا لگوانا اجازت نکاح کی نہیں ہے۔ پس جبکہ عورت اس وقت نکاح پر راضی نہ تھی اور بوقت نکاح کوئی گواہ نہ تھا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ اب جبکہ عورت راضی ہے تو دوبارہ اس سے باتا عدہ دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا جاوے۔ اور پہلے جو فعل حرام کا ارتکاب ہوا اس سے توبہ کی جائے۔ اور استغفار کیا جائے۔ فقط

سوال ۹۱۲ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی باپ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغہ لڑکی کی شادی کی ادبیائے انکار کر دیا تو نکاح درست نہیں ہوگا۔
 ماں کی اجازت سے ہوا۔ لڑکی کا باپ انکار کرتا رہا حتیٰ کہ مجلس نکاح میں بھی شریک نہیں ہوا۔ لڑکی اب بالغہ ہوئی اور اس نے کہا کہ میں اب بالغہ ہوئی اور شریعت کے قاعدہ سے میں اس شخص کے نکاح سے باہر ہوئی جس کے ساتھ میری ماں نے نکاح پڑھایا ہے اب میں اپنے باپ کی مرضی سے نکاح کروں گی۔ لڑکی کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ اور اس کا باپ اس کا دوسرا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - باپ کی موجودگی میں ماں کو ولایت اور اختیار نکاح کرنے کا نہ تھا اگر ماں نے بلا اجازت باپ کے نابالغہ کا نکاح کیا تو باپ کی اجازت پر موقوف تھا اگر باپ نے رد کر دیا اور انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا۔ اس صورت میں دوسرا نکاح لڑکی کا باپ کر سکتا ہے اور حیار بلوغ کی صورت اس وجہ سے نہیں چل سکتی کہ اس میں قاضی شرعی کی ضرورت ہوتی ہے بدون تصارف قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے۔

۱۔ ومنها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط حوانا النكاح هكذا في البدائع وملكي
 كتاب النكاح باب دل مني (۱۲۱) نیز ۱۔ ولا ينعقد نكاح المسلمين الا بحضور شاهد من حرمين مقلين
 بالغين الخ (۱۲۲) كتاب النكاح مني (۱۲۳) نیز ۲۔ فلو تزوج الام بعد طي حال قيامها لا تعرب توقف على اجازة
 والد المتار طي حاشد المتار باب اول مني (۱۲۴) نیز ۳۔ لها امي لصغير وصغيرة وملق بمخالها لضم
 ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنكاح بعده الخ بشرط انقضاء للضم (رد مختار) وحاصله
 (نعم مستبر)

اور اگر حکم کو بھی اختیار فرماتا مان لیا جائے تو حکم برائے یقین ہو گیا ہے۔ لہذا فی الدلائل فقط
 بلا اجازت دلی رضوی نے جو نکاح کیا اس کی | سوال ۹۱۲ | ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ
 نے انکار کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا | کے شوہر ثانی نے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ کر دیا لڑکی

نابالغہ کے سوائے دو سوتیلے بھائیوں کے مادہ کوئی وارث نہیں تھا۔ وقت نکاح کے سوتیلے
 بھائیوں سے کسی نے اجازت نہیں لی۔ بلکہ عرصہ کے بعد سوتیلے بھائیوں کو خبر ہوئی تو سوتیلے بھائی
 ناراض ہوئے کہ ہماری بلا اجازت کیوں نکاح کر دیا اور نکاح سے پہلے والدہ لڑکی نابالغہ کی
 مرضی تھی اس صورت میں لڑکی دوسری جگہ بعد بالغ ہونے کے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - والدہ کا شوہر ثانی اس نابالغہ کا ولی نہیں ہے بلکہ دلی عصہ ہوتا
 ہے لہذا اگر دلی قریب کوئی موجود نہ تھا تو سوتیلے بھائی یعنی ملائی بھائی ولی ہیں بدن اس کی
 اجازت کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا۔ پس جبکہ ملائی بھائی نے بعد خبر پانے کے ناخوشی اس
 نکاح سے ظاہر کی تو وہ نکاح جو موتوں تھا باطل ہو گیا۔ لہذا اب اس لڑکی کو دوسری
 جگہ نکاح کرنا درست ہے۔ فقط

بیمہ کا جبر نکاح درست نہیں ہے | سوال ۹۱۲ | ایک شخص نے اپنی بیوہ بھاری سے
 جبراً نکاح کیا۔ جس وقت قاضی نے عورت سے ایجاب و قبول کرایا تو عورت نے قاضی
 کے ہر سوال پر اس طرح جواب دیا کہ یہ میرا بھائی ہے مگر زمانہ کے موافق قاضی داد
 شاید نے اس جواب پر کوئی توجہ نہیں کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ عورت اپنے باپ کے گھر

انکذا کان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والمجد خلمها الخیار بانبلوغا العلم به
 فانما ما انضم لا يثبت النكح الا بشرط انهما لم يزوجا اب الاول (۴۲۱)

۱۵ خیار بلوغ کی تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ النافذہ للامام زہری ۱۲ غنیم

۱۶ الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسه الخ علی ترقیب الارشاد المجبہ فان زوج الا
 حال تمام الاحکام و تفصیلاً جائزہ (اللہ تعالیٰ ہاشم و التمداد باب اول ص ۳۳) نیز

چلی آئی۔ اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں۔ ایسی حالت میں شوہر متوفی کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس صورت کا درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اگر اس بیوہ عورت نے نکاح کے بعد بھی اس نکاح سے انکار کیا اور دلی وغیرہ برضا نہیں پائی گئی تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ اور شوہر کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس کا درست ہے بلکہ شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح درست ہے۔ لیکن جب تک شوہر اور کے نکاح کا بطلان محقق نہ ہو جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس وقت تک کسی دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ فقط۔

سوال ۹۱۵ زید نے بکر سے کہا کہ تم میری شادی کرنے پٹینے لگے یا معلوم ہو کہ شوہر کا نسب غلط ہے اپنی لڑکی کے ساتھ کر دو۔ بکر نے زید سے کہا کہ تمہارا حسب نسب کیا ہے زید نے کہا کہ میں خاص قریشی ہوں۔ بکر نے اپنی لڑکی کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا۔ بکر نے گھر جا کر لڑکی سے کہا کہ میں نے تیرا نکاح زید کے ساتھ کر دیا ہے تو وہ لڑکی جو بالنتہی روئے پٹینے لگی جس کو باہر کے لوگوں نے سنا اور بعد تحقیق معلوم ہوا کہ وہ قریشی نہیں بلکہ ترک ہے ایک گاؤں کا رہنے والا ہے اس صورت میں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ یہ نکاح موافق تصریحات فقہائیمم نہیں ہوا کہ اولاً بالنتہی کی بے اجازت اس کا نکاح نہیں ہوتا اور سکوت اور رد کرنے کو اگرچہ فقہاء نے اجازت پر محمول فرمایا ہے مگر یہ ردنا بیٹنا جیسا کہ سوال میں درج ہے دلیل اجازت نہیں ہے بلکہ انکار کی دلیل ہے دوسرے شوہر نے اپنا نسب قریشی بتلایا اور اس پر بکر نے اپنی دختر کا نکاح اس سے کیا اور پھر ظاہر ہوا کہ شوہر کا نسب قریشی نہیں ہے تو اس صورت میں نکاح کے نسخ کر مینا اختیار ہوتا ہے قال فی النسخ کیف والیکام بالصوت والویل قرینۃ علی

۱۵ فلا تجبر بالانفۃ علی النکاح لانقطاع الولاية بالبلوغ والدائم رطباً بالبلوغ بالبلوغ

الحمد لله النماء الم ص ۱۱۱ فی الدار المختار لو تزوجته علی انه حر اذ منی الخ فان بخلافه اذ
علی انه فلان بن فلان فاذا هو تعبط اذ ابن نرناکان لها الخیار الم - فقط

بالنہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً | سوال ۹۱۶ | محمودہ بیوہ ایک زمیندار عورت ہے
مکمل کر دیا تو کیا حکم ہے | اس کا کا زندہ ایک کافر ہے اس سے محمودہ کا ناجائز تعلق ہے
اسی وجہ سے محمودہ باوجود کوشش کے بھی کسی طرح نکاح ثانی پر تیار نہیں ہوتی۔ ایسی حالت
میں محمودہ کی والدہ محمودہ کا نکاح جبراً کر سکتی ہے یا نہیں، یا عدالت سے چارہ جوئی کر کے
اس کافر کو محمودہ کے گھر آنے سے روک سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - محمودہ کا نکاح بدن اس کی اجازت درمیان کے اس کی والدہ جبراً
نہیں کر سکتی۔ البتہ اس میں کوشش کرنی چاہیے کہ اس کافر اجنبی سے تعلق ناجائز قطع کرایا
جائے اور پردہ کرایا جائے اور جس طریق سے بھی موقع تہمت سے اس کو بچایا جائے اس میں
سختی کی جائے۔ فقط

بالتہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا لڑکی بالنتہ | سوال ۹۱۷ | زید نے اپنی لڑکی کا عقد اس کو نابالغہ
نہی۔ انکار کر دیا تو کیا حکم ہے | سمجھ کر ایسے لڑکے کے ساتھ کر دیا کہ وہ لڑکی اپنے

شوہر سے کسی طرح راضی نہیں اور شوہر کسی طرح طلاق دینے پر راضی نہیں ایسی حالت میں
اگر محلہ کی بچوں کو جمع کیا جائے جس میں ایک عالم بھی ہو اور ان سے تفریق کا حکم کرایا جائے
یا اکثر جگہوں میں اسلامی تاقضی مقرر کئے گئے ہیں وہ اگر تحقیق کر کے تفریق کا حکم دیدیں تو یہ
تفریق معتبر ہوگی اور اس کا حکم طلاق کا ہو گا یا نہیں۔ ؟

الجواب - ان وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی اور وہ تفریق شرعاً معتبر نہیں ہے اور

لہ رد المحتار باب الکفارة ص ۲۳۶ تحت قوله والكفارة هي حق الولي لاحقرها نیز دیکھئے

الد المتداولی حاش رد المحتار باب الغنیز وغیرہ قبل باب العدة ص ۸۲۳ ۱۲ ظیفہ مفتای

لہ دلائل تجبر بالغة البکری علی النکاح لا تقطع الولاية بالبداء (الد المتداولی حاش رد المحتار) ص ۲۳۶ ظیفہ

الاق نہیں ہے البتہ اگر زید نے اپنی دختر کو نابالغہ سمجھ کر بدون اس سے اجازت لینے اور
مدیاضت کر لیا اس کا نکاح کر دیا تھا اور درحقیقت وہ بالوغہ تھی اور اس نے اطلاع پانے پر
فوراً انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح ادا ہے ہی باطل ہوا تفریق کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر
اس نے اجازت لینے کے وقت یا اطلاع پانے کے وقت سکوت کیا تو نکاح ہو گیا اور
وجہ مذکورہ کی وجہ سے تفریق نہ ہو سکے گی بلکہ شوہر کی طرف سے طلاق دینے کی ضرورت ہے
نابالغہ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور **سوال ۹۱۸** لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے
نابالغہ کے باپ کے قبول سے نکاح ہو گیا نابالغ لڑکے سے کر دیا لڑکے نابالغ کے باپ نے
ایجاب کیا۔ پھر لڑکے کا باپ لڑکے کو اجازت دیوے تب لڑکے کا حق ہوتا یا دوسری
دفعہ اجازت دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔؟

الجواب - دوسری دفعہ ایجاب دینے کی ضرورت نہیں ہے پس جبکہ دختر
نابالغہ کے باپ نے ایجاب کے ساتھ کلمہ کیا اور شوہر نابالغ کے باپ نے قبول کر لیا تو
نکاح صحیح ہو گیا۔

سوال ۹۱۹ ایک عورت بیوہ نے اپنی دختر کا نکاح
لڑکی کا نکاح ماں نے کیا چنانچہ رد کر دیا **سوال ۹۱۹** اپنی ولایت سے کر دیا لیکن لڑکی کے چچا زندہ ہیں وہ اس وقت
پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے موجود نہ تھے جب چچا کو خبر ہوئی تو انھوں نے شوہر کے بعد بعض کسی لالچ کے راضی ہو کر طلاق
پر تحریر کر دیا کہ ہم نے برضا و رغبت خود اسی نکاح کو منظور کیا۔ شرعاً یہ نکاح معتبر ہے یا غیر معتبر؟

الجواب - اس صورت میں دلی شرعی نابالغہ کے نکاح کا چچا اتحاد والدہ دلی نہ تھی لیکن
اگر چچا اتحاد تھا کہ اس سے رائے و مشورہ لینا دشوار تھا اور اس کے انتقال میں فوت کو کا اندیشہ
تھا اور عند البعض تین دن کے سفر پر تو والدہ دلی ہو گئی تھی اور اس کا نکاح کیا ہو یا صحیح ہو گیا
اور بصورت دلی مذکور نہ ہونے کے والدہ کا کیا ہوا نکاح چچا کی اجازت و رضائے پر موقوف تھا

جب اول خبر نکاح کی سن کر چنانچہ انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ بعد کی رضامندی اور اجازت مقبر نہیں ہے پس وہ نکاح صحیح نہ ہو گا۔ فقط

سوال ۹۲: میری طفولیت میں میرا باپ انتقال کر گیا تھا موجودہ غیر کفو میں رہنے لگا کی بر شادی کی وہ صحیح نہیں ہوتا اور وہ تھینا پندہ میل کے فاصلہ پر ہے میری نابالغی کی حالت میں میری والدہ نے بغیر اطلاع میرے چچا کے ایک شخص غیر کفو کے ساتھ میری شادی کر دی اور دے شریعت یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں؟

الجواب - در مختار میں ہے دان کان المزوج غیرہا ای غیر الاب دایمہ الام لا یصح لکما من غیر کفو الخ اس سے معلوم ہوا کہ غیر کفو میں جو نکاح نابالغہ کا سوائے باپ و دادا کے دوسرا دلی کر دے وہ صحیح نہیں ہے پس دوسرا نکاح درست ہے۔ فقط

سوال ۹۲: ایک لڑکی کا بطور سنگنی ایجاب ہوا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا نکاح ہوا یا نہیں لڑکی لڑکا ہر دو نابالغ تھے مگر بوقت ایجاب حاضر نہ تھے

ان سے ایجاب نہیں ہوا بلکہ ہر دو کے والدین آپس میں کیا طہار بھی موجود تھے عام مجلس تھی اب وہ لڑکی اس لڑکے سے بوجہ ولدان نہ ہونے کے نکاح کرنا نہیں چاہتی اور لڑکی خواندہ قرآن ہے اگر وہ طلاق سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا کہ بغیر اس کے ہو سکتا ہے عرصہ سے اس تہذیب میں رہتی ہے طہار جو کہ موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ دوسری جگہ نہیں ہو سکتا اور بعض کہتے ہیں کہ نکاح دوسری جگہ کرنے میں کچھ ممانعت نہیں واضح طور پر تحریر کیا جاوے۔ فقط

الایجاب (۳۳) الا بعد النکاح بغیبة الا قرب فلونزوج الا بعد حال قیام الا قرب لوقف علی اجازتہ مساقا القصر واختار المتقی ما لم یستقل الکفو والمخاطب جوابا لجزالہ الخیار ابالی ص ۳۳۳ و ۳۳۴) تفسیر سے بیا کہ اس میں ہے ولو استدلنا فی حبس ثلث لعمدہ و جہانستہم فی الاصل بخلاف ما یؤیدہما نودت ثم قالت سخیبت لہم بخلاف بلائہ بالرد والذکر علی ہذا من غیر ما یؤیدہم الدائم علی طہار ابالی ص ۳۳۳ الخ

الجواب - اس صورت میں نکاح منعقد اور لازم نہیں ہوا کیوں کہ جب دونوں لڑکے اور لڑکی بالغ تھے اور دونوں یعنی لڑکے اور لڑکی بالغہ کی طرف سے ان کے باپ نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیا تو وہ نکاح اجازت پر لڑکے اور لڑکی کے موقوف ہو گیا اور در صورت کفو میں کر دینے والی کے لڑکی کی جانب سے سکوت اس کا رضاء کے لئے کافی نہیں ماد قیقہ تصریح رضامندی کی نہ ہوا اور جب کہ لڑکی رضامند نہیں ہے اور نکاح سے انکار کرتی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہوا جیسا کہ شامی میں ہے و اختلف فیما اذا زوجھا غیر کفو فبلغھا فسکت

فقلا لا یكون رخصاً الا فقط والله تعالى اعلم

سوال ۹۲۲ ہندہ ابانہ کا نکاح اس کے ماموں نے لڑکی کا ماموں اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے

باد جود اس کے والد اور دیگر قریبی رشتہ دار موجود ہونے کے دلی بکر زیدنا بالغ سے کر دیا جب ہندہ کو کچھ سمجھ پیدا ہوئی تو اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا۔ اب جب وہ بالغ ہوئی تو زید کو بلا کر کہا کہ میں چوں کہ تم سے راضی نہیں ہذا اپنا عقد توڑ دیا کیا ہندہ کا نکاح فسخ ہو گیا اور وہ دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کیا مدت کرنا پڑے گی؟

الجواب - باپ دادا وغیرہ عصبات کی موجودگی میں ماموں دلی نہیں ہے اگر ماموں کے عقد کو باپ نے جائز رکھا تھا تو وہ نکاح صحیح... ہو گیا۔ بعد بلوغ کے ہندہ کے اس کہہ دینے سے کہ میں نے عقد توڑ دیا نکاح فسخ نہیں ہوا اور دوسری جگہ ہندہ اپنا نکاح نہیں کر سکتی۔ اور اگر ماموں کے عقد کی اجازت باپ وغیرہ ازلیا نے نہیں دی تھی اور انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا۔ پس ایسی حالت میں کہ پہلا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ ہندہ اپنا نکاح بعد بلوغ کے دوسری جگہ کر سکتی ہے۔ فقط

۱۰ المختار للشافی باب اولی تحت قوله واخبرها رسولہ -

۱۱ اولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الا علی ترتیب الامرات والحجۃ فمؤنزوج لا یجوز

سوال ۹۲۳ ایک بیوہ بالغہ نے عدت کے اندر بخوشی اپنے دیور سے نکاح کر لیا۔ ابھی عدت ختم نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کا باپ جبراً لڑکی کو لے گیا اور ایک غیر شخص سے جس کی عمر بچاس سال ہے بلا رضامندی اس لڑکی کے نکاح کر دیا اور عدت کے دلیہ مذکور نے دخل زوجیت کا دعویٰ کر دیا ہے اس وجہ سے عدت کے باپ نے عورت کو اس کے دیور کے یہاں جس سے اولیٰ نکاح ہوا تھا بھیجا اس صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب - عدت میں جو نکاح دیور سے ہوا وہ شرعاً باطل اور لغو ہے اس کا اقبال نہیں ہے اور باپ نے جو نکاح لڑکی کا دوسرے شخص بچاس سالہ سے کیا وہ بھی بلا رضامندی و اجازت لڑکی کے صحیح نہیں ہوا کیوں کہ اس صورت میں لڑکی کی اجازت صراحتہ یا دلائل ضروری ہے اور دلائل اجازت یہ بھی ہے کہ ہر یال فقہ کا مطالبہ شوہر سے کرے یا اسکو وطی پر قدرت دے کافی: ان المختار بل لا بد من القول کا لشیب النبالۃ الخ واما هو فی معناه من دخل یدل علی النکاح کفبہا و نفقۃا و تمکینہا من الوطی الخ اور یہ رضا و دلالت اس وقت معتبر ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے وہ لڑکی اس نکاح سے انکار نہ کر چکی ہو اور اگر انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ الغرض اگر لڑکی کی رضامندی تو لایا دلالت نہیں پائی گئی تو دوسرا نکاح بھی باطل ہوا اس حالت میں دونوں میں سے کوئی نکاح

(بقیہ صفحہ) حال قیام الاقرب توقف علی اجانۃ (ند نمار) والظاہر ان سکوۃ هنا کذا لک

فلا یكون سکوۃ اجانۃ لنکاح الابعاد (رد المحتار باب اولیٰ ص ۴۳۳) خیر

۴۸۲

لے: اما نکاح منکرۃ ان غیر معتدۃ ان لم یقین احدی بوجانۃ فلم ینعقد اصلہ رد المحتار باب المحرمات ۲۶

باب العدة ص ۴۴۴ خیر لے: ولا تجبر النکاح علی النکاح لانقطاع الولاية یا بلوغ (الند المحتار)

طی حاشیہ رد المحتار باب اولیٰ ص ۴۳۳ خیر لے: الذی المختار علی هامش رد المحتار باب اولیٰ ص ۴۳۳ و ص ۴۳۴

لے: بخلاف ما لو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لیفرانہ بل رد (الند المحتار) خیر

عمر گیارہ برس کی ہوئی تو اس کی ماں نے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا۔ باپ مرجھا تھا پھر وہاں سے بھی نکل گئی اب زید اس سے عقد کرنا چاہتا ہے اور ہر دو خاندانوں میں سے کسی نے طلاق نہیں دی تو زید عقد کر سکتا ہے یا کیا حکم ہے

الجواب - پہلا نکاح جو باپ نے کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا وہ نسخ نہیں ہوا زید اگر اس عدت سے نکاح کرنا چاہے تو شوہر ادا سے طلاق دلوائے اس وقت زید نکاح کر سکتا ہے۔ فقط

سوال ۹۲۶ ایک ناکتہ بالائے لڑکی سے ایک اجنبی شخص نے اجازت نکاح طلب کی وہ اجنبی نہ لڑکی کا محرم تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے اور نہ لڑکی اس کے سامنے آتی ہے اور لڑکی کے دلی یعنی لڑکی کے باپ کے حجاز اور بھائی موجود ہیں لیکن ان کو کچھ اطلاع نہ کی گئی اور یہ محض اس خیال سے کہ اگر ان کو اطلاع ہوئی تو معاملہ دہم برہم ہو جائیگا غرض خفیہ طور سے اس لڑکی سے اجازت نکاح طلب کی لڑکی نے کچھ جواب نہیں دیا بالکل ساکت رہی۔ باہر آکر اس کا نکاح پڑھا دیا اور اس کے سکوت کو اجازت بتایا۔ آیا صورت مذکورہ میں یہ سکوت اجازت ہو گا یا نہیں اور یہ نکاح جو بلا اجازت وغیرہ اطلاع دلی محض اجنبی کے کہنے سے کر دیا گیا منعقد ہو گا یا نہیں؟

الجواب - اگر ناکتہ بالائے سے اجازت لینے والا دلی قریب کے علاوہ کوئی اور اجنبی شخص ہے تو تا وقتیکہ وہ زبانی اجازت نہ دے اور بہ تکلم رضامندی کا اظہار نہ کرے تو از روئے شرع رضامندی نہیں ہو سکتی اجنبی کے دریافت کرنے کی صورت میں سکوت رضامندی کے قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ سکوت کا رضامندی پر دلالت کرنا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب اجازت لینے والا دلی قریب ہو جو کہ صورت مذکورہ

۱۔ دیخون نکاح الصغیر اذا زحمت ولی بکانت الصغیرۃ ادنیٰ الخ فان

نرجعنا الی اب داخدا الخ فذخیر الصغیر (بہار باب فی الذیاء ص ۲۶۶) وغیر

له هدايه باب في الادب ^{٢٥} طبر ٢٥ اندر المختار على ما مضى من المختار باب الوفي
مختار ٢٥ حيف ٢٥ الف ٢٥ بقا
٢٥ رد المختار باب الوفي مختار ٢٥ بقا ٢٥ رشامى بيل باب المهر ٢٥

ٹوٹ جادے یعنی دلی اگر چاہے اس کو نسخ کر سکتا ہے اور ثانی نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ حدیث مذکورہ کے معارض ہے دوسری حدیث الا یحاق بنفسہا من ولہا سداہ مسلمہ اور یہ قوی ہے اس حدیث لاکاح الا بولی سے اس لئے راجح ہے اس پر۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اگر نکاح زینب بالغہ نے کفو میں بموجودگی شاہدین کے کیا ہے تو منعقد ہو گیا۔

بغیر اجازت دنی نابالغہ کا نکاح درست نہیں | سوال ۹۲ ہندہ کا نکاح بحالت نابالغی زید

کے ساتھ ہوا اور کوئی دلی ہندہ کا بوقت نکاح موجود نہیں تھا آیا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - نابالغہ کا نکاح بدون اجازت دلی کے نہیں ہوتا کذا فی الدر المنہج

دھواہی الاولى شرط صحۃ نکاح صغیراۃ فقط

صغیر اولاد کا ولی باپ | سوال ۹۳ ہم اپنی اولاد پر خود قادر ہیں جہاں چاہیں شادی

کریں یا شریعت کے محتاج ہیں؟

الجواب - اولاد کا اختیار اللہ تعالیٰ نے باپ کو دیا ہے جہاں وہ مصلحت دیکھے

نکاح کر دے۔ شرعاً اس میں کچھ رک نہیں ہے۔ فقط

دادا کا بھائی جو دلی ہے اگر ٹرکی کی والدہ کو | سوال ۹۴ ایک لڑکی نابالغہ جس کا کوئی

اختیار دیدے اور پھر خود ہی کر دے تو کیا حکم ہے؟ دلی اقرب سوائے برادر حقیقی کے اور والدہ کے

اور کوئی نہیں ہے اور عقد حقیقی کا بھائی اپنی پوتی کا اختیار عقد والدہ نابالغہ کو دیتا ہے اور

تحریر بھی کر دیتا ہے کہ بلا رضا مندی والدہ نابالغہ کے مجھے نکاح کا کچھ اختیار نہ ہوگا اس کے بعد

بلا رضا مندی والدہ کے نابالغہ کا نکاح کر دیتا ہے یہ عقد شرعاً جائز ہے یا اب والدہ ولایت

۱۵ فقہ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا دلی رائد مختار علی حاش رد المحتار باب اولیٰ ص ۳۰۰

۱۶ الدر المختار علی حاش رد المحتار باب اولیٰ ص ۳۰۰ بغیر ۱۷ تا باغ ہے ولی کی صواب

بے انبالغ ہے تو اولاد کی اجازت ضروری ہے باغ اولاد پر شادی میں جبر کا اختیار نہیں اب اولاد پر صحت

نکاح صغیراۃ مکلفۃ فقہ نکاح حق مکلفۃ بزرگ صادی ۱۸ ورنہ جواب دہ سندھی نکاح

۱۹ ایضاً ص ۳۰۰

الجواب - اس کہدینے اندکھدینے سے ولایت اور اختیار نکاح نابالغہ کا اخ
الجہد کے لئے سجود لی اقرب ہے ساقط نہیں ہوا البتہ اگر والدہ بوجہ اختیار دیدینے کے نکاح
نابالغہ کا کردیتی تو وہ بھی صحیح ہو جائے لیکن اخ الجہد کی ولایت اس سے سلب نہیں ہوتی۔ پس
جو نکاح اس نے اپنی ولایت سے کیا وہ صحیح ہے درختار میں ہے والولایۃ تنفیذ القول
علی الغیر الخشاء اذ ابی الخ وھو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون الخ۔ فقط

سوال ۹۳۲ مسأۃ کثیرہ میریم یتیم ہیں اور ان کے دشمنان میں
دی نکاح چچا ہے ماموں نہیں
اور سال کا دی کوئی نہیں
ایک چچا علاقے ہے اور ایک ماموں حقیقی ہے ابتداء سے زیر ولایت

چچا کے رہیں اس چچا نے جو ان کا حصہ پدری ان کی جائداد میں پہنچا تھا ایک فرضی بیغامہ ظاہر
کر کے اس تمام جائداد کو اپنے نام کر کے رقم کثیر میں رہن کر دی اب ماموں چاہتا ہے کہ وہ
دیکھ کر چچا کی ولایت سے ٹکڑے میری ولایت میں آ دیں تاکہ ان کے حقوق تلف کردہ کو ثابت
کرے اند تا ئم کہ بے ایسی حالت میں ولایت چچا نقصان پہنچانے والی کی غرض ہو کر ماموں
کی طرف منتقل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں چچا کو ہے کیونکہ وہ عصبہ ہے
ماموں کو ولایت نکاح بموجودگی چچا کے نہیں ہے اور نابالغہ کے مال کی ولایت اور اختیار
نہ چچا کو ہے نہ ماموں کو۔ پس چچا نے جب کہ نابالغہ کو نقصان پہنچایا تو اس کو نابالغہ کے
مال میں تصرف کر نیے روکنا چاہیے درختار میں ہے الولی فی النکاح لا المال العصبۃ
بنفسہ الخ قوله لا المال فان الولی فیہ الاب ووصیہ والجد ووصیہ الخ و رد المحتار
در صحت و وصیہ ابوہ ثم وصیہ الخ و رد المحتار قال الزلیلی و اماما عدلا
الاصول من العصبۃ کا لعمد الاخ او غیرھم کا لام الخ لا یعم از نعمہ نہ لانھم

۱۵ اندس الختار علی حاشیہ المختار باب الولی ص ۱۲۲ الخ

۱۶ المختار باب الولی ص ۱۲۲ الخ

لیس لمعان یتصرف فی مالہ الخ شامی ج ۵ ان عبارات سے واضح ہوا کہ چچا کو بچہ کے مال کی دلالت نہیں ہے البتہ نکاح کی دلالت ہے۔ سو دلالت نکاح ماموں کی طرف بحالت موجودہ منتقل نہ ہوگی۔ نقطہ

سوال ۹۳۳ زید نے انتقال کیا۔ بھائی۔ ماں۔ باپ بیوہ۔ دختر بالغہ نکاح میں خود مختار ہے | چھوڑے۔ چھوڑے عرصہ کے بعد ماں باپ نے بھی انتقال کیا لڑکی نجوشی در رضا مندی اپنی ذمیر اپنی ماں کی بکر سے جو اس کی برادری ہے عقد کرنا چاہتی ہے چچا حقیقی معترض ہے کہ بکر کفو نہیں ہے اور اپنے بیٹے سے عقد کرنا چاہتا ہے جو لڑکی اور اس کی والدہ کو چند وجوہ سے ناپسند ہے اس صورت میں کیا حکم ہے اور لڑکی کتنی عمر میں بالغہ سمجھی جاتی ہے اور کیا زید کا بھائی حق دلالت کہتا ہے۔ کفو کا اعتبار کسی وقت ماقط ہو سکتا ہے یا نہ۔ ہندوستان میں کون کس کا کفو ہو سکتا ہے۔ کفو غیر کفو کی تعریف کیا ہے

الجواب - شرعاً پندہ برس کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ کے پائی جاوے تو پہلے ہی بالغہ ہو جاوے گی اور چچا بیشک اس صورت میں دلی ہے لیکن دلی کو نابالغہ پر تو جبراً اختیار نکاح کرنے کا ہے بالغہ پر نہیں ہے بالغہ خود اپنی مرضی سے کفو میں نکاح کر سکتی ہے غیر کفو میں نہیں کر سکتی غیر کفو میں بیشک دلی کو رد کرنے کا اختیار ہے اور کفو کا اعتبار کسی میں ماقط نہیں ہوتا اور کفو ہونا باعتبار نسب اور باعتبار دیانت و پرہیزگاری اور باعتبار ثمول و عدم ثمول اور باعتبار پیشہ کے معتبر ہے اور تفصیل ان سب امور کی کتب فقہ میں ہے یہاں

۱۰ من المحتاج کتاب المآذون مطلب فی تصرف الولی دمن لہ انولایۃ علیہ ص ۵۶ ۵۷

۱۱ ویعتقد نکاح الخرافۃ الواقلۃ الباقۃ وان لم یعتقد علیہا ولی ابک اکانت لایشب الخ

ولا یجوز لاولی اجبار البالغۃ علی النکاح (ص ۵۷) باب فی الاولیاء ص ۳۳ و ص ۳۴ نظیر

۱۲ واذا زوجت المرأة نفسها من غیر کفو فلا ولیا من یفرقوا بینہما دفعا لضرر العار (ص ۳۲ من ۳۳ فصل فی الکفایۃ)

اس کی تفصیل لکھنا دشوار ہے۔ فقط

ترکی کی اجازت سے اس کا نکاح درست ہے

سوال ۹۳ ملک بنگال میں اکثر یہ دستور ہے کہ دلی لڑکی بالغہ کو قبل عقد نکاح کے مع چننا قارب کے بارات کے ساتھ ددہا کے مکان میں رخصت کر دیتا ہے جب لڑکی ددہا کے گھر پہنچتی ہے تب تین شخص اس کے پاس جاتے ہیں۔ ایک ان سے لڑکی سے پوچھتا ہے کہ تم بوسا طت میری وکالت کے عوض مہر کذا دینا، اپنے نفس کو فلاں بن فلاں کی زوجیت میں دینا قبول کرتی ہو۔ لڑکی کہتی ہے قبول تب یہ تینوں شخص مجلس ددہا میں آتے ہیں اور ددہا سے پوچھتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں نے بوض مہر کذا اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیدیا ہے تم نے اسکو قبول کر لیا ہے تب ددہا قبول کہتا ہے۔ اس طرح نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں۔ اور نابالغہ کو خیار بلوغ باقی رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں بالغہ کا نکاح منعقد ہو جاتا تو ظاہر ہے کیوں کہ خود بالغہ سے اجازت لی گئی ہے اور درختار میں ہے نفذ نکاح حرم مکلفہ بذریعہ ولی الخ اور یہاں تو ولی کی رضامندی بھی ظاہر ہے اور نابالغہ کے نکاح کے لئے اگر ولی نہ ہو لوگوں کو جو نکاح خواہ سے نکاح خواہی کو کہتے ہیں دکیل بنادیا ہے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور نابالغہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ کا بشرائط باقی رہتا ہے کما فی الدر المختار وان کان المزوج غیرہا ای غیر الاب امیہ ووالام او القاضی اور دکیل الاب الخ لا یصح استکاح من غیر کفو الخ وان کان من کفو منہا المثل صحیح وکن لہما ای لصغیر وصغیرۃ ملحق بھا خیابا النفس بالبلوغ الخ بشرط ان یقضی الخ

سوال ۹۴ ایک شخص نے انتہائی کیا۔ لڑکی نابالغہ و زوجه

تقاضے کا فی فسخ نہیں کر سکتی اور ایک اپنا بھائی چھوڑا متونی کی زوجہ نے اس کے بھائی یعنی

لڑکی نابالغہ کے تالی سے نکاح کر لیا اور لڑکی نابالغہ کے تالی نے لڑکی مذکورہ یعنی اپنی بھتیجی کا

الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النونی عیہ غیر الخ ایضا منہ ۲۰ ظفر

نکاح اپنے لڑکے سے کر لیا۔ باہمی جھگڑوں کی وجہ سے لڑکی نے بالغہ ہوتے ہی اپنی والدہ کے ایسار سے اپنی سمجھ سے نکاح سے انکار کر دیا اور شوہر نے بھی اپنے دوستوں سے یہ کہا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - اس لڑکی کا دلی اس عورت میں اس کا تایا ہے اگر بجا است عدم ہونے و تتر کے اس کا نکاح اپنے لڑکے سے کیا تو وہ نکاح صحیح ہوا۔ اور اس زمانہ میں فقہاء شرعی نے ہونے کی وجہ سے عورت کے انکار سے نکاح فصیح نہیں ہوا۔ اور یہ کہنا شوہر کا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں صحیح طلاق نہیں ہوا بلکہ کناہ ہے اس میں ریت شوہر کا اعتبار ہے اگر وہ کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ لہذا بدون طلاق اپنے شوہر کے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

سوال - ایک لڑکی برس ڈیڑھ برس کی تھی اس کے والدین مشرک تھے وہ مرگے حاکم نے ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اب وہ مسلمان اس کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - قال فی الدر المختار ولا یفقد تہلک علیہ نکاح و بیع النکاحی لانہ یقعد الوزیۃ من القرابة و الملک و السلطۃ و لا وجود لواحد منها فیہا لہذا اس عورت سے معلوم ہوا کہ وہ مسلم اس لڑکی کا بالغہ کا نکاح نہیں کر سکتا البتہ بعد بلوغ اس کی اجازت سے نکاح صحیح ہو جاوے گا۔

سوال ۹۳۷ - زید در مرض الموت خود مرد سپربانغ را ہمراہ زینب بانغ کا دیں نے نکاح کر دیا | نکاح ساخت ۔ آنوقت عمر در مجلس نکاح حاضر نہ ہوا است بانغ فاشوش را بھیر کر دیا

لہذا ولما اختار الفسخ و لم یجد الدخول بالبلوغ اذ العلم بالنکاح بعدہ الخ بشرط القضاء و الفسخ و رفقار حاصلہ انہ اذا کان امزوج للصغیر و انصيرة غیر الاب و الحمد فلہا اختیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختیار الفسخ و زینب الفسخ و بشرط القضاء و (در المختار باب لولی ص ۳۲۱) فیر لہ کنایۃ ما لم یوضع الخ فانکنایات لا تطلق مجازاً الا بنبیۃ او دلالة الحال او نحوہ قولہ زینب متبرک

اکنون مرد نکاح خود همراه زینب منظور نمی داند۔ آیا نکاح زینب با مرد درست است یا نه۔
الجواب۔ اگر مرد بعد اطلاع آن نکاح پدر را رد نہ کرد و صراحتہً دلالۃً آن نکاح را جائز داشت نکاح منعقد شد بعد از آن اگر مرد بطلان نکاح صحیح نخواهد شد و اگر مرد بعد اطلاع نکاح مذکور را رد کرد نکاح مذکور باطل شد۔

سوال ۹۳۸ زید سفر میں ہے زید کی عورت مسماۃ ہندہ نے اپنی غیر کفوئیں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے
 لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے نابالغ سے جو غیر کفو ہے کیوں کہ لڑکے کا باپ بختیارہ ہے بغیر رضامندی اپنے شوہر یعنی لڑکی کے والد کے کر دیا ماں کی اجازت سے جو نکاح لڑکی نابالغہ کا غیر کفوئیں ہوا وہ صحیح ہے یا نہ؟

الجواب۔ اس صورت میں ماں کی اجازت سے جو نکاح نابالغہ کا غیر کفوئیں ہوا صحیح نہیں ہوا۔ بکذا فی البدیۃ المختارۃ۔ فقط

سوال ۹۳۹ زید کی دختر صالحہ کو جبکہ صالحہ کی ماں فوت ہوئی تھی عمر نے پرورش باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہو سکتا کیا زید نے عمر کے حوالہ کر دی تھی۔ صالحہ کو عمر نے حالت نابالغی میں بکر کے ساتھ واسطے نکاحت منسوب کیا۔ زید زندہ ہے کسی وجہ سے صالحہ کو بکر کے ساتھ منسوب کرنے میں رضامند نہیں۔ اب عقد صالحہ نابالغہ کا اجازت عمر بکر کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ صالحہ نابالغہ دختر زید کا ولی زید ہے عمر کی اجازت سے بلا اجازت زید کے صالحہ کا نکاح درست نہیں ہے۔ بکذا فی عامۃ کتب الفقہ۔ فقط

(بقیہ م) قضاء قید بہ لانہ لا یقع دیانۃ بدون ائینۃ زید المختار باب النکاح ص ۳۳۳
 لہ دیقی فی غیر الکفر بعد جوازہ اصلادہ المختار للفتویٰ زید المختار ص ۳۳۳
 المختار باب الولی ص ۳۳۳

۵۔ الولی فی السکاح لا المال العصبۃ بنفسہا علی ترتیب الزمات، والنجب الخ فلور د ۷
 الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ والد المختار ص ۳۳۳
 لکھ اشامی کتاب اللقیط ص ۳۳۳

سوال ۹۴ ایک لڑکی نابالغہ کا سوتیلہ باپ اور حقیقی ماں موجود
سوتیلہ باپ دلی نہیں ہے ہے اور لڑکی کا حقیقی بڑا بھائی بالغ ایک روز کی مسافت پر ہے۔ اگر سوتیلہ
باپ اور حقیقی ماں کسی شخص سے نابالغہ کا نکاح کر دیں اور حقیقی بھائی کو عقد کے بعد خبر ہو اور وہ
اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو تو ایسی حالت میں نکاح درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - ایسی حالت میں دلی شرعی اس نابالغہ کا اس کا حقیقی بھائی ہے اگر اس نے
اجازت نہ دی تو نکاح نہیں ہو گا ذانی اندر المختار وغیرہ۔ فقط

سوال ۹۵ ایک لڑکی نابالغہ تیمہ جس کی ماں نے نکاح ثانی
اجازت پر موقوف ہے کر لیا ہے رشتہ کی نانی کی زیر پرورش رہی اس کا نکاح اس رشتہ
کی نانی کی دلالت سے جبکہ وہ نابالغہ تھی کر دیا گیا۔ اب لڑکی جوان ہے اور اپنے شوہر سے بوجہ
اس کی کم عمر ہونیکے منتفہ ہے آیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ اور پہلا نکاح صحیح ہے یا کیا؟

الجواب - وہ رشتہ کی نانی بموجودگی والدہ کے اس نابالغہ لڑکی کی دلی بھی اس نے
جو نکاح بجا نہ عدم بلوغ دختر کے کیا وہ دلی شرعی کی اجازت پر موقوف تھا اور دلی نکاح
میں عصبات ہوتے ہیں علی ترتیب انارث والمجب پھر اگر کوئی عصبہ نہ ہو والدہ دلی ہے
نانی سے والدہ کا درجہ مقدم ہے اگرچہ والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا ہو۔ پس اگر اس نکاح کی
اجازت دلی نے دیدی تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا انداب بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی
صدقت اس کے نکاح سے علیحدگی کی نہیں ہے اور اگر دلی جائز نے اس نکاح کو پسند نہ کیا تھا
اور انکار کر دیا تھا تو وہ بکاح باطل ہو گیا۔ اس صورت میں لڑکی دوسرا نکاح اپنا کفو میں
کر سکتی ہے۔ فقط

۱۰ فلزوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ والد المختار علی حاش

۱۱ باب الولی ص ۳۴۳ اظہیر۔ ۱۲ فلزوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ

۱۳ فلا یکن سکتا احازۃ لنکاح الابد ان کان حضرا فی المجلس الضد ما لہ یوم صریحا اور لا یکن سکتا
مستوفی و مستوفی۔

سوال ۹۴۲ رید نے اپنی لڑکی مساء ہندہ بالندہ کا نکاح بکرے
بغیر کردیا تو کیا حکم ہے | کردیا مگر بوقت نکاح اس سے اجازت نہیں لی اور نہ اس کو اعلیٰ علی کی
تویہ نکاح جائز ہے یا نہ ؟

الجواب نکاح موقوف رہا۔ جس وقت لڑکی کو خبر نکاح کہیں پی اگر وہ خاموش
رہی اور انکار نہ کیا تو نکاح منع ہو گیا فی الدہر الختار فان استاذنہا ہوا فی الولی و ہوا مستند
اد دیکلہ اور سولہ اور زوجہا ولیہا و اخیر ہا سولہ اور فتویٰ عدل فسکت عن ردہ
محارمۃ الخ ففعا ذن الخ فقط

سوال ۹۴۳ نابالغ لڑکا در لڑکی سے ایجاب قبول کرانے
سے نکاح درست ہے یا نہیں | سنے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں ؟

اس صورت میں کیا حکم ہے | (۲) یہاں دستور ہے کہ نکاح خواں نابالغ کے باپ یا در کسی ولی
سے اجازت لے کر رد گواموں کے ساتھ نابالغہ دہلین کے پاس آتے ہیں اور اس کو کلمہ پڑھ کر
کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح بعوض عیسے بہ کے فلاں کے لڑکے مسمی فلاں سے ہوتا ہے تم نے قبول کیا
کہو ہاں قبول کیا۔ اسی طرح لڑکے سے کہلاتے ہیں، غرض دونوں جانب قبولیت ہوتی ہے ایجاب
کا پتہ نہیں کیا مگر شاید نکاح صحیح ہو جاتا ہے شرعاً جو طریقہ نکاح منوں کا ہو تحریر فرمائیں۔

نابالغ کا ولی غیر ایجاب قبول کرانے و کیا مکرر | (۳) اگر ولی خطبہ پڑھنے یا صرف ایجاب و قبول کرنے
پر قادر نہ ہو بوجہ شرم کے تو ایک غیر سے ایجاب و قبول کرانا کیا ہے ؟

الجواب - (۱) نابالغوں کے ایجاب و قبول کو اگر ولی نے جائز رکھا تو نکاح صحیح ہو گیا
(۲) جبکہ نکاح خواں نے ولی کی اجازت سے ایسا کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا اور ان دونوں
طرف کے کلام میں سے پہلا ایجاب در دوسرا قبول سمجھا جائے گا اور اصل تو یہ ہے کہ نابالغ
سے ایجاب و قبول کرانے کی ضرورت ہی نہیں ؟ لڑکے ولی یا جلد ولی جازت دے ایجاب و

قبول کر ليوے۔

(۳) اس میں کچھ حرج نہیں ہے

سوال ۹۴۴ — ایک شخص نے ایک عورت مہری مہوش سے

نکاح کر لیا۔ اس کی ذات کی خبر نہیں ہے مگر نوی صاحب نے بغیر تحقیق اس کی ذات وغیرہ کے اس کا نکاح پڑھا دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - درختار میں ہے دعویٰ اولیٰ شرط صحیحہ نکاح صغیر و مجنون الیہ پس اگر وہ عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو نکاح اس کا بدون دلی کے یا حاکم مسلمان کے نہیں ہو سکتا اور اگر مجنونہ نہیں ہے تو خود اس کی اجازت و رضائے نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

سوال ۹۴۵ — زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ جب کہ زید

میں اس کی رضائے ہوا تو نکاح صحیح ہے کی عمر نپیدہ سال سے کسی قدر کم تھی ہوا۔ مجلس نکاح میں زید کا باپ موجود تھا مگر زید کے باپ کی ولایت سے نکاح نہیں ہوا۔ زید نے خود ایجاب و قبول کیا۔ کا بن نامہ پر صرف زید کے باپ کے دستخط بعد گواہ کے ثبت میں یہ نکاح صحیح ہوا یا دوبارہ نکاح ہونا چاہیے۔

الجواب - جب کہ زید کا باپ اس مجلس میں موجود تھا اور اس کی رضائے و اجازت سے زید نے قبول کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور ہر جی جو کچھ کھا گیا اور باپ نے اس پر دستخط کر دئے صحیح ہوا دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

سوال ۹۴۶ — نابالغ بچوں کا نکاح والدین کی موجودگی میں کیا صحیح ہے یا نہیں؟

دوسرا شخص کہتا ہے یا نہیں؟ میں کوئی دوسرا شخص کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

۱۵۔ النکاح ما یجوز من غیر رضا والدین

۱۶۔ نکاح نکاح منہ کے بغیر والدین کے رضائے کے بغیر

والدین کے بغیر والدین کے رضائے کے بغیر

الجواب - نابالغ بچہ کے نکاح کا دلی ادلہ باپ ہے پھر دادا پھر بھائی وغیرہ۔ پس باپ کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص نابالغ کا نکاح کرے تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح ہوگا ورنہ نہیں۔

سوال ۹۴ زید نے اپنی لڑکی نابالغہ کے نکاح پر والد نابالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے | ادا عمر نے اپنے لڑکے نابالغ کے نکاح پر راضی ہو کر نکاح خواں کو کہا کہ نکاح پڑھو نکاح خواں نے زید و عمر کی موجودگی میں رد بردر شاہدین نکاح کر دیا عمر نے قبول نہیں کیا۔ بلکہ لڑکے نے قبول کیا لہذا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب - جب کہ باپ اس نابالغ کا اس مجلس میں موجود تھا ادا اس نے نابالغ کے قبول کو تسلیم رکھا تو وہ قبول باپ کی طرف سے منسوب ہو کر نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ عی نبی نابالغ مینر کے اس قسم کے تصرفات جو متردد ہیں بین النفع والضرر دلی کے قبول پر موقوف رہتے ہیں اگر دلی جائز رکھے جائز ہوتے ہیں دما تردد من العقود بین نفع و ضرر کا مبیعہ و الشواۃ توقف علی الاذن کتاب الماذون دہ غنما اور نکاح بھی مثل بیع و شرا کے ہے فقط نابالغ کا دلی ایجاب و قبول کے **سوال ۹۵** زید نے اپنے پسر نابالغ کے لئے ایک دختر بعد مر جائے تو کیا حکم ہے | نابالغہ عقد نکاح میں قبول کی زید کا پسر نابالغ ہی تھا کہ زید مر گیا ادا دلائل و قبولیت نکاح کسی دلی دیگر کو نہیں دے گیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب - اگر زید نے اپنی حیات میں اپنے نابالغ پسر کا نکاح جو کہ نابالغہ لڑکی کے دلی کی دلالت سے ہوا تھا قبول کر لیا تھا اور ایجاب و قبول نکاح کا باقاعدہ شاہدین کی رد برد ہو گیا تھا تو وہ نکاح منعقد ہو گیا کیوں کہ نابالغوں کی طرف سے ان کا دلی ہی ایجاب قبول کرتا ہے۔ یعنی مر جانے کے بعد نکاح میں غلط نہیں ہوا، نکاح ہو چکا تھا۔

۱۵ فلونہج الادب والایام الاقرب توقف علی اجازتہ والدہ النکاح علی ہامش طالعہ کتاب
۱۶ نیز ۱۵ الدہ غنما علی ہامش مدائح کتاب الماذون ج ۱۲ طغیر

سوال ۹۴ | ما بالغہ کیلئے باپ کی اجازت کافی ہے | ایک نکاح میں یہ صورت تھی کہ لڑکی کا مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں | باپ بارات میں نہیں آیا اور نکاح لڑکے کے مکان پر ہوا | قاضی لڑکی کے باپ سے اجازت لے کر آیا تب نکاح پڑھایا گیا تو یہ نکاح درست ہوا یا نہیں۔
الجواب۔ اگر دختر کا باپ اس نکاح ہونے کے بعد اس نکاح سے راضی رہا اور اجازت دیدی تو نکاح صحیح ہو گیا۔ نقطہ

سوال ۹۵ | بالغہ کا نکاح باپ نے کر دیا مگر رخصتی | زید کے پیر نے زید کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ اس نے انکار کر دیا کیا حکم ہے | کیا کہ تم اپنی دختر کا نکاح بکر کے پسر سے کر دو۔ اولاً زید انکار کرتا رہا مگر پیر صاحب کے زیادہ دباؤ دینے پر ناچار مجبور ہو کر راضی ہو گیا اور اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح بکر کے بیٹے سے پڑھادیا لیکن اس کے بعد جب وہ لوگ رخصتی کرانے آئے تو زید نے رخصت نہیں کیا بلکہ دختر کو نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور نکاح اول کے وقت بھی زید نے اپنی لڑکی سے نکاح کی اجازت لی نہ بعد میں اس کو اطلاع دی اس صورت میں کون سا نکاح جائز ہے۔

الجواب۔ اس صورت میں پہلا نکاح صحیح ہو گیا بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدہن جدہن ہنزلہن جدہن الحدیث در مختار میں ہے کہ سکوت عاقلہ بالغہ کا بوقت امتیزان دلی اجازت ہے اور اس طرح عاقلہ بالغہ کو جس وقت اطلاع نکاح کرنے کی ہو اور وہ سکوت کرے تو یہ بھی اجازت ہے۔ پس دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا لان نکاح منکوحۃ بالغہ باطل کذا فی الدلائل المتعارفۃ فی الفہم قالہ اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء الا یہ فقط لیکن اگر بالغہ نے نکاح کی خبر سنتے ہی انکار کر دیا تو نکاح منع نہیں ہوا۔ غیر

سوال ۹۵ | زید نے اپنی لڑکی کے نکاح کی تاریخ مقرر کر دی | نکاح درست ہے | اور لڑکی کو تنہائی میں بٹھا دیا۔ غرض لڑکی کو ہر طرح سے یہ علم ہو گیا

سوال ۹۵۲ ایک لڑکی نے اپنے ماموں کے پاس
بالغی اجازت سے ماموں نے اس کا
نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے۔
پرورش پائی کیوں کہ اس کا باپ دس سال سے مفقود

الجواب - وہ نکاح اگر لڑکی کے بالغ ہونے پر لڑکی کی اجازت سے کیا گیا ہے تو صحیح ہوا لیکن سکوت لڑکی کا بمقابلہ غیر ولی کے اجازت نہیں ہے اگر اسکے بعد والت رضامثل ولی وغیرہ نہیں پائی گئی تو نکاح نہیں ہوا۔ فقط

لـ ولا تجبر البالغة المبكر على النكاح الخ فان استاذنها هو ابي الولي وهو السنة الم فكت
عن رده فحاشا اذ ضحك غير مستحضرة الخ فهو اذن والد الخمار على باش رد الخمار باب الولي ميم وميم
لمه فان استاذنها غير الاقرب كاجبي ادولي بعيد فلا عبرة لك في قابل لا بد من القول
كالتيب البالغة الخ او ما هو في معناه من فعل يدل على الوضا كطلب مهرها ونفقة او تمكينها
من الولي ودخوله بها بوضاها الخ (الد الخمار على باش رد الخمار باب الولي ميم : ميم) نظير

اور کوئی دلی نہ تھا بائیس سال کی عمر کے بعد لڑکی نے نکاح سے انکار کیا کہ میرا نکاح نہیں ہوا اور سرکار میں دعویٰ کر کے دوسرا نکاح پڑھا لیا اور خاوند کے گھر چلی گئی۔ بعد اثنی مدت کے دعویٰ لڑکی کا صبیح رہا یا نہیں اور دوسرے نکاح میں جو لوگ باوجود علم کے شامل تھے انکے نکاح باقی رہے یا ٹوٹ گئے۔؟

الجواب۔ جب کہ اور کوئی دلی اقرب نابالغہ کا مثل باپ دادا اور بھائی کے موجود نہ تھا تو چچا دلی تھا جو نکاح اس نے کیا وہ صبیح ہو گیا۔ بائیس سال کی عمر میں لڑکی کا انکار اس نکاح سے معتبر نہیں ہے اور دوسرا نکاح صبیح نہیں ہوا جو لوگ باوجود نکاح اول کے علم کے دوسرے نکاح میں شامل و شریک و سامی ہوئے وہ گنہگار ہوئے تو بہ کریں مگر ان کے نکاح نہیں ٹوٹے کیوں کہ نکاح مرتد و کافر ہونے سے... ٹوٹتا ہے اور وہ کافر و مرتد نہیں ہوئے۔ فقط

سوال ۹۵ ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ دہ دست ہے دوسرا نکاح بعد از غنہ نہیں کرتی نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا کا ایجاب و قبول اپنے بھتیجے کے لئے رد بردگواہان کے مجلس عام میں کیا یعنی شخص مذکور کے حقیقی بھائی نے قبول کیا اب جب کہ لڑکی بالغہ ہوئی تو اس کے باپ نے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا آیا نکاح اول بحال رہا یا فاسد ہو گیا اور نکاح ثانی کے لئے اور اس شخص کیلئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ اگر ایجاب و قبول اول بطریق نکاح و مجلس نکاح میں کیا گیا رد بردگواہوں کے تو وہ پہلا نکاح صبیح ہو گیا دوسرا نکاح اس کا باطل اور ناجائز ہوا وہ لڑکی پہلے شوہر کو طہی چاہیے اور دوسرے شوہر سے علیحدہ رکھی جاوے اور شخص مذکور جس نے ایسا کیا اس فعل سے توبہ کر لے یہی کفارہ اس گناہ کا ہے۔ فقط

لہ اقرب الاولیاء الابن ثمانی الابن دان سفلی ثمانی الابن ثمانی الاولیاء و ان
علائق ثمانی الابن ثمانی الاولیاء و ان ثمانی الابن ثمانی الاولیاء و ان ثمانی الاولیاء و ان

ایک محدث نے کہا میرا نکاح فلاں سے | **سوال ۹۵** مسامہ سندھ طوائف نے تین گواہوں کے رد برد اپنے نکاح کی اجازت دی کہ میرا نکاح دفعتاً میرے بڑے دوست قاضی نے نکاح پڑھا لیکن قاضی نے اپنے کان سے اجازت نہیں سنی تو یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

الجواب اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا۔ فقط

سوال ۹۶ ایک لڑکی بچہ دس سالہ کا نکاح اس کے بھائی بھائی نے کر دی تو وہ جائز ہے | **سوال ۹۷** ایک لڑکی بچہ دس سالہ کے ساتھ گھڑا۔ اس وقت

سے جبکہ وہ لڑکی ناراض ہے اور وہ اپنے شوہر کے گھر نہیں جاتی اب اس لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہے اور لڑکے کی عمر دس سال کی ہے۔ آیا اس لڑکی کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ پڑھا سکتے ہیں یا نہیں اس لڑکی مذکورہ کے تین بھائی ہیں ان میں سے دو بھائی پہلے بھی ناراض تھے اور اب بھی وہ ناراض ہیں۔

الجواب۔ اگر بھائیوں کے سوا اور کوئی ولی اقرب اس لڑکی نابالغہ کا نہ تھا تو جس بھائی نے نکاح اس کا اپنی ولایت سے کفو میں کر دیا وہ صحیح ہو گیا۔ نابالغہ کی ناراضی شرع میں معتبر نہیں ہے۔ اور جب تک شوہر بالغ نہ ہو اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوگی اور بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا صحیح نہ ہوگا۔ فقط

۱۲ ظہر کا سننا ضرور کہیں ہے لڑکی کا اجازت دینا کافی ہے ۱۳ ظہر

۱۴ ولونہ جہا الاقرب حیث ہو جائنا النکاح (وفیہ قبلہ) ولونہ حدادینان مستویان قدم

السابق (الدائمہ علی محاش و الامتار باب الولی ص ۳۲۲ و ص ۳۲۳)

۱۵ دھمی نوعان دلایہ ندب علی المکلفۃ دلایہ اجبار علی الصغیرۃ الخ و دھمی الولی شر

محمۃ نکاح صغیر و مجنون الخ (فیما مضی) ظہر ۱۶ ولا یقع طلاق انصبی المجنون و انما لہ لقولہ

علیہ السلام کل طلاق بائنا لا طلاق انصب و المجنون و لان لا یمکن ان یقع المیزر و یمکن العقل

ہا یکتاب الطلاق و ص ۳۲۲ ظہر ۱۷ داما کہ ح مکتوبہ اور یہ مکتوبہ کہ لولہ فیل احد بنواش و لہ ینفقہ اصلا

ند و شمولیاب لہ و ۱۸ ظہر

۱۹ اور لڑکے کی عمر دس سال کی ہے

صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے | **سوال ۹۵۷** زید نے اپنے بیٹے بکر کو عمر کے مکان پر تین آدمی ہمراہ کر کے روانہ کیا انھوں نے عمر کے مکان پر پہنچ کر عمر کی عدم موجودگی میں اور بلا اجازت صرعی یا ضمنی عمر کے۔ اس کے بیٹے شبیر حسن نابالغ اور اس کی زوجہ کو شامل کر کے عمر کی نابالغ لڑکی سے جس کی عمر پندرہ برس دو ماہ بارہ دن ہے نکاح کر لیا صحیح ہو یا نہیں۔

الجواب - پندرہ برس کی عمر میں لڑکی شرعاً بالغہ شمار ہوتی ہے اور بالغہ کا نکاح خود اس بالغہ کی اجازت سے صحیح ہے اگر کفو میں نکاح ہو پس اگر اس لڑکی سے اس کی والدہ دفیہ نے اجازت لے کر اس کا نکاح کیا اور دوبرہ شاہدین کے تو نکاح مذکور صحیح ہو گیا جذاہولے خاندان کے لڑکے شادی درست ہے | **سوال ۹۵۸** ایک بالغہ لڑکی زید سے

نکاح کرنے پر راضی ہے مگر زید کے خاندان میں جذاہ ہے تو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب - نکاح کرنا درست ہے فی الحال کی حالت کا اعتبار ہے آئندہ کی خبر کس کو ہے ایسا دہم نہ کیا جاوے۔ فقط

لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں | **سوال ۹۵۹** (۱) اگر لڑکی نے اجازت نکاح

لفظوں میں نہ دی ہو اور صرف سکوت کیا تو یہ اجازت شمار ہوگی یا نہیں۔ ؟

دوسرا نکاح صحیح نہیں | (۲) اب لڑکی اپنی ماں یا کسی اور رشتہ دار کے کہنے سننے سے اگر دوسری جگہ نکاح کر لے تو یہ دوسرا نکاح صحیح ہوگا یا نہیں۔

بایں کے نکاح کر دینے پر لڑکی اپنی (۳) لڑکی کے باپ کو عمر کے لڑکے سے نکاح کرتے ہوئے ... رضامندی ظاہر کر دے تو کیا حکم ہے | (۴) بیکھر خاموش رہنا اور بعد میں لڑکی کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا

۵ بلوغ! الغلام بالاحلام والاحبال والانزال الخ والجارية بالاحلام والحيض والجل فان لم يوجد فيها شئ حتى يتم لكل منها خمس عشرة سنة به نفق لقصر اعماله فاننا والد المتاعل حاش رد المتاعل باب الجفصل بلوغ الغلام ۱۳۶ نظیر ۵ نفذ نکاح حرق مکلفہ بلا ہمار دلی الخ والد المتاعل حاش رد المتاعل باب ابوی میچہ ۱) نظیر

ہو گیا موجب نکاح ہے یا نہیں -

۹۶۲

لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں (۴) دد دن لڑکی کے غائب رہنے اور اپنی ماں کے ساتھ

کسی رشتہ دار کے یہاں رہنے سے نکاح میں کچھ خلل ہے یا نہیں -

۹۶۳

نکاح ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جاسکتا (۵) باوجود صحت نکاح زید اپنی بیوی کے کہنے ستنے یا

لڑکی اپنی ماں کے کہنے ستنے سے نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں - ؟

۹۶۴

خصمی کا شوہر کو حق ہے (۶) زید کے اپنی بیوی یا کسی اور کے کہنے ستنے سے نکاح سے ناراض ماند

ہوئیے اور لڑکی کے زواج کے ساتھ نہ رخصت کرنے پر شرعی مطالبہ شوہر کو ہے یا نہیں -

الجواب - (۱) سکوت لڑکی کا اس موقع پر کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے

کذا فی الدر المختار (۲) دد سرانکاح صحیح نہ ہوگا۔

(۳) لڑکی کا یہ کہنا بھی اجازت نکاح کی ہے اور زید نے تو خود نکاح کو امر نکاح خوانی

کا کیا ہے اس کی اجازت ظاہر ہے (۴) کچھ خلل نہیں آتا (۵) فسخ نہیں کر سکتے (۶) جب کہ

معلوم ہوا کہ نکاح صحیح ہو گیا تو شوہر کو رخصت کرنا شرعاً حق ہے - نقط

نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا **سوال ۹۶۵** زید اپنے بیٹے عمر کی بارات کی تیاری

مگر قبول مرثا بالغ نے کیا تو کیا حکم ہے **الجواب -** اگر کے مع عمر خالد کے مکان پر گیا - تمام لوگوں کو مجلس

نکاح میں جمع کیا اور ملا کو یہ کہا کہ میرے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی سے کر دو - ملانے

باجازت زید نکاح عمر کا کر دیا اور زید دقت ایجاب و قبول کے موجود تھا مگر قبول عمر نابالغ

غیر عاقل نے کیا - بموجودگی اپنے باپ زید کے - کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں -

الجواب - نکاح شرعاً صحیح ہے کیونکہ باپ کی رضا و اجازت دلالت معلوم ہے

فی الدر المختار و ثبت الاذن دلالة وفيه ايضا وما تردد من العقود بين نفم و نفم

له فان استاذها هو الولي او فسكتت او فهو اذن (ايضا بن ۲۱) ۵۳ اما نكاح منكوحة الغير

معتدته الخ لم يقل احد بجواز فله ينعقد اصلاً (رد المحتار باب المرات ۴۸۲) تفسیر

۵۳ الدر المختار معنی حاشیہ رد المحتار کتاب المآذون ص ۱۲۵ ج ۵ ۱۲۰ تفسیر -

کالبيع والشراء توقف علی الاذن الخ فان اذن لها الولی ففافی شراء وبيع کعبدا ما دون فی کل احکامه وفيه دلایتن وج الابدان الخ من کتاب الماذون . فقط

سوال ۹۶۶ زید کی لڑکی بوقت نکاح ۱۱ سالہ تھی۔ زید خاموشی اختیار کی اور رضی ہوا تو نکاح ہو گیا کی عدم موجودگی میں زید کے باپ نے نکاح کر دیا تھا اور زید کو اطلاع دی کہ فلاں تاریخ نکاح ہے تم اگر شریک ہو۔ زید نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس سفر خرچ نہیں ہے اور وہ شریک نہ ہو سکا۔ بعد چند روز کے زید آیا مگر اس نے کوئی اعتراض نہ کیا کہ میری عدم موجودگی میں کیوں نکاح کر دیا۔ پھر پردیس چلا گیا۔ اس کے بعد پانچ چھ مرتبہ آیا مگر کسی سے اشارہ کنا یہ یہ نہیں کہا کہ میری مرضی سے نکاح نہیں ہوا۔ اس عرصہ میں زید کے باپ نے چار مرتبہ لڑکی کو رخصت بھی کیا۔ اب کسی وجہ سے زید کہتا ہے کہ نکاح ہماری مرضی سے نہیں ہوا۔ نکاح فسخ کرنا چاہتا ہے لہذا یہ نکاح جائز رہا یا ناجائز۔ ؟

الجواب - یہ نکاح جو دادا نے کیا صحیح ہو گیا اب فسخ نہیں ہو سکا کہ باپ کی رضا دلالت پائی گئی ہے شامی میں فلولی الاعتراض مالم یرض صریحاً او دلالت اس سے معلوم ہوا کہ دلالت رضا بھی مثل صریح رضا کے ہے اور درختار میں ہے ولولی الا بعد التزوج بغیبة الاقرب الخ مسافة القصر واحتمار فی الملتقى مالم ینتظر الکفو الخ لطلب جواب الخ پس صورت موجودہ میں غالباً دونوں وجہ جواز نکاح کی قائم ہیں لہذا زید اب اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا۔ فقط

سوال ۹۶۷ مسافہ ہندہ جس کی عمر پندرہ یا سولہ سال ماں نے بانٹ کر نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی نکاح ہوا یا نہیں کی ہے اس کا والد فوت ہو چکا ہے حقیقی تایا والد والدہ

۱۷ الدر المختار علی هامش من المختار کتاب الماذون ص ۳۱۰ و ۳۱۱ ۱۲ ظفر

۱۸ الدر المختار علی هامش من المختار باب الاولی ص ۳۱۳ و ۳۱۴ ۱۲ ظفر

۱۹ المختار باب الاولی ص ۳۳۳ ۱۲ ظفر

موجود ہیں بغیر اس کی رضامندی اور اس کے تایا سے بغیر دریافت کے محض اس کی ماں کی اجازت سے زید کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا گیا تین ماہ سے اس کے نکاح میں ہے دو ماہ تک شوہر کے یہاں رہی لیکن اب شوہر کے گھر رہنے پر رضامند نہیں آیا یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ اور اب علیحدگی کی کیا صورت ہے ہندہ ہر کی مستحق ہے یا نہ ؟

الجواب - خلوت اور دہلی اگر برضا واقع ہو تو وہ بھی اجازت ہے کطلب مہر ہا و نفقہا و تمکینہا من الوطی الخ دہ مختار پس اگر ایسا ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا اور پندرہ سولہ سال کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور ہر اگر موجد ہے تو اس کی وصولی کا وقت طلاق یا موت ہے فی الحال نہیں لے سکتی۔ فقط

سوال ۹۶۸ ایک عورت بیوہ کو اس کے والد باپ نے اپنی بالغہ لڑکی کو ماہیٹ کر اجازت لی اور نکاح کر دیا یہ درست ہے کیا نے کہا کہ فلاں شخص سے تمہارا نکاح کرتے ہیں اس نے انکار کیا مگر اس کے باپ اور بھائی دونوں نے اس بیوہ کو زبرد کوب کر کے اجازت نکاح لے لی اور نکاح کر دیا اس صورت میں اس بیوہ کا نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

الجواب - صورت مسئلہ مذکور بالا میں نکاح ہو گیا کما فی التامی اذ حقیقۃ الرضاء غلام مشروطۃ فی النکاح بصحة مع الاکل والضر والضر الخ شامی جلد ثانی فی الدس المختار وقد نظم فی النص ما یضم مع الاکل فقال طلاق دایلا خطہا من وجعہ نکاحہم استیلا عفون العہد الخ فقط

سوال ۹۶۹ زید نے اپنی دختر بالغہ کا عقد یہ نکاح منقطع ہوا یا نہیں غلاموشی کی کیا حکمتی خالد سے کر دیا نکاح سے ، منٹ کے بعد عمر نے

۱۵ الدس المختار علی حاشیہ المختار باب الوطی ص ۲۳۲ ۱۲ ظفر

۱۶ المختار کتاب النکاح ص ۳۰۰ (قبیل مطلب الخصاص کیلین)

۱۷ الدس المختار علی حاشیہ المختار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التي تضم مع الاکل الخ ظفر

جو لڑکی کا بھائی ہے یہ کہا کہ زینب دختر مذکورہ انکار کرتی ہے زید نے پھر زینب سے دریافت کیا کہ تو نکاح سے راضی ہے یا نہیں اس پر اس نے سکوت کیا۔ اس صورت میں یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

الجواب - اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کما فی الدر المختار فان استاذہ
ہوای الولیٰ اذ دکیلہ اور اصولہ اذ نہ جھا ولیہا و خبر ہا رسولہ اذ فضولی عدل فکتہ
عن رحمہ اللہ فہو اذن یحکم

سوال ۹۰ ایک فرقہ نے پندرہ برس سے کم عمر کی لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اسکی اجازت سے شادی دست ہو گئی کسی یتیم لڑکی کا ماں اور نانی سے مشورہ لے کر بوقت شب اقرار بلوغ حیض کرا کے دکا کہ نکاح پڑھا دیا صحیح کو لڑکی کا چچا نکاح کی خبر سن کر لڑکی کو چھین کر لے گیا اور اپنے بیٹے سے نکاح کر دیا اس صورت میں انکار کرنا لڑکی کا نہد اقرار کے معتبر ہو گا یا نہیں اور کون سا نکاح صحیح ہے ۔

الجواب - در مختار میں ہے کہ مراہقہ کا اقرار بالبلوغ معتبر ہے اور انکار بعد الاقرار معتبر نہیں فلا یقبل جھوٹا بلوغ بعد اقرار مع احتمال حالہ در مختار

وادی مدت لہ اثنتا عشر سنۃ ولہا تسع سنین ہو المختار کما فی احکام الصغار در مختار لہذا نکاح اول صحیح ہو گیا دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے ۔ فقط

سوال ۹۱ عمر خاں فوت ہوئے چار بیٹے اور چھوٹا مانع بھائی کر دے تو دست پر چار بیٹیاں اور دو بیٹیاں چھوڑیں ایک بیوی حاملہ چھوڑی جس کی عمر خاں کے بعد لڑکی پیدا ہوئی۔ اب پہلی بیوی سے دد لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں اور بعد کی بیوی سے دد لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں پچھلی بیوی کے بڑے

بیٹے مجید خاں نے بعد پندرہ سال کے جوڑ کی عمر کے بعد پیدا ہوئی تھی اپنے قبضہ میں لے کر اس کی جانب سے مقدمہ پہلی بیوی اور پہلی بیوی کے جوہداریت تھی مقدمہ طر کر تقریباً بیچاس ہزار کی جائداد حاصل کی۔ اب لڑکی کی عمر ۲۵ یا ۲۰ سال ہے باوجود تقاضا کر نیکے مجید خاں برادر لڑکی اپنی نفع کی غرض سے شادی لڑکی کی نہیں کرتا۔ ایسی صورت میں لڑکی کا دسرا حقیقی بھائی جو مجید خاں سے چھوٹا ہے وہ لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں مجید خاں لڑکی سے بات بھی نہیں کرنے دیتا جو اس کا شمار معلوم ہو۔ ایسی حالتیں کیا کیا جائے

الجواب - مجید خاں کا دسرا بھائی اگر جوان اور بالغ ہے تو وہ لڑکی کو اطلاع کر کے اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر چوں کہ لڑکی بالغہ ہے اس لئے اس سے دریافت کرنا اور اس کی اجازت لینا ضروری ہے اور اس کا کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے اگر نکاح ہونے کے بعد جس وقت جبر اس لڑکی کو پہنچے اور وہ اتکار نہ کرے یعنی اپنی رضامندی ظاہر کر دیوے اور سکوت کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جائیگا

سوال ۹۶ ایک گونگے مرد سے ایک عورت کا نکاح کرنے لگے گونگے سے نکاح درست ہے عورت ازل تو رضامند نہ ہوئی بہت دیر جھگڑنے کے بعد

عورت بولی کہ اچھا کر دو نکاح پڑھا دیا۔ اب وہ نکاح ہوا یا نہیں۔ ؟

الجواب - جب کہ عورت بالغہ نے کہہ دیا کہ اچھا نکاح کر دو گونگے سے اور نکاح کر دیا گیا یعنی ایجاب و قبول رد و رد گواہوں کے ہو گیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہو سکتا ہے۔ نقطہ

سوال ۹۷ میرے محمد صاحب نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح کر دیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے بغیر اجازت اس کے اور اس کی والدہ کے ایک شخص سے

لے لا مجید البانغة انبک علی النکاح منقطة ۱۶ الولایة بانبلوغ فان استاذنھا هو
او وکیلہ الخ فھو اذن الخ رائد الخ رائد علی حاشیہ مختار باب نفی الخ رائد الخ رائد

کہ دیا۔ لڑکی سخت ناخوش ہوئی اور ناخوش ہے لڑکی یہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ اس سے نکاح ہوتا۔ لڑکی کا نام یوسف زماں عرف جیا ہے نکاح اس کے باپ نے صرف جیا کے نام سے کیا ہے۔ یہ نکاح جائز ہوا یا کیا؟

الجواب۔ لڑکی کے باپ کو اپنی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جبکہ لڑکی بالغ ہو تو لڑکی کو اطلاع کرنا اور اجازت لینا ضروری ہے اطلاع ہونے پر اگر لڑکی نے سکوت کیا اور نکاح کو رد نہ کیا تو نکاح منع ہو گیا۔ اگر دل میں لڑکی ناراض رہی لیکن اطلاع ہونے پر خاموش ہو گئی تو نکاح منع ہو گیا اور اب اگر انکار کرے تو نکاح باطل نہ ہو گا باپ نے اگر صرف جیا نام لیا تب بھی نکاح ہو گیا۔

سوال ۹۷۴ بیوہ ہندہ کے والدین بیوہ بالغہ کے نکاح میں والد کی حاضری ضروری نہیں

موجود ہیں کیا ان کی غیر حاضری میں نکاح جائز ہے کیا بلا مرضی بیوہ کے اسکا نکاح جائز ہو سکتا ہے

الجواب۔ والدین کی حاضری بیوہ بالغہ کی نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے لیکن بلا رضائے بالغہ کے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔ فقط

سوال ۹۷۵ ایک عورت بالغہ کو چند اشخاص نے دہریہ

زبردستی کا نکاح جس کو عورت نے قبول نہیں کیا دست نہیں

جبراً گھر سے نکال کر ایک شخص کے ساتھ نکاح کر دیا بھروسہ شاہان

آیا یہ نکاح صحیح ہے یا ناجائز اور اس عورت کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ غیر نسخ کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اگر اس بالغہ نے اجازت نکاح کی نہیں دی اور نہ بعد نکاح کے

راضی ہوئی اور نہ اجازت دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا قال فی الدسائیس انما ان استاذنھا

لہ فانما استاذنھا وای الولی وھو السنۃ ادکیلہ اور سولہ اور نہ جھا دیلھا و اجبرھا و سولہ

اد فضولی فکنت عن ریحہ فحارۃ الخ فھو اذن الخ و لھا استاذنھا فی معین خیرات ثم نہ جھامنه

نکحت صح فی الامم بخلاف ما لو بلغھا فودت ثم قالت رضیت لم یجز بمطلانہ بالتم والد الخار علی ہاش

والتمار منہ باب الولی انظر لہ ینقذ نکاح الحرة بالغۃ برضائھا وان لم یقن علیھا ولی

غیر الاقرب کا جنسی لفظ عبرۃ لیسکو تھا بلابد من القول کا لشیبہ البالغۃ الخ اور اگر مطلب کراہ
کا یہ ہے کہ جبراً لکرا یا عورت سے ایجاب یا قبول کے الفاظ دربرد شاہدین کے کہلانے تو اس سے
نکاح منع ہو جا رہا لہذا یہ صحیح النکاح مع الاکراہ ای الا ایجاب اوالقبول مکمل الحدیث ثلث
حد من جد و بن لہن جد الحدیث فقط

سوال ۹۶۶ زید کی لڑکی بیوہ ہو گئی تو اس کے شوہر کا چھوٹا بھائی
بیوہ بالغہ خود مختار ہے دیور حداثہ نہیں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے لڑکی انکار کرتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی کا
حد اس کا دیور ہے صحیح ہے یا نہیں اور لڑکی کا نکاح جبراً اس سے ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب۔ اب یہ لڑکی خود مختار ہے بعد عدت گذرنے کے جس سے
چاہے نکاح کر سکتی ہے کسی کو رد کنے کا حق نہیں اس کے خاوند کے چھوٹے بھائی کا حق اس پر
نہیں۔ لوگوں کا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ جبراً وہ نکاح میں لا سکتا ہے فتاویٰ قاضی خاں میں ہے دلا

یزوج البکر البالغۃ البہا علی کثر منہ خلافاً للشافعی و فی الشیب لا یزوج بالاجماع

سوال ۹۶۷ زید نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا جو عاقلہ بالغہ
نکاح حرام اور باطل ہے حرہ۔ عالمہ ہے اور ضروری شرائط مثل ہر وغیرہ دلی جائز الدین

سے ملے کئے مگر ایجاب و قبول کے وقت صرف مد گواہ موجود تھے عند الخفیہ نکاح ہوا یا نہیں
اگر ہوا اور الدین نے اپنی ناراضی ظاہر کر کے جبراً ہندہ کا نکاح بکر سے کر دیا حالاں کہ ہندہ
نے نہ خلع کرایا نہ زید نے طلاق دی۔ بکر سے نکاح ہوا یا نہیں ؟

الجواب۔ مرہ عاقلہ بالغہ اپنے نکاح کی خود مختار ہے اگر وہ اپنا نکاح اپنی
رضامندی سے کفو میں کرے تو نکاح صحیح ہے اور کوئی دلی اس کو نسخ نہیں کر سکتا۔ بس اس

لہ الدر المختار علی هامش ج۱ المختار باب الاول فی غیر لہ الدر المختار علی هامش
ج۱ المختار باب الاول فی غیر لہ قاضی خاں علی هامش الفتاویٰ الہندیۃ فصل فی

صورت میں جو نکاح باپ نے جبراً بکر سے کیا وہ باطل و حرام ہے البتہ اگر وہ بالغہ اپنا نکاح غیر
 کفو میں بدون رضا مندی دلی کے کرے تو بقول مفتی بہ وہ نکاح فاسد ہے قال فی الدہ المختار
 ہواہی الولی شرط صحۃ نکاح صغیر الخ لا مکلفۃ فنفذ نکاح صحیح مکلفۃ بلا رضی دلی الخ ولہ الامت
 فی غیر الکفو الخ ولفتی فی غیر الکفو بعدم جواز اصلادہو المختار للفتویٰ لفساد الترمز
 الخ فی الشامی قولہ دہو المختار للفتویٰ وقال شمس الائمۃ وھذا اقرب الی الاحتیاط کذا
 فی تھمیم العلامۃ قاسم الخ ص ۲۹ ج ۲ فقط

سوال ۹۶ ایک جوان لڑکی بالغہ نے اپنا
 باپ نے جو زبردستی کیا وہ جائز نہیں | نکاح اپنی قوم کے لڑکے سے خود دگواہوں کے سامنے
 کرایا کچھ عرصہ کے بعد اس کے والد کو خبر ہوئی اس نے بلا طلاق شوہر ادا کے دوسرے
 شخص سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ لڑکی کے باپ اور معلم نکاح
 خواں کے لئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب۔ اگر عورت اور خاندان کے علاوہ دو گواہ مسلمان اور موجود تھے اور ان کے
 سامنے نکاح ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا دوسرا نکاح جو باپ نے کیا بدون طلاق دینے شوہر ادا
 کے صحیح نہیں ہوا۔ اور باپ اور معلم جس نے باوجود علم نکاح ادا کے دوسرا نکاح پڑھا گنہگار ہوئے
 توبہ کریں اور نکاح اس معلم وغیرہ کا نہیں ٹوٹا۔ فقط

سوال ۹۷ ایک لڑکی بالغہ کا نکاح بلا رضا لڑکی کے
 والدہ اور دیگر دارثوں نے کر دیا جس وقت لڑکی کو
 خبر ملی تو وہ بہت روتی پٹی اپنے گھر پر آئی اور کہا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے یہ نکاح
 ہوا یا نہیں۔؟

الجواب۔ دیکھو روایات ابولی میں دیکھیں نظر ۵۲ ولا یجوز للولی اجباراً بیکم البانۃ علی
 النکاح الخ لانھا حرة فلا یكون للغير ولاية الاجبار (بدایہ ماہ نادیا رحمۃ اللہ علیہ)

سوال ۹۸ ۲۔ قاضی نکاح خواں اددس میں آدمی

گواہی دیتے ہیں کہ لڑکی نے ادا اس کے دارثوں نے اجازت دی تب نکاح پڑھا ہے۔ لڑکی کہتی ہے کہ ہم نے اجازت نہیں دی یہ کام زبردستی ہوا ہے قاضی کہہ چکے نماز جائز ہے یا۔ اس اور نکاح اس کا رہا یا نہ ادا شرکاء نکاح کے لئے کیا حکم ہے۔؟

الجواب ۱۔ وہ نکاح باطل ہو گیا

۲۔ اگر لڑکی کی اجازت دینے کے دو گواہ ثقہ و معتبر موجود ہیں تو اجازت لڑکی کی ثابت ہوگی اور انکار اس کا معتبر نہیں ہے نکاح ہو گیا۔ فقط

سوال ۹۸ ۱۔ بالغہ کے دلی ماموں ادا خالہ نہیں ہیں ایک لڑکی جس کی عمر پندرہ سال ہے

ادا اس کی چھوٹی ہمشیرہ کی عمر سات سال ہے ان کے والدین فوت ہو چکے ہیں والدین کے قریب تر رشتہ دار نہ ہونے کی وجہ سے ماموں و خالہ لڑکیوں مذکورہ کو اپنی ہمراہ لے آئے بڑی لڑکی کی منگنی ایک شخص سے کردی۔ بعد میں ایک شخص مبلغ تین سو روپے دینے والا ملا ماموں و خالہ نے پہلے منسوب شدہ شخص کو انکار کر دیا ادا زیادہ رقم دینے والا شخص سے نکاح کرنا چاہا۔ چنانچہ یہ خبر لڑکی بالغہ کو پہنچی اس نے ماموں و خالہ سے طہیدہ ہو کر پہلے شخص سے عقد شرعی کر لیا۔ کیا لڑکی ایسا کر سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کے دلی ماموں و خالہ ہیں یا بڑی ہمشیرہ دلی ہے۔؟

الجواب۔ جب کہ وہ بڑی لڑکی بالغہ ہے تو اس نے اپنی رضامندی سے جو نکاح اپنا کفو میں کیا ہے وہ صحیح ہو گیا۔ ماموں و خالہ کو کچھ اختیار ادا دلالت اس پر نہیں ہے اور چھوٹی لڑکی کی دلی اس کی بڑی بہن ہے ماموں و خالہ اس کو بھی دلی نہیں ہیں۔ فقط

۱۔ لا یجوز نکاح احد علی بالغہ صحیحۃ العقل من اب و سلطان بغیر اذنها بکلی کانت و شیا فان فعل ذالک فالنکاح موقوف علی اجانتھا یا اجانتھا جازوان من تہ بطل دعا لکری باب مصطفائی رابع فی الاولیاء و میتلہ (ظفر علیہ) نفذ نکاح حق مکلفہ بلا علی دعا لکری مصطفائی باب الاولیاء و میتلہ (ظفر علیہ) الولی فی نکاح رابع ۹۵

دس برس کی لڑکی جب کہ حنفی آتا ہے | سوال ۹۸۲ | دس برس کی لڑکی کا نکاح اس کے
 کو مانا جائیگا اس کا نکاح اسکی مرضی سے ہوگا | دادانے کو دیا جب اس کو خبر ملی تو انکار ظاہر کیا کہ میں
 بالغ ہوں مجھ کو حنفی آتا ہے۔ کیا ایسے انکار سے نکاح منع ہو جائیگا یا نہیں اور اس کے بلوغ کو
 ثابت کر لے کیلئے اس کا قول معتبر ہے یا ادلہ شہادت کی ضرورت ہے۔

الجواب - وہ مختار میں ہے دادنی مدتہ لہ اثنتی عشرة سنة ولها تسع
 سنین الخ فان ساءق بان بلغا هذا السن فقال لا بلغا صدقا ان لم یکن بھما الظاہ
 الخ۔ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ قول لڑکی مرا مہتم کا دربارہ بلوغ معتبر ہے اگر قرآن سے
 اس کا کذب ظاہر نہ ہو زاد جب اس نے نکاح سے انکار کر دیا تو نکاح صحیح نہیں۔ بغیر
 باپ بھی بالغ لڑکی کی اجازت کے | سوال ۹۸۳ | ہندہ بالغہ ادلہ مادہ ہندہ یہ چاہتی ہیں کہ
 بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا | ہندہ کا نکاح غیر مجلہ ہو ادلہ ہندہ راضی نہیں ہوتا اگر
 ہندہ بلوغ نزاع کے دوسری لڑکی میں علی حاد سے تو ایسی حالت میں ہندہ کی عدم موجودگی میں
 باپ اس کا نکاح کر سکتا ہے ادلہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - بالغہ کا نکاح خود اسی کی اجازت سے ہو سکتا ہے جب کہ وہ کفر
 میں نکاح کرے ادلہ اس کا باپ بلا اس کی اجازت کے اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط
 بالغ لڑکا لڑکی جو ہم کفر میں بغیر مرضی | سوال ۹۸۴ | ایک لڑکے ۲۴ سالہ کا رشتہ ایک
 والدین نکاح کر سکتے ہیں | لڑکی ۱۱ سالہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد بغیر مرضی لڑکے کی شادی

(رقیہ مس۱) العصبۃ بنفسہ بلا توسط انتی علی ترتیب الامرث والحجب الخ فان لم یکن
 عصبۃ فالولاية لام الخ ثم للاخت لاب الخ ثم لزوج الارحام العات ثم لاقوال ثم
 الخالات (ادلہ الخاری علی باش بدلتا باب ۲۲۲ و ۲۲۳) بغیر لہ ینقصد نکاح الحرة العاتلة
 برضاء ہاوان لم یعتد علیہا ولی بکرا کانت (دنیبا) باب اللدایا: ص ۲۲۲) بغیر

لہ اذ حقیقۃ الرضا غیر مشروطۃ فی الانکاح لصحتہ مع الاکراه والہیولہ الخ قولہ فی النکاح
 (شامی ج ۲ ص ۲۲۲) جائز

دوسری جگہ کردی چند جہات سے بوقت نکاح لڑکا انکار نہ کر سکا لیکن پہلی لڑکی سے اس کو محبت رہی اور لڑکے نعل نا جائز ہوا اور عشق میں کمی نہیں یہ دونوں عثمانی ہیں اگر دونوں کا خون کر دیا جائے تو بیجا حرکت تو نہیں ہے اگر شادی کی جائے تو کس کس کی فشار ہوئی چاہیے۔ فقط

الجواب - ماہذا انان کو جائز نہیں ہے اور نکاح دوسرا اس لڑکے کا لڑکی مذکورہ سے صحیح ہو سکتا ہے نکاح کر دیا جائے اور جبکہ لڑکی سترہ برس کی ہے تو وہ بالغہ ہے اس کی رضا مندی سے اس کا نکاح شوہر مذکور سے ہو سکتا ہے اور چونکہ دونوں لڑکا و لڑکی ہم قوم و ہم کفر میں تو اگر لڑکی کے والدین وغیرہ کی اجازت نہ ہو تب بھی نکاح ہو سکتا ہے اور اگر والدین راضی ہوں تو بہت اچھا ہو۔ فقط

سوال ۹۸۵ اگر لڑکی بالغہ ہے اور اس کی

مرضی نہیں ہے۔ اگر کسی طرح اقرار کر لیا جائے تو نکاح ہو جائیگا یا نہیں؟

الجواب - نکاح ہو جاتا ہے اور عدت کو اختیار نسخ نکاح نہیں ہے اور شوہر کے گھر نہ جانے سے بھی نکاح نہیں ٹوٹتا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلاث جدھن جدٌ دھولھن جدٌ النکاح والطلاق والرجعة الحدیث ادکما قال۔

سوال ۹۸۶ ایک شخص نے اپنی پوتی ناما بالغہ کا نکاح باپ کی عدم موجودگی میں بالغہ کا نکاح اگر دادا کر دے تو کیا حکم ہے اپنے بیٹے یعنی لڑکے کے باپ کی عدم موجودگی میں کر دیا ہے۔ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب - صغیرہ کا باپ جبکہ موجود نہ ہو اتنی دودھ ہو کہ اس کے انتظار میں کفو طالب کے فوت ہو نیکان خوف ہو یعنی وہ انتظار نہ کر سکتا ہو تو دادا دلی صغیرہ کا ہے اسکا

۱۰ منعقد نکاح الحرة العاقلۃ المبالغة برضا ثمان لہو یقعد علیہا ولی بکر کانت او ثیباً الخ

(ہایہ اب الدلیار ص ۲۳۳) ظہیر ۱۰ اذ حقیقتہ الرضا غیر مشرطہ فی النکاح لصحة مع الزکر عن الخیر
والقیل لاکرم علی ان تزوجه بالف و مہر مشاعاً علی الف خرجھا اولیاءھا مکرھین فالنکاح جائز
(رد المحتار ص ۲۶۳ کتاب النکاح ظہیر، ۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۸۵)

کیا ہوا نکاح صحیح ہے۔ فقط

سوال ۹۸۷ ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ اور حقیقی دادا کے بھائی نے لڑکی کے چچا حقیقی کی پوشیدگی میں جو شہر ہی میں تھا اور اس نکاح سے لاعلم تھا کر دیا بعد کو جب لڑکی کے چچا کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو اس نے نامنظوری کا اظہار کیا۔ لیکن کچھ دنوں کے بعد راضی ہو گیا تو یہ نکاح صحیح ہوا یا نہ؟

الجواب۔ اس صورت میں جب کہ باپ دادا حقیقی موجود نہ تھا تو چچا دلی نابالغہ کا ہے والدہ اور دادا کا بھائی دلی نہیں ہے پس جبکہ چچا نے نکاح کی خبر سن کر انکار کر دیا وہ نکاح نسخ ہو گیا۔ بعد میں راضی ہو نیسے پھر وہ نسخ شدہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

سوال ۹۸۸ مسافر رمضان نابالغہ کا باپ مولانا بخش فوت کا اندیشہ ہو تو دلی ابعد نکاح کر لگتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں جب کہ باپ دادا حقیقی موجود نہ تھا تو چچا دلی نابالغہ کا ہے والدہ اور دادا کا بھائی دلی نہیں ہے پس جبکہ چچا نے نکاح کی خبر سن کر انکار کر دیا وہ نکاح نسخ ہو گیا۔ بعد میں راضی ہو نیسے پھر وہ نسخ شدہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط

سوال ۹۸۹ مسافر رمضان نابالغہ کا باپ مولانا بخش فوت کا اندیشہ ہو تو دلی ابعد نکاح کر لگتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ دلی اقرب رمضان کا اس صورت میں اس کا باپ مولانا بخش ہے اور بصورت موجود نہ ہونے دلی اقرب عصبات کی والدہ بھی دلی نکاح نابالغہ کی ہو سکتی ہے پس اگر مولانا بخش بہت دیر تھا اور اس سے اجازت منگوانے میں کفو حاضر کے فوت ہونے کا اندیشہ تھا تو والدہ کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہے اور اس حالت میں کہ نکاح نابالغہ کا باپ دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی کرے۔ لڑکی کو بعد بلوغ کے نسخہ نکاح کا اختیار ہوتا ہے

۱۔ وللولی الابعد التزوج بغیبة الا اقرب مسافرا تنصیر فی الملتقى ما لم ينتظر الكفو
الخاطب جوابہ (در مختار) فلو كان الغائب ابا عا د لها جدر وعمر فالولاية لجد (رد المحتار باب ۲۷۷)
۲۔ فلو زوج الابعد حال تمام الا اقرب توقف علی اجازتہ راہ التمسار علی باش (رد المحتار باب ۲۷۷)
مخلاف ما لو بلغها فرت ثم کالت مرضیت نمری بطلانہ بالمر (ریاض الصبیح) ظفر

لیکن اس نسخ کے لئے قصار قاضی شرعی شرط ہے جو کہ اس زمانہ میں مفقود ہے لہذا حکم کیا جا دیکھا کہ والدہ کا کیا ہوا نکاح جو کہ بغیوتہ معتبرہ والد ہوا صحیح ہے اور بلا رقصار قاضی کے وہ نسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

سوال ۹۸۹ اگر پدر نابالغہ مفقود النجر باشد
 ادب حجاب کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یا نہیں |
 برادران پدر ہست یا نہ؟ و نکاحیکہ اوشان بہ غیبتہ پدر کنند اگر پدرش واپس آید آن نکاح راضی کردن می تواند یا نہ؟

الجواب - ہر گاہ پدر مفقود باشد برادران را دلالت نکاح نابالغہ ہست
 و نکاحیکہ اوشان کردند پدر بعد واپس آمدن اور اس نسخ نمی تواند کرد۔

سوال ۹۹۰ اگر باپ اپنی نابالغہ کا نکاح کسی غیر
 غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے یا نہیں | کفو سے بغیر رضامندی برادری و رشتہ داران طبع نفس
 کی وجہ سے کر دے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب - ولی نابالغہ لڑکی کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور اگر باپ
 غیر کفو میں بھی اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کر دیوے تو صحیح ہے لیکن یہ شرط ہے کہ باپ معرّف
 بہ سہر الاختیار نہ ہو یعنی بدخواہی سے لڑکی کا نقصان نہ کرے۔ ہذا فی الدر المختار۔

۱۔ لمّا حیّیاً، الفصحی بالبلوغ أو "علم بالنکاح بعد الذی بشرط القضا للفقہ رد مختار حاصلہ
 انہ اذا کان المذبح للصغیر والذی یزوّج غیر الاب والجد فلہما الخیار بالبلوغ أو العلم بہ
 فان اختار الفصحی لا یشیت الفصحی الا بشرط اعتناء رد المختار باب اول ص ۲۲۲ ظفر

۲۔ ولولی الاب بعد التزوّج بغیبتہ الا قرب الخ ولا یبطل تزویجہ السابق لبعود الاقرب
 لحصولہ بولایۃ والد المختار ہی باش المختار باب اول ص ۲۲۲ و ص ۲۲۳ ظفر ۳۔ ولزم النکاح ولو
 بغبن فاحش او رجھا بغیر کنوان کان اولی ابا وجد انہ یعرف منہا سہر الاختیار ہی جائزہ و فسقا
 (بقیہ ص ۹۹)

سوال ۹۹ نابالغہ کا باپ دباؤ میں آکر ایک شخص سے کر دیا تھا اس کی زوجہ اور عزیز واقارب ناراض تھے ایک دن جنگل میں چار آدمی اکٹھے ہوئے اور لڑکے کو ساتھ لائے اور بیٹی والے کو بلا کر دباؤ دیکر نکاح کر لیا نکاح ہوا یا نہیں؟

الجواب - اس صورت میں جب کہ نابالغہ لڑکی کے باپ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ہو گیا۔ اگرچہ باپ نے دوسرے لوگوں کے دباؤ سے نکاح کیا ہو پس اب وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

سوال ۹۹ نابالغ لڑکا جس کی عمر چھ ماں ہو اور دست ہے دوبارہ نکاح کیفرت نہیں کی ہے اور نابالغہ لڑکی کی عمر پانچ سال کی ہے انکا نکاح پڑھا دیا گیا لیکن لڑکا لڑکی کہہ ہیں پڑھ سکتے اور لفظ قبول اچھی طرح نہیں کہہ سکتے ہیں اس صورت میں بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الجواب - جبکہ وہ دونوں بچے مسلمانوں کی اولاد میں تو بوقت نکاح ان کو کلمہ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ان کا ایجاب و قبول معتبر ہے بلکہ ان کے اولیائے ایجاب و قبول سے نکاح منع ہو جائیگا اور بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت نہ ہوگی اور اس وقت دونوں کے دلیوں نے ایجاب و قبول نہیں کیا صرف بچوں سے کہلا دیا تو اب تجدید نکاح ضروری ہے۔ فقط (جب خود دلیوں نے کہلوا یا تو یہ دلیل ہے کہ انھوں نے

بقیہ ص ۹۸) وان عرف لا (درمآر) وفي شرح الجمع حتى لو عرف من الاب سوء الاختيار لسفه

ادلعيه لا يجوز عقد اجماعاً رند المآر باب الولي ص ۳۳ ظفر

ل فان نرجها الاب اداجد يعني الصغير والصغيرة فلا خيار لها بل بلوغها لا نهما كما ملا الا

واخر الشفقة (بما يات في باب في لاديار ص ۲۹) فير ص ۵ ولولي انكاح الصغير والصغيرة جبراً

ولو شبا دنم النكاح ولو بعين فاحش (الدرمآر ص ۱۵) رند المآر باب الولي ص ۳۳ ظفر

اپنی رضا کے بعد ایسا کیا یا ان کے حکم سے کیا یا اجازت سے اددلی کا اس قدر کہنا ایجاب و قبول میں کافی ہے۔ اس لئے ہمارے ملک میں رواج یہ ہے کہ بچی کے داند قاضی سے کہتے ہیں میری لڑکی کا ان کے اس لڑکے سے نکاح کر دیجئے۔ لڑکے کا باپ بچے سے کہتا ہے بیٹا کہہ میں نے قبول کیا اددہ خود مجمع کے سامنے کہتا ہے۔ (داشر اعلیٰ ظفر)

سوال ۹۹ ایک لڑکی کی عمر تیرہ یا چودہ سال ہے نابالغہ کا نکاح بلا مرضی دلی درست نہیں ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کر سکتی ہے اس کا باپ دادا یا حیات میں دادا دتایا نے مشورہ کر کے لڑکی کا نکاح خفیہ کر دیا ادد پہلے لڑکی کے باپ نے دوسری جگہ نسبت کر دی تھی۔ آیا بلا اجازت باپ کے یہ نکاح صحیح ہو سکتا ہے؟

الجواب۔ اگر لڑکی بالغہ ہے مثلاً اس کو حیض آگیا ہے تو خود لڑکی کی اجازت و رضا سے اس کا دادا یا تایا وغیرہ نکاح اس کا کر سکتے ہیں اور نکاح صحیح ہے اور اگر لڑکی نابالغہ ہے جیسا کہ اس کی عمر سے ظاہر ہے تو بدن اس کے باپ کی اجازت کے دادا ادد یا نکاح بموجودگی باپ کے نہیں کر سکتے ادد نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر وہ جائز رکھے تو صحیح ہوگا اور اگر انکار کرے تو باطل ہوگا۔ ادد لڑکی کے بالغہ ہونے کی علامت اول تو حیض وغیرہ علامات کا ظاہر ہونا ہے اگر کوئی ایسی علامت موجود نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغہ شمار ہوتی ہے۔ فقط

سوال ۹۹ کیا نابالغان کی نانی جو نہ صرف نانی بلکہ دھی اور قائم مقام دھی نابالغان کے پدر متونی کہے۔ یعنی وصیت کر مر اٹھا کہ نانی نابالغان کی پرورش کرے گی اور کہا تھا کہ ان کی دلی بعد مرنے میرے کے تم دلی ہو۔ اس صورت میں ایسی نانی جو بمنزلہ قائم مقام کے ہے اس کے مقابلہ میں نابالغان

لہ فلونہ ج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (در مختار) فلا یکن سکوتہ اجاز
لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد بآلہ یروض صریحاً ادد لالہ (لہ المختار باب بی عیہ و بیہ)

تایا زاد بھائی کو ناہانغان کے دلی ہونے میں ترجیح ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب - اس صورت میں تایا زاد برادر دلی ناہانغان کا ہے۔ نانی دلی نہیں اگرچہ وہ دمی ہو۔

سوال ۹۹۵ زید کی ماں زید کی لڑکی کا نکاح خالد نہیں کر آیا باپ کی ماں اصرار کرتی ہو کیا حکم ہے کے ساتھ کرنا چاہتی ہے جس کو زید قرین مصلحت نہیں سمجھتا اگر زید اپنی ماں کے کہنے پر عمل نہ کرے تو گنہگار ہو گا یا نہیں۔ ؟

الجواب - اس صورت میں دلی نکاح دختر کا زید ہے شریعت میں زید کو دلالت نکاح دختر خود حاصل ہے۔ پس اگر زید اپنی دختر کا نکاح خالد سے کرنے میں مصلحت نہیں سمجھتا اور دختر کے حق میں یہ امر اس کو بہتر معلوم نہیں ہوتا تو مصلحت دختر کو مقدم سمجھیں اور نکاح نہ کریں اور اپنی والدہ کی رائے کے خلاف کرنے میں اس پر اس وجہ سے پتھر مواخذہ نہ ہو گا اور زید اس وجہ سے اپنی والدہ کا نافرمان نہ ہو گا۔ فقط

سوال ۹۹۶ ایک شخص نے اپنی دختر کی شنگنی اور وعدہ شادی سے انکار کرتی ہے کیا حکم ہے اور دوسرے شخص سے کیا تھا اب لڑکی جوان ہو کہ اس وعدہ اور شنگنی کو نامنظور کرتی ہے۔ شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب - لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے پر بدون رضامندی لڑکی کے اس کا نکاح جائز نہ ہو گا۔ پس جبکہ لڑکی اس شخص سے نکاح ہونے پر راضی نہیں ہے جس سے اسکے باپ نے وعدہ کیا تھا اور شنگنی کی تھی تو باپ کو چاہیے کہ وہاں نکاح نہ کرے اور اگر وہ بلا رضامندی لڑکی کے ایسا کر لے گا تو وہ نکاح نہ ہو گا۔ فقط

۱۰۱ الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ علی ترتیب زمرت و الحجب و زمرت ثم یقدم الاب ثم
الود ثم الاخ الشقیق ثم الاب ثم ابن الاخ الشقیق ثم الاب ثم اخ الشقیق ثم ابنه ثم زمر
باللی میثم میثم (ظیر ۱۰۱) ولا تجبر البالغۃ البکر علی النکاح لانقطاع الولائیۃ بالمیثم (۱۰۲) و زمرت میثم
والجواب اب الولی ص ۱۰۱ ظیر

نہیں ہوا۔ فقط

سوال ۹۹۹ ایک نابالغ لڑکی جس کے والدین اور کوئی وارث نکاح کرے تو کیا حکم ہے اس کے چچا کے پسر کے سوا نہیں جس نے اس کو پرورش کیا ہے لڑکی کی نابالغی کی حالت میں اس چچا کے بیٹے نے اپنی دلالت سے اس لڑکی کے ساتھ اپنا نکاح کیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - جبکہ ولی اقرب اس نابالغہ کا رہی چچا کا بیٹا ہے تو اپنے سے نکاح کر لینا اس کا صحیح ہے کذا فی کتب الفقہ رد المحتار علی ہاشیہ امار باب النکاح ۳۹۳ وغیر

سوال ۱۰۰ ایک یتیم نابالغ لڑکی کے دو چچا حقیقی سفر میں اس کا کیا ہو نکاح دست نہیں تھے اس کی تیسرے چچا مرحوم کے لڑکے نابالغ نے اپنی حجاز اور ہین

کا نکاح غیر خاندان میں کر دیا نکاح سے پہلے جب ان کو خبر ہوئی تھی تو بندہ یہ خط کے انکار کر چکے تھے اور اب بھی اس نکاح کو منظور نہیں کرتے آیا نابالغ بموجود گی چچا کے ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - نابالغ کسی حال میں ولی نہیں ہو سکتا۔ لہذا نکاح مذکور صحیح نہیں ہوا ولی اس نابالغہ کا اس صورت میں اس کا ہر ایک چچا ہے بموجود گی چچا کا بیٹا ولی نہیں ہو سکتا ولی ہے اس کی اجازت **سوال ۱۰۱** زینہ اپنے حقیقی چچا کو اپنی دہمشرگان کے کے بغیر چچا ولی نہیں ہو سکتا نکاح کی اجازت دی چچا نے ان کے نکاح کے دوسری دہمشرگان

لہ الولی فی النکاح العصبۃ علی ترتیب الامرات والحب فیقدم ابن المجنونۃ علی ابیہا لانہ یحبہ حب نقصان وند نماں ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ ثم النعم الشقیق ثم ابنہ المکل ہو لہم اجبار الصغیرین رد المحتار باب الولی ۳۹۴ وغیر لہ بشرط حرۃ و تکلیف (رد المحتار) و احتراز بالحرۃ عن العبد المذکور بالتکلیف عن الصغیر المذکور علی المریعی علیہا ولایۃ من ذکر بانہم لولایۃ لہم علی انفسہم فادلی ان لا یكون لہم ولایۃ علی غیرہم لان الولایۃ علی النکاح و فی الولایۃ علی النفس (رد المحتار باب الولی ۳۹۴) وغیر

نکاح بلا اجازت زید کے اپنے لڑکوں سے کر لیا تو ان دونوں کا نکاح درست ہوا کہ نہیں؟
الجواب۔ نکاح ہر دو ہمیشہ اخیرہ زید کا زید کی اجازت سے ظاہر موقوف ہے اگر
 زید ان کے نکاح کو جائز رکھے گا تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ اگر انکار کر دے گا تو وہ باطل ہو جائیگا۔ فقط
سوال ۱۰۰ عصباء نہ ہوں تو دلائل نکاح مان کو ہے | ایک شخص نے اپنی ربیبہ نابالغہ کا نکاح
 ولایت خود کسی سے کر دیا۔ اس لڑکی کی اس نکاح کو فسخ کرانا چاہتی ہے اس کا دعویٰ شرعاً
 قابل قبول ہے یا نہیں؟

الجواب۔ عصباء کے بعد ولایت نکاح نابالغہ کا مان کو ہے۔ پس اگر شوہر والدہ
 نے بلا اجازت والدہ کے نابالغہ کا کر دیا تو وہ نکاح والدہ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے
 انکار کر دیا تو نکاح مذکور فسخ ہو گیا۔ فقط

سوال ۱۰۱ پھر ادا کیا اس کی ادا دلی ہو سکتی ہے یا نہیں؟
 یا نہیں؟

الجواب۔ جبکہ ان سے اقرب عصبہ نہ ہو تو وہ دلی ہو سکتے ہیں
 بہرہ شمس سے حق ولایت مامل نہیں ہوتا | **سوال ۱۰۲** ایک شخص کی عودت انتقال کر گئی
 باپ دلی ہے پھر باپ پھر پی نہیں ہیں ۲ ۱/۲ برس کی لڑکی چھوڑی اس لڑکی کی اس شخص کی بہن

۱۔ فلان زوج الابد حال قیام الاقرب توقف فی اجازتہ (۲۲۹) فلا یكون سکوۃ اجازتہ
 ۲۔ نکاح الابد وان کا حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً و دلالتہ برضا و رضایہ ابی ص ۲۲۲
 ۳۔ فان لم یکن عصبۃ فابولایۃ لازم راہدہ (۲۲۹) و رضایہ ابی ص ۲۲۲
 ۴۔ نکاح عبد و امۃ نیز اذن السید موقوف علی الاحازۃ کہ نکاح الفصولی صحیح فی البیوع و توقف
 عقودہ کلہا ان لھا مجیز حالۃ العقد و لا تبطل (۲۲۹) و انقضی من یمضی لغيرہ بغير ولایۃ و لا
 دلالۃ و لنفسہ و لیس اھذا (۲۲۹) و رضایہ ابی ص ۲۲۲
 ۵۔ و ترقب الامر و النجب (۲۲۹) و رضایہ ابی ص ۲۲۲

لے گئی ادا اس کی پروسس کی جب لڑکی کی عمر ۱۱ برس کی ہو گئی تب بلا اجازت لڑکی کے باپ کے لڑکی کی پھوپھی اور پھوپھا نے اس کا نکاح کر دیا باپ اور بھائی کی وہاں مرضی نکاح کر سکی نہیں ہے۔؟

الجواب۔ پھوپھی اور پھوپھا کو اختیار اس نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے۔ پس جو نکاح انہوں نے کیا وہ باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہوگا اور اگر باپ انکار کر دے گا تو نکاح باطل ہے جادو کا اور باپ کی موجودگی میں بھائی کو بھی اختیار نکاح کا نہیں ہے۔ فقط

سوال ۱۰۵ ایک نابالغ لڑکے د لڑکی کا نکاح لڑکی کے ماموں کو عصبات و ذوی الفروض کے بعد دلالت حاصل ہوتی ہے ماموں کی دلالت سے ہوا اور ایجاب و قبول کرایا جائز ہو یا نہ؟

الجواب۔ نابالغوں کا نکاح اگر ان کا دلی شرعی حرم کو دلالت نکاح حاصل ہے کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور اگر نابالغوں کی زبان سے ہی دلی ایجاب و قبول کرادے اور دلی اس نکاح کو جائز رکھے تو وہ نکاح بھی صحیح ہے لیکن دافع ہو کہ ماموں حقیقی کی دلالت عصبات اور ذوی الفروض کی دلالت سے موخر ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔

سوال ۱۰۶ ایک شخص نے وصیت کی کہ میری لڑکی میں اس کی وصیت کا اعتبار نہیں کا ناٹھ میری برادری میں نہ کیا جاوے باہر غیر قوم میں کر دیا جاوے۔ اب اس لڑکی کا دارث اس کا چچا ہے۔ اس کو اس لڑکی کا ناٹھ کہاں کرنا چاہیے۔

الجواب۔ اس وصیت کا اعتبار نہیں ہے اولیاء کو اختیار ہے کہ ہم قوم میں جہاں

۱۔ اولیٰ فی النکاح العصبۃ بنفسہ ۱۰۵ علی ترتیب الارث والحب فیقدم ابن المجنونۃ علی ابیہا (در مختار) ثم يقدم الاب ثم ابوہ الفروع ج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی لجانۃ الدار التمار علی باش رد المحتار باب اول ص ۳۳۳ و ص ۳۳۴ نفیر ۱۰۵ اولیٰ فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ ثم لذی الاسحام العتات ثم ازخوال ثم اخالات ثم بنات ازعام (الفاصلۃ ۳) نفیر

سمجھیں نکاح کر دیں متونی کی وصیت کا بالکل خیال نہ کیا جادے کیوں کہ یہ وصیت غیر معتبر ہے۔
سوال ۱۰۰ | **پاپائیں** تودا داولی ہے بھلا
 اس عورت کے پہلے خاندان سے ایک لڑکی نابالغہ ہے لڑکی کی والدہ
 عصبہ عصبہ کے بعد اس نے اجازت نکاح کی دی۔ لڑکی کے دادا نے دلی بننے سے انکار کیا۔ اس صورت میں والدہ کا کیا

ہوا نکاح صحیح ہے یا نہ؟

الجواب - اس صورت میں اگر لڑکی نابالغہ ہے تو دلی اس کے نکاح کا اس کا
 دادا ہے اگر دادا کفو میں نکاح کرے یا نکاح کرے اور مانع ہو اور کوئی دوسرا عصبہ بھی موجود نہ
 ہو تو ماں کو اختیار اور دلائل نکاح نابالغہ کی ہے۔ اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے اگر دادا
 مانع نکاح سے نہیں ہے تو بدون دادا کے اجازت کے وہ نکاح صحیح نہ ہوگا اور اگر لڑکی نابالغہ
 ہے تو خود لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح صحیح ہے۔

سوال ۱۰۱ | **نکاح** میں دلی شرط ہے یا نہیں؟
 ہبہ کا حکم صرف نبی کیلئے (۱۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کے لئے ہبہ کرے، بے مہر
 ہے یا کسی اور کے لئے بھی بے نکاح تو آپ عورت پر تصرف کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ حکم صرف
 نبی کے لئے ہے یا امت کیلئے بھی؟

الجواب - (۱) نابالغہ کیلئے دلی شرط ہے اور بالغہ کے لئے دلی ہونا سنت اور
 مستحب ہے اور لا نکاح الا بولی اس صورت میں محمول ہے کمال نکاح پر۔

۱۔ دلیس للوصی من حیث هو وصی ان ینزع الیتیم مطلقا وان اوصی الیہ الاب بذاتک
 علی المذہب (الدر الثمار علی ہاشم و التمار باب بولی ص ۳۳) نظیر ۲۔ ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم
 الاخ الشقیق الخ فان لم یکن عصبہ فالولاية للام (الدر الثمار علی ہاشم و التمار باب بولی ص ۳۳) نظیر
 ۳۔ وصی صانومان ولاية ندب علی المكفہ ای المانعة للعائلة ولو بکل ولاية اجداد علی نصیلة
 ولو تباہد وراى الولی شطحة نکاح صغیر و مجنون و رقیق (المکفہ) (الدر الثمار علی ہاشم و التمار باب بولی ص ۳۳)

(۲) یہ حکم خاص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔

سوال ۱۰۰۹ | ہجازاد بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا ہجازاد بھائی دلی نہیں ہو سکتا ۲۳ سال کے مقابلہ میں نابالغان کے دلی ہونے میں ان کا چچا بعد یعنی ان کے باپ کا چچا زاد بھائی ترجیح دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب - نابالغان کا دلی اس صورت میں تایا کالپس ہے۔ باپ کا چچا زاد بھائی دلی نہیں ہے۔ فقط

سوال ۱۰۱۰ | اگر ہندہ بالغہ کے پردے نے زید کو دکیل بنایا اور نکاح کر دیا کیا حکم ہے اندر زید نے بلا اجازت ہندہ کے نکاح اس کا پڑھایا بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح کی ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے یا نہیں۔؟

الجواب - اگر ہندہ بالغہ کے پردے نے زید کو دکیل بنایا اور زید نے بلا اجازت دئے ہندہ کے نکاح اس کا پڑھ دیا۔ بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح کی ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے اور سکوت اس کا اجازت ہے۔

نہ جہاد لہما را خبر ہمار مولہ اذ فضلی علی فسکت عن رءۃ محارمہ اذ فہکت فلیستہ

اذا سمعت اذ بکت بلا صوت الی قولہ فہو اذن (در مختار علی ہوا مثل شامی)

سوال ۱۰۱۱ | ایک لڑکی بارہ تیرہ سال کی ہے چچا، اموں، اباں، موجود ہیں چچا شریک خد سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے اس کا باپ انتقال کر گیا۔ لڑکی کا اموں اور چچا

دواں موجود ہے۔ لیکن چچا اس کے عقد میں شریک ہو بیسے انکار کرتا ہے اس حالت میں کس کی دلائت سے نکاح ہو سکتا ہے؟

لہ الدر المختار علی حاشیہ من المختار باب الولی ص ۲۲۲ ظفر

لہ الدر المختار علی حاشیہ من المختار باب الولی ص ۲۲۲ ظفر

الجواب۔ اگر چاکھڑ میں مہر مثل کے ساتھ نکاح کر نیے انکار کرتا ہے اور کوئی دوسرا ولی مصیبت بھی موجود نہ ہو تو والدہ کو دلالت نکاح ناما لے کر حاصل ہے ورنہ غمار میں ہے ورنہ ثبت لا بعد الہ التزوج بمحض الاختیار ای ہا متناہ عن التزوج اجماعاً الہ در مختار

نابالغہ کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں | سوال ۱۰۱۲ | پدر اختیار نکاح دختر نابالغہ

خود بہت یا نہ؟ و نکاح حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بعمیر چند سال شدہ

الجواب۔ پہلا اختیار نکاح دختر نابالغہ خود بہت و نکاح حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بعمیر ہفت سال شدہ است کہانی حدیث رواہ مسلم رعن عروۃ عن عائشہ قالت ان ابنتی علیا کتھ طیبہ مسلمہ تزوجہا دھمی بنت سبع سنین و نفقت الیہ دھمی بنت تسع سنین الحدیث مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۱

ولی مصیبت چھیرے چچا کی رضا کے خلاف

ملنے نے نابالغہ کا نکاح کیا دھمی یا نہیں | سوال ۱۰۱۳ | ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ نے بموجودگی اس کے چھیرے چچا اور نابالغہ بھائی کے اور بدون رضامندی ان دونوں کے کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور دوسرا نکاح لڑکی کا دست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا ولی رشتہ کا چچا ہے بھائی بسبب نابالغہ ہونیکے ولی نہیں ہے پس بدون رضامندی چھیرے چچا کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہوا۔ اگر اس نے ماں کے نکاح کئے ہوئے کو باطل کر دیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو دوسرا نکاح اس لڑکی کا دست ہے۔

بلا اجازت جو نکاح ہوا وہ موقوف ہے | سوال ۱۰۱۴ | زید کا سوتیلے لڑکا اپنے نکاح کے موقع پر راضی نہیں ہے۔ باہر کسی شہر میں لڑکھری پر ہے زید چالیس پچاس آدمیوں کا جگر لیکر

۱۰۱۴ | الدما المختار علی حاشیہ المختار باب الولی ص ۳۳۳ ۱۲ نظیر

۱۰۱۵ | قطع لا بعد حال قیام الاختیار توقف علی اجازتہ لوالد المختار علی حاشیہ المختار باب الولی ۳۳۳ نظیر

بکر کے گھرجاتا ہے تاکہ اپنے سوتیلے بیٹے کا حق بکر کی لڑکی سے کرے حسب معمول نکاح پڑھا گیا اللہ نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف سے جو حاضر نہیں تھا قبول کیا لیکن جب لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی نوبت آئی تو بکر نے یہ کہہ دیا کہ لڑکی ناہالہ ہے اس پر لڑکی سے اجازت حاصل نہیں کی گئی حالانکہ لڑکی اس وقت قائلہ بالہ تھی۔ ایسی صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

الجواب۔ لڑکے کو جس وقت یہ اطلاع اور خبر پہنچے گی کہ میرے سوتیلے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکی سے کر دیا ہے تو اگر اس وقت وہ نکاح مذکور کو جائز دیکھے بشرطیکہ وہ لڑکا بالغ ہو تو وہ نکاح صحیح ہو جائیگا۔ کما ہو حکم نکاح الفضولی۔ اسی طرح لڑکی کو اگر جب وہ بالہ ہے اور (قبل نکاح اس سے اجازت لی گئی) جس وقت خبر نکاح کی پہنچے گی کہ میرے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکے سے کر دیا ہے اور وہ سکوت کر لے گی تو نکاح صحیح ہو جائیگا الغرض نکاح مذکور موقوف ہے۔ لڑکے اور لڑکی کی اجازت پر مگر لڑکی کا سکوت بھی اس صورت میں اجازت شمار ہوتا ہے جیسا کہ درنما میں ہے اور جہاد یلہا داخرا مولانا رضوی عدل فسکت عن حرجہ فحاشا لہ فی نفاذہ فقط

سوال ۱۰۱۵ تین گواہوں نے جو ان بیوہ عورت کی رضامندی سے جو نکاح ہوا درست ہے بعد کا انکار معتبر نہیں حاصل کر کے نکاح خواں سے کہا کہ وہ عورت یہ اقرار کرتی ہے کہ بعوض دد سولہ پہر کے میرا نکاح کر دو۔ اس پر نکاح خواں نے نکاح کر دیا شرفایہ نکاح ہوا یا نہیں۔ دد گھنٹہ بعد آپس کی رضامندی سے عورت انکار کرتی ہے؟

الجواب۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط (بعد کا انکار قابل اعتبار نہیں جبکہ گواہ موجود ہیں۔ ظفر)

سوال ۱۰۱۶ عورت کس عمر کو پہنچ کر اپنے نفس کا انقیاد رکھتی ہے (۲) عورت کے بالہ ہونے کی کوئی عمر مقرر ہے یا ایک بار محض آنا بلوغ کہتے ہیں؟

لہ الدر المختار علی هامش شوالی ص ۳۱۰ و ۳۱۱ ظفر

الجواب - (۱) پندرہ برس کی عمر جس وقت پوری ہو جاوے اس وقت عورت بالغہ شرعاً شمار ہوتی ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آ جاوے تو اسی وقت بالغہ ہو جاوے گی۔
 (۲) غرض یہ ہے کہ اگر حیض وغیرہ کوئی علامت بلوغ پائی جاوے تو اسی وقت بالغہ ہو جاوے گی اور اگر حیض وغیرہ نہ آوے تو پندرہ برس پورے ہونے پر بالغہ شمار ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

سوال ۱۰۱ والدین لڑکے یا لڑکی کی شادی والدین کی خلاف مرضی کرنے میں کوئی گناہ نہیں کرنا چاہتے ہیں مگر جہاں والدین شادی کرتے ہیں لڑکا اس کے خلاف دوسری جگہ خواہش مند ہے والدین کو وہاں کرنا چاہنیا نہیں اگر لڑکا والدین کے خلاف شادی کر گیا تو گناہ گار ہے یا نہ۔ ۹

الجواب - جہاں لڑکا خواہشمند ہے والدین کو وہاں ہی نکاح کرنا چاہیئے کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ خلاف کرنے میں زمین میں موافقت نہ ہو۔ اور لڑکے کو حتی الوسع والدین کی مخالفت کرنی چاہیئے لیکن اپنی خواہش اور رضا کی موافق خلاف والدین کی مرضی کے اگر نکاح کر گیا تو گناہ گار نہیں ہے بعد نکاح کے والدین کو جس طرح ہوا مرضی کر لیں۔

سوال ۱۰۲ ایک لڑکی کو اس کے باپ نے لڑکی کے دلی باپ ہے نانا۔ ماموں نہیں مانا ماموں کو دیدہ یا تھا کہ تم اس کو پرورش کرو اور تم ہی اسکی شادی بیاہ کرنا۔ اب وہ لڑکی جوان ہو گئی ہے اب نکاح میں جھگڑا پیش آ رہا ہے نانا ماموں تو

لے بلوغ الغلام بالا حلام الذی جاریۃ بالاحتلام والحیض الزمان یوجد فیہما شیء فنی
 یتوکل منہما خمس عشرة سنۃ بہ یفتی الدر المختار ۱۹۹ کتاب العجوز للفر
 لے ایضاً ۱۲ تفسیر

۳ فانکموا ما طاب لکم من النساء (النساء)

چاہتے ہیں کہ ادجگہ کریں ادب باپ چاہتا ہے کہ کہیں ادب کرے اب یہ فرمائیے کہ دلی کون ہے مادہ
کون نکاح کر سکتا ہے - ؟

الجواب - دلی اس لڑکی کا اس کا باپ ہے مگر جبکہ لڑکی بالغہ ہے تو بلا اجازت
اس کے اس کا باپ بھی نکاح نہیں کر سکتا لیکن باپ چوں کہ دلی شرمی ہے اس وجہ سے اس کی
اجازت لینے پر لڑکی کا چپ رہنا رضا اور اجازت سمجھی جاوے گی بخلاف نانا اور ماموں کے کہ اگر
یہ اجازت لڑکی سے نکاح کی لیوں تو جب تک لڑکی صراحتاً زبان سے اجازت نہ دے نکاح
نہ ہوگا - فقط

سوال ۱۰۹ | دلی ابد نے نکاح کیا اور دلی اقرب نے | ایک عورت خفیہ جس کی عمر بیس سال کی ہو
بد کرد یا تو نکاح نہیں ہوا - اس کا نکاح اول بجا لیتا نا یعنی عمر تقریباً آٹھ سال میں بولیت

پھوپھی پر رشتہ داران با جبر و اکراہ ہوا تھا چوں کہ اس کے والدین بھی اس نکاح سے ناراض
اور علیحدہ تھے اس وقت تک وہ عودت خاندان کے گھر آباد نہیں ہوئی تھی اور نہ اس کے
خلوت کی بدستور اول نکاح سے ناراض ہے مگر اب اس کے والدین فوت ہو چکے ہیں اور وہ
اب نکاح ثانی کی خواہش مند ہے تو کیا شرعاً وہ نکاح اول کو نسخ سمجھ کر اپنا نکاح ثانی کر
سکتی ہے یا نہیں - ؟

الجواب - باپ دادا کی موجودگی میں دور کے رشتہ داروں پھوپھی وغیرہ کو

۱۔ الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ بلا توسط انشی علی ترتیب الارث والحجب بدرجتہ

ابن الابن کا لابن ثم یقدم الاب ثم الوہ الخ رد المحتار باب الولی ص ۳۱۵ ظفر

۲۔ فنقد نکاح حق مکذبة بلا رضا ولی الخ فانما استاذ نفا هو ای الولی وهو السنۃ او

ذکیلہ اور سولہ اور وجہا ولیہا و خبر ہمارے سولہ و فضولی عدل فسکت من مہتمم الخ و

افتناء فان استاذ نفا غیر الاقرب کا جنبی اور دلی بید فلاحیہ لکھتا ہے بل لا بد من القول کا

المانعۃ والد المحتار علی ہاشم رد المحتار باب الولی ص ۳۱۵ الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب

اختیار ناہانہ کے نکاح کا نہیں ہے اگر کچھ پی وغیرہ نے نکاح کر دیا تو باپ دادا وغیرہ دلی اقرب کی رضا و اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر دلی اقرب راضی ہو تو نکاح قائم رہے گا ورنہ باطل ہو جائیگا۔ پس اگر باپ وغیرہ نے اپنی حیات میں اس نکاح کو نسخ کر دیا تھا تو اس لڑکی کو دوسرا نکاح کرنا بغیر طلاق شوہر درست ہے اور اگر نسخ نہ کیا تھا اور بعد بلوغ لڑکی اس نکاح سے راضی نہ ہوئی تب بھیدہ نکاح نسخ ہو گیا۔ دوسرا نکاح لڑکی کو کرنا درست ہے فقط بانہ لے ابن فلاں سے اجازت دی بعد معلوم

سوال ۱۰۲ زید نے اپنی لڑکی ہندہ سے ہوادہ فلاں کا لڑکا نہیں ہے کیا حکم ہے اجازت لیکر عمر کے لڑکے بکر نکاح کر دیا بعد کو معلوم ہوا

کہ بکر عمر کا لڑکا نہیں ہے کسی غیر ذات کا ہے جو عمر کی منکوحہ لے کر آئی تھی اب ہندہ بکر کے گھر جانے سے انکاری ہے کہتی ہے کہ مجھے دھوکہ دیا گیا۔ میں نے عمر کے حقیقی لڑکے سے نکاح کی اجازت دی ہے اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اگر ہندہ سے یہ کہہ کر اجازت لی گئی کہ میں تیرا نکاح بکر بن عمر سے کرتا ہوں اور اس پر اس نے اجازت دی یا سکوت کیا اور درحقیقت بکر بیٹا عمر کا نہیں ہے تو بکر سے جو نکاح باپ نے کیا وہ ہندہ کی اجازت پر موقوف رہا۔ اگر بعد اطلاع کے ہندہ نے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر رد کر دیا تو باطل ہو گیا۔ فقط

سوال ۱۰۳ زید کی برادری نے زید کے نام اقرار نامہ لکھ دیا دوسرے کی بات مانے دلی پر ہندہ کی نہیں کہہ ہے کہ یہ برادری کے سرخیج اور قاضی ہیں۔ بغیر ان کی رضا و مندی کے دوسرا نکاح نہیں پڑھا جاسکتا۔ مگر بکر لڑکی کا دلی ہو کر زید کو نکاح نہیں پڑھانے دیتا بکر کی اس حرکت سے برادری میں تفرقہ افساد ہوتا ہے۔ شرعاً اس صورت میں کیا حکم ہے۔

لے دان نہ دج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجماعہ والدہ الخمار علی عاش و الخمار اب لول ۳۳۳) ظفر لے وتعتبر فی الاستئثار تسمیة الزوج علی وجه تقع بہ المعرفة۔ تظہر رغبتہا فیہ من رغبتہا عنہ (ہدایہ باب فی الاولیاء، ج ۲ ص ۳۱۵)

الجواب :- بکر جس لڑکی کا ولی ہے وہ اس کا نکاح خود کر سکتا ہے کسی نکاح خواں کو اس کی ضرورت نہیں ہے لیکن تفرقہ ڈالنا بھی برادری میں اچھا نہیں ہے ، بکر کو ایسی بات زکرنی چاہئے جس سے تفرقہ برادری میں لازم آوے فقط

مگر زید کو بھی لازم ہے کہ ولی کی بات مانے ، اس کے اختیار میں خواہ مخواہ دخل نہ دے ۔ (نفسیر)

سوال (۱۰۲۲) زید نے ایک بیوی سلیمہ ایک لڑکی عقیلہ نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائے گا نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائے گا کیا نہیں کہ اس کی عدم موجودگی میں اغواء کر دیا۔ اور حال یہ ہے کہ وہ مفاد و مفار سے واقف نہ تھی اب نہیں کہتا ہے کہ نسخ نکاح میں میں مختار ہوں اور اب سلیمہ بھی منکرات سے نہیں سے متعلق ہے کیا نہیں نسخ نکاح کا مختار ہے ؟

الجواب :- ولی عقیلہ نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں نہیں ہے اور اگر نہیں موجود ہو کہیں دور ہو اور کوئی عصبہ دوسرا بھی موجود نہ ہو تو ولی نکاح کی ماں ہے ۔ پس اگر زید نے باوجود موجود ہونے اپنے ماں کے گئے ہوئے نکاح کو جائز نہیں کھا تو وہ نکاح جو کہ نہیں کی رضا پر موقوف تھا باطل و نسخ ہو گیا اور اگر نہیں دور تھا اور ماں نے اپنی ولایت سے نکاح کیا تو وہ صحیح ہو گیا۔ اب نہیں اس کو نسخ نہیں کر سکتا۔ لہذا فی کتب الفقہ فقط

۱۔ لا ینفذ علی نیکار و تم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاح و اشقیق و رزاقی اب و بن و سہیل و سہیل
۲۔ فان لم یکن عصبہ ذلالتہ لازم راسد النکاحی باش رزاقی اب و بن و سہیل و سہیل
۳۔ و لیس فی زید و النکاح بغيره لا یشرک و لیس فی زید و النکاح بغيره لا یشرک و لیس فی زید و النکاح بغيره لا یشرک
۴۔ جائزہ (اور مختار علی ہذا رزاقی اب و بن و سہیل و سہیل) عند اغواء یعنی دھوکہ دے کر۔

بھائی کہتا ہے کہ میں لڑکی کی والدہ کی وصیت کے مطابق کروں گا جبکہ لڑکی کی عمر سولہ سال ہے تو دل نکاح کون ہے ؟

الجواب - وئی شرعی اس صورت میں لڑکی کا تایا زاد بھائی ہے لیکن جبکہ لڑکی سولہ برس کی ہے تو شرعاً والدہ بالغہ ہے اس کی اجازت اور اذن سے اس کا ماموں بھی کفو میں نکاح کر سکتا ہے اور والدہ وصیت والدہ کی دوبارہ نکاح معتبر نہیں ہے لڑکی کو اختیار ہے جہاں وہ راضی ہو کفو میں اپنا نکاح کرالے ۔

سوال (۱۰۲۵) ایک شخص نے اپنی عورت کو بیخود فروخت کر دیا ہے اور اس کا باپ ہے ۔

مولیٰ اس نے تحریر اسٹامپ پر کرائی ، بعد دو تین ماہ کے اس نے ایک اور شخص کو مبلغ اڑھائی سو روپے میں فروخت کر دی اور اسٹامپ پر تحریر کرادی ، مگر ہر دو کی تحریر میں لفظ تین طلاق کا موجود ہے ۔ اب اس عورت نے دوسرے مشتری کے یہاں سے نکل کر نکاح کر لیا ہے اس لئے کہ دوسرے مشتری سے نکل نہیں ہوا تھا ۔ اس عورت کے پاس دس گیارہ سال کی لڑکی ہے جس وقت پہلے مشتری نے عورت لی تھی لڑکی کی بابت یہ وعدہ کیا تھا کہ میں لڑکی کو خوراک وغیرہ دوں گا ورنہ بعد سال کے میرا دعویٰ نہیں ہے ، لڑکی کے باپ کو پانچ سال کی قید ہو گئی ، لڑکی کا بچا موجود ہی آیا یہ عورت لڑکی مذکورہ کا نکاح کر سکتی ہے ؟

الجواب :- دلی اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور باپ کے بعد چچا دلی ہے ، والدہ کو بدون اجازت وئی کے اختیار نکل نابالغہ کا نہیں ہے ، اور باپ کے اس کہنے سے اس کی ولایت ساقط نہیں ہوتی ۔

اور یہ خرید و فروخت عورت کی حرام اور باطل ہے ۔ البتہ باپ کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس سے رائے و مشورہ نہ لے سنے کی صورت میں اس کا بھائی

یعنی نابالغہ کا بچا ولی ہو جاوے گا، کما فی کتب الفقہ والنوی الا بعد انکاح الصغیر
والغصیۃ لغیبہ بہ الا قرب الخ۔ فقط

باب صحیح الحواس ہو تو لڑکی کا ولی کون ہے | سوال (۱۰۲۶) زید بوقت شادی

صحیح الحواس تھا کچھ عرصہ بعد منجھوٹا الحواس ہو گیا اور دختر خرد سالہ اور زوجہ کو گھر سے
نکال دیا طلاق نہیں دی، کیا زید کی رضامندی اس کی دختر نابالغہ کے عقد میں ضروری ہے؟
الجواب :- اگر زید صحیح الحواس ہو تو اس کی اجازت و رضامندی اس کی

دختر نابالغہ کے نکاح کے جواز کے لئے ضروری ہے، اور اگر زید صحیح الحواس نہیں دیوانہ
یا منجھوٹا الحواس ہے تو اس کی اجازت و رضا کی ضرورت نہیں ہے اور رضا و عدم رضا
برابر ہے، چچا تایا وغیرہ جو اولیاء باپ دادا کے بعد کے ہیں نکاح نابالغہ کا کر سکتے ہیں

دو برابر کے دیوں میں سے ایک نے اپنے بیٹے سے نکاح | سوال (۱۰۲۷) دو برابر کے ولی میں

کر لیا اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے نکاح صحیح ہوا؟ سے ایک چچا نے نابالغہ کی شادی اپنے

پوتے سے کر دی، اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے، اس میں کون نکاح درست ہوا؟

الجواب :- قال فی الدر المختار ولو ذوجھا و ابان مستویان قدم الشیخ

انہیں جواب صورت مسئلہ میں یہ ہے کہ ہر دو چچا ولی نکاح صغیرہ کے مساوی درجہ میں

ہیں۔ جو سائل میں سے پہلے نکاح کر دیوے گا وہی صحیح و نافذ ہو جاتا ہے۔ قانون مقرر کردہ

نے خلاف کرنے سے بھی نکاح شرعاً ہو جاتا ہے اور پھر ماکم کے توڑنے سے نہیں ٹوٹ

سکتا۔ الخیصل پہلا نکاح قائم رہا اور دوسرا باطل ہے۔

لہ والنوی الا بعد انتزاع بیعتہ الا قرب والدر المختار علی ہذا باب النوی ص ۳۳۲

۳۵ ولایت لعبد ولا صغیر ولا مجنون لافہ لا ولایت لہ علی الفسہم فسادلی

ان لا یثبت علی غیرہم (ہدایہ باب الاولیاء ص ۳۸۷ ج ۲)

۳۶ الدر المختار علی عدمش ود المختار باب الولی ص ۳۳۲ ج ۲ نیز

سوال (۱۱۰۲۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کے بارے میں جو ایک ناجائز تعلق سے پیدا ہوئی ہے جب کہ اس کی والدہ کا نکاح کسی سے نہ تھا۔ نابالغہ کی والدہ کی اجازت سے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ اس کا نکاح ہوا تھا چند ماہ بعد نابالغ لڑکے کے والد نے اپنا خرپہ وغیرہ لے کر دوسرے کے سپرد کر دیا ہے اور بحیثیت ولی طلاق نامہ لکھ دیا ہے۔ تو جس کی سپردگی میں لڑکی ہی وہ شخص اپنے یا اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- ولد المحرم کا نسب والدہ سے ثابت ہوتا ہے باپ اس کا کوئی نہیں ہوتا۔ پس ولایت نکاح اس دختر کی جو بے نکاح کے ہوئی اس کی والدہ کو ہے اس کی والدہ نے جو نکاح اس کا کیا وہ صحیح ہو گیا۔ شوہر نابالغ کے ولی کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے، پس وہ طلاق جو ولی کی طرف سے ہوئی صحیح نہیں ہوئی، اور نابالغ شوہر کی طلاق واقع ہوتی ہے، کمافی الدر المختار لا یتقم طلاق المولیٰ علی امرہ بعد طلاقہ والمجنون الخ والصبی۔ پس جب تک شوہر اول بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ لے طلاق واقع نہ ہوگی۔

سوال (۱۱۰۲۹) ایک یتیمہ نابالغہ کا نکاح سکونت کا مقرر کردہ ولی نکاح کا ولی نہیں ہے بلکہ مال کا ہے۔

پہچازاد بھائی تھا اور جائد نابالغہ پر حق بعض تھا اور سالہا سال سے اس کی کل آمدنی اپنے مصرف میں لاتا تھا نابالغہ کو ایک پیسہ بھی نہ دیتا تھا، اس کی بددیانتی کی وجہ سے حاکم وقت نے نابالغہ کے ناموں کو ولی مقرر کیا اور نابالغہ کے چچازاد بھائی نے مرنے سے سات روز قبل نابالغہ کا عقد اپنے پوتے سے کرایا، یہ عقد درست ہے یا نہیں؟ باوجود حاکم کے دوسرا ولی مقرر کرنے کے ولی سابق

لے فان لم یکن عمیتہ فالولایت للام والد المختار علی ہامش رد المختار باب اولیٰ مسئلہ

لے الدر المختار علی ہامش رد المختار کتاب الطلاق مسئلہ و مسئلہ - غیر

کو اختیار نکاح کا رہتا ہے یا نہ ؟

الجواب :- نابالغہ مذکور کا نکاح جو اس کے چچا زاد بھائی نے اپنی ولایت سے اپنے پوتہ کے ساتھ کیا وہ صحیح ہے ، اور ولایت نکاح نابالغہ کی اس کے چچا زاد بھائی ہی کو ہے ماموں کو نہیں ہے ، البتہ اس کے مال میں تصرف کا اختیار چچا زاد بھائی کو نہیں ہے مال میں تصرف کا اختیار ماموں کو ہے جس کو حاکم نے مقرر کیا ، یا کسی اور امانت دار کے متعلق کیا جاوے ۔ فقط

سوال (۱۰۳۰) زید کی ہمشیرہ باپ اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نہ کرے تو بہن کر سکتی ہے یا نہیں ؟

ہندہ نے زید کی نابالغہ لڑکی مسماۃ زائدہ کو پرورش کیا اور اپنا جانشین قرار دیا ہے ، اب ہندہ چاہتی ہے کہ زائدہ کی شادی برادری میں کر دے لیکن اس معاملہ میں زید کی زوجہ دوسری مسد کی وجہ سے زید کو درغلالتی ہے چنانچہ زید ظل انداز اور مانع ہے ، اس صورت میں ہندہ زائدہ کا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں ؟

الجواب :- ولی نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے بدون باپ کی اجازت کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہو سکتا ، لیکن فقہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر ولی اقرب کفو میں نہ کرے تو ولی ابعد کو اختیار نکاح کا ہو جاتا ہے ، بناء علی ہندہ اس کا نکاح کر سکتی ہے ۔

سوال (۱۰۳۱) زید نے اپنی دختر مسماۃ مریم کو نکاح مسنی بشیر سے کر دیا جو کہ اس کا قسیری اور ایک نے مخالفت کی کیا حکم ہے ؟

سلفہ الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی توثیق الارث والمحب الخوالدہ المختار علی پیش رد المختار باب الولی ص ۲۴۱ ۲۴۲ و ثبت للابعد من اولیاء النسب لو لم یزوج الاقرب زوج القاضی عند فوت الکفوۃ التزوج بعقل الاقرب ای بمنعنا عن التزوج ودر مختار ای من کفو بہر المثل رد المختار باب ولی ص ۲۴۱ ۲۴۲

رشتہ دار تھا اور اپنی دوسری بیٹی زینب کا نکاح مسمنی خالد سے کر دیا جو کہ دوسری قوم سے تھا۔ اب اس کے بعد زینب کے فرزند مسمنی بکر نے اپنی خالہ مریم کی دختر کریمہ سے اسکے اولیاء کی بغیر اجازت کے نکاح کر لیا اور کریمہ کا والد پہلے فوت ہو چکا تھا، اس کے بھائیوں میں سے ایک حقیقی برادر اس نکاح سے راضی تھا باقی سب حقیقی بھائی اور سب اہل قرابت کو یہ نکاح نامنظور تھا بوجہ اس بات کے کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا تھا تو بکر کا یہ نکاح جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :- اقول باللہ التوفیق مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کے ولی کی اجازت کے صحیح نہیں، لیکن اگر بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو ولی کو فسخ کرانے کا اختیار ہے اور قول مختار یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا یعنی جبکہ ولی راضی نہ ہو، لیکن اگر اولیاء میں سے ایک ولی بھی راضی ہو گیا تو وہ نکاح صحیح ہے پھر فسخ نہیں ہو سکتا، در مختار میں ہے :-

فنفذ نکاح حرة مكفوة بلا رضا ولي الخ ولما اختلفوا في
غير المكفوء الخ وفي غير المكفوء بعد ما جازاه اصلا وهو المختار
للفقهاء، وبناء على الاول وهو خلاص الرواية فرضا البعض من
الادباء كالنكاح الخ

پس روایت اخیرہ در مختار سے واضح ہو گیا کہ صورت مسؤل عہد میں نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ بعد تسلیم اس امر کے کہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہو ایک ولی کا راضی ہونا بھی صحیح نکاح کے لئے کافی ہے۔ فقط

بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے آپ کو | سوال (۱۰۳۲) اگر لڑکا جس کی عمر
بالغ بتائے تو مانا جائے یا نہیں ؟ | ۱۲ و ۱۳ سال کے درمیان ہو اور لڑکی

جس کی عمر ۹ و ۱۰ سال کے درمیان ہو بالغ ہونا اپنا ظاہر کریں اور صاحب شعور ہونا ان کا بخوبی ثابت ہو تو شرعاً ان کا بیان قابل تسلیم ہے یا نہیں یعنی وہ بالغ متصور ہو سکتے ہیں یا نہیں ؟

الجواب :- بارہ تیرہ برس کی عمر میں لڑکا اگر بالغ ہونا اپنا بیان کرے اور بچہ ہر حال اس کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہو یعنی اتنی عمر میں لڑکوں کو اعتلام ہوتا ہو تو قول اس کا معتبر ہے اور وہ بالغ شمار ہوگا۔

اور لڑکی کے لئے نو دس برس کی عمر میں یہ ہی حکم ہے یعنی قول اس کا در بارہ بلوغ معتبر ہے اور پندرہ برس کی عمر میں تو لامحالہ بلوغ کا حکم شرعاً دے دیا جاوے گا۔

فی الدر المختار :- وادنی مدتی لہ اثنتا عشرة سنة ولها

ثم سنین هو المختار کمافی احکام الشفاد فان راضقاً بان بالخاصة

الن فقل بلغت مدقا ان لم یکذبہما الخاص والعام وھو ان یکون

بحال یحتمل مثلہ والا فیتقبل قولہ ^{لہ}

حیث آنے کے بعد لڑکی بالغ مانی جائے گی | **سوال (۱۰۳۳)** لڑکی حائضہ ہونے پر بالغ مانی اور وہ اپنے نکاح کی ناک ہوگی۔ جائے گی یا نہیں ، اگر وہ بالغ مانی جائے گی تو کیا

وہ کفنویں شادی کرنے کی مجاز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- بالغہ مانی جاوے گی اور کفنویں اس کو نکاح کرنا اپنے اختیار سے درست ہے۔

لہ الدر المختار علی ہدایہ رد المحتار کتاب النکاح فصل بلوغ الغلام ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ۵۵ بلوغ

الغلام بالخبائیم ۴ و الجاریہ بالاحتضام والحبس والخبس ۵ الدر المختار علی ہدایہ رد المحتار

کتاب النکاح فصل بلوغ الغلام ص ۳۳۰ ۵۵ لفر

سوال (۱۰۳۴) ولایت حسین تین بھائی تھے منجملہ
 اس کے نکاح کا حق عطا کیا ہے۔ ان کے لائق حسین و قدرت حسین فوت ہو گئے۔ مسماۃ
 رحسانی بیگم بیوہ قدرت حسین حاملہ تھی اس کے ایک لڑکی مصطفائی خانم پیدا ہوئی لہذا
 مسماۃ مذکورہ نے عدالت دیوانی میں ایک دعویٰ اپنے حق کا دائر کیا جس میں وہ کامیاب
 ہو گئی اور بموجب حکم نامہ ڈگری حاصل کی۔ اب چار پانچ سال سے مسماۃ مذکورہ منجملہ
 ہو گئی اور اپنی دختر کو رقص کی تعلیم دلواتی ہے، اکثر متقی لوگ میرے اوپر طعنہ زن ہوتے
 ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دختر مذکورہ کو اپنے قبضہ میں لے کر اس کام سے محفوظ رکھو، میرے
 لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب :- ان لوگوں کا یہ کہنا صحیح ہے، ولایت حسین جو دختر کا ولی ہے
 اس کو چاہیے کہ اپنی برادرزادی کو اپنی ولایت اختیار میں لے کر ایسے افعال قبضہ سے
 روکے اور حسب مصلحت اپنے موقع پر اس کا نکاح کر دے، اس کی ماں کو کچھ ولایت
 و اختیار دختر مذکورہ پر شرعاً حاصل نہیں ہے، اس کا حق حضانت بھی بسبب اسکے
 فاش ہونے کے ساقط ہو گیا۔ فقط واللہ اعلم

سوال (۱۰۳۵) لڑکی اور لڑکے کا نکاح نابالغی
 لڑکی کا باپ لڑکے سے روپیہ لے لے
 کی حالت میں والدین نے کر دیا اور لڑکی کے والد نے
 نو دی رہتا ہے یا نہیں؟

الحلی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والمحب الخ فانکم تکن عصبۃ

فالولایۃ للام (الدر المختار علی ما مشرد المختار باب الولی ص ۲۲۹ و ص ۲۳۰)

سے تثبہ (الحضانتہ) للام النسبیۃ ولو کتابیۃ او مجوسیۃ او بعد الفوقۃ الا ان

تکون مرتدۃ فحتی تسلیم او فاجرة فجورا یضیم الولی لہا کوناً وغناء و سرقة و نیاہت

(در مختار) ویشتط فی الحضانتہ ان تكون حرة بالفتۃ عاقلۃ امینۃ قادۃ الخ (در المختار

باب الحضانتہ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱) نفیر

لڑکے کے باپ سے پچاس سو روپے یا کچھ کم و بیش طبع نفسانی سے لے لئے، ایسی حالت میں یہ دختر کا ولی رہا یا نہیں اور نکاح جائز ہوا یا نہیں؟ بغیر طلاق لڑکی بعد بلوغ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- نابالغی کی حالت میں جو نکاح ان کے والد نے کیا صحیح ہے اور لڑکی کے باپ نے جو روپیہ شوہر کے والد سے لیکر رشوت ہے اور حرام ہے واپس کرنا چاہیئے، مگر اس لینے کی وجہ سے ولایت باطل نہیں ہوئی، اب بدون طلاق کے عورت کا نکاح ثانی نہیں ہو سکتا اور نہ اس صورت میں لڑکی کو خیاب بلوغ حاصل ہے۔ حضرت علیؑ سے روپے لے گئے تھے یا نہیں؟ **سوال (۱۰۳۶)** آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے حضرت فاطمہؑ کے نکاح پر جہیز وغیرہ کے واسطے روپیہ لیا یا نہیں؟ یہ روایت کیسی ہے؟

الجواب :- حضرت علیؑ سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روپیہ لینا جہیز وغیرہ کے واسطے ثابت نہیں بالکل غلط اور بے اصل ہے کوئی روایت اس قسم کی نہیں، اگر ایسا ہوتا تو فقہا کرام رحمہم اللہ اس کو حرام کیسے کہتے۔ فقط

سوال (۱۰۳۷) ہندہ کے باپ کا نابالغہ نے نہپن کے نکاح سے انکار کر دیا دوسرا نکاح کریا، اس نکاح اور نسب کا کیا حکم ہے؟ انتقال ہو گیا تھا، ہندہ کے ایک چچلنے

دوسرے چچا کے لڑکے سے ہندہ کا صغیر سنی میں نکاح کر دیا، ہندہ بلوغ کے بعد اپنے شوہر کے گھر نہ گئی پھر انکار کر دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں، بعد میں اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا جس کو یہ سب واقعہ معلوم تھا۔ ہندہ کے اس دوسرے شوہر سے ایک لڑکی پیدا ہوئی، اب اس لڑکی کا نسب کس سے ثابت ہو گا اور لڑکی کس کی وارث ہو گی اور اس کا وارث کون ہو گا اور ہندہ کس کے نکاح میں سمجھی جائے گی؟

لے اخذ اصل المروءة شیعا عند التسليم فلزوج ان يستوده لانه رشوة والد المتكلمة بش ما عمار باب المهر

شوہر کون تسلیم کیا جائے گا ، دونوں نکاح میں کون صحیح ہوا ؟

الجواب :- ہندہ کا نکاح اول جو بولایت علم ہوا شرعاً صحیح ہے حالہ ہندہ کا انکار اگر بلوغ سے کچھ عرصہ کے بعد ہو جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو وہ معتبر نہیں اور اس انکار سے نکاح سابق میں کچھ خلل نہیں آیا ، جیسا کہ درمختار باب الولی ص ۲۲۰ میں ہے :

وان كان المزدوج غيرهما اى غير الاب والمجد (الى ان) قال وان كان من كفوء وبمهور المثل م م ولكن لها اى للصغير والصغيرة ولحق بها خيار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنكاح بعده لقصور الشفقة (الى قول) بشرط القضاء للفسخ فيتواردان الخ قال الشافى قول للفسخ اى هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختيار وحاصلها انه اذا كان الزوج للصغير والصغيرة غير الاب والمجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختارا للفسخ لا ثبتت الفسخ الا بشرط القضاء فلذا اقرم عليه بقوله فيتواردان فيه اى فى هذا النكاح قبل ثبوت نفيه (شافى جلد ۲ ص ۱۴۲)

چونکہ ہندہ مذکورہ نے بلوغ کے فوراً بعد انکار نہیں کیا اور نہ نکاح فسخ کرایا لہذا اس کا خيار بکبر جو اس کو حاصل تھا باطل ہو گیا ، قال فى الدر المختار :

وبطل خيار البكر بالسكوت لو مختارة عالمة اصل النكاح (الى ان قال) ولا يمتد الى اخر المجلس .

اگر ہندہ کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا تو بھی اس کا خيار بکبر سکوت وقت بلوغ سے ساقط ہو گیا ، قال فى الدر المختار :-

وان جهلت به الخ لتفرغها للعلم الخ

پس دوسرا نکاح جو دوسرے شخص نے باوجود نکاح اول کا علم ہونے کے کیا

ملہ الدر المختار ط ۱ ہاشم در المختار باب الولی ص ۲۲۰ ۲۲۱ ایضاً ص ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ غیر

شرعاً باطل ہے اور کالعدم ہے ، اور اس دوسرے شخص نے نکاح باطل کر کے جو
 وطی ہندہ سے کی وہ زنا ہے اور اس سے جو لڑکی پیدا ہوئی اس کا نسب اس شخص سے
 جو کہ زانی ہے ثابت نہیں ہے بلکہ اس کا نسب ہندہ کے شوہر اول سے ثابت ہے
 کیونکہ نکاح باقی رہنے کی وجہ سے اس کا فراش قائم اور حدیث شریف میں ہے :-

الولد للفراش وللعاهر الحجر

قال الشامی فی البحر :-

لو تزوج بامرأة الغیر عالمًا بذلك ودخل بها لا تجب العدة
 علیها حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها وبها یفتی لاند زنا والمزنی
 بها لا تحرم علی زوجها^{لہ}

فینہ ایضاً من باب العدة : اما نکاح منکوحۃ الغیر ومقتدہ
 فالدمول فیہ لا یرجب العدة ان علم انہا للغیر لانہ لم یقل احد
 بمجوازہ فلم یعتقد اصلاً ۔
 وفی الدر المختار فی فصل ثبوت النسب :-

وقد اکتفوا بقیام الفراش بل دخول ۱۰ تزوج المغربی بمشرقیۃ
 بینہما بسنتہ فولدت لستہ اشہر منذ تزوجہا لتصورہ کما
 او استخذما^{۱۱} . فتم

وفی الشامی فی شرح قول الدر المختار : الفراش علی اربع مراتب
 وقوی وهو فراش المنکوحۃ ومعتدۃ الرجعی فانہ فیہ
 لا ینتفی الا بالعان^{۱۲} ۱۰

لہ ۱۰ فصل فی الحرات ص ۳۳۱ و ص ۳۳۲ ۱۱ ۱۲ المختار باب العدة ص ۳۳۱ ۱۳ المختار علی ۱۴
 المختار فصل فی ثبوت النسب ص ۳۳۲ ۱۵ المختار فصل فی ثبوت النسب ص ۳۳۲ ۱۶ غیر

عبارات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ نکاح منکوحۃ الغیر سے باطل اور کالعدم ہے اور ولی کرنا اس سے زنا ہے اور زلمے نسب کا ثابت نہ ہونا متفق علیہ ہے کما مَرَّ فی الحدیث ۔

پس معلوم ہوا کہ ہندہ اسی شخص کی بیوی ہے جس سے اس کا پہلا نکاح ہوا اور اسی کی وارث ہوگی اور وہی اس کا وارث ہوگا ۔ لڑکی کا نسب بھی اسی شخص سے ثابت ہوگا جس کی ہندہ بیوی ہے ، دوسرا نکاح ہندہ کا جس شخص سے ہوا نہ ہندہ اس کی زوجہ ہے نہ اس سے وراثت کا کوئی تعلق بر بنائے زوجیت ہوا اور نہ لڑکی کا اس سے نسب ثابت نہ وراثت کا اس سے کوئی تعلق ۔ فقط

ماں نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دے اور | سوال (۱۰۳۸) ایک لڑکی نو سالہ کا نکاح اسکی والد نے بلا اجازت و رضامندی اس کے باپ کے کر دیا تھا باپ اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا اب وہ لڑکی بالغہ و جوان ہے اس کا شوہر اس کو نان نفقہ نہیں دیتا بلکہ ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں نے اس کو دل سے طلاق دے دی ہے اور تحریری طلاق نامہ اس کو کچھ مدت خوار کر کے دوں گا مگر وہ خط گم ہو گیا ہے لیکن ایک اور خط موجود ہے جس میں چند الفاظ طلاق کنایہ کے موجود ہیں مثلاً ،،، وہ میری عورت نہیں ،،، اس کو کہو میرے گھر سے چلی جا بعد صر مرضی ہو میں بالکل خرقہ نہ دوں گا (۳) چند سال خراب کر کے تحریری طلاق دوں گا وغیرہ وغیرہ ۔

کیا عورت مذکورہ کو نکاح مذکورہ کالعدم سمجھ کر نکاح ثانی کی اجازت ہے ؟

نقاہت جو زوج نے سمجھا ہے

جناب والا مکرم میاں پیر محمد انجمن عبد القیوم

خط آپ کا پہنچا حال معلوم ہوا ، دل کو خوشی ہوئی ۔ اور مجھ کو آپ اپنے دل کی بات ظاہر کریں کیا بات ہے ؟ اگر آپ کے ساتھ سلوک سے

رہے گی تب میری عورت ہے در نہ کوئی نہیں۔ آپ جس طرح کہیں وہی بات کروں گا لیکن چند سال خراب کر کے، اگر میری والدہ کو برا سمجھے گی میری سمیت دشمن ہے۔

جواب از جائے دیگر

صورت مذکورہ بالا میں عورت مذکورہ کو شرع محمدی کی رو سے نکاح ثانی کی اجازت ہے کیونکہ ماں ولی ابعدا ہے اور باپ ولی اقرب۔ اور ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی ابعدا بالغہ کا نکاح نہیں کر سکتا واللہ نکاح الصغیر والصغیرۃ والولی العمتہ بتویب الاماٹ (انی ان قال) وان لم تکن عصبتہ ذالولایۃ للام دکنز الدقائق باب الاولیاء صفحہ ۱۹۸ اور باب الکنایات میں ہے کہ جو شخص طلاق کے ذکر کے وقت اور عورت کے سوال کرنے کے وقت اپنے خاوند سے طلاق کا۔ اور غضب کی حالت میں اگر مرد اپنی بیوی کو کہے کہ تو علی جا بعد صریحی مرضی ہو یا تو میری عورت نہیں ہے اور مانند اس کے۔ تو عورت پر طلاق بائن پڑھاتی ہے جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے پس اگر بالفرض والتقدیر پہلے نکاح کو صحیح بھی مانا جاوے تو اس خط اور دوسرے خط کے الفاظ سے نکاح فسخ ہو گیا اور شریعت محمدیہ کی رو سے عورت مذکورہ کو نکاح ثانی کی اجازت ہوگی۔

در مختار باب الحنین میں ہے کہ لیکن قہستانی میں کلام محمد کے نزدیک اگر زوج کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو فرقت کا اختیار ہے اور اسی طرح ہر عیب زوج سے کہ عورت بدون ضرر کے اس کے پاس نہ ٹھہر سکے تو عورت کو اختیار ہے جدائی کا۔ (صفحہ ۲۱۳ جلد ثانی ۱)

لہ دیکھئے اجماع الرائق باب الاولیاء صفحہ ۱۹۸ ولایتیہ بعد الزوجین بعیب الغر و لو فاحشا کجنون و جذام برص و رقی و قرون مخالف الاثمة الثلاثة... فی الخمسة لو بالزوجة والظاهر ان اصلها وخالف الزمتم الثلاثة فی النسخة مطلقا و محمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج در مختار باب الحنین صفحہ ۲۱۳ ۱۲ غیر

الجواب (انحصر مفتی صاحب رحمہ اللہ) :- اقول وبالله التوفیق بیشک صحیح ہے کہ ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی ابعد کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں ہے اور اگر ولی ابعد ایسا کرے تو وہ نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہوگا ورنہ باطل ہو جائے گا۔
درمختار میں ہے :

فلو زوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ الخ
اور شامی میں ہے :

فلا یكون سکوتم اجازة لنكاح الابد وان كان حاضرا في
مجلس العقد مالم یرض صراحة او دلالة تامل الخ

(صفحہ ۳۱۵ جلد ثانی شامی)

اور جواب کا جزو ثانی جو کنایات سے بحالت غصب و مذاکرہ طلاق بائن واقع ہونے کے متعلق ہے اس میں یہ تفصیل ہے کہ دوسرے خط کے مطابق جو کہ موجود ہے کہ والدہ سے پوچھو تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر آپ کے ساتھ سلوک سے رہے گی تب میری عورت ہے ورنہ نہیں " اس میں اس کی عبورت نہ رہنے کو والدہ کے ساتھ سلوک سے نہ رہنے پر معلق کیا ہے، ایسی حالت میں اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو اور شرط پائی جائے تو طلاق رجعی واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں، اور شامی نے تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دلالت مال کافی نہیں ہے نیت شوہر کی ضروری ہے

وقيد بالنية لان لا یقیم بدونها اتفاقا لكونها من الکلیات

وامشاد انی انما لا یقوم مقامها دلالت الحال لان ذلك فیهایعلم

جوابا فقط وهو الفاظ لیس - ذامنها وامشاد بقولہ طلاق انی

لما لم یختار ذی بش رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳ ۲۷ رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳ ۲۷ : لیس

ان الواقعة بهذه الكناية رجح الخ (مصحف قبل باب طلق في الدخول بها)
اور نیز شامی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیوب شوہر مثل جنون و برص وغیرہ
میں مفتی بہ قولاً شیعین ہے امام محمدؒ کا مذہب مفتی بہ نہیں ہے چنانچہ شامی میں ہے
وقد تكفل في الفتم بود ما استدل به الا ثمة ثلاث

و محمد بما لا مزيد عليه الخ (مصحف ۲۶ شامی)

الحاصل صرف وجہ اول ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے حکم بطلان نکاح مذکور
کا کیا جاسکتا ہے اور اجازت نکاح ثانی کی اس عورت کو ہو سکتی ہے وہ یہ کہ والد
نے جو نکاح دختر نابالغ کا کیا اگر باپ نے اس کو جائز نہیں رکھا اور انکار کر دیا تو
وہ نکاح باطل ہو گیا۔

سوال (۱۰۳۹) سترہ سال ہوئے کہ زید نے
اجازت بارہوی طرف سے خواہ
نکاح پر عیاں تو کیا حکم ہے ؟
اپنے پسر خالد کا رشتہ عمر کی دختر ہندہ سے پیغام
دیا، چوں کہ زید رذیل قوم کا تھا اس لئے عمر نے اس درخواست اور پیغام کو ترشی
کے ساتھ رد کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد عمر برہما چلا گیا، اس کے پیچھے عمر کی طرف سے ایک جعلی خط بنایا
گیا کہ عمر اپنی لڑکی ہندہ کو بخوشی زید کے پسر خالد کے نکاح میں دیتا ہے اور نکاح
پر عوا دیا جائے۔

غرضیکہ ہندہ نو سالہ کا نکاح خالد سے کر دیا گیا۔ جب عمر کو اس نکاح کی اطلاع
ہوئی تو وہ بہت ناراض ہوا، اور یہ لکھا کہ میں ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا اور
لڑکی کو مت بھجو۔

یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں؟ کچھ عرصہ کے بعد یعنی بالغ ہونے کے پسند

لہذا دیکھئے رد المحتار باب الفتم مصنف قبل باب طلق في الدخول بها الخ دیکھئے رد المحتار باب النین وغیرہ، ظفیر

سال بعد ہندہ نے باسط سے نکاح کر لیا، یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟
الجواب :- خلاصہ جواب یہ ہے کہ چوں کہ عمر اس نکاح سے راضی نہ تھا اور اس کی طرف سے جعلی خط بنایا گیا اور جس وقت عمر کو اطلاع ہوئی اس نے انکار کر دیا، لہذا وہ نکاح جو خالد سے کیا گیا باطل ہو گیا، لہذا ہندہ کا نکاح جو باسط سے کیا گیا وہ صحیح ہے۔ خالد کو دعویٰ زوجیت اس پر نہیں پہنچتا اور چوں کہ اس صورت میں خالد سے ہندہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا لہذا اس کے بعد دیگر سوالات کے جواب کی ضرورت نہیں ہے جو کہ نکاح سابق کے صحیح ہونے پر متفرع ہیں۔ فقط

سوال (۱۰۴۰) ہندہ جس کی عمر اس کی والدہ تیرہ سال بتلاتی ہے اور اس کا باپ زندہ نہیں ہے حقیقی چچا موجود ہے۔ ماں بلا رضامند موجودگی چچا کے نکاح ہندہ کا خفیہ کر دیتی ہے اور ہندہ وقت نکاح باوجود کہنے والدہ کے کہ یہ لڑکی نابالغہ ہے دعویٰ بلوغ کا نہیں کرتی۔ چچا نکاح سے مطلع ہو کر ناراض ہوا اور انکار کر دیا۔ بعد انقضاء چھ ماہ تعلیم و تلقین سے ہندہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں بوقت نکاح بالغہ تھی۔ یہ دعویٰ ہندہ کا صحیح ہو گیا یا نہیں یا نکاح کے وقت دعویٰ کرنا چاہئے تھا ؟

الجواب :- تیرہ برس کی عمر میں بلوغ ممکن ہے اور یہ عمر مبراہقت کی ہے۔ اور در مختار میں ہے کہ مبراہق اگر دعویٰ بلوغ کا کرے اور ظاہر حال اُس کا مکذب ہو تو قول اوس کا معتبر ہے۔ ولو فی مدلتہ لہ اثنتا عشر سنۃ و لہا تسع سنین الخ فان راہقاً بان بلغا ہذا اثنین فتلاً بلغنا صدقاً ان لم یکن بھما الظاہر الخ لہ ونکاح عبد دامت بغیر اذن السید موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی سیجعی فی البیوع توقف عمرہ کلھا ان لھا مجیز حالۃ التقول لا یبطل زید الخ الخ الخ رد المحتار باب کفۃ و طلب کولہ للفقہ حلیہ

دھواں یکن بحال محتلم مثله والا لا یقبل قوله۔ شرح و ہبانیہ درمختار^۱۔
پس معلوم ہوا کہ لڑکی کا دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے اور اس دعویٰ کی صحت کے لئے یہ شرط نہیں
ہے کہ نکاح کے وقت دعویٰ بلوغ کا کرے بلکہ بعد میں دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے کیونکہ دعویٰ
کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے کہ کوئی شخص مخالف اور منکر ہو۔ نقطہ۔

چودہ سالہ لڑکی کا نکاح باپ اس کی (سوال ۱۰۴۱) ایک لڑکی چودہ سال کی مانند
موجودگی کے بغیر کر سکتا ہے یا نہیں میں اپنی بہن کے پاس ہے اور اس کا باپ بریلی میں رہتا
ہے تو وہ بغیر موجودگی لڑکی کے اپنی اجازت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- چودہ برس کی عمر میں لڑکی کے بالغ ہونے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ اگر
حیض وغیرہ نہ ہو اور نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا باپ بدون موجود ہونے لڑکی کے
کر سکتا ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہو اور اس کا نکاح دور بیٹھے بدون اطلاع کرنے لڑکی
کے کردے اور جس وقت لڑکی کو خبر ہو وہ سکوت کرے تب بھی باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح
ہے۔ الغرض دونوں صورتوں میں باپ اپنی دختر کا نکاح دور بیٹھے کر سکتا ہے۔ اور
سکوت اس کا (بالغہ کا) اذن شمار ہوتا ہے۔

چچا زاد بھائی نے بھی نکاح کیا اور سو تیلے سوال (۱۰۴۲) دو لڑکیاں ایک
چچا زاد بھائی نے بھی کون سا نافذ ہو گا بالغہ دوسری نابالغہ اپنے سو تیلے چچا زاد بھائی کی
دلائل میں ہیں اور ایک لڑکا جوان لڑکیوں کا حقیقی چچا زاد بھائی ہے وہ کچھ ماہ زائید
چودہ سال کی عمر کا ہے۔ اب اس سو تیلے بھائی نے اذن میں سے ایک دختر بالغہ کا نکاح
اپنے ساتھ کر لیا اور دوسری نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے سے کہ جو دوسری بیوی سے ہے

۱۔ الدر المختار علی ہاشم ر. اختار کتاب النکاح فصل بلوغ الغلام ۱۳۵ و ۱۳۶۔ ۲۔ المغیر۔ ۳۔ اذنیہ و جہاز لہما د
اخبارہ رسولنا و فتویٰ عدل فسکتت مردہ مختارۃ الخ و اذن ایضا باب الولی ۱۳۵ و ۱۳۶۔

اپنی ولایت سے پڑھوانا چاہتا ہے اور لڑکیوں کا حقیقی چچا زاد بھائی کہتا ہے کہ میں بالغ ہوں اور میری ولایت میرا نکاح اس لڑکی سے پڑھادیا جائے تو اس صورت میں نکاح جائز ہو گا یا نہیں ؟

الجواب :- جب کہ حقیقی چچا زاد بھائی جو کہ مراہق ہے یعنی قریب البلوغ ہے دعویٰ اپنے بالغ ہونے کا کرتا ہے اور قرآن سے اس کا صدق ظاہر ہے تو قول اول کا دربارہ بلوغ شرعاً معتبر ہوتا ہے۔ کما قال فی الدر المختار فان راہقاً بلوغاً هذا السن فقلاً بلوغاً صدقاً ان لم یکن بمال الظاهر ان بعد اثنی عشر سنة یشترط شرط اخر لاعتنا قرارہ بالبلوغ وهو ان یكون بحال یحتمل مثله والا لا یقبل الخ۔ در مختار^۱۔ پس چونکہ حقیقی چچا زاد بھائی بالغ کی ولایت مقدم ہے علاقہ چچا زاد بھائی سے لہذا جو نکاح حقیقی چچا زاد بھائی نے کیا وہ صحیح ہے اور بعد میں علاقہ چچا زاد بھائی نے کیا وہ باطل ہے۔ پہلے جو یہاں سے جواز نکاح اس صورت میں لکھا گیا ہے وہ اس بنا پر تھا کہ سوال میں حقیقی چچا زاد بھائی کو نابالغ ظاہر کیا گیا تھا، لہذا اس صورت میں کہ وہ بالغ ہو وہ جواب صحیح نہیں ہے اور یہ جواب جو اب لکھا گیا ہے صحیح ہے۔

۱۔ بالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کر دیا حکم بیکرت | سوال (۱۰۴۳) ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کچھ روپیہ سے کر ایک طوائف کے یہاں کر دیا۔ وہ خود بھی گروہ طوائف سے تھا اب فوت ہو گیا ہے۔ بڑی اس وقت سوتیلی والدہ اور سوتیلے والد کے قبضہ میں ہے وہ گروہ طوائف سے نہیں ہے اور سسرال جانا نہیں چاہتی اس لئے اس نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ عدالت میں کیا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب کے ایما سے ہر دو فریق نے اس دعویٰ

میں مجھ پر حصر کیا ہے کہ جو فیصلہ میں کروں مجھ کو منظور ہوگا۔ میں اس میں کیا فیصلہ کروں۔ ۱۰

الجواب :- لڑکی بعد بالغہ ہونے کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے لہذا آپ

بوجہ حکم مسلم فریقین ہونے کے اذن میں تفریق کرادیں۔ درمختار میں ہے ولزم النکاح

ان كان الولی اباً او جدّاً لم یعرف منها سوء الاختیار وان عرف لایصح النکاح

اتفاقاً انتهى ملخصاً و فی الشامی ثم اعلم ان ما مر عن النوازل من ان النکاح

باطل معناه سیبطل کما فی الذخیرۃ لان المسئلۃ مفروضۃ فیما اذا لم ترض

البنت بعد ما کبرت کما مرح بہ فی الخانیۃ والذخیرۃ وغیرہما۔ فقط۔

دلی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح ماموں کرے | سوال (۱۰۴۴) لڑکی نابالغہ کا نکاح ماموں

اور خلوت بھی ہو جائے تو کیا حکم ہے | کاموں بلا اجازت علاقہ بھائی اور باپ کے

چپا کے کر دیوے تو احناف کے نزدیک وہ نکاح درست ہو گا یا نہیں۔ اگر درست نہیں

ہو تو اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں۔ کیوں کہ لڑکی اس کے مکان پر گئی

اور خلوة صحیح بھی ہو چکی ہے۔ اور مہر لازم ہو گا یا نہیں۔ اور عورت پر عداۃ ہوگی یا نہیں۔ ؟

الجواب :- احناف کا مذہب یہ ہے کہ دلی اقرب کی موجودگی میں اگر دلی

ابعد نابالغہ کا نکاح کر دے تو وہ نکاح دلی اقرب کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اور

دلی اقرب اس صورت میں علاقہ بھائی ہے۔ پس اگر اُس نے نکاح کی خبر سن کر اس

نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا ہے اور اگر اس نے اُس کو رد کر دیا تو وہ نکاح

باطل ہو گیا ہے۔ پس بصورت اجازت کے بدوں اس کی طلاق کے وہ نکاح فسخ ہو گا

۱۱۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

(الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

اور طلاق کے بعد عدۃ لازم ہوگی اور مہر لازم ہے اور اگر اس نے باطل کر دیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے مگر بوجہ موطئہ بالشبہ کے تحت میں آنے کے عدت لازم ہوگی اور مہر مثل دینا ہوگا۔ در مختار وغیرہ۔ فقط بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا سوال (۱۰۴۵) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید مدعی ہے کہ میرا نکاح ہندہ میں نے شکار کر دیا۔ بالغہ کے ساتھ باجائز پدر ہندہ ہوا تھا اور ہندہ رخصت ہو کر میرے مکان پر آئی اور چند بار غلطی بھی ہوئی۔ ہندہ مدعا علیہ زید مدعی کے ساتھ اپنی رضامندی و اجازت سے اس نکاح کا بحلف انکار کرتی ہے اور مدعی سے بھی بحلف انکار کرتی ہے کہ کبھی اپنے ساتھ مدعی و دعاوی جماع پر زید کو قدرت نہیں دی۔ اور یہی بیان کرتی ہے کہ جس وقت مجھ کو نکاح کی اطلاع ہوئی میں نے اس سے انکار اور اظہار نارضا مندی کر دیا تھا۔ اور بعض قرابت دار ہندہ کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں تو زید کا ہندہ کے ساتھ نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

الجواب :- حاصل جواب یہ ہے کہ در مختار میں ہے ولا تجبر البکر البالغۃ علی النکاح لانقطاع الولاية بالبلوغ^۱ پس اس صورت میں جبکہ ہندہ نے وقت استیذان و نیز بعد نکاح کے اس سے انکار کر دیا اور اظہار نارضا مندی کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ بخلاف ما لو بلغها فودت ثم قالت مرضیت لہ یجوز لبطلانہ بالودان^۲ در مختار۔ پس جب کہ رد کے بعد اگر وہ اپنی رضامندی کا بھی اظہار کرے تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا۔ تو جس صورت میں بالغہ اول سے آخر تک انکار ہی کرتی رہے تو نکاح اس کا کسی طرح صحیح نہیں ہوا اور چونکہ موافق اقرار بالغہ کے مدعی نہیں ہوئی وہ مہر بھی لازم نہ ہوا۔ لڑکی کو دوسرے شخص سے اپنی رضامندی کے بغیر نکاح کرنا درست ہے

نہ مسلمہ نکاح کرے | سوال (۱۰۴۶) ۱، جب عورت مسلمان ہو کر مرد کافر سے جدا ہو جائے

تو دوسرے شخص سے کس وقت نکاح کر سکتی ہے ؟

عورت کہتی ہے دل سے اجازت نہیں دی | ۲، ایک مرد نے ایک عورت سے جبراً نکاح کیا

مگر عورت نے دل سے اجازت نہیں دی یہ نکاح ہوا یا نہیں۔ عورت اب سب سے
بہی کہتی ہے کہ میں نے دل سے اجازت نہیں دی۔ اگر شوہر کلمات کفر کہے تو شرعاً
کیا حکم ہوگا۔ ؟

الجواب :- تین حیض آنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔

۳، اگر کوئی بالغہ عورت زبان سے اپنے نکاح کی اجازت دیدے اگرچہ دل سے راضی
نہ ہو اور نا خوشی کے ساتھ زبان سے اجازت دیدے تو نکاح ہو جاتا ہے، اور جس عورت
کا شوہر کلمات کفر کہے تو اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور اس کو
تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا ضروری ہے۔ فقط۔

شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہو کر خود | سوال (۱۰۴۷) ایک بالغہ شیعہ لڑکی نے برصغیر غربت
نکاح کرے تو کیا حکم ہے | خود بلا اجازت والدین ایک سنی افغانی سے چار گواہ اور ایک

وکیل کی موجودگی میں معرفت قاضی نے نکاح کیا۔ منکومہ کے والدین بوجہ شیعہ ہونے کے اپنی
لڑکی کا نکاح شوہر سے فسخ کرانا چاہتے ہیں حالانکہ قبل نکاح لڑکی نے روبرو گواہان اقرار
کیا ہے کہ میں سنت جماعت حنفی مذہب اختیار کر چکی ہوں اور وکیل نکاح ہونے کا تو اقرار
ہے اور میں وکیل بھی بنا کر لڑکی کے ایجاب و قبول کی آواز میرے کانوں میں نہیں
بہنچی۔ اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے۔ ؟

۱۔ ولو اسلم احدہما ای احد العوسیین او امرأة الکتابی فی دار الحرب لم یحل لہما تبین
حتی یمضی ثلاثہ اشھر (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب نکاح الکافر ۲۵۲) نیز

الجواب :- درمختار میں ہے قنعد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا سر ذناء ولی الخ وھکذا فی العالمگیریہ وغیرہ پس صورت سکولہ میں جب کہ وہ لڑکی بالغہ ہے اور نی ہو چکی ہے جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے اور ایجاب و قبول بھی شہادت سے ثابت ہے لہذا اس کا نکاح سنی المذہب سے صحیح ہو گیا ہے۔ والدین دختر جو کہ شیعم ہیں اور اپنے مذہب پر قائم ہیں نکاح مذکورہ فسخ نہیں کر سکتے۔ فقط۔

بدچلن دلی دلی باقی رہتا ہے یا نہیں | سوال (۱۰۴۸) اگر دختر کا دلی بدچلن ہو اور خبر گیراں نہ ہو تو اس کی ولایت کا کیا حکم ہے۔؟

الجواب :- کوئی دلی اگر بدچلن ہو یا خبر گیراں خور و نوش کا نہ ہو تو بوجہ ترک کرنے اپنے فرض منصبی کے وہ عاصی و فاسق ہے لیکن ولایت اس کی مطلقاً اس سے سلب نہیں ہوتی اور خاص صورت میں اس کی ولایت بھی سلب ہو جاتی ہے۔ بہر حال بالغہ لڑکی پر ولایت اجبار کسی دلی کو نہیں ہے۔ فقط۔

دادا نے کو خبر نہ لی ہو نگد باپ کے | سوال (۱۰۴۹) زید فوت ہو گیا اس کی دختر کی پرورش بعد دلی نکاح وہی ہے۔ والدہ نے کی دادا چچا نے مطلق خبر گیری نہ کی اب والدہ

اپنی رضی سے کفو میں نکاح کرنا چاہتی ہے دادا چچا و ہاں اذن دینے سے انکاری ہیں بلکہ قاضی شہر کو کہتے ہیں کہ ہماری بلا اجازت نکاح نہ پڑھایا جاوے ایسی صورت میں والدہ کی اجازت سے نکاح ہو جاتا ہے یا دادا چچا کی اجازت ضروری ہے۔؟

الجواب :- اگر وہ نابالغہ ہے تو باپ کے نہ ہونے کی صورت میں دلی اس کے نکاح کا اس کا دادا ہے اور دادا کے بعد چچا ولی ہے ان کی موجودگی میں والدہ کو اختیار نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے اگرچہ پرورش والدہ نے کی ہے پس جبکہ

ولی اس نابالغہ کے نکاح کے دادا اور چچا ہیں تو اگر وہ قاضی نکاح خواں کو نکاح خوانی سے روک دیں تو وہ حق بجانب ہیں قاضی کو اس حالت میں بدون ان کی اجازت کے نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے اور وہ نکاح نہ ہوگا۔

سوال (۱۰۵۰) ایک لڑکی ہندہ نابالغہ کا نکاح
مگر ماں نے رد کر دیا تو کیا حکم ہے | اس کی ساس نے کر دیا لڑکی کی والدہ اپنی لڑکی کو لے
آئی اور بعد بالغہ ہونے کے اس کی اجازت سے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا تو
یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- نابالغہ کے نکاح کی صحت کے لئے ولی شرط ہے۔ پس لڑکی کی ماں نے جو نکاح اس کا کیا تھا وہ لڑکی کی ماں کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اجازت نہیں دی تو یہ نکاح باطل ہو گیا۔ اب لڑکی کی رضا سے اس کی ماں نے جو نکاح کیا ہے وہ صحیح ہے۔

سوال (۱۰۵۱) اگر قاضی کو معلوم ہو جائے کہ جہاں لڑکی بالغہ کے
راہی نہیں تو وہ کیا کرے | او لیا نکاح کرنا چاہتے ہیں لڑکی وہاں نکاح کر لے پر رمضان میں نہیں ہے
تو اس کو کیا کرنا چاہئے ؟

الجواب :- اس صورت میں قاضی کو احتیاط کرنی چاہئے اور ولی فخر سے صاف کہہ دے کہ بدون اجازت بالغہ کے ان کا نکاح صحیح نہیں ہوتا تم اس کا خیال رکھو البتہ سکوت بالغہ کا ولی کے نکاح کر دینے پر اگر یہ

لہ الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الاسرات والحب فان لم تکن عصبۃ
فالولیۃ للام (درمند) ثم یقلد الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقیق (رد المحتار باب الولی ص ۲۴۰)
لہ دھوای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون (الدردار علی ہشرد المختار باب الولی ص ۲۴) طبر

دلی دس کا ماضی نہ ہو تو نہ نکاح کے لئے کافی ہے و تفصیل فی کتب الفقہ۔ فقط۔

دلیل دکیل کی اجازت پابجہ وقت سوال (۱۰۵۲) (۱۱) دلی کے لئے مثل راب و جد
لو کی کون کون سی ادا اجازت ہے بنت ہاکرہ بالغہ سے وقت اجازت نکاح برائے

اجازت یہ امور کافی ہیں۔ منک۔ بکلم بلا صوت وغیرہ یا تکلم ضروری ہے (۲) دلی
اگر دکیل بنا ہے طلب اجازت بالنکاح میں تو اس دکیل من الولی کے لئے بھی وہ امور کافی
ہوں گے جو دلی کے لئے کافی تھے یا اس دکیل کے لئے تکلم ضروری ہوگا۔ (۳) دکیل
من الولی اگر اجنبی غیر محرم ہے تو اس کے واسطے در صورت کفایت ان امور کے جو دلی کے
لئے کافی ہیں ان کا خود مشاہدہ کرنا ضروری ہے یا ایک عورت کا اس کے متعلق خبر
دینا کافی ہوگا۔ ؟

الجواب (۱ و ۲ و ۳)۔ بکلم بالغہ کا سکوت اور منک اور بکار بلا صوت اذان
ہے جب کہ اجازت چاہنے والا دلی ہو یا اس کا دکیل یا قاصد اور اگرچہ وہ دکیل اجنبی
غیر محرم ہو جب کہ اس کو یہ امور بذریعہ خبر معلوم ہو جائیں اگرچہ بذریعہ عورت معتبر کے ہوں
لیکن اس حالت میں بصورت انکار بکلم بالغہ ایک عورت یا ایک مرد کا بیان کافی نہ ہوگا۔ قال

لہ او نہ وجہا ولیہا و اخبارہا رسولہ او فضولی عدل فسکت عیوہ و مختارہ الخ
فہو اذن (در مختار) قولہ عن ردہ قید بہ اذ لیس بالمر المطلق السکوت لانہا لو بلغها الخبر
فسکت باجنبی فہو سکوت ہذا فیکون اجازۃ فلو قالت الحمد للہ اختبرت
نفسی او قالت ہو دباغ لا اریدہ فہذا کلام واحد فہو رد قولہ مختارہ الخ
اما لو اخذھا عطاس او سعال حین اخبرت فلما ذہب قالت لا ارضی او اخذ
فہا ثم ترک فقالت ذاک مع ردھا لان سکوتہا کان عن اضطرار
(رد المحتار باب الولی منہ و منہ) غیر۔

فی الدرس المختار فان استاذها هو ای الولی الخ او وکیلہ اور رسولہ
اور زوجہا ولیہا و اخبار ہا رسولہ او فضولی عدل فسکت او ضحکت
او بکت بلا صوت الخ انتہی ملخصاً -

ربان سے جب دلی نے کہہ دیا تو دل کا اعتبار نہیں | سوال (۱۰۵۲) مختار فاطمہ لڑکی بمرور
سالہ کا نکاح اس کی ماں نے بہ وکالت عزیز احمد لڑکی کا چچا دوری سلسلہ سے ہوتا
ہے اپنے ایک عزیز سکی لائق علی سے کر دیا اب یہ کہا جاتا ہے کہ لڑکی کا نکاح ماں کی ولایت
اور اجازت سے ہو یا یہ جائز نہیں ہے بلکہ عزیز احمد کی ولایت اور اجازت سے ہونا
چاہئے تھا۔ عزیز احمد کا یہ خیال عرصہ سے تھا کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح میرے لڑکے کے ساتھ
ہو اسی وجہ سے عزیز احمد یہ مشہور کر رہے ہیں کہ نکاح میری اجازت سے نہیں ہوا اور
میں نے یہ وکالت دل سے نہیں کی تھی بلکہ بظاہر مرد ثا کر دی ہے۔ پس ایسی حالت میں
یہ نکاح جائز طور پر ہے یا نہیں ؟

الجواب :- جب کہ نکاح مذکورہ وکالت عزیز احمد کے ہوا ہے جو کہ دلی نابالغہ
کا ہے تو یہ نکاح منعقد اور صحیح ہو گیا عزیز احمد کا کوئی عذر اب مسموع نہ ہو گا۔ فقط۔
دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں رہا | سوال (۱۰۵۳) ایک لڑکی جس کی عمر دس سال
تو چچا دن ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کی ہے اس کا باپ انتقال کر گیا ہے دادا موجود ہے
اور چچا حقیقی موجود ہے۔ اور دادا کی یہ حالت ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ ہوتا ہے اور اپنے
اولاد کے نفع و نقصان کو نہیں سمجھتا۔ اب لڑکی کا حقیقی چچا یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی ولایت
سے لڑکی کا عقد کر دوں تو شرعیہ نکاح جائز ہو گا یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں دادا کی ولایت ساقط ہے۔ چچا کی ولایت سے
نکاح نابالغہ کا صحیح ہے، در مختار باب الولی میں ہے ھوالبالغ العاقل الخ

لے المختار علی ہاشم در المختار باب الولی ص ۴۴ - ظفر

و لو فاسقا علی المذهب مالم یکن متہمتکا^۱ وفیہ لزوم واسو
بغبن فاحش او بغیر کفوۂ ان کان الولی المزوج ابنا و جد^۲
مالم یعرف منها سوء الاختیار وان عرف لا یلزم فقط۔

نہ خواہ باپ نے نابالغہ کا نکاح | سوال (۱۰۵۴) ایک شخص چند روز باز نشہ خوار نے

غیر کفو اور کم ہر میں کیا۔ کیا حکم ہے | محض اپنی نفسانی صیغ کے لئے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے

فاندان کے کم درجہ کے لوگوں میں ایک ایسے صغیر السن لڑکے سے کر دیا جس کے
بالغ ہونے میں ۷-۸ سال کا عرصہ ہے اور لڑکی اس وقت بالغ ہے اور بہر بہت کم
مقرر کیا گیا ہے اس صورت میں ایسے باپ کا کیا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- اقول بالائتہ التوفیق تحقیق صاحب فتح القدیر سے یہ معلوم ہوتا ہے

کہ جب تک باپ پہلے سے معروف بسوا الاختیار نہ ہو تو وہ نکاح تو اس نے قبل از معروف
ہونے کے کیا صحیح ہے جیسا کہ عبارت مالم یعرف منها سوء الاختیار
وان عرف لا یصح سے ظاہر ہوتا ہے اور بہر کا حال یہ ہے کہ بعض اقوام میں بہر
اس درجہ کثیر رائج ہے کہ کوئی عاقل اس کو پسند نہیں کر سکتا اور مخالفاۃ بہر سے نہیں
صراحتہ موجود ہے تو اگر باپ نے موافق طریق سنت کی فرض کیجئے کہ اپنی دختر کا بہر
مقرر کر دیا اور نابالغ شوہر سے نکاح کرنا مصلحت آئندہ دختر کی موافق سمجھا تو اسکو
کی الاختیار نہ کہا جاوے گا اور اس وصف کے ساتھ معروف ہونا اس کا تو اس سے کسی طرح محقق نہ ہوگا
البتہ اگر بحالت نشہ اس نے یہ نکاح کیا ہے تو صحیح نہ ہوگا کما فی الدر المختار و کذا لو کان سکران
وفی الشامی و هذا منقود فی السکران و سنی الاختیار اذا خالف الخ فقط۔

۱۔ الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵

مرزائی باپ تہا نہ کا دی نہیں ہو سکتا | سوال (۱۰۵۵) ایک کنواری لڑکی عاقلہ بالغہ لے جس کے (والدین اور دادا اور دیگر رشتہ دار موجود ہیں) اپنے دادا کو دی بنکر اپنا نکاح اپنی برادری کے ایک لڑکے سے احکام شرعی کے مطابق کر لیا ہے لڑکی کا باپ کچھ عرصہ سے مرزائی ہو گیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں لڑکی کسی مرزائی کو دوں گا قادیان والوں نے حکم دیا ہے کہ اگر لڑکا مرزائی مذہب اختیار کرے تب لڑکی دی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں جو نکاح لڑکی کا دادا کی ولایت سے ہوا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب :- اس صورت میں اول تو لڑکی خود بالغہ عاقلہ ہے تو خود اس کی اجازت سے اس کا نکاح کفو میں صحیح ہے کسی ولی کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ درمختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحۃ فکاح صغیر لا مکلفۃ فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی لہ اور ثانیاً یہ کہ اگر ولی کے ذریعہ سے ہی نکاح اس کا کیا جاوے جیسا کہ سنت ہے تو ولی اس کا اس صورت میں اُسکا دادا ہے ہاں جبہ مرزائی بوجھانے کے ولی نہیں رہا ولایت اس کی باطل ہو گئی ہے پس دادا لے جو نکاح اُس بالغہ کا اُس کی اجازت سے کیا وہ صحیح ہو گیا باپ کو اُس نکاح کو توڑنے کا اختیار اور دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور مرزائی لڑکے سے نکاح صحیح نہیں ہوگا الحاصل جو نکاح بولایت داہا ہو گیا وہ صحیح ہے۔ قادیان والوں کا حکم باطل ہے۔ فقط۔

سہ اللہ المختار علی ہاشم رد المختار باب الولی ص ۴۰۰ - ظہیر۔ سہ مرزائی مرند کافر ہوتا ہے اس نے وہ ولی نہیں ہو سکتا اس نے کہ ولی کے لئے اسلام کی شرط ضروری ہے۔ بشرط حریت و تکلیف و سبائی فی سلسلہ نریۃ التزوج و طلاق بعد از ولایت (رد مختار) یعنی ان کا فریاد علی الملتہ و طلعہ مسلم نوزہ علی ولیہم جعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیل (رد المختار باب الولی ص ۴۲۹ و ۴۳۰) ظہیر

عصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے | سوال (۱۰۵۶) اگر کسی نابالغہ کا کوئی عصبہ ہوتے ہوئے ماں دلی نہیں۔ پانچویں پشت کا موجود ہو تو والدہ کا کیا ہونا کچھ جائز ہو گا یا نہیں اور وہ نابالغہ بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب :- جب کہ نابالغہ کا کوئی عصبہ کسی پشت کا موجود ہو تو والدہ کو ولایت نکاح نہیں ہے۔ پس اگر ایسی حالت میں والدہ نابالغہ کا نکاح کرے گی تو وہ نکاح اُس عصبہ کی اجازت پر موقوف رہے گا۔ اگر وہ اجازت دے گا تو وہ نکاح صحیح ہو گا اور اگر وہ انکار کر دے گا تو وہ نکاح باطل ہو گا اور اگر ولی عصبہ اس نکاح کو جائز رکھے تو نابالغہ کو بعد بالغ ہونے کے اختیار ہو گا کہ اس نکاح کو فسخ کر دے مگر بذریعہ قاضی و حاکم کے فسخ کر سکتی ہے خود فسخ نہیں کر سکتی۔ کذا فی الشامی۔

پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلیق کا عدم ہے | سوال (۱۰۵۷) زید کے والد نے زید کے کدو اُس کی دختر کا نکاح گواہوں کی موجودگی میں عمر کے بیٹے سے کر دیا۔ زید ساکت صامت رہا اب سہ ماہ کے بعد غصہ کی حالت میں ناراض ہو کر کہہ دیا کہ اگر میں عمر کے لڑکے کو ناٹ دوں تو مجھ پر میری ثورت برباد ہوا ہے اب اگر کوئی شخص خواندہ معتد ظہیر زید کو نسلی دیوے کہ تیری لڑکی کا شرعی نکاح عمر کے لڑکے سے ہو چکا ہے یہ تمہاری تعلیق لغو ہے تم کو بغرض تشہیر دوبارہ جدید نکاح کر دینے میں کوئی حرج نہیں۔ زید نے اس پر اعتماد کر کے دوبارہ نکاح اپنی لڑکی کا عمر کے لڑکے سے کر دیا۔ کیا زید کی

لہ الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والمحب الخ فان لم تکن عصبۃ
فالولایت للام الخ فلور و ج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ الخ الخ
علی ہاشم رد المحتار باب الولی ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸

سبکوہ زید پر حرام ہو جائے گی۔

الجواب :- فلو زوج الابد حال قیام الاقرب نوف

علی اجازتہ انہ درمختار قال فی الشامی فلا یكون سکوۃ اجازۃ

لنکاح الابد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مال المریض صحیحاً

اودلالۃ شامی جلد ۱۵ (۲) پس اگر زید نے صراحتہ یا دلالتہ اپنی

رضا کا اظہار کر دیا مثلاً اپنی دختر کو اس کے شوہر گھر بخوشی بھیج دیا یا مہر طلب کی

دیگرہ تو نکاح زید کے باپ کا کیا ہوا صحیح ہو گیا اور دوبارہ زید کا نکاح کرنا انوار

فضول اور کالعدم ہے لہذا اس کی زوجہ اس پر ہمہ طلاق حرام نہ ہوگی لعدم

تحقق الشرط اور اگر زید نے محض سکوت کیا تھا اور اجازت صراحتہ نہ دی تھی اور نہ

دلالتہ اظہار رضا کیا تھا تو نکاح سابق منعقد نہ ہوا تھا پس زید نے جو نکاح کیا وہ

صحیح ہو گیا اور شرط سے طلاق پائی گئی لہذا اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی۔ فقط۔

باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی | سوال (۱۰۵۸) ایک عورت کا نکاح صغریٰ

نا بالغہ کا نکاح کیا ہوا یا نہیں | میں ہوا تھا لڑکی کا والد اس روز نشہ میں تھا تو یہ

نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ بعد بلوغ لڑکی خاوند کے یہاں نہیں رہی۔ مقدمہ عدالت میں

چلا لڑکی کے باپ نے یہ ثابت کیا کہ نکاح نہیں ہوا تھا۔ مگر ہوا ضرور تھا۔ عدالت نے

نکاح کو نسخ کر دیا خاوند نے طلاق نہیں دی۔ اب عورت نے نکاح ثانی کر لیا یہ نکاح

جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ان کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب :- اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نکاح ضرور ہوا تھا اور باپ

جو نکاح کرنے والا تھا وہ نشہ میں تھا لیکن نکاح کفو میں ہوا اور ہر مثل کے ساتھ ہوا

تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں بدوں طلاق دینے شوہرا دل کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہو گا جیسا کہ شامی میں ہے و مقتضى التعليل ان السكون او المعروف بسوء الاختيار لو من وجهها من كفوء بمهر المثل مع لعدا الضی المحض ^{۳۵} جلد (۲) شامی۔ پس جو فتویٰ دوسرے فریق نے عدم جواز نکاح ثانی بدوں طلاق دینے شوہرا دل اور بدوں گذرے عدت کے دیا۔ اور یہ نکاح اول بسبب کفو میں ہونے کے صحیح ہو گیا۔ یہ فتویٰ صحیح ہے اور موافق ہے روایات کتب فقہ کے اور جو لوگ نکاح ثانی میں شریک ہوئے اُن کا نکاح نہیں ٹوٹا۔ لیکن اگر باوجود علم اس امر کے کہ اس عورت کو شوہرا دل نے طلاق نہیں دی شریک نکاح ثانی ہوئے تو گنہگار ہوئے۔ توبہ کریں۔ فقط۔

دادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے | سوال (۱۰۵۹) ایک نابالغہ لڑکی کو اسکی دادی نے اپنے ہم نوم لڑکے کو دینے کا اقرار کیا اب دادی مر گئی ہے اور لڑکی کا باپ زندہ ہے اُس نے لڑکی کے ماموں کو دکیل نکاح کا بنا دیا ہے اور لڑکی جوان ہے اور دادی کے کئے ہوئے رشتہ کو قبول نہیں کرتی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہ ؟

الجواب :- جب کہ لڑکی بالغہ ہو کر دادی کے رشتہ کو یعنی خطبہ سنگنی کو منظور نہیں کرتی تو وہاں نکاح کرنا جائز نہیں ہے جہاں لڑکی کی مرضی ہے کفو میں نکاح کرے اور پہلے جو سنگنی ہوئی تھی وہ نکاح نہیں ہوا بلکہ وہ بظاہر عدہ نکاح تھا اور دادی کو بوجہ دگی باپ کے نابالغہ کے نکاح کی ولایت بھی نہیں ہے بذاتی کتب الفقہ۔

سوال (۱۰۶۰) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کو باپ نے نکاح کر دیا پھر لڑکی نے بالغ ہو نیکا
 دھوی کیا اور نکاح کر لیا کونسا نکاح جائز ہوگا خالد کے لڑکے بکر سے منسوب کر دیا تھا

اور لڑکی لہی نانی کے پاس رہتی تھی زید سخت بیمار ہوا اس لئے اپنی لڑکی ہندہ کا عقد عمر کے بیٹے ولید سے بولایت خود کر دیا اور لڑکی کو بیٹی خبر بیچدی کہ ہندہ کا عقد عمر کے لڑکے ولید سے کر دیا بولایت خود نانی نے چند وجہوں سے نافوش ہو کر عقد اسی لڑکے بکر بالغ سے کر دیا جس سے باپ نے پہلے سے نسبت کر رکھی تھی اور باپ کو خبر کر دی کہ لڑکی نے اپنا عقد آپ ہی بکر مذکور سے کر لیا اور بوجہ بالغ ہونے کے اس کو کسی کی ولایت کی ضرورت نہیں پڑی اس وقت لڑکی کا سن قریب گیارہ برس کے تھا بعد چند روز کے بکر ہندہ کو رخصت کر اگر اپنے گھرایا اور اڑھائی تین برس کے بعد انتقال کیا جب لڑکی ہندہ کے دوسری عقد کی تیاری اور تجویز ہوئی تو نہ معلوم لڑکی نے کس مصیبت سے یہ بیان کیا کہ نانی نے جو ہمارا عقد بکر کے ساتھ کیا تھا اس وقت میں بالغ نہ تھی لوگوں کے بہکانے سے میں نے اپنے کو بالغ قرار دیا تھا بالغ تو میں بعد نکاح بکر کے ہوئی ہوں آیا ایسی حالت میں باپ نے جو ولید سے نکاح کیا تھا وہ صحیح سمجھا جاوے یا نانی کے عقد کو اگر نکاح ولید سے صحیح ہو گیا تھا تو اب دوسری جگہ نکاح کے لئے ولید کی طلاق کی ضرورت ہے یا نسخ نکاح کی کیونکہ ولید اس کو اب اپنے نکاح میں رکھنا نہیں چاہتا اور ولید اس وقت مراہق ہے۔

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہندہ بوقت نکاح کے جو کہ اس کے باپ نے ولید سے کیا نا بالغہ تھی تو باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہو گیا اور وہ نسخ نہیں ہو سکتا اور اگر درحقیقت ہندہ بالغہ تھی اور باپ نے جو نکاح اس کا ولید سے کیا اس کو سن کر وہ غاموشت نہ رہی تب بھی ولید سے نکاح اس کا صحیح ہو گیا

البتہ اگر اُس کو باپ کے نکاح کر دینے کی خبر نہ ہوئی یا خبر ہونے پر اُس نے انکار کر دیا اور اسی حالت میں اپنی رضامندی سے بکرے نکاح کیا تو بکرے نکاح صحیح ہو گیا۔ بعد انتقال بکرے کے دوسرا نکاح جہاں وہ راضی ہو ہو سکتا ہے اور واضح ہو کہ اگر ہندہ بوقت نکاح از بکر مرابطہ تھی اور اس نے اقرار اپنے بالغ ہونے کا کر لیا تھا تو وہ بالغہ سمجھی جاوے گی پھر انکار کرنا اس کا بلوغ سے معتبر نہ ہو گا تو اس حالت میں جب کہ اُس نے باپ کے نکاح کو پسند نہ کیا تھا اور انکار کر دیا تھا یا خبر سے پہلے بکرے نکاح با مجازت خود کر لیا تھا تو بکرے نکاح صحیح تھا ولید کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ نکاح ہوا ہی نہیں تھا اور نہ کسی قاضی وغیرہ سے فسخ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ طلاق سابق کا مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور نابالغ اگرچہ مہربانی ہو طلاق اس کی واقع نہیں ہوتی۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ۔

اب اگر ولید سے نکاح کرنا مناسب و مصلحت ہو کیا جاوے ورنہ کسی دوسرے شخص سے نکاح ہندہ کا کر دیا جائے در مختار میں ہے فان راہقاً بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقاً ان لم یکن بھما الظاہر لہ

نابالغہ کا نکاح جس دن نے پہلے کیا | سوال : (۱۰۶۱) ایک بڑی نابالغہ کے دو دلی وہ درست اور بعد والا باطل ہے مساوی میں اور اس بڑی سے دو شخصوں نے نکاح کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنی سند ایک ایک دلی کی طرف پہنچائی اور اولیاء نے بھی اقرار کیا اور در حقیقت جس شخص کا نکاح بعد میں ہوا تھا اس نے کسی طرح سے عدالت میں اپنے نکاح کو پہلے ہونا ثابت کر دیا اور بڑی بھی بعد بلوغ اسی کے ساتھ رضامندی تو اب وہ بڑی زوج اول کو مٹنی چاہئے باز زوج ثانی کو۔

الجواب :- در مختار میں ہے ولو من وجہا ولبان مستویان فعدم السابق^{لہ} پس جس دلی نے پہلے نکاح کیا وہ صحیح ہوا اور وہ بڑکی زوجہ شوہر اول کی ہے اسی کو ملنی چاہئے اور جس نے بعد میں نکاح کیا وہ باطل ہے جب تک شوہر اول بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط (غلط طور پر پہل ثابت کرنے سے حکم نہیں بدلتا۔ تفسیر۔)

فصل دوم مسائل و احکام فسخ نکاح

سوال (۱۰۶۲) امیر شریعت اور قاضی کو
فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں
بہار کے امیر شریعت اور قاضی کو
فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں
حاصل ہے یا نہیں۔ !

الجواب :- امیر شریعت مذکور اور اس کے قضاۃ کو حق فسخ نکاح وغیرہ حاصل ہے جیسا کہ شامی کی اس عبارت سے واضح ہے۔ و بصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین^{لہ} الخ

لہ از دہ المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۲۲۲۔ تفسیر۔ رد المختار کتاب القضاء مطلب فی حکم تولیۃ القضاء فی بلاد تغلب علیہا الکفار ص ۲۲۴۔ فیجب علیہم ان یلتمسوا و انیاسا منہم ثم اعمی یہ بھی ہے و فی الفتم و اذا لم یکن سلطان و لامن یجوز التقدیر منہا کما ہو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیہم الکفار یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد منہم یجعلونہ والینا فیولی قاضیا و یكون هو الذی یقضی بینہم (ایضاً) - تفسیر۔

مسلمانی ریاست کا قاضی اور ہندوستانی | سوال (۱۰۶۳) ریاست اسلامیہ کا قاضی
عالم نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں | خیار بلوغ میں فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے
یا نہیں۔ (۲) اور کوئی عالم بموجب روایت فتاویٰ تنقیح حامدیہ لان فتویٰ الفقیہ للجاہل
بمنزلہ حکم القاضی الخ ہر حکومت گورنمنٹ میں خیار بلوغ میں فسخ نکاح کا حکم
دے سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- خیار بلوغ وغیرہ میں قاضی ریاست اسلامیہ فسخ نکاح
کا حکم کر سکتا ہے۔ قاضی ریاست اسلامیہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور اسی قاضی
سے فسخ کرنا چاہئے کیونکہ بے شبہ یہی امر حق ہے۔

(۲) اور روایت فتاویٰ تنقیح حامدیہ کو اس پر محمول کرنا چاہئے کہ اگر اس
عالم کو فریقین حکم تسلیم کر لیں تو اس کا حکم نافذ ہو جائے گا۔ نقطہ۔

مسلمان حاکم قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۰۶۴) حاکم جو گورنمنٹ کی

لہ مسلمانی ریاست اپنے داخلی معاملات میں آزاد ہوتی تھی اور اس کا مقرر کردہ قاضی نامی شری
کے حکم میں ہوتا تھا۔ بغیر۔ و يجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجلال
و لو كافرا (در مختار) فی التنازل خانیۃ الاسلام لیس بشرط فیہ
ای فی السلطان الذی یقلد و بلاد الاسلام الی فی ایڈ
الکفرۃ لاشک انہا بلاد الاسلام و بلاد الحرب لانہم لم
یظہروا فیہا حکم الکفر و القضاء مسلمون الخ (رد المحتار کتاب القضاء ج ۲ ص ۴۳۳) بغیر
لہ تولیۃ الخصمین حاکما بینہما الخ و شرطہ من جملة المحکم
بالفقہ صلاحیتہ للقضاء کما مر (در مختار) ای فی انبواب السابق
اقولہ والمحکم کالقاضی (رد المحتار باب التکیم ج ۳ ص ۴۳۳) بغیر۔

طرف سے ہے اگر وہ مسلمان ہو تو قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے یا نہیں اور نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- حاکم جو گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہے اگر وہ مسلمان ہے تو قائم مقام قاضی ہو جاتا ہے کما صرح بہ فی الدر المختار و تجوز تقلد القضاۃ من السلطان العادل و اجماعہ ولو کافراً و ذکرہ مسکین وغیرہ الا اذا کان بمنعہ من القضاء بالحق ^{لہ}۔

موجودہ دور میں قاضی کا کام | سوال (۱۰۶۵) اگر زمانہ موجودہ میں کسی مسئلہ حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے | کے لئے قاضی کی ضرورت ہو تو کیا کیا جائے یعنی فسخ نکاح وغیرہ میں کیا حاکم زمانہ موجودہ یا کوئی عالم قاضی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- فقہار کے لکھنے کے موافق حکم مسلم فریقین قائم مقام قاضی ہو سکتا ہے اور حاکم عدالت جو کہ مسلمان ذی اختیار ہو جیسے جج وغیرہ ان کو بھی حکم قضاۃ کا اس بارے میں دیا گیا ہے کہ ان کا فیصلہ معتبر ہو ^{یہ} فقط۔

مسلمان جج کے یہاں عبودیت دی کر کے | سوال (۱۰۶۶) زید نے ایک عورت سے نکاح نکاح نسخ کرنا اس کا اعتبار نہیں ہے | کیا عام مجمع میں زید پر دیس چلا گیا عورت نے مسلمان

جج کے یہاں درخواست دی کہ میرا نکاح زید سے نہیں ہے اس پر جج نے نکاح فسخ کر دیا۔ یہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا اور وہ عورت بدستور

لہ الدر المختار علی بائیں رد المختار کتاب القضاء مطلب سلطان اللہ تعالیٰ بن الخفصین ^{۲۲۲}۔ غیر لہ نولینۃ الخفصین حاکم بحکم بدہما و رکنہ لفظہ الدال علیہ مع قول الآخر و ستر لہ من جهة المحکم صلاحیتہ لا غصنہ کما مر (رد مختار) اسی حکم کا قاضی (رد المختار باب التخصیم ^{۲۲۲}) لکھتا ہے۔

زید کے نکاح میں ہے بدون طلاق دینے زید کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔^۱ نقطہ
مسلم حاکم کے ذریعہ منع نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۰۶۷) یتیمہ زوجہا عہدا
فی الکفو فلما بلغت مبلغ النساء قالت علی الفورانی غیرراضیۃ
بنکاح العم وفسختہا بمحضراختین لها فرغت تلك الحادثة فی
اجلاس حاکم الوقت المسلم (دع صاحب) وبرہنت بشاہدین
کاذبین احیاء لحقہا وبرہن العمرانہا الہمہر انکارالتقسیم
بعد سنتہ اشہر تقریباً من وقت البلوغ فحكم ذلك الحاکم
بفسخ النکاح تعویلاً علی انکارها هل يعد ذلك الحکم قضاءً
شرعیاً ام لا بل للفسخ الشرعی من نصب قاض یحکم بالقسط۔ بیروزی
الجواب :- حکم الحاکم بفسخ النکاح فی مدہ الصورة
صحیح نافذ والروایات الفقہیۃ منقولۃ فی جواب مولانا قطب الدین
فعندنا ذالک الجواب وما کتب مولانا محمد اشرف علی مسلم
صحیح حق۔ نقطہ۔

سوال (۱۰۶۸) خیال بلوغ میں جب قصاص
عالم کو حکم بنا کر قضاء قاضی کی
شرط پوری کی جا سکتی ہے یا نہیں | قاضی شرط ہے اور اس زمانہ میں قاضی موجود
نہیں تو کس کرنا چاہیے۔ آیا احد الفرقین کسی عالم کو اپنا حکم بنالین
تو کام چل سکے گا یا نہیں۔ ؟
الجواب :- جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو تو حکم مسلم فریقین

۱۔ ایک ثابت شدہ نکاح جو ثادعویٰ اور فیملہ سے ختم نہیں ہوتا ہے، اس کا نکاح جس
بیچکے نو یہ دعویٰ دائر کرنا کہ نکاح نہیں ہوا ہے۔ کذب بیانی ہے۔ ظہر۔

فسخ نکاح کر سکتا ہے مگر حکم کے لئے دونوں فریقین کا تسلیم کر لینا ضروری ہے۔

سوال (۱۰۶۹) ایک لڑکی نابالغہ لڑکی خیار بلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر حاکم مسلمان حکم فسخ نکاح بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر حاکم مسلمان حکم فسخ نکاح کا کرے تو صحیح ہو گا یا نہیں؟

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ نابالغہ لڑکی جس کا نکاح باپ دادا کے سوا دوسرے دلی نے کیا اس کو بعد بلوغ خیار فسخ نکاح کا ہے لیکن اس فسخ کے لئے قضاء قاضی یعنی حکم حاکم شرعی مسلم ضروری ہے کافر کے حکم سے نکاح مذکور فسخ نہ ہو گا اور جو حاکم مسلمان کفار کا مقرر کردہ ہے اس کا حکم بھی اس بارہ میں کافی ہے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ فقط

سوال (۱۰۷۰) صغیر و عنقریب کا نکاح اس زمانہ میں جبکہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے

ان کے دلی نے کیا تھا صغیر کا نکاح ولایت باپ اور صغیرہ کا نکاح تایا کی ولایت سے ہوا تھا لڑکی بالغ ہو گئی اور لڑکا نابالغ ہے اور عین البلوغ عدم رضا ظاہر کر دی ہے۔ شرح وقایہ میں ہے

لہ ہو تولیۃ الخصمین حاکما یحکم بینہما ورنہ نقضہ الدال علیہ مع قبول الآخر ذالک وشرطہ من جہت المحکم بالکسر العقل لا الحرینہ والاسلام الخ ومن جہت المحکم بالفقہ ملاحظۃ للقضاء کما مر (در مختار) ای فی قولہ والمحکم کالقاضی (رد المحتار باب التحکیم ص ۴۸۲) واما المحکم فشرطہ اہلیۃ القضاء وبقضی فیما سوی الحدود والقصاص (ابن ماجہ ص ۴۱۳) نفیر۔ لہ و یجوز نقل القضاء من السطان العادل و الجائر ولو کافرا (در مختار) فی التنازل خانیۃ الاسلام لیس بشرط فیہ ای فی السطان الذی یقلد (رد المحتار کتاب القضاء ص ۴۲۹) نفیر۔

و فی غیرہا فسخ الصغیران حین بلغا الخ و شرط الفضا، بفسخ من بلغا اگر لڑکی کی طرف سے فسخ ہو سکتا ہے تو قضائے قاضی اَجَل کیے ممکن ہے کیا جمعیۃ العلماء یا خلافت کیٹی یا عدالت فسخ کر سکتے ہیں۔ ؟

الجواب :- اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے جیسا کثرت وقایہ کی عبارت منقولہ اور دیگر کتب فقہ کی عبارات اس پر دال ہیں اور بصورت نہ ہونے قاضی کے حکم فسخ نہیں کر سکتا ہے اور اگر خلافت اور جمعیۃ العلماء کی طرف سے محکمۂ قضاء مقرر ہو جاوے اور قاضی مقرر کر لیا جاوے تو اس کا حکم بھی نافذ ہو سکتا ہے اور فسخ کر سکتا ہے۔ فقط

سوال (۱۰۷۱) در صورت فسخ نکاح بخیار یا قوی پنجابت - بلوغ قضائے قاضی شرط ہے مگر ہندوستان میں

قضائے قاضی بمسرت نہیں ہے لہذا ضرورتاً حاکم وقت کا حکم در بارہ فسخ نکاح معتبر ہو گا یا نہیں۔ یا قوی عدالتوں میں کسی مسلمان عالم پنج کا حکم اس بارہ میں شرعاً درست ہو گا یا نہیں۔ ؟

الجواب :- حاکم وقت کافر کا حکم اور قضاء در بارہ فسخ نکاح معتبر نہیں ہے۔ اور قوی عدالتوں میں جس کو قاضی مقرر کر دیا گیا ہے

۱۔ دیکھئے شرح وقایہ۔ ۲۔ وبصیر القاضی قاضاً استراخی المسلمین (رد المحتار کتاب القضاء ۴۲۴) ظہر۔ ۳۔ واملہ اهل الشهادة ای اداۃ علی المسلمین (رد مختار) الصیر فی اہلہ راجع الی القضاء بمعنی من یحرم منہ حاصلہ ان شروط الشہادۃ من الاسلام والعقل والبلوغ الخ شروط لصحة تولیہ ولصحة حکمہ بعد ما ومقتضاہ ان نفیذا الکافر لا یصح (رد المحتار کتاب القضاء ۴۱۴) ظہر۔

اس کا حکم صحیح ہے۔ فقط (اسی طرح مسلمان حاکم کے ذریعہ بھی فسخ ہو سکتا ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔ ظفر)

انس کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں | سوال (۱۰۷۲) اس علاقہ میں گروادور قاضی انس نکاح خواں مقرر ہیں کہ وہ نکاح خوانوں کے رجسٹر کی پڑتال کریں اور کوئی نکاح ناجائز نہ ہو۔ آیا جو نکاح ناجائز ہو تو اس کو فسخ کر کے دوسرا نکاح با اختیار خود پڑھا سکتے ہیں یا نہیں۔ جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہوا اسکے بعد دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- یہ لوگ محض انتظام کے لئے ہیں ان کو شرعاً کوئی اختیار متعلق فضا کے نہیں ہیں فسخ نکاح وغیرہ جس میں فضا شرط ہے اس میں ان کا فسخ معتبر نہیں ہے البتہ جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہوا وہ چونکہ باطل و ناجائز ہوا اس لئے ایسی صورت میں دلی دوسرا نکاح کر سکتا ہے یا یہ لوگ باجارت دلی دوسرا نکاح کر دیں۔ فقط۔

انگریزی عدالت کا فیصلہ | سوال (۱۰۷۳) خاوند نے عورت کو خلاف قضاے قاضی کے حکم میں نہیں کرنے پر مارا عورت والدین کے یہاں چلی گئی۔ والدین نے مقدمہ کیا اور قبوٹے گواہ پیش کر کے سرکار سے طلاق کا حکم لے لیا مگر خاوند نے طلاق نہیں دی تو وہ عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب :- عورت مذکورہ کو شرعاً دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور سرکار کے کسی ملازم کا حکم قضاے قاضی نہیں کہا جاسکتا اس لئے اگر سرکاری جج کافر ہیں تو وہ دارالاسلام میں بھی قاضی نہیں ہو سکتے اور اگر بعض اقوال کے موافق ہو بھی جاوے تو بھی اس کا حکم اہل اسلام پر نافذ نہیں ہے و یصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین (رد المحتار کتاب القضاۃ ۴۲) ظفر

کما فی البشامی ومقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح وان اسلم
وفیه ایضا عن الجروبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم
یصح قضاء علی المسلم حال کفره اور اگر سرکاری جج مسلمان بھی ہوتو
بھی وہ قاضی شرعی نہیں۔ فی الدر المختار تحت قولہ ولو کافر الخ اذا کان
یمنع عن القضاء بالحق فیحرم الخ پس ثابت ہوا کہ عورت مذکورہ دوسری
جگہ پر نکاح کرے گی تو زانیہ کے حکم میں ہوگی۔ فقط۔

فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور سوال (۱۰۷۷) مولوی عبدالحی صاحب نے
علم کے اختلاف کا حل کیا ہے مجموعۃ الفتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر نابالغہ کا

نکاح غیر اب وجد نے کیا ہو تو اس دیار میں اس کی کوئی صورت فسخ نہیں ہے۔ البتہ
اگر قضاۃ دارالاسلام سے مثل بہو پال و حجاز وغیرہ سے طلب نسخ کریں تو فسخ ہو جائیگا
اور نیز مولانا اشرف علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی حاکم مسلم کے پاس مرافقہ
کریں بذریعہ کسی مولوی کے۔ وہ حاکم ہے فسخ کر سکتا ہے اگرچہ انگریز کی طرف سے ہو
ان دونوں صاحبوں کا لکھنا صحیح ہے یا کیا۔

نابالغہ کا دکیل بنانا۔ سوال (۱۰۷۸) زید نابالغ نے عمر سے کہا کہ تم ہمارے چچا
بکر کے پاس خطبہ کے واسطے جاؤ کہ وہ اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دے۔ پس زید
نابالغ اور عمر دونوں زید کے چچا کے پاس خطبہ کے واسطے گئے۔ عمر نے بکر سے کہا
کہ زید تمہارا بھتیجہ ہے تم ضرور اپنی فلاں لڑکی کا نکاح اس سے کر دو۔ بکر نے
کہا ہم نے دیا ہم نے دیا۔ زید نابالغ نے کہا ہم نے قبول کیا۔ زید نے جو الفاظ
عمر سے کہے ہیں ان الفاظ سے عمر اس کا دکیل ہو جائے گا یا نہیں۔ نابالغ اگر کسی کو

لے رد المختار کتاب القضاۃ ۴۱۳ - ظفر - ۵۱۳ ایضاً ۴۱۳ -

۵۱۳ الدر المختار علی ہاشم رد المختار کتاب القضاۃ ۴۲۴ - ظفر - ۱۲

دکیل بالنکاح بناوے تو صحیح ہے یا نہیں اور رد بانالغ کا قبول کرنا صحیح ہے یا نہ ۔

الجواب :- (۱) اس باب میں جو کچھ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم اور مولانا اشرف علی صاحب سلمہ نے لکھا ہے دونوں صحیح ہیں۔ اگر حاکم مسلمان جیسے نج وغیرہ جو مسلمان ہوں اگرچہ کفار کی طرف سے مقرر ہوں ان کی تفریق بھی معتبر ہے اور بلاد اسلام میں جا کر تفریق و فیصلہ کرایا جاوے یہ بھی صحیح ہے۔ کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ جو قضاۃ کفار کی طرف سے مقرر ہوں وہ بھی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

(۲) نابالغ کا دکیل بنانا صحیح نہیں ہے۔ پس اس صورت میں اگر حجاب دلی انرجی تو اپنی ولایت سے وہ نکاح صغیر کا کر سکتا ہے اور قبول نابالغ کا بالاستقلال صحیح نہیں ہے لیکن اگر دلی اُسکے قبول کو جائز رکھے تو وہ قول معتبر ہے جبکہ نابالغ میسر نہ ہو۔

سوال (۱۰۷۵) ہندو صغیرہ کا نکاح بھائی کے لئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرنے کے لئے بھائی کی دعویٰ درست ہے یا نہیں اس کے بھائی نے بکر سے کر دیا بوقت بلوغ

ہندو نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے جس کے لئے قضائے قاضی شرط ہے۔ جبکہ قاضی ہمارے ملک میں زیر حکومت انگریزوں کی ہے قاضی ہے یا نہیں۔ اور مولیان بھی حکم قاضی میں جوتے ہیں یا نہ اور فریقین حکم بھی نہیں بناتے تو کیا ہندو نج صاحب کے یہاں دعویٰ فسخ نکاح کا کر کے نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں ۔

الجواب :- ایسی صورت میں شرعاً حسب تصریح فقہاء نکاح فسخ نہ ہوگا۔ لان من شرائط القضاء ولا یکون الکافر قاضیاً۔ البتہ اگر حاکم مسلم ایسا فیصلہ کرے تو صغیرہ ہوگا۔

لہ و يجوز تغلب القضاء من السلطان العادل والجائر ولو كان كافراً
والدر المختار علی بائش رد المحتار کتاب القضاء ص ۲۲۱۔ (میر) لہ و بعد علم ان تغلب الکافر
صحیح وان لم یعم قضاءه علی المسلم حال کفره لہ (رد المحتار کتاب القضاء ص ۲۲۱) غیر

نکاح فسخ کرنے کا حق مندرجہ ذیل دو گروہوں کو حاصل ہے یا نہیں۔

سوال (۱۰۶) نابالغہ لڑکی کا نکاح اُس کے چھپنے ایک لڑکے کیساتھ کر دیا لڑکی ہمیشہ اس

نکاح کا انکار کرتی رہی جس وقت بالغ ہوئی حبسِ ادس کو آیا اُس وقت میں اُسے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا۔ چار مرد گواہ اس امر کے اُس لے بنائے کہ یہ انکاح میرے چھپانے پر معاہدہ ہے فلاں کے ساتھ وہ مجھے منظور نہیں۔ اس صورت میں یہ نکاح فسخ تو ہونگے لیکن فسخ کرنے کا اختیار لڑکی کو نہیں ہے قاضی اس میں شرط ہے اس زمانہ میں حاکم مسلمان نہیں ہے اور نہ حاکم کی طرف سے قاضی جو اس امر میں فسخ کر دے کہیں مقرر ہے اب اس امر میں کیا کیا جاوے۔ ؟

(۲) گاؤں کا پٹواری قاضی کا کام دے سکتا ہے یا نہیں؟ علیٰ ہذا گاؤں کا معتبر عالم اس امر میں قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے؟ ریاست اسلام مثلاً گجرات میں یہ کہیں ہے وہاں عاکم زیر حکومت انگریز مسلمان اس کی طرف سے جو قاضی مسلمان ہے وہ اس امر میں فیصلہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ یا خود نواب صاحب اس امر میں فیصلہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا مثل جوہاں حیدر آباد رام پور ٹونک وہاں کے قاضی اس امر میں فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اس صورت میں اگر لڑکی مع گواہ کے ایسے قاضی ریاست کے پاس جاوے اور لڑکا یا لڑکے کا دلی وہاں حاضر نہ ہو کیونکہ دوسری ریاست ہے بالجبر اس کو حاضر نہیں کر سکتے تو فقط لڑکی اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ غرض اس امر میں سہوت کے ساتھ نکاح فسخ ہو سکے ایسی صورت تحریر فرمائیں۔ لڑکا بھی چھوٹا ہے اور لڑکی بالغ ہو گئی ہے اس لئے مفصل تحریر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں۔

الجواب :- گاؤں کا مسلمان پٹواری یا معتبر عالم نکاح فسخ نہیں کر سکتا مگر جب کہ وہ حکم ہو فریقین کی طرف سے ریاست اسلامیہ کا حاکم

وقاضی فسخ کر سکتا ہے مگر حاضر ہونا شوہر بالغ یا نابالغ کے دلی و دمی کا ضروری ہے۔ وفيہ ایما، الی ان الزوج لو كان غائباً لم يفرق بينهما ما لم يحضر للزوم القضاء على الغائب - شامی - ولو بلغت وهو صغير فرق بمحضرة أبيه او وصيه بشرط القضاء - درمختار^۱ فقط - والله تعالى اعلم۔

سوال (۱۰۷۷) ایک شخص حنفی نے اپنی نابالغہ باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کر سکتی

لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا نابالغہ ہفتہ عشرہ میں شوہر کے مکان پر واپس آگئی جب بالغ ہوئی تو اپنے والد سے کہہ دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

الجواب :- کتب فقہ حنفیہ میں تصریح ہے کہ باپ نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کر دیا ہو اس کو وہ لڑکی بالغ ہونے کے بعد فسخ نہیں کر سکتی۔ لہذا بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت بحالت موجودہ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار - فقط۔

سوال (۱۰۷۸) دو نابالغ بچوں کا نکاح ان کی والدین کی اجازت سے پڑھا یا گیا اب چونکہ لڑکے کے دار ثان والدین فوت ہو گئے اور وہ یتیم الحال ہو گیا اس لئے دار ثان لڑکی اس کا نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں جب ان سے اس مسئلہ کے اندر زور دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ نکاح نہیں ہوا چونکہ دونوں نابالغ تھے۔ آیا نکاح ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں نیز نکاح پڑھانے والا کس جرم کا مرتکب ہے؟

۱۔ رد المحتار باب الولی^{۲۲۱} - ۲۔ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الولی^{۲۲۲} - ۳۔

۴۔ لو فعل الاب او اجد عند عدم الاب لا يكون لتصغير والمغيرة حق الفسخ بعد البلوغ وان فعل غیرهما فلما ان يفسخا بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی^{۲۲۳})

الجواب :- نابالغوں کا نکاح ان کے باپ دادا وغیرہ اگر کریں صحیح ہوتا ہے اور باپ دادا کے نکاح کو نابالغ بھی بعد بلوغ کے بھی منع نہیں کر سکتے پس نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہے اگر کر دیا تو باطل ہے اور جان بوجھ کر ایسا کرنا سخت گنہ ہے۔ توبہ کرے۔ فقط۔

سوال (۱۰۷۹) ہندہ صغیرہ ناہالفہ کا نکاح حکم کو منع کا اختیار ہے | جبکہ شوہر موجود ہو۔ اس کے بھائی بکر نے زید کے ساتھ کر دیا۔ جب ہندہ

کو اول حیض آیا تو ہندہ نے گواہوں کے رو برو نکاح کو منع کر دیا اور خالہ سے نکاح ثانی کر لیا۔ کیا منع نکاح ہندہ کا جبکہ قاضی بھی ہمارے ملک میں موجود نہیں ہو سکتا ہے۔ اور حکم بھی نکاح کو منع کر سکتا ہے یا کیا۔ اور زوج اول ہندہ کا عاکم کے رو برو نہیں آتا۔ نہ ہندہ زوج اول کو قبول کرتی ہے۔ اور اس وقت کے مونیان قاضی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں یا نہیں اور جب کہ زوج اول حاضر نہیں ہوتا تو اس صورت میں منع نکاح کا حکم ہو سکتا ہے یا نہ ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار ولكن لما اى لصغير وصغيرة خيار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء للفسخ (قوله بشرط القضاء) لان في اصله ضعفا فيتوقف عليه الرجوع في الهبة وفيه ايما الى ان الزوج لو كان غائبا لم يفرق بينهما ما لم يحضر للزوجم القضاء على الغائب نهر . . . ۲۰۰ ج ۲۔ اس عبارت سے جملہ امور مستفسرہ کا جواب مائل ہو گیا کہ اس منع نکاح کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور بصورت نہ ہونے

لہ وللولى انكاح الصغير والصغیر : خبر اولیٰ ثنیۃ (الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب الولیٰ) ۲۰۰ ج ۲۔ لو فعل الاب او احد عند عدل الاب لا یكون للصغیر والصغیرۃ حق الفسخ عند البلوغ (رد المحتار باب الولیٰ) ۲۰۰ ج ۲۔ لغیر۔ ۲۰۰ ج ۲۔ رد المحتار باب الولیٰ منہ ۲۰۰ ج ۲۔ لغیر۔ ۲۰۰ ج ۲۔

قاضی کے حکم مسلم فریقین بھی شوہر کی موجودگی میں فسخ کر سکتا ہے اور مولیان موجودین قائم مقام قاضی کے نہیں اور نہ بدوں تسلیم فریقین حکم مقرر ہو سکتا ہے اور نہ اسکا حکم نافذ ہو سکتا ہے۔ اور شوہر کے غائب ہونے کی صورت میں بھی حکم فسخ نکاح کا نہیں ہو سکتا۔ الحاصل صورت ستولہ میں پہلا نکاح فسخ نہیں ہوا اور دوسرا نکاح باطل ہے۔

سوال (۱۰۸۰) زینب نو مسلمہ بطیب خاطر زید کے نکاح میں آئی۔ چھ سات سال بعد زید کسی غرض سے دھڑے

مرتب ہونا بے سود ہے

مقام کو چلا گیا۔ جب واپس آیا تو اپنی منکوحہ سماء کو اپنے مکان پر نہ پایا۔ معلوم ہوا کہ اپنے عزیزوں میں ہے۔ زید کے بلانے پر سماء نہیں آئی۔ زید نے عدالت سے چارہ چوٹی کی جواب دعویٰ میں زینب نے بیان کیا کہ میں اپنے عزیزوں میں چلی گئی ہوں میں نے خنزیر کھا ہے اور پوچھا کی ہے۔ کیا اس بیان سے وہ مرتد ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا یا کیا۔ ۹۔

الجواب :- اس حالت میں فتویٰ اس پر ہے کہ بعد تسلیم ارتداد زید اس عورت کو بجز شوہر اول کو واپس دیجاتے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کی حادے اور مشائخ بلخ کا فتویٰ اس پر ہے کہ زوجہ اگر حیلہ کر کے مرتد ہو تو شوہر اول کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔ بجز اس کو مسلمان کیا جاوے اور نکاح شوہر اول کا قائم ہے۔ در مختار میں ہے۔ و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجرًا لہا بسیر کد بنار و علیہ الفتویٰ ولو الجبۃ۔ و افتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ برد قہان جوا و تبسیرا (ترجمہ) اور مجبور کیا دیگی عورت اسلام پر اور شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر ازراہ توبیخ و زجر کے فتوے سے مہر پر جیسے ایک دینار مثلاً اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور مشائخ بلخ نے اس پر

فتویٰ دیا ہے کہ ایسی حالت میں زردہ کے مرندہ ہونے سے شوہر ادا کا نکاح فسخ نہ ہو گا زجرا اور دشواری سے بچنے کے لئے۔

قبل بلوغ مباشرت کے باوجود | **سوال (۱۰۸۱)** ہندہ کا عقد نکاح ہمراہ زید
خیار بلوغ حاصل ہے۔ بعد وفات پدر ہندہ اس کی ماں نے باہم نابالغی

ہندہ کر دیا تھا اور مجامعت نابالغی جبکہ ہندہ کے آثار بلوغ نمایاں نہیں ہوئے
تھے اگر زید جبراً یا بہ رضا سندی ہندہ مباشرت کی تو کیا ہندہ بعد بلوغ نکاح
مذکور کو فسخ کر سکتی ہے۔ اور مباشرت مذکور اس کے اختیار خیار بلوغ کے
مائع ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- دخول و مباشرت قبل بلوغ مطلق خیار فسخ نہیں ہے
بلوغ کے بعد ہندہ کو اختیار ہے کہ بغیر بلوغ اپنی عدم رضا سندی ظاہر کرے
اور فسخ نکاح کی طالب ہو مگر اس فسخ کے لئے فضلتے قاضی شرط ہے۔ درمختار
میں ہے۔ وخیار الصغیر والثب اذا بلغا لا يبطل بالسكوت بلا
مخرج رضا۔ ردالمحتار معروف بشامی میں ہے۔ قوله والثب شمل مالوکات
ثبانی الاصل اذ كانت بکراً ثم دخل بها ثم بلغت قوله دفع مهر
حملہ فی الفقه علی ما اذا کان قبل الدخول مالو دخل بها قبل
بلوغہ ینبغی ان لا یکون دفع المهر بعد بلوغہ رضا وفيہ
ایضا قبیلہ وحاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر
الاب والجد فلمما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ
لا یشتب الفسخ الا بشرط القضاء۔ مقلد۔

۱۔ ردالمحتار علی ہاشم ردالمحتار باب الولی ص ۴۲۶۔ ظفر۔ ۲۔ ردالمحتار باب الولی ص ۴۲۶

۳۔ ردالمحتار باب الولی ص ۴۲۶۔ ظفر۔

سوال (۱۰۸۲) ہندوستان میں بہہ دھوکہ دیکر غیر کفو والا شادی کر لے تو بعد میں وہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

اسے ایسے شرفار ہیں جن کے یہاں کھوکھ کا اعتہ ہو تب ہے اگر کوئی غیر شخص دھوکہ دے کر اپنے آپ کو کفو ظاہر کر کے کسی کی رڑکی سے شادی کر لے اور درحقیقت وہ اس کا کفو نہ ہو تو ایسا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں

الجواب :- ایسی صورت میں اختیار فسخ کا رہتا ہے۔ درمختار میں ہے۔ لو تزوجتہ علی اندھ حراً و سنی الخ فبان بخلافہ او علی ان فلان بن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا كان لها الخيار^۱ وفي الشامي لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبها فان ظهر دونها وهو ليس بكفو فحق الفسخ ثابت للكل^۲ الخ -

سوال (۱۰۸۳) ہندو نابالغہ کا نکاح بچا کا کیا ہوا نکاح بعد بلوغ فوراً فسخ ہو سکتا ہے مگر قضاے قاضی شرط ہے

ہندو کے چچا نے زید کے ساتھ پڑھا دیا تھا ہندو جس وقت بالغ ہوئی اس نے چند آدمیوں کے رد و بد و فوراً نکاح سے اپنی ناراضی ظاہر کی کہ یہ نکاح مجھ کو منظور نہیں ہے۔ کیا نکاح ہندو کے نام منظور کرنے سے فسخ ہو گیا یا فسخ نہیں ہوا۔ ؟

الجواب :- کتب فقہ درمختار دشائی میں ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندو کو بعد بالغ ہونے کے فوراً اختیار ہے کہ اپنا نکاح فسخ کر دے لیکن بدوں حکم قاضی شرعی کے وہ نکاح فسخ نہ ہو گا چنانچہ درمختار میں ہے بشرط القضاء^۱ لفسخ اور شامی میں ہے فان اختار الفسخ فلا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء^۲ الخ

۱۔ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب النین وغیرہ ص ۲۲۶ - ۲۲۷ رد المحتار باب النین وغیرہ ص ۲۲۶ ۲۔ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب النین وغیرہ ص ۲۲۶ - ۲۲۷ رد المحتار باب النین وغیرہ ص ۲۲۶ - ۲۲۷

پس اس زمانہ میں چونکہ قاضی شرعی نہیں ہے اس لئے نکاح مذکور فسخ نہ ہوگا کیونکہ ہندہ خود اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح بدون طلاق دینے شوہر کے نہیں کر سکتی۔

ایک غیر شخص نے نکاح کر دیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔
سوال (۱۰۸۴) ہندہ کے والدین اور دادا و بھائی نے انتقال کیا۔ ہندہ کے دادا کے

ہزلف نے جو غیر شخص ہے آٹھ سال کی عمر میں ہندہ کا نکاح زید سے کر دیا ہندہ نے بالغ ہوتے ہی چند گواہوں کے رو برو اس نکاح کو فسخ کر دیا تو یہ نکاح فسخ ہوا اور ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نکاح مذکور فسخ ہو گیا۔ ہندہ کو اختیار ہے کہ دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لے۔ فقط (یہ دراصل فضولی کا کیا ہوا نکاح تھا۔ وہ لڑکی کی بعد بلوغ منظوری پر موقوف تھا۔ اس نے اسے نامستور کر دیا۔ لہذا وہ ختم ہو گیا۔ اس لئے یہاں قضائے قاضی کی بحث نہیں چھیڑی گئی۔ ظہیر)

بالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوتی
سوال (۱۰۸۵) ایک لڑکے کا بالغ ہونا
 تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
 نکاح ایک لڑکی بالغہ سے ہوا۔ اب لڑکی نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے۔ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- جب کہ لڑکی بالغہ تھی اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا تھا تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا۔ اب اگر لڑکی علیحدگی چاہتی ہے تو جس وقت لڑکا بالغ ہو جاوے اس سے طلاق لے لیجاوے یا طلع کر لیا جاوے یعنی لڑکی بہر مساف کر دے اور شوہر طلاق دیدے۔ بدون طلاق دینے شوہر کے یا طلع

لے و نکاح عید و امۃ بغير اذن السيد موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی نفع عفوہ کلہا ان لھا مجیز حالۃ العقد والّا تبطل (در مختار) قال فی البحر الفضولی من يتصرف لغيره بغير ولاية ولا وكالة (رد المحتار باب الکفارة ص ۴۴۴) ظہیر۔

کرنے کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی بڑی کے لئے نہیں ہے۔ جب تک لڑکا بالغ ہو کر طلاق نہ دیدے اس وقت تک کوئی صورت فسخ نکاح اور کوئی جواز نکاح ثانی کی بڑی کے لئے نہیں ہے۔

سوال (۱۰۸۶) زید دیوانہ

باپ جب دیوانہ تھا تو چچا دلی تھا اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے باپ کو رد کر نیکا اور لڑکی کو بے قصار قاضی فسخ کا اختیار نہیں ہو گیا اور اس کی ایک لڑکی

صغیرہ ہندہ کا نکاح زید کے بھائی یعنی ہندہ کے چچا بکر نے کر دیا اور اب لڑکی کا باپ اچھا ہو گیا اور اپنی لڑکی کے نکاح سے انکار کرتا ہے اور چار پانچ ماہ سے ہندہ بھی بالغ ہے وہ بھی بالغ ہوتے ہی اس نکاح سے انکار کرتی ہے یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں اور اب ہندہ یا زید اسکو فسخ کر سکتے ہیں اور ہندہ کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہ؟

الجواب :- وہ نکاح جو ہندہ صغیرہ کا اس کے چچا بکر نے بحالت مذکورہ کیا وہ صحیح ہو گیا اور ہندہ کو بالغ ہونے پر اگرچہ اختیار نکاح کے فسخ کر نیکا ہے لیکن قضاے قاضی اس فسخ کے لئے ضروری ہے اور اس زمانہ میں قاضی نہیں ہے لہذا بدون قضاے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور زید کو فسخ کر نیکا اختیار نہیں ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔

۱۵- اس میں خیار بلوغ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ بلوغ کے بعد ہی لڑکی کی اجازت سے نکاح ہوا ہے بالغہ کو خیار فسخ حاصل نہیں ہوتا ہے۔ یہ حق نابالغہ کے ہے۔ لہذا ای لصغیر و صغیرۃ و ملحق بمملکۃ الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۲۲) فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القصد (رد المحتار باب الولی ص ۲۲) غیر ۱۶- دلوی الا بعد التردیح بعبیۃ الاقرب فالورد ج الا بعد حال نیام الا قرب توقف علی اجازتہ (در مختار) حال نیام الا قرب ای حصورہ و ہوم اهل الولاية اما لو کان صغیرا او مجنوناً حاز نکاح الا بعد (رد المحتار باب الولی ص ۲۲) لطفیر

سوال (۱۰۸۷) ایک لڑکی نابالغہ تہیمہ کا نکاح قبول کر لینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہوگا۔

نکاح اُس کے سوتیلے باپ نے ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا لڑکی بعد بلوغ کے دو سال تک اپنے خاوند کے ساتھ رہی اب بعد دو سال کے نکاح سے انکاری ہے تو اس صورت میں اب لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ ؟

الجواب :- اس صورت میں ظاہر یہی ہے کہ یہ نکاح نافذ ہے اور اب بعد اجازت بالغہ یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ فقط

سوال (۱۰۸۸) عائشہ صغیرہ کا نکاح اُس کے چچا نے کر دیا جبکہ عائشہ نابالغہ کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا بعد چند سال کے جب عائشہ کو حیض آیا اور بالغہ ہوئی تو فوراً اسی وقت اس نے اپنے نکاح سے انکار کیا اور دوسرے شخص کے سامنے اپنے نکاح کو فسخ کیا بعد چند سال کے عائشہ نے اپنا نکاح اپنے کفو میں کر لیا۔ اب ایک شخص نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ عائشہ کا نکاح اول کسی صورت میں فسخ نہیں ہو سکتا۔ اور جو بعد میں دوسرا نکاح کیا وہ فاسد ہے اور جو اولاد ہوئی وہ دلہ الزنا ہے۔ آیا عائشہ کا اول نکاح فسخ ہو کر دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔ اور جس مولوی نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح اول فسخ نہیں ہوا صحیح ہے یا نہ ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار وان كان المزدوج غیرهما ای غیر الاب و امیہ الی ان قال ان كان من كفوء و بمهر المثل صح

له و خيار الصغیر و النیب اذا بلغا لا یبطل بالسکوت بلا صریح محرما و دلالة علیه کفیلته و لمس و دفع مهر (در مختار) و من الرضا دلالة فی جانبها تمکینه من الوطوء (در المختار باب الولی شیخ) ظہیر۔

و لکن لما خیار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء للفسخ قال فی رد المحتار المعروف بالشامی قوله للفسخ ای هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختیار وحاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الابل والمجد فلهما الخيار بالبلوغ والعلم به فان اخیار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء فلذا افرغ علیه بقوله فیتوارثان فیہ ای فی هذا النکاح قبل ثبوت فسخه ثم شامی جلد (۲) مکتب - پس اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں بوجہ نہ ہونے قضاء قاضی کے نکاح اول فسخ نہ ہوا اور دوسرا نکاح جو قبل از فسخ نکاح اول ہوا باطل و حرام ہے۔ پس جس عالم نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا وہ فتویٰ صحیح ہے اور مطابق ہے کتب معتبرہ حنفیہ کے۔ اور جب کہ نکاح ثانی باطل ہوا تو جو تفریعات نکاح باطل پر ہوں گی وہ ظاہر ہیں۔ اور واضح ہو کہ کسی عالم ابک یا زیادہ کا یہ کہہ بنا کہ نکاح فسخ ہو گیا۔ قضاء نہیں ہے۔ اور نہ قضائے قاضی کے قائم مقام ہے۔ البتہ اگر کسی کو دونوں طریق یعنی زواجین پنج حکم بنا دیتے کہ جو کچھ وہ فیصلہ کرے گا ہم کو تسلیم ہے تو البتہ حکم اس حکم کا قائم مقام قضائے قاضی کے ہوتا۔ واذلیس قلیس -

سوال (۱۰۸۹) ہندہ نابالغہ کا نکاح اسکی ماں نے اپنی برادری میں بہر شل کر دیا کہونکہ بڑی فسخ کر دیا۔ کیا حکم ہے -

کے باپ دادا انتقال کر چکے تھے۔ لڑکی نے حیض جاری ہوتے ہی کہہ دیا کہ میں نکاح رکھنا نہیں چاہتی تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے - ؟

الجواب :- ایسی صورت میں فسخ نکاح کے لئے قضاء سے قاضی شرف ہے

اور قاضی چونکہ اس زمانہ میں موجود نہیں ہے اس لئے بدون طلاق دینے شوہر بالغ کے کوئی صورت فسخ نکاح کی اور جواز نکاح ثانی کی نہیں ہے۔ فقط۔ (یوں اسکو خیار بلوغ حاصل ہے۔ ظفیر)

سوال (۱۰۹۰) ایک لڑکی جس کا والد فوت ہو گیا اس وقت لڑکی کی عمر نچھینچھ یا سات سال کی تھی اس کی والدہ نے اس کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا تھا جس کی عمر دو یا تین سال کی تھی۔ اب لڑکی اٹھارہ سال کی اور لڑکا تیرہ سال کا ہے لیکن دونوں میں اس قدر منافرت ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتا۔ لڑکی کی علیحدگی کی کوئی صورت بتلائی جائے۔

الجواب :- اگر ماں اس وقت دلی تھی اور کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ تھا تو والدہ نے جو نکاح نابالغہ کا کیا وہ صحیح ہو گیا۔ اب صورت علیحدگی کی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ لڑکا جب بالغ ہو جاوے یا پندرہ برس کا ہو جاوے وہ طلاق دیدیوے۔

سوال (۱۰۹۱) زید کا بڑا بیٹا مر گیا رہی بھی اب وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اس نے ایک لڑکی چھوڑی اور بیوہ چھوڑی

زید نے اپنی پوتی کا نکاح اپنے نواسہ سے بغیر رضامندی لڑکی کی والدہ کے کر دیا کچھ دنوں تو لڑکی اپنے شوہر کے یہاں رہی مگر بیوہ کے خاوند نے اس لڑکی کو سکھلا دیا کہ تو کہہ دے کہ میں نے نکاح نہیں پڑھوایا اور میں راضی نہیں ہوں

لے حاصلہ انہ اذا كان المردج للصغير والصغيرة غير الابل والجد والهما الخبايا بالسواغ او العلب ما ان احسن الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ص ۲۱۶) بموجب بہار میں امارت شریفہ کے قضا کے ذریعہ بہت آسانی سے یہ صورت نکل سکتی ہے۔ ظفیر۔

چنانچہ لڑکی برابر انکار کرتی ہے کہ میں چونکہ اب بالغ ہوں میرا نکاح نہیں پڑھایا گیا اور دادا نے نابالغی میں جو پڑھوایا اس پر میں رضا مند نہیں ہوں۔ آیا شرعاً زید کا کیا ہوا نکاح ٹوٹ گیا یا بدستور رہا کیا لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے ایک مولوی کے فتوے پر زید کی پوتی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے۔

الجواب :- دادا نے جو نکاح اپنی پوتی نابالغہ کا کیا تھا وہ فسخ نہیں ہو سکتا دوسرا نکاح جو لڑکی نے کر یا وہ شرعاً باطل اور غیر صحیح لہذا وہ لڑکی شرعاً شوہر سابق کو ملنی چاہئے۔ ہکذا فی کتب الفقہ الحنفیہ کالدر المختار والشامی والعالمگیریہ والہدایہ وغیرہ فقط

سوال (۱۰۹۲) ہندہ مراہقہ یا بالغہ کا نکاح اس کے دیوں نے زید سے کر دیا جب وہ رخصت ہو کر زید کے گھر آئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زید سے راضی نہیں اور اس نے عراشہ بھی یہ کہہ دیا کہ میں زید سے راضی نہیں ہوں اور نہ میں اس کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہوں۔ بعد ازیں زید کے دیوں نے ہندہ کے دیوں کو بلا کر ہندہ کو ان کے سپرد کر دیا۔ چند مہینہ کے بعد ہندہ کے دیوں نے آکر یہ کہا کہ ہندہ کہتی ہے کہ اب میں زید سے راضی ہوں اور اس کے یہاں جاؤنگی۔ لیکن اب زید کے دنی انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زید ہر معاف کر دے اور زید طلاق دیدے۔ اس صورت میں کیا حکم ہے؟ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو ان ابام کا نفقہ جب سے زید کے یہاں آنے کا اقرار کیا زید پر واجب ہے یا نہیں۔

الجواب :- ہندہ اگر بالغہ تھی تو موافق رواج کے اسکے استبدان کے بعد اس کے دیوں نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور ہندہ کو

لے لی فعل الاب اذا ائحد عند عدم الاب لا یلزم للصغیر والصغیرۃ حق القسۃ بعد التوہب (در المختار)

اس صورت میں فسخ نکاح کا کچھ اختیار نہیں اور اگر ہندو بوقت نکاح نابالغہ تھی اور نکاح اس کا باپ دادا کے سوا دوسرے ولی نے کیا ہے تو اس صورت میں اگر ہندو کو بغور بلوغ نکاح فسخ کرانے کا اختیار تھا مگر چونکہ شرائط فسخ نکاح نہیں پائے گئے لہذا وہ نکاح صحیح رہا۔ اب جبکہ زوجین میں توافق ہے اور ہندو زید کے پاس رہنے میں راضی ہے اور زید بھی راضی ہے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر آمادہ ہے تو زید کے ادلیا کو ان میں مفارقت کرانا نہ چاہئے کہ یہ امر عند الشرع مذموم ہے اور نفقہ ہندو کا اس صورت میں زید کے ذمہ واجب ہے۔

فجب للزوجۃ بنکاح صحیح علی الزوج ینزل ولوھی فی بیت ابیہا
اذا لم یطالبہا الزوج بالنقلۃ بہ یفتی وکذا اذا طالبہا ولم تمنع
او امتنعت للمهر۔ در مختار قولہ ولوھی فی بیت ابیہا تعمیم لقولہ
فجب للزوجۃ وهذا ظاهر الروایۃ فجب النفقۃ من حیث العقد
الصحیح وان لم تنتقل الی منزل الزوج اذا لم یطالبہا ثم تنافی ۲۷۷
خیار بلوغ، عورت کو ابنا دے تو ناخبر سفر نہیں | سوال (۱۰۹۳) عنیرہ مسکویۃ بغیر اب
واجب دے خیار بلوغ میں شہادت قائم کر دی ہو اور بعد شہادت ساکت رہنا
قائم موجود ہونے تک یا فتویٰ سنگا قبل خلوة صحیحہ یہ موجب رضا مانع فسخ ہے یا
نہ؟ اور فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے یا نہ؟

خیار بلوغ کے لئے قضائے قاضی (۲) اگر ناکح غائب ہو تو قاضی کیونکر نکاح فسخ کرے گا
گم میں قضائے قاضی شرط ہے؟

خیار بلوغ (۳) خیار بلوغ کے بعد عورت کو جب نکاح کا علم ہو جاوے اور وہ ہر
کی مقدار میں مختصر کرے تو پھر بھی عورت کو خیار فسخ ہے یا نہ؟

ضروری ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نضائے قاضی یا حکم محکم کی ضرورت اور حضور زوجین یا ولی یا دمی نابالغ میں شرط ہے۔ ولو بلغت ذہو صغیر فرقی بمحضرة ایما او وصیہ بشرط القضاء للفسخ^۱۔ ۱۔ الدر المختار۔

ماں نے نکاح کر دیا تھا لڑکی اسے فیج کر سکتی ہے | **سوال (۱۰۹۶)** ایک عورت یا نہیں جب کہ وہ ماں پر الزام بھی لگاتی ہے بیوہ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک

لڑکے سے کر دیا بعد میں عورت بیوہ مذکورہ کا انتقال ہو گیا۔ دختر نابالغہ سن بطوخ کو پہونچ کر دو سال کامل اپنے شوہر کے گھر رہی۔ اب یہ غدر کرتی ہے کہ میرا نکاح جو والدہ نے بحالت نابالغی کر دیا تھا وہ فیج کر دیا جاوے۔ اور سماء مذکورہ یہ بھی کہتی ہے کہ میرے شوہر کا ناجائز تعلق میری والدہ کے ساتھ تھا اس لئے میرا نکاح اس کے ساتھ حرام ہے۔ دختر کا یہ قول معتبر ہے یا نہیں اور حرمت ثابت ہوگی یا نہیں۔ ؟

الجواب :- نابالغ کے نکاح کی دلالت اور اختیار دراصل عصبات کو ہے۔ اول باپ پھر دادا پھر بھائی۔ اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو چچا تایا دلی میں آتی آخر ترتیب۔ اگر عصبات ذکور میں سے کوئی نہ ہو تو اس وقت والدہ کو اختیار نابالغ اور نابالغہ کے نکاح کا ہے۔ پس اگر باوجود موجود ہونے دلی عصبہ کے والدہ نے نکاح کیا تو وہ نکاح دلی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ اگر دلی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ البتہ اگر کوئی دلی عصبہ نہ ہو تو پھر والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے۔ لہذا

لے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۲۲۲ و ۲۲۳۔ و فیما بعد

الی ان الزوج لو کان غائباً لم یفرق بینہما مالم یحضر للزوج القضاء علی

الغائب (رد المحتار باب الولی ص ۲۲۲)۔ لہذا فان لم یکن عصبۃ فالولاية

للام (رد المحتار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۲۲۲)۔ لہذا ۔ ۔ ۔

صورت مستولہ میں اگر باوجود دلی عصبہ کی موجودگی کے والد نے خود نکاح کر دیا اور دلی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہوا اور نہ باطل ہوا۔ اور اگر دلی عصبہ نہ ہونے کی صورت میں والد نے نکاح کیا تو وہ صحیح ہے۔ اب فتح نہیں ہو سکتا۔ اور مسماۃ منکرہ کا یہ قول کہ اس کے شوہر کا ناجائز نطفہ اس کی والدہ سے تھا اس نے نکاح ناجائز ہوا صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا اور محض اُسکے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہو گی۔

باب داد کے سوا کسی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ
 فتح کر سکتی ہے مگر نقصانے قاضی ضروری ہے۔

سوال (۱۰۹) یہ مقابہ

زیر دفعہ ۴۹۴ از دواج نا جائز

من جانب استغنیث عدالت راجہ پورہ میں دائر ہوا تھا بحشریٹ صاحب راجہ پورہ نے اس استغاثہ کو اس بنا پر خارج کر دیا ہے کہ مسماۃ کا نکاح جب عبد الکریم نابالغ سے ہوا تھا تو وہ نابالغ تھی اور اس کا نکاح دلی کی ولایت سے نہیں ہوا تھا اسلئے مسماۃ کو اختیار تھا کہ بالغ ہوتے ہی وہ اپنے پہلے نکاح کو فتح کرے۔ حرمت شخص سے نکاح کر لے۔ سنی بعد الکریم مستغنیث کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت اسکی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور مسماۃ مریم کی عمر تقریباً نو سال کی تھی اور اب وقت نکاح ثانی مسماۃ مریم ۱۶ سال کی تھی اور اس وقت تقریباً ۱۰ سال کی عمر ہے۔ دلیل مستغنیث کی اس کی نسبت یہ بحث ہے کہ بیشک ایسا نکاح جو دلی کی ولایت میں نہ ہوا ہو بالغ ہونے پر عورت ایسا نکاح غسوث کر سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ

لے فلو زوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (الدراختار علی ہاشم رحمہ اللہ)

باب الثانی (۴۳۲)۔ لغیرہ لے لعمای الصغیر والصغیرۃ: ملحق بها خیار الفسخ

ولو بعد ال: خول بالسوا ۶ ادا العلم بالنکاح بعده لغصور الشفقتہ الخ بشرط

الفصل لنفسہ (ایضاً مہتمم فیہ)۔ لے نرد جتدرا موحدا ما تبدا فالب

ابوک نفسی ان مدقہا سات ملا مہرد الا لا (ایضاً: مل فی المحرمات فیہ)۔

بالغ ہونے پر عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ حسب قاعدہ حاکم عدالت یا قاضی سے وہ اجازت نکاح حاصل کرے اور جب تک بحکم عدالت نکاح منسوخ نہ ہو نکاح قائم رہتا ہے عورت حسب مرضی خود بخود نکاح شرعی کو منسوخ نہیں کر سکتی دیکھیں نے دفعہ ۵۰ قانون شرع محمدی فیصلہ کلکتہ جلد ۱۹ ص ۹۷ پیش کر کے یہ بحث کی ہے کہ صورت مذکورہ میں عورت کو بالغ ہونے ہی فسخ نکاح کا اختیار ہو جاتا ہے عدالت سے ایسا حکم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور قانون شرع محمدی کی رد سے جب کسی نابالغ بچہ کی شادی سوائے باپ اور دادا کے کوئی اور شخص کرائے تو بالغ ہونے کے وقت لڑکا اور لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھیں یا نہ رکھیں اور ثبوت میں حوالہ ردالمحتار جلد ۲ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ منیر اور شرائع الاسلام ۲۹۹ کا دیا گیا ہے اور اس امر کے متعلق کہ فسخ نکاح کے لئے حکم عدالت ضروری ہے حوالہ فتاویٰ عالمگیری کا دیا گیا ہے اور درج کیا گیا ہے کہ کتاب ردالمحتار کے صفحہ ۵۰۲ پر یہ تشریح کی گئی ہے کہ ایسے فعل کے انفساخ کے لئے جس کے کرنے کے فریقین مجاز ہیں کسی عدالتی حکم کی ضرورت نہیں ہے البتہ تصفیہ متنازعہ کے لئے ایک عدالتی شہادت کی ضرورت ہے۔ واقعات و حالات مقدمہ یہ ہیں۔ فوراً طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسا نکاح جو بوقت نابالغی باپ دادا کے علاوہ کسی اور شخص کی اجازت سے ہوا ہو اور حقیقی چچا اوس کا نکاح کرنے والا ہو تو مستماقدین میں کے ایسے شخص کے بالغ ہو جانے پر وہ فسخ ہو سکتا ہے یا کہ نہیں اور ایسے انفساخ کیلئے عدالت یا کسی شرعی شخص کی اجازت ضروری ہے یا نہیں۔ اور عورت مجاز ہے کہ بلا اجازت عدالت یا شرعی فتویٰ کے انفساخ موجودگی میں ہر اول نکاح ثانی کرے۔ پس مقدمہ ہذا میں حسب الحکم جناب بیچ صاحبان، کلف خدمت ہوں کہ جناب واقعات مقدمہ اور امور متفقہ طلب عدالت ہذا پر فوراً رائے رد سے مستند کتب شرعی

مذہب اہل سنت و الجماعت جواب بحوالہ مفصل عنایت فرمادیں۔

الجواب :- جس صورت میں کہ نابالغہ کا نکاح سوائے باپ دادا کے

در سلا دلی کرے تو نابالغہ کو بعد بالغہ ہونے کے یہ اختیار ہے کہ اپنے نکاح سابق سے انکار کر دیوے اور اسکو بذریعہ قاضی کے نسخ کرا لے کیونکہ بدوں قضا قاضی شرعی کے وہ نکاح نسخ نہیں ہو سکتا جیسا کہ ردالمحتار المعروف بالشیامی میں صراحتاً مذکور ہے کہ بدوں قضا قاضی کے وہ نکاح نسخ نہ ہوگا۔ عبارت اس کی یہ ہے۔ فی

الدر المختار قولہ بشرط القضاء للفسخ قولہ للفسخ ای هذا الشرط ای هو للفسخ لا لثبوت الاختیار وحاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغير

والصغيرة غیر الاب والجد فلہما الخيار بالبلوغ والعلم بہ فان اختارا الفسخ فلا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء الخ جلد ثانی شامی باب الولی

پس یہ عبارت صریح ہے اس بارہ میں کہ لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار نکاح کے نسخ کرا لے کا ہے لیکن وہ خود نسخ نہیں کر سکتی بلکہ قاضی شرعی نسخ کرے گا اور بلا قضائے قاضی کے وہ نکاح نسخ نہ ہوگا اور لڑکی کو یہ درست نہ ہوگا کہ بدوں نسخ کرنے قاضی کے اور بدوں گذرنے عدت کے وہ نکاح ثانی کر سکے۔ فقط۔

سوال (۱۰۹۸) سماء زینون کی عمر جب

نواب اس کو حتی نسخ حاصل نہیں ہے چودہ برس کی ہوئی تو اس کے دلی اقرب چچا

نے اس کا نکاح ابراہیم سے کر دیا۔ اسی روز سے سماء مذکورہ اپنے شوہر کے

ساتھ خلوت میں رہنے لگی۔ نکاح کے چار پانچ ماہ بعد عاقبت ہوئی اور اس کے بعد

بھی چار پانچ ماہ تک شوہر کے ساتھ رہی بعد ازاں باہم کچھ ناچاتی ہو گئی اور

شوہر اپنی بیوی سے غصیدہ رہنے لگا۔ اب سماء مذکورہ دعویٰ کرتی ہے کہ جب

لے دیکھے ردالمحتار باب اولیٰ ص ۲۱۲ - ۲۱۳ ضمیمہ دیکھیں۔

بیرا نکاح ہوا تو میں نابالغہ تھی۔ اب مجھے یہ نکاح منظور نہیں۔ اس صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- اب وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا یعنی صورت موجودہ میں عورت کو خیار فسخ نکاح باقی نہیں رہا۔ قال فی الدر المختار ولا یستند الی آخر المجلس (در مختار) ای مجلس بلوغها او علیها بالنکاح ای فلو سکنت ولو قليلا بطل خیارها ^{لہ} شامی۔

سوال (۱۰۹۹) زید نے اپنی دختر کا بپ نے چچا زاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا تو کیا اس کو خیار بلوغ حاصل ہے؟
عقد اپنی بیماری میں اپنے چچا زاد بھائی کو دلی نزار دیکر اور بکرنے اپنے لڑکے کی طرف سے دلی بنکر پڑھوا لیا تو لڑکی کو بوقت بلوغ فسخ ہے یا نہیں؟

الجواب :- اس صورت میں لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ شرط ہے کہ جس وقت لڑکی بالغہ ہو اسی وقت یہ کہہ سکے کہ میں نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہوں اور قاضی شرعی نکاح فسخ کر سکتا ہے بدون قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا کما فی الدر المختار و شرط للکل القضاء و فیہ ایضا وان کان المزوج غیرهما ای غیر الاب و ابیہ ولو الامراء القاضی لو وکیل الاب فخطما خیار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء ^{لہ}۔

سوال (۱۱۰۰) زید نے اپنے نابالغہ لڑکے کی سنگنی عمر کی نابالغہ دختر سے کردی لڑکے لڑکی کے باپ نے ایجاب قبول کیا اور نکاح بھی پڑھا لیا۔ اب دونوں بالغ ہو گئے ہیں

رد المحتار باب التولی شیخہ . . .
الدر المختار عنی ما مش رد المحتار باب التولی شیخہ . . .

تو وہ نکاح جائز ہے یا اب پھر نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے اگر اب لڑکا یا لڑکی مع رضامندی والدین اس نکاح سے انکار کریں تو قابل پذیرائی ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو علیحدگی کی کیا صورت ہے۔ ؟

ال جواب :- اگر باقاعدہ نکاح پڑھایا گیا اور ایجاب و قبول نکاح کا ہو گیا تو انعقاد نکاح میں کچھ شبہ نہیں رہا اب فسخ نہیں ہو سکتا اور والد کے کئے ہوئے نکاح کو لڑکی بعد بلوغ کے فسخ نہیں کر سکتی اور اگر ایجاب و قبول حسب قاعدہ نکاح نہ ہوا تھا محض سنائی مسمیٰ اور لفظ نکاح کے ساتھ ایجاب و قبول نہ ہوا تھا بلکہ محض ایسا ہوا کہ لڑکی کے دلی نے کہا کہ میں نے لڑکی کی نہیں دیدی اور لڑکے کے دلی نے کہا کہ میں نے سلی یا مجھے منظور ہے تو یہ وعدہ نکاح ہے نکاح اس سے مجلس سنگنی میں منعقد نہیں ہوتا اس صورت میں نکاح دوبارہ ہونا چاہئے لیکن اگر زوجین میں سے کوئی اس تعلق کو پسند نہ کرے تو وہ نکاح سے انکار کر سکتا ہے۔

سوال (۱۱۰۱) ہندو نابالغہ کا نکاح اس کے بغیر قضاے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ دلی عصبہ نے کر دیا بعد بلوغ اپنی حیض آنے پر ہندو نے اس نکاح سے انکار کر دیا بعد انکار کے ہندو کے ماموں نے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا۔ یہ دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟ اگر نکاح اول ہی قائم ہو تو قاضی اور جو لوگ دوسرے نکاح میں شریک ہوتے ان کا کیا حکم ہے۔ ؟

ال جواب :- نکاح اول جو نابالغہ کے دلی جائز نے کیا وہ صحیح ہو گیا بعد بلوغ ہندو کے محض ہندو کے انکار کر دینے سے بدون قضاے قاضی منسوخ اور فسخ نہیں ہوا

پس دوسرا نکاح جو ہندہ کے ماتوں نے کیا وہ ناجائز ہوا۔ باوجود علم کے جو بابت نہ یک نکاح ثانی ہوئے اور جس نے نکاح پڑھا یا وہ گنہگار ہوئے توبہ کریں اور اعلان کر دیں کہ دوسرا نکاح نہیں ہوا۔ نقطہ۔

والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ | سوال (۱۱۰۲) ہندہ نابالغہ کا نکاح والدہ کی ولایت سے ہوا تھا۔ اب ہندہ کی عمر پندرہ سال ہے اور ہنوز ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم ہے۔ اس صورت میں ہندہ والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔

سال ہے اور ہنوز ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم ہے۔ اس صورت میں ہندہ والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اور بعد بلوغ ہندہ کو اختیار فسخ نکاح ہے یا نہیں۔ اور دلی ہندہ کا کون ہے۔

الجواب :- والدہ کی ولایت نکاح نابالغہ میں، نصبات سے مؤخر ہے پس اگر کوئی دینی منصبہ نابالغہ کا وجود نہ تھا مثل بیاد غیرہ کے تو والدہ کا کیا بلوان نکاح صحیح ہو گیا۔ ہندہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ نکاح حاصل تھا مگر اس فسخ کے لئے قضاے قاضی شرط ہے اور یہ اختیار بعد بلوغ ہوتا ہے اگر بغیر بلوغ اس نے اس نکاح کا انکار نہیں کیا اور اس کو رد نہیں کیا اور قاضی سے فسخ نہیں کرایا تو پھر فسخ نہیں ہو سکتا۔ در مختار میں ہے ولا یتمدالی اخر المجلس انما ای مجلس بلوغھا مع شامی دنی الدر المختار ایضا بشرط القضاء

والد الزنا نابالغہ لڑکی کا نکاح ماننے کر دیا | سوال (۱۱۰۳) ایک لڑکی سکندریہ کو کیا اس کو بعد بلوغ فسخ کا اختیار ہے | کا نکاح اس کی نابالغی میں اُسکی والدہ کی عیبت

بشرط القضاء للفسخ (در مختار) حاملہ اندا اذا کان المزدوج للصغیر والصغیرۃ غیر الابل والمجد فلهاما اختیار بالبلوغ ادا العلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ۴۲۱) غیر۔
رد المحتار باب الولی ۴۲۵۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ۴۲۱۔ غیر

لے کیا اور سکندر ولد الزنا ہے اس نے بالغ ہوتے ہی دلی عصبہ کا نکاح کیا ہوا
فسخ کیا۔ یہ فسخ کرنا صحیح ہے یا نہ۔ ؟

الجواب :- سکندر کی والدہ نے اگر نکاح سکندر مذکور ولد الزنا کا
کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور بعد بلوغ سکندر کو فسخ کا اختیار ہے لیکن یہ فسخ بدو قاضی
کے فسخ کرنے کے صحیح نہ ہوگا کہانی الدر المختار وغیرہ ولکن لهما خيار الفسخ بالبلوغ
بشروط القضاء اور شامی میں ہے وحاصلہ اذا كان المزوج للصغير
والصغيرة غير الابل والجد فلهما الخيار بالبلوغ والعلم به فان
اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء ثم جلد ثانی شامی ۔
الغرض جب کہ اس فسخ کے لئے قاضی شرعی کا فسخ کرنا شرط ہے تو اس زمانہ
میں فسخ کی کوئی صورت نہیں ہے۔ لہذا بدون طلاق دینے شوہر کے علیحدگی
کی کوئی صورت نہیں ہے۔ نقطہ۔

سوال (۱۱۰۴) ایک نابالغ لڑکی کا نکاح
بچانے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد
لڑکی نے ناراضی ظاہر کی کیا کیا جائے
اسکے عم حقیقی نے ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا
جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اپنی ناراضی ظاہر کرنے کے لئے اپنے چچا کو نوٹس
دیا کہ مجھ کو آپ کا کیا ہوا نکاح قبول منظور نہیں ہے اس کے بعد فریبنا تین
سال تک سکوت کر کے اب عدالت مجاز سے فسخ نکاح کے واسطے چارہ جوئی
کرتی ہے۔ اس صورت میں نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا۔ ؟

الجواب :- اگر بغور بلوغ اس نے فسخ نکاح کا اظہار کر دیا تو پھر تاخیر سے
اور سکا حق فسخ ساقط نہیں ہوتا وینبغي ان تقول فی فور البلوغ اختوت نفسي ونقصت
النکاح فعدہ لا یبطل حقه بالناخیر حتی یوجد التکلیف ثم شامی جلد ۲۱ فقط
لہ رد المحتار باب الولی ۳۲۱۔ لغیرہ ۳۷۵ رد المحتار باب الولی ۳۲۵۔ غیرہ۔

شیعہ نجد صو کہ در نکاح سوال (۱۱۰۵) زید نو دار د شیعہ المذہب نے کہا تودہ فسخ ہوگا -

خالہ سنی المذہب کو یہ یقین علقاد لاکر خالہ کی دختر نابالغہ ہندہ سے عقد کیا کہ سنی بعد عقد کے زید سے افعال شیعہ تعزیرہ داری وغیرہ ظاہر ہوئے اس صورت میں دختر خالہ ہندہ کو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا یا نہیں - ؟

الجواب :- در مختار میں ہے لو تزوجتہ علی اند حوا و سنی الخ فان بخلافہ کان لہا الخیار الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے -

سوال (۱۱۰۶) ایک شخص نے مرنے کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہو جاتا ہے

کہ میری ظاں لڑکی کا میرے بھتیجے سے نکاح کر دینا۔ بھائیوں نے حسب وصیت نکاح کر دیا۔ بوقت نکاح وہ لڑکی نابالغہ تھی۔ اب وہ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں یا دمی جو وکیل میت ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا ہے موکل کا نکاح سمجھا جاویگا اور لڑکی کو اس اعتبار سے حق فسخ نہ ہوگا اور بلوغ سے کچھ دیر بعد فسخ کر سکتی ہے یا نہیں

الجواب :- اس وصیت کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اور نہ بحیثیت دمی ہونے کے دمی کو نکاح نیمہ کا اختیار ہوتا ہے بلکہ میت کے بھائیوں نے جو نکاح نیمہ نابالغہ کا کیا ہے وہ بحیثیت زلی ہونے کے صحیح ہوا ہے نہ نیابتہ عن المیت -

کما قال فی الدر المختار و لیس للوصی من حیث ہو وصی ان یزوج البتیم مطلقاً و ان اوصی البیالاب بذلک علی المذہب نعم لو کان قریباً او حاکماً بملک بالی لا یستلزم الخ اور وکالت بعد موت موکل کی باطل ہو جاتی ہے

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار باب العین وغیرہ ۲۲۰ -

لہ الدر المختار علی ما مشرد المختار ۲۲۰ ج ۲، قبیل الفرد ۶ -

نابالغ کے باپ کے ماموں نے شادی کر دی تو یہ نکاح فسخ ہو گا یا نہیں۔

سوال (۱۱۰۸) ایک لڑکی کی شادی اسکے

باپ کے ماموں نے اپنی ولایت سے بحالت

کم سن و نابالغی جب کہ لڑکی کا باپ شریک شادی تھا مگر نکاح اس کی ولایت سے نہیں ہوا، کی۔ چونکہ لڑکا بد اطواری کرتا ہے لہذا لڑکی شوہر کے گھر جانے سے انکار کرتی ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ سن بلوغ کو پہنچ کر نکاح سے انکار کر دے آیا لڑکی کو بالغ ہو کر نکاح فسخ کر نیکا اختیار ہے یا نہیں۔

الجواب ۱۔ نابالغ کے باپ کی موجودگی میں ماموں کو قطعاً ولایت

نکاح نابالغ کی نہیں ہے۔ البتہ اگر باپ اس کو اجازت دیدے تو ماموں نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح باپ کا کیا ہوا سمجھا جاتا ہے اور باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغ ہونے کے فسخ نہیں کر سکتی کما فی الدر المختار ولزم النکاح ولو یغبن فاحشاً او یغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه بغبن اباً او جدّاً الخ وان کان المزوج غیرهما ای غیر الاب وایب، ولو الام او العاضی او وکیل الاب الخ لکن فی النہر بحثاً لو عین لو کلبہ القضاہ صح فسخ (در مختار) وکذا لو عین لہم رجلاً غیر کفوہ ایضا ما اذیمت المذنی الخ شامی۔ اس بحث سے معلوم ہوا کہ اگر باپ نے شوہر کو سبیل کر کے دیکل سے کہہ دیا کہ اس سے نکاح کر دو تو وہ نکاح بھی فسخ نہیں ہو سکتا۔

نابالغ کے چچا زاد بھائی نے مجتبیٰ دی نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے۔

سوال (۱۱۰۹) عبدالرحمن خان نے اپنی وفات پر ایک زوجہ سکیہ ایک دختر نابالغ سماء ظریفہ ایک بھتیجہ فیض اللہ خان وارث چھوڑے ہیں فیض اللہ خان نے ظریفہ کا نکاح اپنے لڑکے نصر اللہ خان سے بلا رعنا مندی سکیہ کے کر دیا

لے دیکھے رد المختار والدر المختار علی عامس رد المختار والولی متبرہ

تھوڑے دنوں کے بعد سیکھنے نے نکاح ثانی کر لیا اس کے بعد فیض اللہ خان نے دعویٰ استقرار حق کا سب جی سہا پنور میں اس امر کا کیا کہ میں نے ظریفہ نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے نصر اللہ خان سے کر دیا کسی دوسری جگہ ظریفہ نابالغہ کا نکاح نہ کیا جاوے۔ عدالت نے یہ حکم دیا کہ یہ نکاح بوجہ طبع جانداد کے ہوا ہے۔ اس واسطے کہ لڑکا لڑکی سے بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ اس واسطے ظریفہ نابالغہ کو اختیار ہے کہ بعد بلوغ اس نکاح کو عدالت سے منسوخ کر کر اگر دوسرا نکاح کرے چنانچہ اس نے اول حیض آتے ہی اپنے پہلے نکاح کو نامنتور کر دیا تھا اور عدالت سب جی سہا پنور سے بھی نکاح منسوخ کر لیا تھا لیکن سب جی صاحب مسلمان نہیں تھے۔ اس کے بعد ظریفہ نے خود اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر لیا تھا۔ یہ دوسرا نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- اس صورت میں ولایت نکاح سماء ظریفہ نابالغہ کی اس کے تایا زاد بھائی سٹی فیض اللہ خان کو حاصل تھی کیونکہ وہ عصبہ ہے اور ولایت نکاح عصبات کو ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ بنو بنات علیہ جو نکاح ظریفہ نابالغہ کا اس کے تایا زاد برادر فیض اللہ خان نے اپنے لڑکے نصر اللہ خان کے ساتھ کیا تھا وہ شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا تھا اور سماء کو بعد بلوغ اختیار فتح نکاح کا حاصل تھا لیکن قضاء قاضی شرعی اس فتح کے لئے شرط ہے۔ بدون حکم قاضی کے یہ نکاح فتح نہ ہو گا۔ اور حکم حاکم غیر مسلم کا اس بارہ میں شرعاً معتبر نہیں ہے۔ اس لئے صورت سکولہ میں نکاح ظریفہ کا جو نصر اللہ خان کے ساتھ ہوا اختیار نہیں ہوا۔ اور دوسرا نکاح سماء ظریفہ کا

لے الدر المختار علی ما مر رد المختار باب الولی بنات عصبہ لے وہ علوان تغلیب، النکاح صحیح وان لم یصح قضاء علی المسلم حال کفرہ اور المختار فی القضا ص ۱۰۰

صحیح نہیں ہوا بلکہ نصر اللہ غمان سے طلاق لے کر اور عدۃ گذار کر دوسرا نکاح کرنا چاہئے۔ اگر سبب نج صاحب شوہر کو حکم دے کر طلاق دلا دیں تو بھی طلاق واقع ہو جاوے گی یا کسی مسلمان ریاست سے جو با اختیار ہو نکاح فسخ کرایا جاوے۔ شای میں ہے اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ والعلم به فان اختارا الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء - انتهى - اور جامع الفصولین میں ہے لو اختارا احدهما الفرقة ورد النكاح بخيار البلوغ لم يكن ردًا ولا يبطل به العقد ما لم يحكم القاضي ببلوغه - مجموعۃ الفنادی جلد دوم در فسخ نکاح بخیار بلوغ میں استفتاء بعینہ اسی قسم کا نقل فرمایا ہے - فقط۔

بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد | سوال (۱۱۱۰) ایک تیرہ ماہ بالغہ آٹھ سالہ کا بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں | نکاح بولایت ماں اور بھائی کے ایک لڑکے نابالغ سے کر دیا گیا۔ اب لڑکا بالغ ہے اور لڑکی تیرہ سالہ قریب البلوغ ہے مگر حیض نہیں آیا۔ اور لڑکے کی بد چلنی کی وجہ سے شوہر کے یہاں جانا نہیں چاہتی۔ تو کیا ایسی صورت میں یہ لڑکی اپنا نکاح جو بولایت ماں اور بھائی ہوا ہے۔ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور لڑکے نے دعویٰ کر دیا ہے کہ میری عورت پر مجھ کو قبضہ دلایا جاوے۔ جبکہ لڑکی اور دلی دونوں شوہر سے ناراض ہیں تو لڑکے کو لڑکی پر قبضہ دلایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں وہ لڑکی قبل البلوغ اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی۔ اور بالغہ ہونا اس کا عمر تمامی پندرہ سال ہے یا حیض وغیرہ علامات

لے رد المحتار باب الولی ص ۴۳۱ - ۴۳۲ جامع الفصولین ص ۳۴۱ الفصل الخامس والعشرون فی الخیارات، ص ۱۲ ضمیمہ دیکھیں

بلوغ سے ہے اور یہ بھی فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ تضار قاضی اس فسخ کیلئے شرط ہے در مختار میں ہے وان كان المزوج غیرهما ای غیر الاب و ابیہما لهما خيار الفسخ بالبلوغ الى ان قال بشرط القضاء لہ اور بحالت موجودہ جب کہ عمر لڑکی کی تیرہ سال کی ہے اور وہ قریب البلوغ ہے اور طاق جماع رکھتی ہے تو شوہر کے سپرد کیا جاسکتی ہے۔ شامی میں ہے وقد صرحوا عنه بان الزوج اذا كانت صغيرة لا تطبق الوطی لا تسلم الى الزوج حتى تطيقه والصحيح انه غير مقدر بالسن بل يفوض الى القاضي بالنظر اليهما من سن او هزال لہ ۳۹۹ جلد ثانی باب القسم۔ و فی باب المهر من الدر المختار وللزوج المطالبة بتسليمها ان تحملت الرجل لہ -

سوال (۱۱۱۱) ایک شخص عورت پر باپ نے اپنی شادی کی بیچ میں باغی ہو کر شادی کر دی وہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں عاشر ہو گیا اور اس سے نکاح کرنا چاہا عورت کے باپ نے عاشق کو کہا کہ تم اپنی دختر کا نکاح پہلے میرے لڑکے سے کر دو پھر میں تم سے بیاہ کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے اپنی دختر صغیرہ کا نکاح اس کے لڑکے سے کر دیا۔ بعد کو آپس میں نا اتفاق ہو گئی تو دختر نکاح کر کے بعد بلوغ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔ چونکہ باپ نے عشق کی وجہ سے دختر صغیرہ کا نکاح کر دیا تو سو اختیار ثابت ہوا یا نہیں۔ در مختار میں ہے وان عرف من الاب والجد سوء الاختيار مجانة وفسقا لا يصح النكاح انفاقا لہ -

۱۔ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ۴۱۹ - ۲۔ فقیر۔
۳۔ رد المختار باب القسم ۴۲۱ - ۴۔ فقیر۔ ۵۔ الدر المختار علی هامش رد المختار
باب المهر مطلب لابی الصغیرة المطالبة بالمهر ۴۲۵ - ۶۔ فقیر۔ ۷۔ " ۸۔ " ۹۔ " ۱۰۔ "

الجواب :- اس صورت میں باپ کا نکاح کیا ہو صحیح ہو گیا اور مغیرہ کو بعد بلوغ اختیار نکاح کا بھی نہیں ہے اور اس عبارت منقولہ درمختار میں شامی نے یہ بحث کی ہے کہ صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ عدم صحت نکاح بصورت معروف ہونے باپ کے ہے ساتھ سور الاختیار کے، اور یہ امر اول نکاح مغیرہ خود میں صادق نہ آویگا والحاصل ان المانع ہو کون الالب مشہوراً بسوء الاختیار قبل العقد فادالمیکن مشہوراً بذلک ثم زوج بنتاً من فاسق صحیح (الی ان قال) فلو زوج بنتاً اخرى من فاسق لویصح الثانی لانہ کان مشہوراً بسوء الاختیار قبلہ بخلاف العقد الاول لعدم وجود المانع قبلہ

سوال (۱۱۱۲) ایک عورت اس شخص سے فرقت کے لئے عورت بیسائی ہو جائے تو بھی نکاح نہیں ہوتا۔
بیسائی ہوئی ہے کہ نکاح نکاح ہو جاوے ایسی صورت میں نکاح نکاح نکاح ہو جاوے گا یا نہ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار دارنداد احدہما فسخ عاجل الخ ثم قال وتجب علی الاسلام علی تجدید النکاح زجر الہما بہر بسیر کدینار وعلیہم التوفیق وافقی مشائخ بلخ بعدم الفوقۃ بوقتہما زجر الخ۔ پس معلوم ہوا کہ مشائخ بلخ کا فتویٰ بصورت مسئلہ عدم فرقت کا ہے۔

سوال (۱۱۱۳) زینت زہدہ بکرنکاح نکاح کرانکی وجہ سے فریق کیا کہ مذہب نصرانی قبول کیا اور پھر مسلمان ہو گئی اور نکاح خالد سے کر لیا، یہ حیلہ جائز ہے یا نہیں اور اگر مستحق نکاح کا اس سے ہے یا نہیں۔

الجواب :- قال فی الدر المختار وتجب علی الاسلام علی تجدید النکاح وفی الشامی ومنع من التزوج بغیرہ بعد

لے رد المختار باب الولی م۳۴۔ نیز۔ لے دیکھئے رد المختار باب نکاح الکافر م۳۵۔ نیز۔

اسلامہا ولا یخفی ان محله ما اذا طلب ذلک اما لو سکت او ترکہ صریحاً
فانہا لا تجبر و تزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بخبر اس سے معلوم
ہوا کہ شوہر اول اگر نکاح کرنا چاہے بجز نکاح کر سکتا ہے۔ فقط۔

فیصل سوم نکاح بذریعہ فضولی اور وکیل

فضولی نے نکاح کر دیا اور عورت نے
قبول کر لیا تو کیا حکم ہے۔ کہ تم گواہ رہو میں نے فلاں عورت غائب کا اس مرد
حاضر سے نکاح کر دیا۔ اور یہ شخص نکاح کرنے والا اس عورت کا ولی شرعی نہیں
ہے لیکن جب عورت کو خبر پہونچی تو اس نے اس نکاح کو قبول کر لیا تو کیا یہ نکاح
جائز و مکمل ہو جائے گا۔ اور اگر مہر کی تعداد بیان نہ کی ہو تو کس قدر مہر واجب ہوگا۔
الجواب :- جب کہ شوہر نے اس نکاح کو قبول کر لیا تھا اور پھر جس
وقت عورت کو خبر پہونچی تو اس نے بھی اس نکاح فضولی کو قبول کر لیا تو یہ نکاح صحیح
ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔ فقط

باجازت ولی غیر نے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے | سوال (۱۱۱۵) ایک سماء کے والدین

لہ و نکاح عبد و امہ بغیر اذن السید موقوف علی الاجازۃ لکنکاح الفضولی
سببی فی البیوع توقف غنودہ کلہا ان لہا مجبوز حالۃ العقد والابطال
در مختار، قولہ لکنکاح الفضولی ای الذی باشرہ مع اخرا میلاد
ولی او وکیل قال فی البحر الفصولی من یتصرف لعیلہ بغیر ولیہا
اد و کالہ (رد المحتار باب الکفایۃ ص ۴۴۰) نفیر۔ " " " "

اور داد اور بھائی فوت ہو گئے اور اس کے دادا کے ہمزلف نے جو غیر شخص ہے سماء
مذکورہ آٹھ سالہ کا نکاح کر دیا۔ سماء نے بالغ ہوتے ہی اسی وقت رد بر و گواہان
شرعی کے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو شرعیہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- سماء کے دادا کا ہمزلف ظاہر ہے کہ ولی اس نابالغہ کا نہیں ہے بلکہ اجنبی اور فضولی ہے۔ لہذا وہ موقوف ہے کسی ولی کی اجازت پر اور اگر ولی کوئی نہیں ہے تو وہ نکاح باطل ہے یا خود نابالغہ کی اجازت پر بعد بلوغ کے موقوف تھا اور جب سماء مذکورہ نے بعد بلوغ کے اُس نکاح کو فسخ کر دیا اور اُس سے انکار کر دیا تو وہ باطل ہو گیا۔ درمختار میں ہے۔ ونکاح عبد وامتنه بغیر اذن السيد موقوف علی الاجازة كنكاح الفضولی سیجی فی البیوع توقف عقودہ کلہا ان لہا مجیز حالۃ العقد والا تبطل^{لہ} الخ وتفصیل فی الشافعی^{علہ}.

نکاح کرے اور نفیولی قبول کرے کیا حکم ہے

ہندہ کے عردہ بکر سے کہے کہ تم دونوں گواہ ہو میں نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا
اور خالد دوسرا فضولی فی المجلس کہے کہ میں نے ہندہ کی طرف سے قبول کیا
تو یہ تو ظاہر ہے کہ دوسرے فضولی کا قبول بالا اتفاق غائب کے اجازت پر
موقوف ہوتا ہے۔ پس دریافت طلب یہ بات ہے کہ اگر اس قول معنی بہ کے
ہو جب کہ جس چیز میں عہد و ہزل برابر ہے اس میں لفظ کے معنی کی حقیقت
بلکہ مضمون کا بھی علم شرط نہیں اس صورت میں ہندہ غائبہ من المجلس سے
کسی دوسرے وقت میں عربی زبان میں مثلاً یہ لہا لیا جائے رضیت بالتزویج

له المدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفارة $\frac{449}{2}$. لغير . ١٢

۲۵ دیکھئے سنائی باب الفوارۃ $\frac{۲۳۹}{۲۶}$ الجبر . " " " ۱۲

الذی قبلہ عنی خالد تو یہ شرعاً اجازت ہو جائے گی اور نکاح مذکور منعقد ہو جائے گا یا نہ ؟

الجواب :- دکیل بنانے یا فضولی کے عقد کی اجازت دینے کے لئے رضا موکلہ مجبوزہ کی ضرور ہے اور رضا کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کو سمجھے ورنہ بلا علم رضا بالعقد الموقوف کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

فضولی کے نکاح کی خبر پر پڑ کا خاموش رہا بی بی لڑکی کی | سوال (۱۱۱۷) امیر خان ملازم دوسری شادی ہو گئی تو کہنا ہے کہ نکاح ہو چکا ہے | فوجی کے نکاح کی قبولیت ایک فضولی نے کی اور امیر خان کو بذریعہ خط کے خبر دی کہ میں نے تمہارا نکاح فلاں عورت کے ساتھ کر دیا ہے امیر خان نے اس عقد کی منظوری و عدم منظوری کا کوئی جواب نہیں دیا یعنی ساکت رہا۔ اس حالت سکوت میں فضولی کا انتقال ہو گیا۔ اور والدہ دختر نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اب امیر خان باوجود عدم قبولیت نکاح فضولی مدعی نکاح ہے۔ کیا یہ عورت امیر خان کی منکوحہ کہی جائے گی یا زوج ثانی کی زوجہ منصور ہوگی ؟

الجواب :- اس عورت میں اگر امیر خان اب بھی نکاح فضولی کو قبول کرے تو نکاح اُسکا صحیح و نافذ ہوگا اور دوسرا نکاح باطل و حرام ہے۔ درمختار میں ہے ولو اجاز من لد الاجازة نکاح فضولی بعد موتہ مع لان الشرط قیام المعقود له واحد العاقدین لنفسه، ثم قولہ واحد العاقدین، هو العاقد لنفسه، كما فی البجراى سواء كان اصيلاً او ذليلاً او وكيلاً فانه عاقد لنفسه، بمعنى انه غير فضولى تامل و انظر ما لو كان فضولياً بان كان كل من العاقدین فضوليين والظاهر ان الشرط قیام المعقود لهما فقط

للمعبرة فی العقود للمعانی دون الالفاظ. قواعد الفقه قاعدة ۱۸۳، ص ۵۷ رد المختار باب الكفالة مطلب فی الوكيل والفضولی فی النکاح ص ۲۵۴

مورت ذیل میں نکاح درست نہیں ہوا | سوال (۱۱۸) زید نے ایک معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں غلاں کام کروں تو میں جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اُس پر طلاق منغلط ہے۔ اب اگر زید اپنا نکاح بذریعہ وکیل فضولی بصورت ذیل کرے کہ زید اپنے کسی خاص محب سے یہ کہے کہ جب میرے نکاح ہونیکا وقت قریب آجائے اور ہندہ منسوبہ کی جانب سے اذن آجائے مجھ سے ایجاب قبول کرانے کے قبل تم دو گواہوں کے سامنے یہ کہنا کہ میں نے زید کی جانب سے ہندہ کو بوض اس قدر مہر نکاح میں قبول کیا۔ اس کے بعد ناک ہندہ کا نکاح زید سے پڑھا دے اور یہ کہے کہ ہندہ تمہارے نکاح میں دی گئی اور زید زبان سے یہ کہے کہ میں نے قبول کی تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا یا نہیں۔ اور زید نے شخص مذکور کو اپنا وکیل نہیں بنایا۔

الجواب :- اس طریق سے نکاح صحیح نہیں ہوتا کیونکہ ایک شخص فضولی جو دلی اور وکیل جائزین کا نہ ہو وہ متولی ایجاب و قبول طرفین کا نہیں ہو سکتا در مختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد بايجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور ثمان ثمان وکلاء من الجانبین او اصیلاً من جانب و وکلاء او ولیاً من الآخر او ولیاً من جانب و وکلاء من الآخر کزوجت بنتی من موکلی لیس ذلک الواحد بفضولی ولو من جانب^۱ پس صورت مذکورہ میں بذریعہ فضولی زید کا نکاح موافق طریق مذکور کے سبب عدم حنث ہو سکتا تھا بشرطیکہ عورت کی طرف سے ایجاب کرنے والا دوسرا شخص ہو خواہ اُس کا دلی یا وکیل یا فضولی۔ قال فی الدر المختار النکاح الفضولی ای الذی باشره مع اخر اصیل او ولی او وکیل او فضولی

لہ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفایۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ۳۳۳

اما لو تولى طرفي العقد وهو فضولى من الجانبين او احد هما فانه لا ينوقف الا اى بل يبطل و في كتاب الايمان منه حلف لا يتزوج فزوجها فضولى فاجاز بالقول حنث وبالفعل ومنه الكتابة خلا فالابن سماعة لا يحنث به يفتى خانية قوله ومنه الكتابة اى من الفعل مالوا اجاز بالكتابة على ما مشاي.

صورت مذکورہ میں نکاح فضولی درست نہیں | سوال (۱۱۱۹) زید نے ہندہ کیساتھ

اس طرح پر نکاح کیا کہ بلا اطلاع و اجازت ہندہ کے خالدا اور ولید دو شخصوں سے ہندہ کو اُن کی اچھی طرح بتلا کر کہا کہ میں نے تم دونوں کے سامنے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اس کی بعد یہ عبارت فبالت تزويج من ارسل هذا القرطاس الى نفسي من نفسه لکھکے ایک لڑکے کے ہاتھ ہندہ کے پاس بھیج دی اور اس لڑکے سے کہہ دیا کہ ہندہ سے کہہ دینا کہ یہ ایک دعا ہے زید نے لکھکر بھیجی ہے اس کو تین مرتبہ پڑھو تو اس کا ناکہ بعد میں بنایا جائے گا۔ پس اُس لڑکے نے ایسا ہی کیا اور وہ عبارت تین مرتبہ ہندہ سے کہلوا دی مگر ہندہ کو اس کا گمان بھی نہیں کہ اسکی کہہ لینے سے نکاح ہو جائے گا۔ ہاں یہ یقیناً جانتی ہے کہ یہ کاغذ زید ہی کا بھیجا ہوا ہے پس یہ تو ظاہر ہے کہ فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف ہوتا ہے اور علیٰ ما فی الدر المختار وغیرہ یہ بھی مفتی بہ ہے کہ جس میں جاریہ ہزل برابر ہو اس میں لفظ کی معنی کی حقیقت یا اس کے مضمون کا علم شرط نہیں پس دریافت طلب یہ بات ہے کہ بطور مذکور شرعاً ہندہ کی اجازت ہوئی یا نہیں۔ بر تقدیر ثانی کیا اجازت کا بھی کم از کم دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے اس وجہ سے نہیں ہوئے

لے رد المحتار باب الکفالة مطلب فی الوکیل: الفضولی فی النکاح ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ دیکھئے رد المحتار باب الیمن فی الضرب والقتل وغیرہ مطلب لا یتزوج فزوجہ فضولی مشی ۱۸۹۔ ۱۹۰۔

سوال (۱۱۲۰) زید کی لڑکی زینب نابالغہ کا نکاح
 خالد فضولی نے کر دیا ولید کے ساتھ۔ زید نے
 اجازت نہیں دی کیا حکم ہے
 اپنے محلہ کے آدمیوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ میری لڑکی زینب کا عقد میرے بھتیجے
 نذیر سے کر دو اور حضرات نے زید سے یہ کہا کہ اگر تو اجازت عقد کی دوسری
 جگہ دے آیا ہے تو نکاح وہاں ہو گیا۔ زید نے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے اجازت
 نہیں دی۔ تب نکاح زینب کا نذیر کے ساتھ بااجازت زید کر دیا۔ اس
 صورت میں کون سا عقد صحیح ہوا۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں خالد فضولی کا کیا ہوا نکاح زید کی اجازت
 پر بیوقوف تھا پس جب کہ زید نے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ باطل
 ہو گیا اور خود زید نے اپنی ولایت سے جو نکاح زینب کا نذیر سے کر دیا
 یہی نکاح جو نذیر سے ہوا صحیح ہوا خالد کا کیا ہوا نکاح صحیح نہ ہوا۔ فقط۔

سوال (۱۱۲۱) ہندہ ایک بارہ برس کی لڑکی ہے
 اپنے ساتھ شادی کر دی کیا حکم ہے
 اور وہ زید کے گھر رہتی ہے جو کہ بہت دور کا عزیمت ہے زید نے اس کی ماں کو بذریعہ
 ڈاک خط بھیجا کہ اگر تم اجازت دو تو میں جہاں مناسب سمجھوں ہندہ کا نکاح کر دوں
 ہندہ کی ماں نے بذریعہ کارڈ اس کی اجازت دے دی زید نے اس کا...
 نکاح خود اپنے ساتھ موجودگی ایک مرد اور دو عورت کے کر لیا۔ ایک
 زید کی بہن اور ایک زوجہ ادلی ہے کیا ایسا نکاح جائز ہے۔ ؟

لہ و نکاح عبد دامت بغير اذن السيد موقوف علی الاجارة کتناک الفضولی
 توقف عتوده کلما ان لها مجیز حالة العقد والابطال الدر المختار
 علی هامش رد المختار باب الکفاة مؤید۔ تفسر۔

الجواب :- جائز ہے۔

کسی نے عورت کو دیکھ کر بنایا اس نے **سوال (۱۱۲۲)** فاطمہ نے ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ اسکی شادی کر دی زینب سے یہ کہا کہ میں تم کو اپنی لڑکی کی شادی کا دیکھنا اختیار دیتی ہوں کہ تم اپنی پسند سے جہاں چاہو اس کی شادی کر دو زینب نے موجودگی و عدم کے اس لڑکی کا نکاح خود اپنے شوہر خالد کے ساتھ کر دیا درآں حالیکہ اس لڑکی کو وکالت اور نکاح کی خبر نہیں ہے بعد کو معلوم ہوا اور وہ یہ سن کر خاموش ہو گئی لڑکی بالغ نہیں قریب بہ بلوغ ہے تو کیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں۔ اور کیا جواز عدم جواز لڑکی کی اطلاع غیر اطلاع کو بھی صورت مذکورہ میں دخل ہے یا نہیں۔ یعنی کن کن صورتوں میں جائز ہو سکتا ہے اور کن کن صورتوں میں نہیں۔ ؟

الجواب :- اول اس میں یہ بحث ہے کہ والدہ کی ولایت نابالغہ کے نکاح کے لئے عصبیات سے موخر ہے اصل ولی نابالغہ کے نکاح کا عصبہ ہے علی ترتیب الارث والنجب یعنی مثلاً باپ ولی مقدم ہے اس کے بعد دادا وان غلا پھر بھائی پھر چچا تا یا انہ پس اگر عصبیات میں سے کوئی نہ ہو تو ولایت نکاح نابالغہ کی ماں کو ہے پس ماں نے اگر اپنی ولایت شرعیہ کے حاصل ہونے کے وقت مثلاً زینب کو دیکھ لیا اپنی نابالغہ خیر کا بناد یا اور اختیار دے دیا کہ جہاں چاہے میری دختر کا نکاح کر دے تو اگر زینب نے موجودگی شاہدین اپنے شوہر سے نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے بشرطیکہ اسکا شوہر

لہ وکلتہ ان یتصرف فی امرہا وادفالت لہ ذو جہ نفسی من شئت لہ یصح
نزد مجہما من نفسہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶۲۸۔ ۱۶۲۹۔ ۱۶۳۰۔ ۱۶۳۱۔ ۱۶۳۲۔ ۱۶۳۳۔ ۱۶۳۴۔ ۱۶۳۵۔ ۱۶۳۶۔ ۱۶۳۷۔ ۱۶۳۸۔ ۱۶۳۹۔ ۱۶۴۰۔ ۱۶۴۱۔ ۱۶۴۲۔ ۱۶۴۳۔ ۱۶۴۴۔ ۱۶۴۵۔ ۱۶۴۶۔ ۱۶۴۷۔ ۱۶۴۸۔ ۱۶۴۹۔ ۱۶۵۰۔ ۱۶۵۱۔ ۱۶۵۲۔ ۱۶۵۳۔ ۱۶۵۴۔ ۱۶۵۵۔ ۱۶۵۶۔ ۱۶۵۷۔ ۱۶۵۸۔ ۱۶۵۹۔ ۱۶۶۰۔ ۱۶۶۱۔ ۱۶۶۲۔ ۱۶۶۳۔ ۱۶۶۴۔ ۱۶۶۵۔ ۱۶۶۶۔ ۱۶۶۷۔ ۱۶۶۸۔ ۱۶۶۹۔ ۱۶۷۰۔ ۱۶۷۱۔ ۱۶۷۲۔ ۱۶۷۳۔ ۱۶۷۴۔ ۱۶۷۵۔ ۱۶۷۶۔ ۱۶۷۷۔ ۱۶۷۸۔ ۱۶۷۹۔ ۱۶۸۰۔ ۱۶۸۱۔ ۱۶۸۲۔ ۱۶۸۳۔ ۱۶۸۴۔ ۱۶۸۵۔ ۱۶۸۶۔ ۱۶۸۷۔ ۱۶۸۸۔ ۱۶۸۹۔ ۱۶۹۰۔ ۱۶۹۱۔ ۱۶۹۲۔ ۱۶۹۳۔ ۱۶۹۴۔ ۱۶۹۵۔ ۱۶۹۶۔ ۱۶۹۷۔ ۱۶۹۸۔ ۱۶۹۹۔ ۱۷۰۰۔ ۱۷۰۱۔ ۱۷۰۲۔ ۱۷۰۳۔ ۱۷۰۴۔ ۱۷۰۵۔ ۱۷۰۶۔ ۱۷۰۷۔ ۱۷۰۸۔ ۱۷۰۹۔ ۱۷۱۰۔ ۱۷۱۱۔ ۱۷۱۲۔ ۱۷۱۳۔ ۱۷۱۴۔ ۱۷۱۵۔ ۱۷۱۶۔ ۱۷۱۷۔ ۱۷۱۸۔ ۱۷۱۹۔ ۱۷۲۰۔ ۱۷۲۱۔ ۱۷۲۲۔ ۱۷۲۳۔ ۱۷۲۴۔ ۱۷۲۵۔ ۱۷۲۶۔ ۱۷۲۷۔ ۱۷۲۸۔ ۱۷۲۹۔ ۱۷۳۰۔ ۱۷۳۱۔ ۱۷۳۲۔ ۱۷۳۳۔ ۱۷۳۴۔ ۱۷۳۵۔ ۱۷۳۶۔ ۱۷۳۷۔ ۱۷۳۸۔ ۱۷۳۹۔ ۱۷۴۰۔ ۱۷۴۱۔ ۱۷۴۲۔ ۱۷۴۳۔ ۱۷۴۴۔ ۱۷۴۵۔ ۱۷۴۶۔ ۱۷۴۷۔ ۱۷۴۸۔ ۱۷۴۹۔ ۱۷۵۰۔ ۱۷۵۱۔ ۱۷۵۲۔ ۱۷۵۳۔ ۱۷۵۴۔ ۱۷۵۵۔ ۱۷۵۶۔ ۱۷۵۷۔ ۱۷۵۸۔ ۱۷۵۹۔ ۱۷۶۰۔ ۱۷۶۱۔ ۱۷۶۲۔ ۱۷۶۳۔ ۱۷۶۴۔ ۱۷۶۵۔ ۱۷۶۶۔ ۱۷۶۷۔ ۱۷۶۸۔ ۱۷۶۹۔ ۱۷۷۰۔ ۱۷۷۱۔ ۱۷۷۲۔ ۱۷۷۳۔ ۱۷۷۴۔ ۱۷۷۵۔ ۱۷۷۶۔ ۱۷۷۷۔ ۱۷۷۸۔ ۱۷۷۹۔ ۱۷۸۰۔ ۱۷۸۱۔ ۱۷۸۲۔ ۱۷۸۳۔ ۱۷۸۴۔ ۱۷۸۵۔ ۱۷۸۶۔ ۱۷۸۷۔ ۱۷۸۸۔ ۱۷۸۹۔ ۱۷۹۰۔ ۱۷۹۱۔ ۱۷۹۲۔ ۱۷۹۳۔ ۱۷۹۴۔ ۱۷۹۵۔ ۱۷۹۶۔ ۱۷۹۷۔ ۱۷۹۸۔ ۱۷۹۹۔ ۱۸۰۰۔ ۱۸۰۱۔ ۱۸۰۲۔ ۱۸۰۳۔

کفو ہو اس منکوحہ کا۔ فقط

دلی اگر دوسرے کو دیکر بنا دے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۱۲۳) بھائی کی موجودگی میں اور کسی رشتہ دار مثلاً ماموں وغیرہ کو دہن کا مقرر وارث بن کر منکوحہ ہونے کے لئے وکالت کرنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب :- دلی جائز اگر کسی دوسرے رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو وکیل بنا دیوے تو جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ فقط

ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا | سوال (۱۱۲۴) اگر ہندو اس نکاح کرو اس نے گواہ کے سامنے کر لیا کیا حکم ہے | اس کی تحریر بذریعہ ڈاک زید کے پاس بھیج دے کہ تم اپنا نکاح میرے ساتھ کر لو اور زید اس تحریر کے موافق اپنا نکاح بطریقہ شرع شریف قاضی وکیل و شاہد کے رو برو نکاح پر طہ لے تو وہ نکاح شرعاً جائز ہو گا یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اس طرح نکاح صحیح ہے مگر شای میں منقول ہے کہ زید کو مجلس نکاح میں رو برو شاہدین عورت کی تحریر کو سنانا چاہئے اور یہ کہنا چاہئے کہ فلان عورت بنت فلاں نے مجھ کو اپنے نکاح کا وکیل بنا دیا ہے لہذا میں اپنا نکاح اس سے کرتا ہوں تم اس کے گواہ رہو۔ پس اگر اس طریق پر کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ فقط

لے فان لم یکن عصمتہ فالولاية للامراء المختار علی مامش رد المختار باب اولیٰ ۱۰۱۱ (۱۰۱۱) امر بنزدیج امرأۃ
فزوجہ جائز (رد مختار) لان الوکالت نوع من الولاية فتغاذ تصرفاً علی الموکلی (رد المختار باب الکفاۃ
۱۰۱۲) ما یفیر. لے لان الوکالت نوع من الولاية کما ذکر تصرفاً علی الموکلی (رد المختار
مطلب فی الوکیل والفضولی ۱۰۱۳) یفیر. لے یعتقد الشکاح بالکتاب کما یعتقد بالخطاب و
مورثہ ان یکتب الیہا بخطبہا فاذا بلغنہا الکتاب احضرت الشہود وقرأت علیہم وظلت زوجت نفیہ ۱۰

بانہ اپنے نکاح کا باپ کو دکیل بنادے تو کیا حکم ہے | سوال (۱۱۲۵) ایک شخص بالغ مسافر میں ہے اس کا والد مکان پر اس کی طرف سے دیل بن کر ایجاب و قبول کرتا ہے اس شخص نے جو سفر میں ہے بذریعہ خط اپنے والد کو لکھ بھیجا کہ تم کو میری جانب سے ایجاب و قبول کی اجازت ہے اس طرح نکاح جائز ہے یا نہیں یا پھر نکاح دایجاب و قبول کی ضرورت ہے۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح صحیح ہے دکیل نکاح اپنے موکل کی طرف سے ایجاب و قبول کر سکتا ہے قال فی الدر المختار کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك ویقول الاخیر تزوجت الخ و فی الشامی قولہ کزوجت نفسی الخ اشار الی عدم الفرق بین ان یکون السوجب اصیلاً او ولیاً او وکیل الخ و مثل بنتی ابنی و مثل موکلتی موکلی الخ شامی پس دوبارہ اس شخص کو جو سفر میں ہے ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

عورت نے پانچ ہزار مہر بر نکاح کی اجازت | سوال (۱۱۲۶) زید دہندہ درونوں دی لیکن دکیل نے کم کر دیا تو کیا حکم ہے | بانہ میں ان کا نکاح ہوا ہندہ نے اپنا

مہر پانچ ہزار روپیہ سکھ رائج تعین کر کے دکیل کو ہدایت کی لیکن دکیل بھول گیا یا کسی اور وجہ سے اس نے قاضی کے سامنے ہندہ کی رضامندی شرعاً محمدی مہر بر ظاہر کی یعنی دد دینار سرخ اور ۳۳ ننگہ چنانچہ اس تعین مہر سے نکاح ہو گیا فریقین کے مانے پر اختلاف مہر کا حال معلوم ہوا۔ ہندہ اس سے کم پر رضامند نہیں ہے اور زید اس بڑی رقم کو مستطیع نہیں کرتا کیا نکاح ہو گیا۔ زید نے ہندہ کو چھوا بھی نہیں ہے صرف صورت دیکھی ہے کیا کوئی تعداد مہر کی واجب ہوئی۔ ؟

الجواب :- یہ نکاح موقوف ہے اگر زید اس مقدار پر راضی ہو

جو منکوحہ کہتی ہے تو نکاح نافذ ہوگا اور اگر راضی نہ ہو تو باطل ہوگا کما فی نسلح النفولی در مختار میں زیادتی کی طرف خلاف کرنے کی مثال موجود ہے کمی کی نہیں ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے کیونکہ بصورت خلاف دکیل کو اختیار باقی نہیں رہتا پس وہ حکم نفولی ہوگا قال فی الدر المختار وکلمہ بان یزوجہا فلا یتہکذا افراد الوکیل فی المہر لم یفقد الخ۔ فقط

سوال (۱۱۲۷) ایک عورت بیوہ نے عورت دکیل بنادے اور دکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے بوجہ اندیشہ فساد خفیہ نکاح اس طرح کیا کہ جس شخص سے نکاح کیا اس کو اس عورت نے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو اجازت دی میرا نکاح اپنی ساتھ کر لو دو گواہوں کے سامنے پانچ روپیہ مہر پر چونکہ گواہ اس موقع پر نہیں آ سکتے تھے نہ عورت کسی دوسرے موقع پر جاسکتی تھی اس لئے اس شخص نے علیحدہ مسجد میں دو آدمیوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ فلاں عورت نے مجھے اجازت دی ہے کہ تم میرا نکاح اپنے ساتھ کر لو اس لئے میں تم دونوں گواہوں کے سامنے اس عورت کو پانچ روپیہ مہر پر قبول و منظور کر لیا اور تم دونوں کے سامنے نکاح اس عورت کا اپنے ساتھ کر لیا۔ شرعاً نکاح درست ہوا یا نہ ؟

الجواب :- یہ نکاح منقذ ہو گیا۔

سوال (۱۱۲۸) یہاں نکاح کا یہ طریقہ مندرجہ طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں اس میں تمام امور طے ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ وقت نکاح سے چند گھنٹہ پہلے قاضی صاحب کو دلی کی طرف سے اس کی اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں کا نکاح فلاں کے ساتھ اتنے مہر میں ہوگا فلاں فلاں دکیل دو گواہوں کے

لے الدر المختار علی ما مشردا لہ بتار کتاب النکاح ص ۲۰۰ - فقیر۔

لے الدر المختار علی ما مشردا لہ بتار کتاب النکاح ص ۲۰۰ - فقیر۔

پھر دلی یا ادس کی اجازت سے تین قریبی رشتہ دار لڑکی کے پاس اجازت نکاح کی لینے جاتے ہیں لڑکی سکوت وغیرہ سے اجازت دیدیتی ہے پھر قاضی صاحب دکیل سے اجازت لیکر خطبہ وغیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول نکاح کا کرادیتا ہے تو اس صورت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں اور اس صورت میں در بیان آئے کے کچھ اختلاف تو نہیں ہے بعض دفعہ زوج حنفی اور زوجہ شافعی ہوتی ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق تو نہ ہوگا۔

الجواب :- اس صورت میں موافق تفصیل سوال کے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور جب کہ دلی یا اس کے دکیل نے قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح کرنے اور ایجاب و قبول کرنے کی دیدی تو قاضی اس کا دکیل ہو گیا اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ یہاں ان بلاد میں بھی قریب قریب اسی صورت سے ایجاب و قبول ہوتا ہے کہ دلی یا اس کا دکیل قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح خوانی کی دیتا ہے اور وہ خطبہ وغیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول کراتا ہے اور اس میں حنفی و شافعی ہونے سے کچھ اختلاف نہیں ہوتا سب کے نزدیک باتفاق اس طرح ایجاب و قبول صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ۔ فقط۔

لأن الوكالة لو من الولاية كنفاد تصدق فيه على الموكل
در المختار مطلب في الوكيل صحيح فيه .

فیصل چہارم متفرق مسائل و احکام نکاح

کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں | سوال (۱۱۲۹) زید اپنی بھوپھی زاد بہن یا
 میں شادی پسندیدہ نہیں ہے | چچا زاد بہن سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا بعض
 مصلح کیوجہ سے کیا حدیث کی رو سے غیر خاندان میں شادی کرنا پسندیدہ
 ہو سکتا ہے ۔ ؟

الجواب :- شریعت میں اس بارہ میں تو وسیع ہے جہاں مناسب
 سمجھے شادی رشتہ کرے خواہ غیروں میں یا رشتہ داروں میں شریعت میں نہ یہ
 ضروری ہے کہ رشتہ داروں میں نکاح شادی کیے اور نہ یہ ضروری ہے
 کہ غیروں میں ہی کرے جہاں اپنی مصلحت مقتضی ہو وہاں کرے۔ فقط ۔

بلوغ کا حکم پندرہ برس ہوتا ہے | سوال (۱۱۳۰) لڑکا کتنے سال کا بالغ ہوجاتا
 اور مرہن کا بارہ سال میں - | ہے جس سے پردہ کرنا ضروری ہے عورت کو قنوی
 کس عمر کے لڑکے پر دیا گیا ہے اور مرہن کئے برس کا ہو جاتا ہے ۔ ؟

الجواب :- اگر اور کوئی طاعت بلوغ کی نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر پوری ہونے
 پر بلوغ کا حکم دیا گیا ہے اور بارہ برس کی عمر کا لڑکا مرہن ہو جاتا ہے اور بالغ سے پردہ کرنا ضروری ہے

لے قال اللہ تعالیٰ فانکحوا ما طاب لکم من النساء (سورۃ النساء - ۱) الکفاءة معتبرة فی ابتداء
 النکاح للزوم صلاہ وصحتہ من جانبہ ای الرجل لان الشریفة تأتی ان تكون فراشا
 للنفی ولذا لا تعتبر من جانبہا لان الزوج مستفرض فلا تغیظہ و نلوۃ الفراش وهذا
 عند الکلی فی الصحیح (الدرا المختار علی ما مشرد المختار باب الکفاءة ۲۳۵) لے لایدلی کل منها من
 سن المرافعة و اقلہ الی اثنی تسع وللذکر اثنا عشر لان ذلك اقل مدۃ یمکن فیہا البلوغ
 كما صرحوا بہ فی باب بلوغ الغلام (مدرد المختار فی المحرمات ۲۴۰) غیر ۔

لڑکی کے دلی کو وعدہ کے باوجود مصلحت کے | سوال (۱۱۳۱) احمد کا رشتہ یوسف کی لڑکی
پیش نظر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے | سے ہو کر تاریخ نکاح مقرر ہو گئی اور لڑکی والوں
کی فرمائش کے موافق کپڑا زور و غیرہ تیار کر کے دیا گیا غرض کل سامان تیار ہو چکا
اور چار روز میں نکاح ہونے کو تھا کہ اسماعیل نے یوسف کی اسی لڑکی سے پیغام
بھیجا کہ احمد سے نہ کرو وہ غریب ہے ہم بیس ہزار کانر یورو دیتے ہیں ہماری ساتھ
نکاح کرو غرض احمد کانر یورو کپڑے وغیرہ واپس کر کے اسماعیل نے اپنا نکاح اُس
سے کر لیا یہ فعل اسماعیل کا جائز ہے یا حرام لڑکی والوں نے احمد کا پیغام توڑ کر
اسماعیل سے زیادہ پیسے کے لالچ میں نکاح کر دیا ان کے لئے کیا حکم ہے فاسق
فاجر میں یا کیا ۔ ؟

ال جواب :- اولیاء دختر کو مصلحت دختر کی رعایت کرنا مقدم ہے
اور خلاف وعدہ کرنا اگر چہ بے وجہ ممنوع ہے لیکن بہتری دختر کی اگر دوسری جگہ
کرنے میں ہو تو اولیاء دختر کو اس کی اجازت ہے بلکہ ضروری ہے کہ رعایت دختر
کی رعایت کیجاوے البتہ اسماعیل کو نہ چاہئے تھا کہ یوسف کی دختر سے خطبہ اپنے
نکاح کا بھیجتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے ولا یخطب علی خطبتہا خبیثہ۔ غلط
مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے | سوال (۱۱۳۲) زید دعویٰ کرتا ہے کہ میرا نکاح
عورت نکریہ کیا گیا جائے | ہندہ سے باجارت ہندہ ہو گیا تھا لیکن ہندہ انکار کرتی
ہے اور کہتی ہے کہ میں نے ہرگز اجازت نہیں دی مجھے اس نے بھرا اپنے یہاں
روک رکھا ہے۔ شاہدین کا بیان ہے کہ ہم نے ہندہ سے تو اجازت کا کوئی لفظ
نہیں سنا البتہ زید کو جب کہ وہ بد وقت نکاح ہندہ کے پاس سے آیا یہ کہتے
سنا کہ ہندہ میری ساتھ نکاح کر لینے کے لئے راضی ہے اور اجازت دیتی ہے

چنانچہ اسی بنا پر قاضی نے نکاح پڑھا دیا تو کیا یہ نکاح درست ہے ۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں جب تک دو گواہ عادل ایجاب قبول کے سننے والے موجود نہ ہوں نکاح ثابت نہ ہو گا اور زید کے اس کہنے سے کہ ہندہ نکاح کرنے پر راضی ہے اجازت درمیان ہندہ ثابت نہیں ہوتی اور نکاح صحیح نہیں ہوا اور یہ کہ نکاح کے گواہ نہیں ہیں کذا فی عامۃ کتب الفقہاء۔

سوال (۱۱۳۳) زید قوم کنجی نے ثالث شوہر کہتا ہے نکاح ہوا عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے

پہر عدالت دیوانی میں داخل زود جیت کا دعویٰ دائر کیا ہے کہ میری عورت منکوحہ ہے اور ثالث نے انکار کیا ہے اور اب وہ میرے خلاف ثالث ہی کی طرف داری ہے۔ ثالث کہتا ہے کہ یہ ایک طوائف تھی مجھ سے ملاقات ہوئی اور میرے گھر آئی۔ عورت بھی اس کے بیان کی تائید کرتی ہے۔ عدالت نے یہ مقدمہ پنچایت میں بھیج کر دریافت کیا کہ عورت منکوحہ زید ہے یا نہ۔ پنچایت نے زید سے گواہ طلب کئے زید نے گواہ قوم کے کنجی پیش کئے۔ پنچوں نے جو فیصلہ کیا اس کا خلاصہ یہ ہے ”چونکہ گواہ عادل نہیں اس لئے نکاح زید کا ثابت نہیں ہے اور عورت بھی منکر ہے“ اس صورت میں فیصلہ پنچایت کا صحیح ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب :- ایسے گواہوں کی موجودگی بوقت ایجاب و قبول سے جن کا ذکر سوال میں ہے یعنی کنجی وغیرہ نکاح تو منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار زود جہاز نکاح مثلاً ایسے فاسق گواہوں سے عن المحاکم والقاضی نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ پس فیصلہ پنچوں کا صحیح ہے۔ فاسق گواہوں سے نکاح کا ثبوت

لے و شرط سماع کل من العاقلین لفظاً آخری الخ (الدر المختار) باسناد الخ کتاب النکاح ص ۳۴۲ وغیرہ۔

نہ ہو گا اس لئے مناسب ہے کہ بوقت انعقاد نکاح دو مرد عادل پر ہیز گار
موجود ہو اگر میں جوابدہ قبول کو سنیں تاکہ بوقت ضرورت ان کی شہادت
سے نکاح ثابت ہو جائے یا اگر فساد ہی موجود ہوں تو ان سے توبہ کرا لیا جائے
کہ بعد توبہ کے وہ بھی عادل و ثقہ ہو جاتے ہیں اگرچہ پہلے زنا وغیرہ افعال
محرمہ کے مرتکب ہوں۔

عورت مرد نکاح کا انکار کریں اور | سوال (۱۱۳۴) سنی امان خان یہ دعویٰ
نہیں اس شخص دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے | کرتا ہے کہ سماء صاحبزادی نے حکیم محمد شریف
سے نکاح کیا ہے اور ہر دو یعنی سماء صاحبزادی و حکیم محمد شریف اس نکاح سے
انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان انعقاد نکاح نہیں ہوا امان خان
اثبات نکاح کے دو گواہ بھی پیش کرتا ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے
کہ امان خان جو ایک ثالث شخص ہے جس نے دعویٰ نکاح کا ان کے باہم ہونیکا
کر رکھا ہے باوجود سماء صاحبزادی و حکیم محمد شریف کے انکار کے ثالث شخص
کی شہادت پیش کرنے سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور باوجود انکار نکاح ان
ہر دو کے یہ شہادت قابل التفات ہے۔ ؟

الجواب :- بدوں دعویٰ کے نکاح میں شہادت مسوع نہ ہوگی اور
نکاح ثابت نہ ہوگا کیونکہ حقوق عباد میں بلا دعویٰ کے شہادت مسوع نہیں ہوتی

۱۔ و شرط حضور شامدین حریں مکلفین سامعین قولہما معالی الاصحاح
او فاسقین الخ وان لم یثبت النکاح بعمادہ درمیان اعلیٰ ان النکاح لہ حکمان
حکم الانعقاد و حکم الاظهار فالاول ما ذکرہ والثانی انما یكون عند التواجد
فلا یقبل فی الاظهار الا شہادۃ من تغیر شہادۃ فی سائر الاحکام
(۱) المختار کتاب النکاح ۲۴۵ و ۲۴۶ (تغیر)

کما فی الشامی فی بیان شرائط الشہادۃ و تقدّم الدعوی فیما
 کان من حقوق العباد ^۱ جلد (۴) اور وہ امور جن میں دعویٰ شرط
 نہیں ہے ان میں نکاح داخل نہیں ہے۔ کما صرح بہ فی الشامی۔ (لہذا نکاح
 ثابت نہیں ہوا۔ ظہیر)

سوال (۱۱۳۵) ہندہ ایک آوارہ عورت
 تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے کے
 ساتھ رہی اور دعویٰ نکاح کیا گیا حکم ہے
 ہے اُس کا پہلا نکاح ایک معمولی شخص سے
 ہوا تھا اس نے بعض وجہ سے ہندہ کو تحریری طلاق فارغی لکھ کر اس سے
 کنارہ کشی اختیار کر لی یہ طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ بصورت وقوع طلاق اندرون
 سیمار عدت ہندہ نے زید کے ساتھ جو ایک دولت مند آدمی تھا رہنا شروع
 کیا کچھ دنوں بعد زید نے لا ولد انتقال کیا۔ زید کے انتقال کے بعد ہندہ
 نے بطع جائیداد مسرود کہ زید اپنے آپ کو زوجہ منکوحہ زید کی ہونے کا دعویٰ باعلان
 کیا اور بیان کیا کہ میرا نکاح زید سے بالکل خفیہ طور پر ہوا تھا اس ہرج پر نہ
 سوائے قاضی ناکیج و دکیل و دو گواہان خالد بکر عام طور پر وقوع نکاح نامعلوم
 ہے۔ لیکن ثبوت نکاح کے لئے ادل تو دکیل مطلق کو پیش نہیں کیا ہے اور دو
 گواہان خالد بکر سلمہ ہندہ و ناکیج کو وقوع تسلیم نکاح سے قطعاً انکار ہے
 صرف ناکیج قاضی ہندہ کے موافق نکاح تسلیم کرتا ہے۔ اس صورت
 میں ہندہ کا نکاح زید سے شرعاً ثابت ہو گا یا نہیں۔ اور قاضی شرعاً
 کیا فیصلہ کرے گا۔ ؟

الجواب :- ہندہ پر شوہر ادل کی طرف سے طلاق واقع
 ہو گز کیونکہ تحریری طلاق اور فارغی سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے

لہ رد المحتار کتاب الشہادات ص ۳۵۰ - ظہیر

کہا حقیقہ فی الدر المختار و رد المحتار۔ باقی ہندہ کا دعویٰ زید سے نکاح کرنے کا وہ بدون دو گواہان عادل کے جن کی شہادت شرعاً مقبول ہو ثابت نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار فونہ ولو فاسقین الخ اعلم ان النکاح لم حکمان حکم الانعقاد و حکم الاظهار فالاول ما ذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فلا یقبل فی الاظهار الا شہادۃ من تقبل شہادۃ فی سائر الاحکام کما فی شرح المحادی فلذا انعقد بحضور الفاسقین والاعمیین والمحدودین فی قذف وان لم یتوبوا و ان العاقدین وان لم یقبل اداء ہم عند القاضی الخ اس عبارت سے اور نیز عبارت در مختار سے واضح ہوا کہ نکاح دو گواہوں کے ایجاب و قبول سننے سے منع ہے اگرچہ وہ گواہ فاسق اور غیر مقبول الشہادۃ ہوں۔ لیکن اگر باقی و زید اس نکاح کا اقرار نہ کریں تو ثبوت عن اقامتی بحق کافۃ الناس بدون دو معتبر گواہوں کی گواہی کے نہ ہوگا۔ فقط۔

رد نکاح کا دعویٰ کرے | سوال (۱۱۳۶) ایک عورت ایک شخص کے پاس عرصہ چھ سال سے رہتی تھی اب وہ عورت اس کے پاس سے نکل گئی شخص مذکور نے بذریعہ عدالت اس کو گرفتار کر دیا عورت کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس دوستانہ طریقہ سے رہتی تھی اب رہنا

لہ کتاب از طلاق من مستبنا علی خلوہ ردہ ان نوری و قبل مطلقاً ولو علی نحو الماء فلا مطلقاً بلکتاب علی وجہ الرسالۃ والخطاب کان یکنب یا ذلانت اذا انک کتابی هذا وانت خانی طلقت بوصول الکتاب (الدر المختار علی عاشر رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ۵۸۹) غیر لہ رد المحتار کتاب النکاح ۲۶۶ - میر - ۱۲

سوال (۱۱۳۸) عبد الستار کا نکاح سکینہ
 لکھڑی سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرے یا نہیں
 حکومت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
 کا باپ محمد صدیق سکینہ کو عبد الستار کے گھر سے لطائف اکمیل سے اپنے گھر لے گیا
 بعد چن روز کے عبد الستار نے رخصتی کو کہا مگر والدین نے رخصت نہ کیا مجبوراً
 عبد الستار نے دعویٰ رخصتی دائر کر دیا۔ دوران مقدمہ میں محمد صدیق نے یہ گواہی دہائی
 کی کہ ایک جھوٹا دعویٰ اس مضمون کا لکھڑ صاحب کے یہاں دائر کیا کہ عبد الستار نان
 و نفقہ سے خبر گیری سکینہ کی نہیں کرتا سکینہ کو اجازت عقد ثانی کی دی جاوے
 لکھڑ نے اجازت دیدی محمد صدیق نے اس کا دوسرا نکاح کر دیا صورت مذکورہ
 میں نکاح ثانی سکینہ کا جائز ہے یا نہیں۔ ۹

الجواب :- اس صورت میں سکینہ پر طلاق واقع نہیں ہوتی اور
 نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہوا اور مرتکب فعل مذکور کا عاصی و ظالم و فاسق ہے
 مسئلہ یہ ہے کہ اگر واقعی بھی شوہر نان و نفقہ اپنی زوجہ کو نہ دے تو اس وجہ سے
 زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ در مختار میں ہے ولا یفرق بینہما
 بعجزہ عنہما الخ ولا بعد م ایفاء حقہما الخ پس جب کہ واقعی نفقہ نہ دینے سے
 تفریق نہیں ہو سکتی تو جھوٹا دعویٰ کر کے کیسے تفریق ہو سکتی ہے۔ فقط۔

سوال (۱۱۳۹) لکھڑی نے دعویٰ حقوق
 خلاف شریعت اگر بڑی عدالت کا
 فیصلہ نکاح کے باب میں مغیر نہیں
 از رد واج دائر عدالت دیوانی کیا جس کے اوپر
 گواہ اثبات نکاح کے دیدتے اور لطیف نے رد و مصف صاحب کے
 یہ بیان کیا کہ امیر مد عالیہ مسٹر قرآن شریف پر باقتدار حکم غلیہ بیان دے
 دیوے کہ اس کی بہن سماء فتح خانوں کی شادی مظہر کے ساتھ نہیں ہوئی تو

میرا دعویٰ خارج کیا جاوے نصف ما صاحب نے اس کے حلف اٹھانے پر امیر مدعا علیہ علی دعویٰ مدعی لطیف کا خارج کر دیا یہ جائز ہے یا نہ اور فتح خاتون کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- مسئلہ شریعت کا یہ ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ پس مدعی سخی لطیف نے اگر دو گواہ عادل و ثقہ ثبوت نکاح کے پیش کر دیئے ہیں تو حاکم کو حکم اندہ قرار نکاح کا دینا چاہئے تھا اور اگر وہ ہر دو گواہ عادل و ثقہ نہیں ہیں یا ان کی شہادت میں سقم ہے تو مدعا علیہا یعنی سماء فتح خاتون کے انکار حلفیہ پر مدعی کا دعویٰ خارج ہو سکتا ہے اور اگر سماء نا بالغہ ہے تو دلی کا حلف کافی ہے پس بصورت بالغہ ہونے سماء مذکورہ کے خود اس کے حلف کی ضرورت ہے اس کے بھائی کے حلف پر مدعی کا دعویٰ شرعاً خارج نہ ہو گا اور نکاح ثانی سماء کا صحیح نہ ہو گا۔ فقط۔

سوال (۱۱۴۰) زید دعویٰ کرتا ہے کہ عمر نے اپنی ہمشیرہ ہندہ کی نسبت میری ساتھ کر دی۔ عمر کہتا ہے کہ میں نے نسبت نہیں کی زید غلط دعویٰ کرتا ہے شرعاً نسبت مانی جائے گی یا نہیں ؟

الجواب :- زید کے پاس اگر اپنے دعویٰ کے موافق دو گواہ شرعی موجود نہیں ہیں تو قول عمر کا معتبر ہے اور بعد ثبوت سگنی کے بھی عمر اگر مصلحت نہ سمجھے اس سے نکاح کرنے کی اور لڑکی کے لئے وہ موقع اچھا نہ ہو تو اس سے نکاح کر دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ فقط۔

الحکمۃ شریف باب الاثبات والشہادات ۳۲۶۔ غیر ملکہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا دواعی الزیج

الخط وہ یغیبہ ان یغنی بہ فلم یغنی (ای بعدہ) نزل اللہ علیہ ہذا (ابوداؤد) (مشکوٰۃ باب الدماء) (غیر

پچھٹا باب ۱

مسائل احکام کفارت

فاسق سے نکاح بلا اجازت دلی | سوال (۱۱۴۱) ایک طوائف ایک شخص سے
درست ہے یا نہیں۔ | نکاح کرنے کو مستند ہوئی۔ اس کے باپ نے یہ کہا
کہ یہ شخص علانیہ افعال فسق میں مبتلا ہے لہذا میں اس سے نکاح کرنے پر مستند
نہیں۔ کسی صالح شخص سے نکاح کر لے۔ بعد ازاں اس شخص نے گناہوں سے تائب
ہو کر اس عورت سے بلا اذن اس کے والد کے نکاح کر لیا ہے۔ اگر پہلی حالت
میں یعنی بلا تائب ہونے کے نکاح ہو جاتا تو صحیح ہوتا یا نہیں۔ اور اب جو پچھلی صورت
میں نکاح ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔ اور دلی اگر راضی نہ ہو تو کیا حکم ہے۔ عبارت
در مختار ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ
کا کیا مطلب ہے۔ ؟

الجواب :- اگر عدم کفارت اس بنا پر ہے کہ وہ شخص افعال فسق
میں مبتلا تھا تو بلا تائب ہونے کے نکاح کی صحت میں کلام نہیں ہے۔ اگرچہ دلی
راضی نہ ہو۔ البتہ پہلی صورت میں بلا رضایت دلی کے نکاح صحیح نہ ہو گا۔

لہذا المختار علی ما شہد المختار باب الولی مبیہ و مبیہ۔

لہذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن لا

ذنب لہذا مشکوٰۃ باب التوبۃ والاستغفار ۲۱۱ ع ۲۱۲

کما ہو مفاد عبارة الدر المنثور - فقط

سوال (۱۱۴۲) ایک طوائف اپنے والدین کی رضامندی اور تعلیم سے ناچنے گائے اور زنا بوجازت ولی جائز ہے یا نہیں

کاری میں مبتلا تھی بامداد سرکاران سے جدا ہو کر ایک آشناہ قدیم ملازم ریو سے کہ اپنے آپ کو سید ظاہر کرتا ہے نکاح کرنا چاہتی تھی اور والدین کا ابتداء سے یہ اصرار تھا کہ اس شخص سے نکاح نہ کرے۔ پر دیسی فاسق ہے۔ ہماری برادری کا ایک صالح شخص ہے اس سے یا کسی اور باشندہ شہر نیک آدمی سے نکاح کرے وہ عورت کسی دوسرے سے رضامند نہیں تھی۔ ناچار اس مرد سے مسلمانوں کی جماعت کثیر نے توبہ کر کے اس عورت سے نکاح کر دیا۔ یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا بسبب عدم کفارت و عدم رضایہ والدین منقطع نہیں ہوا۔ ؟

الجواب :- جب کہ زوج شریف ہے اور عورت دنیہ ہے تو عدم کفارت کی وجہ سے بطلان نکاح کا حکم نہ کیا جائے گا اس لئے کہ کفارت میں بجانب زوج کا اعتبار ہے کہ وہ عورت سے کم درجہ کا نہ ہو اگرچہ عورت کمتر ہو۔ اور زوجین جب کہ دونوں تائب ہو گئے تو اس حیثیت سے کفارت بھی ثابت ہو گئی

لہ و تعتبر فی العرب والعجم دیات ای نفوی فلیس فاسق کفو المالحدة او فاسقة بنت صالح معلنا کان اولاد الذرۃ المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة فی غیر۔ لہ الکفاءة معتبرة فی ابتداء النکاح للزومه اول صحتہ من جانب ای الرجل لا الشریفة بالی ان تكون فراشا للذی ولذا لا تعتبر من جانبہ لان الزوج مستقر من النکاح فینحی دناہم لغراش وهذا عند السک فی الصحیح والکفاء وہی فی البولی لا حقہا الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة وہی

ہر حال نکاح مذکور صحیح ہے فی الدر المختار الکفایۃ معتبرۃ الخ من جانب الخ
لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرض فلا تقيده دناءۃ
الفراش وهذا عند الكل فی الصحيح و فی الشامی قولہ من
جانبہا ای اعتبار ان یكون الرجل مكافئاً لها فی الاوصاف الآتیۃ
بان لا یكون دوخاً فیہا ولا تعتبر من جانبہا بان تكون مكافئۃ لہ
فیہا بل یجوز ان تكون دونہا فیہا الخ۔ الحاصل نکاح مذکور جو برضائے ہر
ہوایم صحیح ہے کیونکہ شوہر بعد توبہ کے فاسق نہ رہا اور نہ باطلی ہونا شوہر کا ظاہر ہے۔

سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۱۴۳) ایک ہندیہ سیدہ بالغہ نے
ایک ہندی نعمانی ابنہ ابو حنیفہ سے نکاح کیا۔ آیا اولیاء سیدہ کو فسخ نکاح کا
حق ہے۔ کیا ابنہ ابو حنیفہ حضرت فاطمہ اور حضرت صدیقؑ وغیرہما کے کفو
ہیں بعض نے کہا کہ کفو ہیں کیونکہ غیر قریش قریش کے کفو ہیں اور نعمانی تو
نہی ہیں۔ — ؟

الجواب ب۔ قال فی الدر المختار العجی لا یكون کفواً
للعربیۃ ولو كان العجی عالماً او سلطاناً و هو الاصح فذم عن
الینابیع و ادعی فی البحر انہ ظاہر الہدایۃ و ایتم و اقرء المصنف ثم
ذکر عن النہران العالم العجی کفو للعربیۃ و راجحہ الشامی
وقال و کیف یصح لاحد ان یقول ان مثل الی حنیفۃ او الحسن
البصری و غیرہما من لیس بعربی انہ لا یكون کفو البنت قرشی
جاہل او لبنت عربی بوال علی عقبیہ الخ لیکن ظاہر ہے کہ

۱۔ رد المختار باب الکفایۃ ۴۲۵ و ۴۲۶۔ غیر۔

۲۔ رد المختار باب الکفایۃ ۴۲۳ و ۴۲۴۔ غیر۔

یہ اختلاف و ترجیح بصورت عالم ہونے غمی کے ہے کنفی اہلار شمار ہونگی : جس سے غمی کی کفارت عربیہ قرشبہ کے ساتھ ثابت نہ ہوگی ۔

ناسق معلن شریف عورت کا کو ہے یا نہیں اور سوال (۱۱۴۴) ایک شخص نیم ملاگد اگر

مالا کا نکاح ملا دلی جائز ہے یا نہیں ناسق معلن چور بد عین زکوٰۃ خوار سوال کا پیشہ

رکھے والا ایک صانع مالدار مرد کی بیٹی ہندہ کو درغون کر باب کے گھر سے دس بارہ کو س کے فاصلہ پر نکال کر لے گیا جس کی عمر ۱۳ سال ہے حیض مل وغیرہ کا نشان نہیں رکھتی وہاں جائز اس کے ساتھ بلا اذن درغون دلی سار قانہ نکاح پڑھا لیا۔ جب دلی کو علم ہوا تو وہی دختر کو گھر لے آیا اور کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح پڑھا دیا۔ اب یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا سماء ہندہ بالغہ ہے یا نابالغہ اور کیا نکاح زنی کا پڑھا ہوا درست ہے یا اس گداگر کا۔ اور کیا گداگر ناسق وغیرہ صالح بنات کا کو ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب :- سماء ہندہ ۱۳ سال اس صورت میں نابالغہ ہے اور

نابالغہ کا نکاح بدوں دلی کے صحیح نہیں ہے پس وہ نکاح جو اس اجنبی شخص نے کیا شرعاً صحیح نہیں ہوا اور دلی نے جو نکاح کیا وہ صحیح ہوا کما فی الدر المختار وھو ای الولی شرط صحت نکاح سعید زانیہ درغون اور ناسق کو عیال کو بنت صالح کا نہیں ہے کما فی الشانی فالناسق لا یکن کفو الصالحتہ بنت صالح زانیہ ۱۰۰

گدا بیان رد گر کا کو ہے یا نہیں سوال (۱۱۴۵) جو گدا بیان بیل گاڑی چلاتا ہے

رد گر کا کو ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب :- ہو سکتا ہے ۔

۱۰ الدر المختار علی ما مشہد المختار باب الولی مطبوعہ مدبر

۱۰ رد المختار باب الکفایۃ مطبوعہ غیر

مالحہ کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں | سوال (۱۱۴۶) سماء ہندہ بالذہب بائعت
 صالحہ نے زید سے کہ جو بحیثیت قویست تو برابر ہے مگر لیاقت علم نہذیب عزت دولت
 صلاحیت میں بمقابلہ ہندہ کوئی وقعت نہیں رکھتا اور ان تمام افعال ناشائستہ میں جو باعث
 عار ہوتے ہیں مثلاً اور بالکل خلاف شرع ہے بغیر رضامندی دلی کے نکاح کر ابدیہ نکاح
 صحیح ہوا یا نہیں۔ اگر صحیح نہیں ہوا تو اگر چند عرصہ کے بعد عیوب سے زید درست ہو جائے
 تو نکاح درست ہو سکتا ہے یا نہیں اور زید سے کسی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے یا نہیں
 اور زیدی موجودہ حالت دیکھ کر تفریق نہ کرانا کیا حکم رکھتا ہے۔ ؟

الجواب :- در مختار میں ہے۔ دفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً
 وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان وفي الشامی ان هذا القول المفتی به
 خاص بغير الكفو^{لہ} الخ پس جب کہ روایت مفتی بہ کے موافق وہ نکاح ہی نہیں ہوا
 کہ جو ہندہ نے بلا رخصت دلی غیر کفو میں کیا۔ تو بوقت درستی حال شوہر پھر وہ صحیح نہیں ہو سکتا
 اور ہر حال میں تفریق باہمی زید و ہندہ ضروری دلازی ہے اور کسی مزید تحقیقات کی ضرورت
 نہیں ہے اور تفریق نہ کرانا ایسی حالت میں کہ عدم کفارت بوقت نکاح ثابت تھی۔
 معصیت و اعانت علی المعصیت ہے۔ فقط۔

فیرکودلے مرد نے دیکر ایک سب سے | سوال (۱۱۴۷) زید غیر کفو غیر صحیح النسب
 نکاح کر لیا جائز ہوا یا نہیں — نے اپنے کو شریف النسب بتا کر بکر شریف
 سیدی بالغہ لڑکی ہندہ سے بوکات غیر دلی اپنا نکاح کیا اس صورت میں نکاح نسخ
 ہو سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- در مختار میں ہے۔ دفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً
 وهو المختار لفساد الزمان الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر بوقت نکاح اپنا نکاح
 لے دیکر رد النکاح علی ما مشرد المختار باب الولیٰ ہے۔ لہٰذا ایضاً غیر۔

غیر کفو میں کرے بلا اجازت و رضاردنی کے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوتا پس جبکہ وہ نکاح صحیح ہی نہ ہوا تو فسخ کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال (۱۱۴۸) ایک شخص حجام زادہ نے قدرے
 صاحبِ رزق کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں

رد یہ جمع کر کے پیشہ بیزاری اختیار کر لیا ہے اور اب وہ
 بزازوں میں شمار ہوتا ہے اس کی بالغ بیٹی نے بغیر اجازت والدین کے ایک خاندانی بزاز
 سے نکاح کر لیا۔ نکاح ہونے کے بعد اس شخص نے ایک خط لڑکی کے باپ کو تحریر کیا
 کہ یہ فعل میں نے نادانی سے کیا ہے آپ مجھے معاف کریں۔ اور میں نے نکاح کی درخواست
 اس لئے آپ سے نہ کی کہ شاید میرے ماموں ناراض ہوں گے کیونکہ اس کے شہتہ داروں
 کے نزدیک لڑکی کا باپ رذیل ہے۔ چند روز بعد لڑکی کی والدہ لڑکی کو لے آئی تھوڑے
 روز بعد لڑکے نے لڑکی کے باپ سے درخواست کی کہ لڑکی کو میرے گھر بھیج دو۔ لڑکی
 کے باپ نے کہا کہ ایک گھر تلاش کر کے سامان خانہ داری اس میں رکھ دو تو ہم لڑکی کو روانہ
 کر دیں گے۔ اس نے گھر کرنا بہ پر سیکہ قدرت سامان بھی اس میں جمع کر دیا۔ اس کے بعد
 لڑکی کے باپ نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مفتی صاحب نے فتویٰ
 دیا کہ بابت اغوا کرنے لڑکی کے شخص مذکور فاسق ہو گیا اور مرد فاسق اس عورت کا
 کفو نہیں ہو سکتا اس لئے نکاح اول منعقد نہیں ہوا اور وہ دہلی مثل زنا کے ہے اسکی عدالت
 بھی نہیں ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے یا نہیں بابت اغوا کرنے
 لڑکی کے اگر وہ شخص فاسق ہو گیا تو وہ لڑکی بابت ذرا فاسقہ ہوئی یا نہیں۔ لڑکی کی والدہ
 کا اس کے گھر یہ جانا اور لڑکی کو اپنے ساتھ لے آنا اور لڑکے کا خط تحریر کرنا اور لڑکی
 کے والد کا کہنا کہ ایک گھر تیار کر دو رضاردنی ہے کہ نہیں ان دونوں میں بغیر دلی کے
 نکاح منعقد ہوتا ہے کہ نہیں کیا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا یا لڑکی کے باپ کو اختیار طغ
 نکاح کا ہے۔ - ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار فلیس فاسق کفو الصالح حتی او فاسقۃ بنت صالح ^۱ و صید ایضا و یفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً ^۲ عبارت اولی سے یہ معلوم ہوا کہ فاسق کفو مباح یا فاسقۃ بنت صالح کا نہیں ہے اور عبارت ثانیہ سے یہ معلوم ہوا کہ بالذکر اپنا نکاح غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح باطل ہے موقوف اجازت ولی پر نہیں ہے۔ پس صورت مسئلہ میں شوہر بسبب اغوا کرنے اور بھگایا جانے عورت کے فاسق ہو گیا لہذا بموجب روایت ثانیہ در مختار جو کہ مفتی بہ ہے نکاح اس کا اس عورت سے صحیح نہیں ہوا اگرچہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو بلکہ فرار مع الرجل الاجنبی کے جب کہ باپ اس کا صالح ہو۔ پس اگرچہ پیشہ بنانہ کی وجہ سے وہ دونوں ہم کفو ہیں لیکن فاسقہ کی وجہ سے عورت کا کفو نہیں رہا اگرچہ وہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو جب کہ باپ اس کا صالح ہو نہ کہ امر۔ یہ امور دلالت رضائے یکن جب کہ نکاح پہلے منعقد ہی نہیں ہوا تو یہ رضائے نکاح کو صحیح نہیں کر سکتی اور منعقد نہیں ہوتا تو اتنی قول مفتی بہ کے ۔

سوال (۱۱۴۹) ایک لڑکے ولڑکی کا نکاح حالت عرای لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں ۔

نابالغی میں ہوا لڑکی کی والدہ کی اجازت سے۔ اب وہ دونوں بالغ ہیں۔ لڑکی کو بالغہ ہو کر یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا شوہر اس کا باپ دونوں بے نکاحی عورت سے ہیں اسی وجہ سے لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں۔ تو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں۔ یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ باپ دادا لڑکی کے مرچے تھے ۔

الجواب :- یہ نکاح منعقد نہیں ہوا در مختار میں ہے و اذا کان المزوج غیرهما ای غیر الاب والابی و لو الام ^۳ لا یصح النکاح ^۴ من غیر الکفو ^۵ ۔

۱۔ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاۃ ص ۳۳۳ و ۳۳۴ ۔ غیر

۲۔ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۳۳۳ ۔ ۳۔ ایضاً ص ۳۳۳ ۔ غیر

بیوہ باندہ غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں | سوال (۱۱۵۰) بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بلا اجازت دلی کر سکتی ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بدون رضائے دلی کر سکتی ہے۔ اگر کرے گی تو موافق روایت مفتی ہمارے کے وہ نکاح صحیح نہ ہو گا کہ فی الدر المختار دیفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ - (لیکن یہ واضح رہے کہ غیر کفو سے یہاں مراد یہ ہے کہ لڑکا بیچ خاندان ہو۔ اور اگر لڑکا عورت سے اپنے خاندان کا ہے تو جائز ہے - ظفر)۔

سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۱۵۱) اگر سید اپنی دختر و شیرہ برضا مندی خویش غیر کفو میں دینا چاہے تو شرعاً منع ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- باپ دادا اگر نابالغ کا نکاح غیر کفو میں کریں تو صحیح ہے اور بالغا کا نکاح برضا و دختر صحیح ہے -

باندہ نے کنوین شادی کی اب رملے کے فاسق | سوال (۱۱۵۲) ایک باندہ نے اپنے قوی ہونے کی وجہ سے ناراض ہے کیا حکم ہے

شخص سے بلا اجازت والد یا باقی اولیا جلا وطن ہو کر نکاح کر لیا۔ کچھ دنوں کے بعد وطن واپس آئی۔ اب باندہ بوجہ فسق اس شخص کے ناراض ہے کیا ہنت ماحمہ فاسق کر سکتا ہے یا نہیں۔ اور دلی کو دنیا للعارف نکاح جائز ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- شادی میں ہے قلت واصل ان المفہوم من

لہ رد المحتار باب الولی پتہ۔ بصرہ لہ ولولی ان نکاح الصغیر والصغیرہ لہم ولولہن ما شئوا لم یرزوا جہا بعیر کفو ۴ ان کان الولی المزوج بنفسہ یختار اب و حاد اسم بعیر ما سوء الاختیار لہ الدر المختار علی ما شئ رد المحتار باب الولی پتہ۔ بصرہ ۵

کلامہم اعتبار صلاح النکاح (الی ان قال) فعلى هذا فالفاسق لا يكون كفواً
لصالحته بنت صالح بل يكون كفواً الفاسقة بنت فاسق وكذا الفاسقة
بنت صالح كما نقل في اليعقوبیة فلیس لابیها حق الاعتراض ^{لہ} ^{لہ} ^{لہ}
اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت خود فاسقہ ہو وہ اگرچہ بنت صالح ہو وہ کفو ہے فاسق کی
لہذا نکاح مذکور اگر فاسقہ بنت صالح کا فاسق کے ساتھ ہوا تو وہ صحیح ہے ۔

بالسید زادی کا نکاح بوجہارت دلی
سبوال (۱۱۵۳) سید زادی بالخیر صحیحۃ النسب کا نکاح
کسی دوسرے شخص غیر عالم و غیر سید سے بلا رضائے دلی
غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں ۔

درست ہے یا نہ ۔ !

الجواب :- سیدہ بالخیر نے اگر غیر کفو میں اپنا نکاح بلا رضائے دلی کیا ہے
تو بیشک موافق روایت مفتی بہا کے نکاح اس کا صحیح نہیں ^{لہ} ہے اور اگر بہ رضائے دلی کیا ہے
یا اس کا دلی نہیں ہے یا کفو میں نکاح کیا ہے تو صحیح ہے کما فی الشامی واما اذ المرءین لہما
دلی فہو صحیح نافذ مطلقاً انفاً کما یأتی ^{لہ} ^{لہ} اور واضح ہو کہ فقہاء باب الکفارت
میں یہ تصریح فرماتے ہیں کہ قریش بعض جنس کے کفار ہیں پس شیخ صدیقی و فاروقی و عثمانی
وغیرہ جس قدر قریشی ہیں سب ساداتانہ کے ہم کفو ہیں ^{لہ} ۔ نقطہ

۱۔ رد المحتار باب الکفاء ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵۱۵۔ ۱۵۱۶۔ ۱۵۱۷۔ ۱۵۱۸۔ ۱۵۱۹۔ ۱۵۲۰۔ ۱۵۲۱۔ ۱۵۲۲۔ ۱۵۲۳۔ ۱۵۲۴۔ ۱۵۲۵۔ ۱۵۲۶۔ ۱۵۲۷۔ ۱۵۲۸۔ ۱۵۲۹۔ ۱۵۳۰۔ ۱۵۳۱۔ ۱۵۳۲۔ ۱۵۳۳۔ ۱۵۳۴۔ ۱۵۳۵۔ ۱۵۳۶۔ ۱۵۳۷۔ ۱۵۳۸۔ ۱۵۳۹۔ ۱۵۴۰۔ ۱۵۴۱۔ ۱۵۴۲۔ ۱۵۴۳۔ ۱۵۴۴۔ ۱۵۴۵۔ ۱۵۴۶۔ ۱۵۴۷۔ ۱۵۴۸۔ ۱۵۴۹۔ ۱۵۵۰۔ ۱۵۵۱۔ ۱۵۵۲۔ ۱۵۵۳۔ ۱۵۵۴۔ ۱۵۵۵۔ ۱۵۵۶۔ ۱۵۵۷۔ ۱۵۵۸۔ ۱۵۵۹۔ ۱۵۶۰۔ ۱۵۶۱۔ ۱۵۶۲۔ ۱۵۶۳۔ ۱۵۶۴۔ ۱۵۶۵۔ ۱۵۶۶۔ ۱۵۶۷۔ ۱۵۶۸۔ ۱۵۶۹۔ ۱۵۷۰۔ ۱۵۷۱۔ ۱۵۷۲۔ ۱۵۷۳۔ ۱۵۷۴۔ ۱۵۷۵۔ ۱۵۷۶۔ ۱۵۷۷۔ ۱۵۷۸۔ ۱۵۷۹۔ ۱۵۸۰۔ ۱۵۸۱۔ ۱۵۸۲۔ ۱۵۸۳۔ ۱۵۸۴۔ ۱۵۸۵۔ ۱۵۸۶۔ ۱۵۸۷۔ ۱۵۸۸۔ ۱۵۸۹۔ ۱۵۹۰۔ ۱۵۹۱۔ ۱۵۹۲۔ ۱۵۹۳۔ ۱۵۹۴۔ ۱۵۹۵۔ ۱۵۹۶۔ ۱۵۹۷۔ ۱۵۹۸۔ ۱۵۹۹۔ ۱۶۰۰۔ ۱۶۰۱۔ ۱۶۰۲۔ ۱۶۰۳۔ ۱۶۰۴۔ ۱۶۰۵۔ ۱۶۰۶۔ ۱۶۰۷۔ ۱۶۰۸۔ ۱۶۰۹۔ ۱۶۱۰۔ ۱۶۱۱۔ ۱۶۱۲۔ ۱۶۱۳۔ ۱۶۱۴۔ ۱۶۱۵۔ ۱۶۱۶۔ ۱۶۱۷۔ ۱۶۱۸۔ ۱۶۱۹۔ ۱۶۲۰۔ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲۔ ۱۶۲۳۔ ۱۶۲۴۔ ۱۶۲۵۔ ۱۶۲۶۔ ۱۶۲۷۔ ۱۶

سید کی لڑکی نے ایک لڑکے سے نکاح کیا جو اپنے شیخ متفقہ **سوال (۱۱۵۴)** ایک عورت بالفہ اب معلوم ہوا وہ کیزبے والی ہے۔ کیا حکم ہے۔ اپنا نکاح ایک شخص سے کر لیا عورت مذکورہ

سید کی لڑکی ہے اور مرد نے پہلے اپنے کو شیخ ظاہر کیا مگر نکاح ہو جانے اور خلوة صحیح کے بعد معلوم ہوا کہ ذات کا جولاہا ہے اور یہ نکاح عورت کے والد کی غیبت میں ہوا۔ آیا نکاح صحیح ہوا یا نہیں بصورت محنت عورت یا اس کے والد کو فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

الجواب :- نکاح مذکور جو کہ غیر کفو سے ہو موافق روایت مفتی بہا کے صحیح نہیں ہوا بلکہ باطل اور ناجائز ہوا۔ در مختار میں ہے و یفتی فی غیر الکفو بعد رجوع امرہ اصلادھوالمختار للفتویٰ۔ فقط۔

سید شیخ کی لڑکی کا نکاح نو مسلم **سوال (۱۱۵۵)** ایک شخص قوم کا کاسٹم ہندو تھا وہ مسلمان کاسٹم سے جائز ہے یا نہیں ہو گیا۔ نماز روزہ کا پابند ہے وہ کفو شیخ سید کی دختر ان کا ہے یا نہیں اور جو لوگ بے نماز ہیں ان کو نو مسلم پسند نہیں کرتا۔ ایسی حالت میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب :- شیخ سید کی لڑکی کفو اس نو مسلم کی نہیں ہے۔ البتہ کوئی نو مسلم یا دیگر اقوام کی دختر سے نکاح ہو سکتا ہے اگر بے نمازی ہو اس کو سمجھا کر نمازی بنایا جائے۔ نکاح صحیح ہو جائے گا کیونکہ وہ مسلمان ہے۔ فقط۔

عمی کی قریب اور عربی اصل عورت کا نکاح **سوال (۱۱۵۶)** زید کہتا ہے کہ اگر سید زادی لوہار بخارا اور بخارا سے درست ہے یا نہیں یا افغانی یا اور کسی اعلیٰ قوم کی عورت کسی ادنیٰ قوم کی

مسلمان باشندہ لوہار۔ بخارا۔ خوار۔ خذاف سے مثلاً نکاح کرے بلا رضائے ولی کے تو بلا کراہیت درست ہے کیونکہ عمیوں نے ذات کو ضائع کر دیا ہے یہ کہنا درست ہے یا نہ؟ اور

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ثبوتہ و مہیتہ غیر۔
لہ من اسلم بفسد و لیس لہ اہل فی الاسلام لا یکن کفو لمن لہ اہل واحد فی الاسلام
کذا فی فتاویٰ قاضیخان (عالمگیری باب خمس فی الکواء ۱۵۱) غیر۔

کہو کتنی چیزوں میں پنجاب ہندو سندھ و بنگالہ وغیرہ میں معتبر ہوگی۔ عجمی کس کو کہتے ہیں زید یہ سند پڑھ لے کہ سید زادی کا نکاح غیر قوم سے منع کرنا یہ مذہب شیعہ کہے یعنی پڑھا کی عبارت پیش کرتا ہے وفي البسيط ذهب الشيعة الى ان نكاح العلويات ممتنع على غيرهم مع التراضي قال السروجي وهي قولان باطلان۔ اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور کیا جواب ہے۔ ؟

الجواب :- عجمی کی تعریف رد المحتار میں یہ کی ہے قوله وما في العجم المراد به من لم ينسب الى احد قبائل العرب الخ پس جو شخص منسوب الی قبائل العرب نہیں ہے وہ عجمی ہے اور رد مختار میں ہے العجمی لا يكون كموثلاً للعبودية الخ اور جواب یعنی کا یہ ہے کہ شیعہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح سادات علویات کا غیر علویات کے لئے بالکل ممنوع ہے اور مذہب اہل سنت و جماعہ کا یہ ہے کہ اولاً علویات کا غیر علویات سے وہ مطلقاً منع نہیں کرتے بلکہ قریش غیر علویات کا سببہ علویہ سے نکاح صحیح ہے کما فی الدر المختار فقیریش بعضہم اکفاء بعض الخ اور ثانیاً عجمیوں سے بھی علویات کا نکاح حرام نہیں ہے بلکہ اگر وہی اور وہ عورت راضی ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے فاین هذا من ذلك۔ فقط۔

غیر کہو میں شادی دلی کی رہنمائی سے درست ہے | **سوال** (۱۱۵۷) ایک مسلمان کسی قوم

میں سے جو وہ دوسری قوم میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- باب کا باب ایسا کر سکتا ہے اور اگر لڑکی یا لڑکا ہو

اور وہ راضی ہو جب کہ وہ شادی کرے۔ اور اس کا باب اور وہی بھی راضی ہو

۱۔ رد المحتار باب الکفارة ۲۔ غیر۔ ۳۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار

باب الکفارة ۴۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفارة ۵۔ غیر۔

تب بھی درست ہے۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ۔ فقط۔

دلائلنا صحیح النسب کا ہم کہتے ہیں ہے | سوال (۱۱۵۸) زید دلائلنا ہے اس کے

اقارب اس کے نکاح کرنے سے عار کرتے ہیں زید مذکور کہو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- ولد الزنا کہو ولد الحلال اور ثابت النسب کا نہیں ہو سکتا

لیکن اگر باپ اپنی دختر بالغہ کا نکاح غیر کہو سے کر دیوے تو نکاح صحیح ہوگا یا خود دختر

بالغہ دلی کی اجازت سے اگر اپنا نکاح غیر کہو سے کر لیوے تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔

۵۵ باذنی کی نکاح غیر کہو میں کر دے تو جائز ہے | سوال (۱۱۵۹) زید نے (جو کہ شیخ فاروقی ہے)

اپنی نابالغہ بڑی کا نکاح عمر سے (جس کا تین پشت سے اسلا ہے) کر دیا ہے یہ لڑکا

اس لڑکی سے کہو کا کہو ہے یا نہیں اس لڑکی کو نکاح کے نسخ کا اختیار بالغہ ہوئے پر ہے یا نہیں؟

الجواب :- وہ لڑکا زید کی دختر کا کہو نہیں ہے لیکن باپ اگر اپنی دختر

تو بالغہ کا نکاح غیر کہو سے کر دیوے تو صحیح ہے اور نابالغہ بعد بالغہ ہونے کے

لے واذا زوجت نفسها من غیر کہو در منی بواحد الاولیاء لم یکن لهذا الولی ولا لمن

مثلاً وادونہ فی الولایۃ حق الفسخ الخ وکذا اذا زوجها احد الاولیاء برضاها کذا

فی المخیط والمگیری باب ما من باب الاکفاء والکفایۃ مہم) اذا زوجها من رجل عرفنا

غیر کہو فعند ابی حنیفۃ یجوز لان الاب کامل الشفقتہ وانرا لای مال ظاہر انہ

نامل غایۃ التامل ووجد غیر الکفو ملع من التملع کذا فی المخیط (ابن ماجہ) غیر

۲۷ قولہ بعد مجاوزہ الخ وهذا اذا کان لہا ولی لمریض بہ قبل العقد فلا یفید الرضا

بعد ما اذا لم یکن لہا ولی فهو صحیحہ فامد مطلقاً انفاً فاررد المختار باب الولی مہم) غیر

۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

وهذا اذا کان لہا ولی لمریض بہ قبل العقد الخ فلا بد حیثئذ لصحة العقد

من رضا سربھا (رد المختار باب الولی مہم) غیر۔ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰

آس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتی۔ کذا فی الدر المختار والاشامی۔ فقط

سید دشنج ہم کفو ہیں یا نہیں | سوال (۱۱۶۰) غیر کفو مرد اور عورت میں نکاح بغیر اجازت عورت کے باپ کے ہو سکتا ہے یا نہیں خواہ عورت بیوہ ہو یا کنواری۔ عورت سیدانی ہو اور مرد دشنج ہو یہ غیر کفو ہے یا نہیں۔ ۹

الجواب :- سید اور دشنج ہم کفو ہیں غیر کفو نہیں ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ قریش با ہم کفو ہیں اور سید اور شیوخ خواہ صدیقی ہوں یا فاروقی یا عثمانی سب قریش میں ہیں پس اگر عورت سیدانی بالغہ خواہ باکرہ یا یتیمہ شوہر دشنج سے نکاح اپنا برضہ خود کرے تو وہ نکاح صحیح ہے باپ اس کو توڑ نہیں سکتا۔ کذا فی الدر المختار فنقد نکاح حرة مکلفۃ بلا رضاء ولی علیہ فقط

رد نے غیر کفو میں نکاح کرنا درست ہے | سوال (۱۱۶۱) زید نے غیر کفو میں تو برس چوٹ نکاح کر لیا تھا اس کی اولاد، اولاد اولاد ہوتی رہی اور آپس میں نکاح شادی ہوتے رہے کوئی غیر اولاد میں نہیں رہی اب سو برس بعد ایک شخص زید کی قوم کا زید کے خاندان میں جو اس عورت کے جس کا نکاح سو برس ہوئے ہوا تھا اور وہ عورت غیر کفو تھی نکاح کرتا ہے جائز ہے یا نہیں اور والدین یا کسی ولی کو فسخ نکاح بوجہ غیر کفو پوئے کے ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- زید کا غیر کفو میں نکاح کر لینے سے اید کی اولاد کے نسب میں کچھ فرق نہیں ہوا کیونکہ نسب باپ کی طرف سے ثابت ہوتا ہے پس اگر زید کی اولاد

لہ لو فعل الاب والجد عند عدم الاب لا یکن للصغیر والصغیرۃ حق الفسخ بعد البلوغ (رد المختار باب الولی مؤید ۴۲) غیر۔ لہ فقریش بعضهم اکفاء بعض ابو العرب بعضهم اکفاء لبعض الانصار والہماجری فیہما سواء کذا فی فتاویٰ ناصیخان (عالمگیری مصطفائی الباب الخامس فی الاکفاء ۱۵۱) غیر لہ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی مؤید ۴۲۔ غیر۔ ۱۲

میں سے کوئی لڑکی بالغہ اپنا نکاح بدوں رضائے اولیاء غیر کفو میں کرے گی تو وہ صحیح نہ ہوگا
کافی دلائل المختار و یفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ^۱
اور اگر کوئی لڑکا بالغ زبیدی اولاد میں سے بلا رضادلی کے اپنا نکاح کسی غیر کفو سے کرے
تو وہ صحیح ہے اور دلی اس کو نسخ نہیں کر سکتا کیونکہ کفارت کا اعتبار اس میں نہیں ہے کہ
کوئی مرد شریف کسی کم نسب دالی عورت سے نکاح کرے کہ اس میں عورت پر کچھ عار نہیں
ہے اور مرد کی اولاد جو اس عورت سے ہوگی وہ باپ کے نسب پر ہوگی۔ فقط

بہ سبیلوی غیر قریشی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں | سوال (۱۱۶۲) ایک سیدانی بیوہ اگر کسی
غیر قریشی سے کہ وہ نہ تو عالم ہے اور نہ پٹھان نکاح کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں اگر نکاح
ہو گیا ہو تو ایسے نکاح کو شرعاً تو ردینا لازمی ہے یا نہ۔ اور کیا یہ نکاح قابل نسخ ہے اور وہ
شخص قابل تعزیر ہے یا نہیں اگر تعزیر ہے تو کیا ؟

الجواب :- اگر عورت بالغہ اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے تو
وہ مطلقاً صحیح ہے اور اگر غیر کفو میں کرے تو اگر اس کا دلی موجود ہے اور وہ راضی نہیں ہے تو
وہ نکاح حسب مذہب یفتی بہ غیر صحیح ہے اور اگر اس کا کوئی دلی نہیں ہے یا ہے لیکن وہ راضی
ہے تو نکاح مذکور صحیح ہے اور مرد غیر قریشی عورت سیدانی کا کفو نہیں ہے۔ قل فی الدر المختار
و یفتی فی غیر الکفو بعد مجوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ^۲ الخ قال فی الشامی و هذا
اذا کان لها ولی ولم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضی بعده بمجرد ما اذا

له الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی مکتوب۔۔۔ غیر۔۔۔
لہ الکفایۃ معتبرۃ الخ من حائس الخ لا تعتبر من حائسہ لان الروح مستقر
فلا تعبطہ نساء الفرائض و هذا عند الكل فی الصحیح (الدر المختار
علی هامش رد المختار باب الکفایۃ مکتوب۔۔۔ غیر۔۔۔
لہ الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی مکتوب۔۔۔ غیر۔۔۔

لم یکن لہا ولی فلو صحیح نافذ مطلقا اتفاقاً ۲۹۷ صفحہ جلد (۲) مشامی
اور جس صورت میں عدم اجازت نکاح کا فتویٰ ہے اس میں مابین زوجین تفریق کرادی جاوے گی
اور کوئی تفریز شرعاً اس میں نہیں ہے۔ فقط

بٹھان نے دھوکہ دیکر سیدادی | سوال (۱۱۶۳) ایک پٹھان نے اپنی قومیت کو چھپا کر
سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے | ایک سید کے یہاں پیغام نکاح دیا نکاح اس بنا پر قرار پایا کہ
اگر تم شیخ ہو تو نکاح کیا جائیگا اس صورت میں نکاح درست ہوا یا نہ ۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح ہو گیا تھا مگر بوجہ دھوکہ دہی کے عورت
اور اس کے اولیاء کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ فقط

دلی کی ناراضا سندی بالغہ نے غیر کفو | سوال (۱۱۶۴) ایک عورت بالغہ نے غیر کفو
نکاح کر لیا درست ہوا یا نہیں | میں نکاح کرنا چاہا اس کے اولیاء میں سے اس ملک میں

سوائے اس کی بھوپھی کے کوئی نہیں وہ منازع ہوئی حاکم دقت نصاریٰ کے حکم سے وہ نکاح
ہو گیا بھوپھی نے بحیثیت دلی فسخ نکاح کا دعویٰ کیا بھوپھی کے دعویٰ پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے
یا نہیں اگر نہیں تو وہ کونسا دلی ہے جسے اس دھوکے کا حق ہے اور بھوپھی ذی الارحام میں
سے ہے یا عصبات میں سے۔ امام طحاوی رحمہ نے باب النکاح بغیر ولی عصبة کا جواب باندھا
ہے اس میں عصبة کی قید سے کیا فائدہ ہے کیا اس میں اخیر تک دلی عصبة ہی سے بحث ہے
یا عام اولیاء سے فتاویٰ سراجیہ میں ہے امرأۃ تزوجت من غیر کفو فللولی ان یعترض
ویرفع الی القاسی حتی یفسخ وان لم یکن الولی ذارحم محوم کا بن العم۔
اس کے کیا معنی ہیں اور ابن علم بنفسہ نہیں ۔ ؟

لے رد المحتار باب الولی ۱۰۲ . ۱۰۲ ولما نسب الزوج لہا سببا غیر نسبہ
فان ظہر رد نہ دھولیس بکفو فحق الفسخ ثابت للکلی وان کان کفو فحق
الفسخ لہا عالمگیری باب خامس فی الکفۃ ۱۰۲، ۱۰۲۔

الجواب :- کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے کہ دلی نکاح کا عصبہ ہے اور اگر عصبہ نہ ہو تو پھر ذوی الفروض و ذوی الارحام کو دلائل سے حاصل ہے پس جبکہ مولے پھوپھی کے اور کوئی دلی اس عورت کا دہاں موجود نہ تھا تو دلی اس حالت میں پھوپھی تھی جو کہ ذوی الارحام میں سے ہے اور یہ بھی تصریح کتب فقہ میں ہے کہ غیر کفو میں نکاح بالغہ کا بدول اجازت درضار دلی صحیح نہیں ہوتا پس جب کہ پھوپھی اس نکاح سے راضی نہیں ہے تو وہ نکاح حسب فتویٰ متاخرین فقہاء صحیح نہیں ہوا اور امام مٹھلوی رحمہ کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دلی دراصل عصبہ ہے اگر عصبہ نہ ہو تو پھر حسب تصریح دیگر فقہاء ذوی الفروض و ذوی الارحام دلی ہوتے ہیں جس کی تفصیل در ترتیب کتب فقہ میں موجود ہے اور فتاویٰ سراجہ میں جو اعتراض دلی کا حکم لکھا ہے یہ اصل مذہب حنفیہ کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ کا فتویٰ بطلان نکاح مذکور کا ہے۔ یعنی غیر کفو میں نکاح بالغہ بلا اجازت دلی کی باطل ہوتا ہے دلی کو فسخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب تفصیل در مختار و رد المختار میں ہے۔ نقطہ۔

بھائی عورت کا نکاح شیخ زاد سے جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۱۶۵) ایک عورت سماء ہندہ بیوہ نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے یعنی عورت بھائی ہے اور شوہر شیخ زاد ہے سماء کے علائی عبادس میں خارج ہیں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت بالغہ بیوہ اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی دلی کے کرے اور دلی اس کا اس نکاح سے راضی نہ ہو تو وہ نکاح نہیں ہوتا فتویٰ اسی پر ہے اور پہلے یہ مسئلہ لکھا جا چکا ہے لیکن اب توضیح سے معلوم ہوا کہ عورت بھائی ہے اور شوہر شیخ زاد ہے یعنی فریض میں سے ہے جو کہ افضل ہے عورت کی قوم سے لہذا اگر

لے فان لم یکن عصبۃ فالاولیٰ لایت للام الخ ثم لذوی الارحام الخ ثم للسلطان
والدر المختار علی ما مشرد المختار باب الہی ۳۳۲، غیر۔ لے دہنتی فی غیر الکفوا
بعد مر جوازا املا وہو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (ایضاً ۳۳۲ و ۳۳۳)، غیر۔ ۲

صوبت دافعیہ ہی ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ کفارت شوہر کی طرف سے معتبر ہے کہ شوہر عورت سے کمتر نہ ہو اور عورت کی طرف سے معتبر نہیں ہے یعنی اگر عورت کم درجہ کی ہو اور شوہر با اعتبار نسب کے اعلیٰ درجہ کا ہو تو نکاح ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شرعاً و عرفاً عارض نہیں ہے قال فی الدر المختار الکفاءة معتبرة الخ من جانب ای الرجل لا من الشؤفة تالی ان تكون فراشا للذی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرض فلا تنفیض دناوة الفواش وهذا عند السک فی الصحیح الخ - فقط

سوال (۱۱۶۶) ایک لڑکی خور و سالہ جس کے باپ دادا غائب تھے اس کا نکاح اس کے ماموں نے حالانکہ باپ زندہ تو مسلم سے درست ہے یا نہیں

بہر فاصلہ پر رہتا ہے ایک شخص نو مسلم سے جس کے باپ دادا غیر مسلم تھے کر دیا اگر اس کا باپ اس عقد پر اعتراض کرے تو شرعاً اس عقد پر موثر ہو سکتا ہے ۔

الجواب :- چونکہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا اس لئے بلا اجازت دینی اقرب یعنی باپ کے صحیح نہیں ہوا۔ فقط۔ (اور اس نے بھی نابالغہ کا دلی جب باپ موجود ہے تو ماموں کو حق دلالت حاصل نہیں ہے باپ کے رد کر دینے سے وہ نکاح درست نہیں رہا۔ ظہیرا

سوال (۱۱۶۷) زید نے ہندو شیبہ بانہ جوہ سے بلا اذن مہر کی کمی سے نفقہ نہیں پڑتا

درضا مندی من بخشی کراچی اور دس درہم مہر مقرر ہوا زید نے دلی بھی کی زید خود مقرر ہے نکاح منع ہو یا نہیں اور دلی کو نسخ کر نیک حکم ہے یا نہیں۔ زید

اتمام مہرشل سے انکار نہیں کرتا نہ نسخ نہ ہی ہے نکاح کفو میں ہوا ہے مہرشل زیادہ ہے۔

الجواب :- جب کہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو دلی کو بصورت اتمام مہرشل نسخ کا اختیار نہیں ہے اور نکاح صحیح ہو گیا اور دلی اتمام مہرشل کر سکتا ہے۔ کسی فی الشامی

لے رد المحتار باب النکاح ص ۲۲۱۔ بھر۔ لے من اسلام مفسر ویس لہ ابنی الاسلام لایکون

کموالین لہ اب واحد فی الاسلام کذا فی فتاویٰ قاسمی حاش (مالک بنوری باب خواہ فی الاکمل ص ۲۲۱) بھر

قوله ودفنتی فی غیر الکفوبعد مجاوز اصل النکاح فید بذالك لئلا يتوهم عوده
الی قوله فنقد نکاح حرة النکح ولا احتراز عما لو تزوجت بدون مهر المثل
فقد علمت ان الولی الاعتراض ایضا والظاهر انه لا خلاف فی صحة العقد
وان هذا القول المفتی به خاص بغير الکفو^{لہ} فقط

سوال (۱۱۶۸) ایک لڑکا دلہ الزنا ہے اور لڑکی حلال
ملک کی ہے کفو یا نہیں۔
نکاح سے پیدا ہے۔ یہ دونوں کفو ہیں یا نہیں۔ ؟

الجواب :- وہ باہم کفو نہیں ہیں۔

سوال (۱۱۶۹) زید معماری کا پیشہ کرتا ہے اور عمر کی
خاندانی حالت یہ ہے کہ اس کے رشتہ دار اور بڑے نجاری کا پیشہ کرتے تھے لیکن عمر عطاری
کی بدولت اور بارہ روزی کا کام کرتا ہے۔ زید نے عمر کی سب حالت دیکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح
عم سے کر دیا زید کی ہمشیرہ بعد نکاح ایک ماہ تک عمر کے گھر رہی۔ بعد ایک ماہ کے زید
ہمشیرہ کو اپنے مکان پر لے گیا۔ اب زید کہتا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہوا۔ یہ نکاح جائز
ہوا یا نہیں اور عمر نے جو بہت ایام تک زید کی ہمشیرہ سے ہم بستری کی وہ جائز ہوئی یا نہیں۔

الجواب :- عمر کا نکاح زید کی ہمشیرہ سے صحیح ہو گیا اور ہم بستری وغیرہ
سب جائز ہوئی زید کا انکار اب شرعاً معتبر نہیں ہے۔ فقط

سوال (۱۱۷۰) ایک مسلمان لڑکی نابالغہ کا
سلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر زاری میں ہو گیا

لہ دیکھئے رد المحتار باب الولی ص ۳۳۳۔ غیر۔ لہ دنعبر الکفاءة نسبا وحریتا و
اسلاما وديانة البدرا المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ص ۳۳۳، غیر
لہ وانا دگما فی البخرانہ (۱) یلزم اتحادهما فی الحرفتا بل التخابر کاف
فلما ینکح کفو لحجام والد باغ کفو لکفاس والصفار کفو لحداد والعطار کفو
لبزاز قال الطوائی وعلیہ الفتوی (رد المحتار باب الکفوة ص ۳۳۳) غیر۔ ۱۲

نکاح ایک نہنگ قوم غیر یا بند احکام اسلام سے غلطی سے دار ثلثان نے کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ اُن کو اسلام سے کس نہیں ہے۔ لہذا لڑکی اُن کے گھر آباد ہونا نہیں چاہتی نہ وارث بھی بننا چاہتے ہیں تو وہ نکاح صحیح ہوا یا نہ ۔ ؟

الجواب :- اگر وہ شخص جس سے نکاح ہوا مسلمان کلمہ گو تھا اگرچہ فاسق تھا دیندار نہ تھا تو نکاح صحیح ہو گیا اور بدوں طلاق دینے شوہر کے وہ نکاح نسخ نہیں ہو سکتا اور اگر کافر تھا اور دعویٰ اسلام کا نہ کرتا تھا اور کلمہ نہ تو حیدر سے منکر تھا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ فقط ۔

سوال (۱۱۷۱) ایک شخص نے اپنا نسب غلط بیان کر کے ایک شریف خاندان لڑکی سے باجارت اس کے باپ کے نکاح کر لیا حالانکہ لڑکی بالغہ ہے اس سے اجازت طلب نہیں کی گئی اب قبل رخصت اس شخص کا بھول النسب ہونا ظاہر ہو گیا تو اس صورت میں ابطال یا نسخ نکاح کا حق دلی اور لڑکی کو ہے یا نہیں ۔ ؟

الجواب :- دلی اور عورت کو نکاح باقی رکھنے اور نسخ کرنا نیک اختیار ہے۔
کمالی الشامی نفلا عن البحر عن الظہیریۃ لو انتسب الزوج لہا نسباً غیر نسبہ فان ظہر دونہ دھولیس بکفویۃ فحق الفسخ ثابت للکل وان کل کفوۃ فحق الفسخ لہما دون الاولیاء ^{۲۳۷} جلد ۲ (۲) اور باب العین کے آخر میں

لہ لوزد جوہا برضاہا ولم یعلموا بعد ما الکفۃۃ ثم علموا الاختیار لاحد۔
(الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفۃۃ ^{۲۳۷}) طبر۔ ۳ ۱۱ ۳
کے رد المحتار باب الکفۃۃ ^{۲۳۷} الا اذا شرحو الکفۃۃ او اخبروا بہما
وقت العقد فزوجوا علی ذالک ثم ظہر انہ غیر کفوۃ کان لہم الاختیار
(الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفۃۃ ^{۲۳۷}) طبر۔ ۳ ۱۱ ۳

صاحب شامی نے تحریر کیا ہے کہ جس شخص نے دھوکہ دیکر اور اپنا نسب غلط بتا کر نکاح کر لیا بعد میں اگر غیر کفو ظاہر ہوا تو دلی اور زوجہ دونوں کو فسخ کا اختیار ہے بنا برحق کفارت کی ہے اور اگر کفو ہے مگر جو نسب بیان کیا تھا وہ غلط نکلا تو اس صورت میں صرف عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اس وجہ سے دھوکہ کا اثر اس پر پڑے گا۔ کما قال
لکن ظہر لی الآن ان ثبوت حق الفسخ لهما للتعزیر لا لعدم الکفاءة
بدلیل انما لو ظہر کفو اثبت لهما حق الفسخ لانہ غرھا الخ فقط۔

ہاشمی احمد بن فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں | سوال (۱۱۷۲) قریشی ہاشمی اور سادات
بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں اور دیگر قریش عرب پس ان کے مابین نکاح شرعاً
درست ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- قریشی ہاشمی و سادات بنی فاطمہ باہم کفو ہیں اور قریش بقیہ
عرب غیر قریش کے کفو نہیں ہیں درختار میں ہے قریش بعضهم الکفاء لبعض قال فی
الشامی اشہب الی انما لا تفاضل فیما بینہم من الہاشمی والنوفلی والتیمی والعدوی
وغیرہم ولہذا زوج علی دھوہا شمی ام کلثوم بنت فاطمہ لعمر و دھوہ عدوی قمستانی
فلو تزوجت ہاشمیہ قریشیہ لہا شمی لہم رد عقدھا وان تزوجت عربیہ غیر
قریشی لہم ردہ کتروہج العربیۃ عجیباً الخ فقط

اصلی نسب کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ درجہ | سوال (۱۱۷۳) ایک عورت قوم آدان کی اگر
کے لڑکے سے ہو جائے تو کیا حکم ہے | حجام سے نکاح کر لیوے تو دلی عورت کا جو کہ علی کفو کا ہے

لے لو تزوجتہ علی انہ حراً وستی او قادر علی المہر و النفقۃ فبان بخلاف
او علی انہ فلان ابن فلان فاذا هو لقبہ ادا بن زنا لہا الخیار (رد المحتار
باب الکفاءة) غیر۔ لے رد المحتار باب النہی وغیرہ قبیل باب العدد
۲۲۶ - غیر۔ لے رد المحتار باب الکفاءة ۲۲۷ - غیر۔ ۱۳ ۱۳ ۱۳

بہ نسبت حجام کے شرعاً نکاح فسخ کیا جاتا ہے یا نہیں عرب و عجم میں نسب کے لحاظ سے یا نہیں

الجواب :- کفارت میں نسب کا اعتبار عرب میں ہے اور عجم میں ہمیشہ
درغیرہ کا اعتبار ہے پس اگر عورت اعلیٰ ہے یا قہار کفارت کے اور مرد کم درجہ کہے اور کفو
عورت کا نہیں ہے اور وہ عورت اس مرد سے نکاح کرے تو وہی کو اختیار نکاح کے
فسخ کرنا یہاں ہے کذا فی الدر المختار ج ۱ فقط ۔

چھانے غیر کفو میں شادی کر دی تو جائز ہے یا نہیں **اسوال (۱۱۷۴)** شرف خان نے اپنی برادرزادہ

نور النساء بی بی کا نکاح بحالت نابالغی ایک شخص کے ساتھ کر دیا لیکن نور النساء بی بی مذکورہ نے
ہنگام بلوغ اپنے اظہار کر دیا کہ میں اس نکاح کو منظور نہیں کرتی میرے چچانے میرا نکاح غیر کفو
میں کر دیا تھا جس سے میں راضی نہیں ہوں۔ ایسی صورت میں اس نکاح کا شرعاً کیا حکم ہے ۔ ۱

الجواب :- در مختار میں ہے کہ باپ دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی مثل تایا چچا
درغیرہ کے اگر نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کر دے تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوتا اور اگر کفو میں اور ہر مثل
کے ساتھ کرے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے مگر نابالغہ کو بعد بلوغ کے اس کے فسخ کرنا یہاں اختیار ہو رہا ہے
یعنی یہ کہ بدرجہ قاضی کے فسخ کر لے پس اس صورت میں اگر نابالغہ مذکورہ کا نکاح اسکے چچانے
غیر کفو میں کیا ہے تو وہ صحیح نہیں ہوا لڑکی کو اختیار ہے کہ بعد بالغہ ہو نیکی اپنا نکاح اپنی رضا مندی
کفو میں کرے و لیکن النکاح غیر ہای غیر الاب و امی الخ لا یصح النکاح من غیر کفو
او یغبن فاحش اصلاً الخ فقط ۔

لے والكفاءة حق الولی لاحقها فلو نكحت رجلاً ولم تعلم حاله فلما هو عبد لا خیار لها بل لا ولی له
و اما قوله علیٰ من رد المختار باب النكاح (۱۱۷۴) وان زوجت من غیر کفو لا یلزم ولا یصح رد المختار باب کفارت
(۱۱۷۴) ولما ای للولی اذا کان عصبة الخ الا عن ارضی غیر الکفو فیفسخه القاضی (الدر المختار
علیٰ من رد المختار باب الولی (۱۱۷۴) الغیر ۔ ۲ تقدم ان غیر الاب و امی الخ لا یصح النکاح من غیر کفو
اد الصغیر فی غیر کفو لا یصح (رد المختار باب الکفاءة (۱۱۷۴) لغیر ۔ ۳

زنا کا پیشہ کرنے والے سے نیک نکالنے والے کی **سوال (۱۱۷۵)** ہندہ بالہ نے بغیر اجازت
 روکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

ہم قوم ہیں لیکن ہندہ کا کنبہ نیک لکھے کا کام کرتا ہے اور زید کا کنبہ زنا کاری کرتا ہے ہندہ
 کے اولیا اس نکاح کی اجازت نہیں دیتے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار ویفتی فی غیر الکفو بعدہ
 جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ الخ قال فی رد المختار للشامی و قال
 شمس الاثمن و هذا اقرب الی احتیاط الخ ۲۹۷ جلد ثانی شامی و فیہ
 ایضاً من الکفاءة فلیس فاسق کفو الصالح حتی الخ و مختار ان روایات سے
 معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا۔ نقطہ ۔

ادنی قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے **سوال (۱۱۷۶)** ایک عورت باکرہ قوم باندہ رزویل
 سے نکاح کرے تو درست ہے

قوم عمر ۱۸ سال لے اپنا نکاح اپنی رضامندی ایسے مرتب
 جو شریف قوم کا ہے بدوان اجازت و رضامندی کے کر لیا اور دوبرہ دگواہوں کے ۔
 یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح عورت بالغہ عاقلہ کا جو کہ اس نے
 اپنی رضامندی سے شریف قوم کے مرد کے ساتھ کر لیا ہے بدوان اجازت دلی کے دوبرہ
 دگواہوں کے وہ نکاح شرعاً صحیح ہو گیا ہے شامی میں ہے وان کان ما ظہر فوق ما اخبر
 فلا یفسخ لاحد الخ ۵۹۷ و فی ۳۱۷ باب الکفاءة و فیہ اشعار
 بان نکاح الشریف الوضعا لازم فلا عتراض للولی بخلاف العاکس

لہ الدر المختار علی دامش رد المختار باب الوالی ۳۱۷ . مبہم . ۱۲

لہ ایضاً باب الکفاءة ۵۹۷ و مبہم . ۱۲ . ۱۳

لہ رد المختار باب الکفاءة ۵۹۷ . ۱۲ . ۱۳

جاہل کسان عالم کی تزکی کا ہم کفو ہے یا نہیں | سوال (۱۱۷۷) الزنا والجاہل هل يكون
اور نکاح درست ہے یا نہیں۔ کفو صغیرۃ العالم وہی غیر عالمۃ املا و اذا

زوج غیر الاب والجد الصغیرۃ من رجل زراعه هل يصح النکاح ام لا
والحرفۃ فی الکفو معتبرا ام لا۔ ؟

الجواب :- اقول بباللہ التوفیق۔ قول صاحب درمختار ولاہما
للعالم وقاضی و تحقیق علامہ شامی ولاہما لبنت عالمہ وقاضی الخ سے معلوم
یہ ہونا ہے کہ اس صورت میں زراعت جاہل کفو بنت عالم کا نہیں ہے اور غراب و جمل نے یہ
نکاح کیا تو بہ قول مفتی بہ نکاح صحیح نہ ہوگا دان کان الزوج غیرہما ای غیر الزنا ابیہ
لا یصح النکاح من غیر کفو الخ درمختار۔ البتہ اگر اب یا جد ایسا نکاح کریں تو
صحیح ہے درمختار۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دہلی بھڑی کوڑی دینا کیسا ہے | سوال (۱۱۷۸) نجدی و بابی غیر قلمد کوڑی دینا
جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ ہے جیسے برزائی اور شبیہ غالی ان سے
مسلمینہ عورت کا نکاح حرام ہے نکاح نہ ہوگا اور جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ نہیں ہے جیسے
غیر قلمد اور نجدی ان سے نکاح منیہ عورت کا صحیح ہے۔ فقط۔

شریف عورت نو مسلم مرد کی کوہے یا نہیں | سوال (۱۱۷۹) عورت مسلمہ شریف خاندان
نوسلم کی کفو ہو کر نکاح دونوں میں ہو جائے گا یا نہ۔ ؟

الجواب :- شریف عورت جس کے آباد و اجداد مسلمان چلے آ رہے ہیں

لہ دیکھئے الدر المنثور مع رد المحتار باب اللغاة ص ۳۳۰ ولا الخباط لست البزار

والتابع ولاہما ابنت عالمہ وقاضی (رد المحتار ص ۳۳۰) غیر

عہ ۳۵ الدر المنثور علی ما مش رد المحتار باب الولی ص ۱۹۰ غیر

و مسلم کی کفو نہیں ہے لہذا اگر دلی اس عورت کا راضی نہ ہو تو نکاح منع نہیں ہوتا۔ اور اگر دلی اور وہ عورت راضی ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے۔ ولفی فی غیر الکفو بعد رجوعہ اصلادہ المختار للفتویٰ درختار و هذا اذا كان لها ولي ولو مرض به قبل العقد الخ مشامی جلد (۲)

سوال (۱۱۸۰) زید قوم کا افغان اور زراعت افغان اور اہل ہرم کفو ہیں یا نہیں اور انہیں ہرم نکاح درست ہے یا نہیں۔
پیشہ ہے اور ہندہ قوم کی اہل اور اس کے درختار زراعت پیشہ ہیں۔ زید ہندہ کا کفو ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں ہندہ کے درختار کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- علم میں نسب کا لحاظ نہیں ہے اور پیشہ فی الحال یکساں ہے لہذا زید مذکور اس عورت ہندہ کا کفو ہے اور یار ہندہ نکاح مذکور کو فسخ نہیں کرا سکتے۔ قال فی الدال المختار و هذا فی العرب ای اعتبار بالنسب انما یکون فی العرب الخ مشامی فقط
سوال (۱۱۸۱) سماء ہندی بیوہ قوم پٹھان نے اپنا نکاح بھٹان عورت کا نکاح راجپوت سلطان سے جاتا ہے۔
شہاد علی خان راجپوت سے کر لیا ہے اس پر سماء ہندی کی ماں اور بھائی ناخوش ہیں کہتے ہیں کہ اس نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے۔ یہ نکاح ناجائز ہے اور قابل فسخ ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- جو فو میں عجمی ہیں انہیں کفارت معتبر نہیں ہے لہذا صورت مسلمین نکاح سماء ہندی بیوہ کا جو شہاد علی خان کے ساتھ ہوا ہے وہ صحیح اور نافذ ہے اور بھائی

۱۔ رد المحتار باب الولی ۳۸۸ و ۳۸۹۔ ۲۔ رد المحتار باب نکاح ۳۸۸ و ۳۸۹۔ ۳۔ و هذا فی العرب و اما فی العجم فتعتبر حریت و اسلاما و درختار ۴۔ و فی العرب قولہ اما فی العجم الراد بہم من لم ینسب الی احد قبائل العرب الخ الامن کان لہم منہم نسب معروف کالمنتسبین الی احد الخلفاء الاربعۃ (رد المحتار بار النکاح ۳۸۸ و ۳۸۹) غیر

ادس نکاح کو فسخ نہیں کرا سکتا۔ فقط۔

سوال (۱۱۸۲) ایک بھٹی نے اسلام قبول کیا تو مسلم مرد عورت کا نکاح درست ہے | ان میں کفارت کا اعتبار نہیں۔ اور ایک ہندو انی عورت نے اسلام قبول کیا۔ ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا کفو کا لحاظ ہوگا۔ ؟

الجواب :- ان کا نکاح باہم جائز ہے اس میں کفارت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کیونکہ دونوں تو مسلم ہو چکے وجہ سے ایک درجہ میں ہو گئے۔ فقط۔

سوال (۱۱۸۳) میری ساقی عورت بڑی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز یا نہیں | بوہ نے اپنی مرضی سے نکاح کر لیا ہے لیکن عورت بڑھی ہوئی ہے اور میں جاہل ہوں مٹی کا دیوٹی ہے کہ ہماری لڑکی بڑھی ہوئی کا نکاح تجھ جاہل کے ساتھ جائز نہیں ہے اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب :- عورت بالغہ اگر اپنی مرضی سے اپنا نکاح کفو میں کسی کو صحیح ہے اور عورت کا بڑھی ہوئی ہونا اور شوہر کا جاہل ہونا مانع محض نکاح سے نہیں ہے جب کہ شوہر عورت سے باعتبار ایشہ وغیرہ کے کم درجہ کا نہ ہوئے۔ فقط۔

سوال (۱۱۸۴) قوم افغان عربی ہیں یا عجمی اگر عربی ہیں تو اس میں کفو کا کیا طریقہ ہوگا | عرب کے کس قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اگر عجمی ہیں تو کیا عجم میں کفو نہیں معتبر ہے یا نہیں۔ ملک افغانستان میں بعض جگہ رواج ہے کہ اپنی لڑکیوں کو فروخت کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے لوگ تیلی۔ جولاہا۔ درزی۔ موچی۔ حجام۔ میرا سی وغیرہم قیمتاً لاکر ان سے نکاح کرتے ہیں شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ ؟

لے دامانی الدعاء فہم بحریتہ اسلاماً (الدر المختار علی ما مشہور المختار) الدعاء فہم بحریتہ لے کمارت میں علم کا اعتبار نہیں، سب وجہ کا اعتبار ہے فہم بحریتہ الدعاء فہم بحریتہ لے اسلاماً (الدر المختار علی ما مشہور المختار) الدعاء فہم بحریتہ لے۔

الجواب :- اس امر کی تحقیق ان کے نسب نامہ سے ہو سکتی ہے کہ ان کا سلسلہ نسب کہاں پہونچتا ہے اور اہل عجم میں کفارت باعتبار نسب کے نہیں ہے بلکہ پیشہ وغیرہ کے اعتبار سے ہے اور راجیوں پر قیمت لینے کا رواج اور رسم قبیح اور بد ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے۔
افغان کا نکاح کبہ سے درست ہے یا نہیں۔ | سوال (۱۱۸۵) ہندہ نے اپنا عقد بغیر

اجازت و رضائے اپنے حقیقی چچا زید سے کر لیا۔ ہندہ ایک دولت مند شریف خاندان قوم افغان سے ہے اور زید ایک غریب آدمی قوم کبہ سے ہے جن کو قریم شریف نہیں جانتے تو ولی ہندہ کا نکاح شرعاً منع کر سکتا ہے یا نہیں۔ ؟ آخر جمہ دار قطنی ثم البیہقی فی سننہما عن جابر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکحوا النساء الا من الکفاء۔ ولا یزوجن الا الاولیاء اور نیز یہ بھی موطا امام محمد میں ہے ولو زوجت المرأة لنفسها من غیر کفو فلو لیہا الفسوخ حاشیتہ موطا امام محمد رحمہ اللہ ۲۷۷ باب نکاح بغیر ولی ۔

الجواب :- پٹھان اور کبہ باہم کفو ہیں اور عورت بالغہ خود بلا اجازت ولی کے اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے اور نکاح بالغہ کا کفو میں بلا اجازت ولی کے صحیح اور نافذ ہو جاتا ہے لہذا صورت مسئلہ میں ہندہ بالغہ کا نکاح زید سے صحیح اور مستفاد ہو گیا۔ اور چونکہ نکاح کفو میں ہوا ہے لہذا ولی کو حق فسخ حاصل نہیں ہے درختاریں ہے فسخ نکاح حرة مکلفہ بلا رضی ولی ۱۷۰۔ فقط ۔

توسیت اور ولایت بدل کے نکاح جائز ہے یا نہیں | سوال (۱۱۸۶) توسیت اور ولایت تبدیل کر کے نکاح ہوتا ہے یا نہیں ۔ ؟

۱۷۰ وحذا فی العرب ای اعتبار النسب انما یکن فی العرب (رد المحتار باب الکفاءة ۲۷۷) نفیر
۱۷۱ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ۲۷۷ - نفیر ۱۷۲

الجواب :- اس صورت میں نکاح نہیں ہوتا ہے۔

سوال (۱۱۸۷) ع۔ ہندہ نابالغہ کو جب فریب کا حال معلوم ہوا

تو اس نے انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے۔ ؟

سوال (۱۱۸۷) ع۔ ہندہ نے بحالت عدم بلوغ نکاح کرنا منظور

کیا پھر جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت نکاح کو نا منظور کیا اور فوراً ہی انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب :- ع۔ نابالغہ کا انکار عدم انکار برابر ہے (اگر صرف اسکی بابت

سے نکاح کیا گیا ہے تو درست ہی نہیں ہوا۔ ظہیر)

ع۔ بعد بلوغ کے انکار معتبر ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے تغار قاضی شرط ہے۔

کذا فی الدر المختار والشماعی۔ فقط۔ (صرف نابالغہ کی منظوری سے نکاح درست نہیں اس لئے اگر ولی نے اجازت نہیں دی تھی تو وہ نکاح نہیں ہوا کہ فسخ کی ضرورت ہو۔ ظہیر)

سوال (۱۱۸۸) ع۔ اگر مرد شیعہ کسی عورت کو یہ دعویٰ کرے

تو وہ جائز ہے یا نہیں۔ کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کی بابت علماء دین کیا فتویٰ فرماتے ہیں۔ ؟

الجواب :- اس صورت میں فقہاء کا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا

اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ فقط۔

ع۔ لو تزوجتہ علی اندحر او سنی الخ فبان بخلاف ما روی علی انہما فلاں ابن فلاں فاذا اصر

لفیط او ابن زنا نہما الحیار الخ (رد المحتار باب الاستفتاء ص ۳۳۲) ظہیر۔

ع۔ وهو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و محرم و رفیق ای منحص صغیر

میشمل الذکر والانی (رد المحتار باب الولی ص ۳۳۲) ظہیر۔

ع۔ لہما ای لصغیر و صغیرۃ خیار الفسخ الخ بالزوج الخ بشرط الفسخ لا الفسخ

(الدر المختار علی ما منی رد المحتار باب الولی ص ۳۳۲) ظہیر۔

نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے | سوال (۱۱۸۹) زید نے اپنی دختر ثابا الغمرہ کا
تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں - | نکاح ہندہ کے پسرے کو دیا بعد کو معلوم ہوا کہ ہندہ

کا لڑکا حرامی ہے تو ایسے لڑکے سے جس کے نسب میں فرق ہو اور برادری میں بدنامی ہو زید
قبل بلوغ دختر اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- اس صورت میں نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے لڑکی بعد بلوغ
کے اس کو فسخ کر سکتی ہے اور دلی بھی فسخ کر سکتا ہے ۔ فقط

نسب میں دھوکہ دے کر نکاح کیا | سوال (۱۱۹۰) ایک شخص نے اپنے کو افغان ظاہر
بعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے | کر کے ایک نو مسلم صالح شخص کی لڑکی سے نکاح کیا
لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ افغان نہیں ہے لڑکی اور دلی نے اسی وقت سے اظہار ناراضی کر دیا
ہے آیا لڑکی اور اس کے دلی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- اگر وہ شخص کونہ نکلا تو لڑکی اور اس کے دلی کو اختیار فسخ نکاح
کا ہے کیونکہ اس نے دھوکہ دیا اور دھوکہ دینے کی صورت میں فقہ ہائے یہی حکم لکھا ہے کہ
عورت اور اس کا دلی اس نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں ۔ کذا فی الدر المختار ۔ فقط ۔

شہید شوہر سے جو اولاد ہوئی | سوال (۱۱۹۱) عورت سنی اور مرد شیعہ کا نکاح درست
وہ حلال ہے یا حرامی - | ہے یا نہیں اور جو اولاد ہوگی وہ حلال ہے یا حرامی اور اس

مرد اور عورت کا جماع شرعاً جائز ہے یا نہیں - ؟

الجواب :- عورت سنیہ کا مرد شیعہ سے نکاح درست نہیں ہے ان میں

لے دیکھ لو نزد جنت علی اند حوا دستی ابو اعلیٰ اند فلان بن فلان فاذا هو لقیط او
ابن زنا لہا الخیار رد المختار باب الکفاءة (۲۳۲) الا اذا شرطوا الکفاءة او اذ خبرهم
بہا وقت العقد فزوجوها علی دلائل ثم ظہر اند غیر کموء کان لہم الخیار
الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاءة (۲۳۲) غیر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ہا ہم تفریق کر ادنی ضروری ہے اور مجامعت و مقاربت درست نہیں ہے باقی یہ کہ اولاد جو ہو چکی وہ ثابت النسب اور ولد الحلال ہے یا نہیں۔ اس میں یہ تفصیل ہے کہ چونکہ ردائغض کے کفر ارتداد میں کچھ تفصیل ہے اور نسب کے بارے میں احتیاط ہے اس لئے جو اولاد ہو چکی وہ ثابت النسب اور وارث ہوگی لیکن آئندہ کو احتیاط کرنی چاہئے۔

سوال (۱۱۹۲) زینب بیوہ قوم راجپوت سے ہے قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے بچرے ہوئے۔ اس کی ایک لڑکی ہندو نابالغہ ہے زینب نے دھوکہ زید میں آکر (جو کہ قوم کا غیر تھا) اس نے اپنے کو راجپوت بتلایا، اپنی لڑکی ہندو کا نکاح زید سے کر دیا تو یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں۔ کنبہ والے ہندو کا نکاح دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں جائز ہے یا نہیں۔ ؟

الجواب :- اہل علم میں کفارت باعتبار نسب کے معتبر نہیں ہے بلکہ ہمیشہ وغیرہ کے اعلیٰ ادنیٰ ہونے پر مدار ہے بناء علیہ ظاہر صورت سوال میں نکاح منعقد ہو گیا اور بدوں طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح ہندو نابالغہ کا صحیح نہ ہو گا۔ فقط۔ لڑکے دھوکہ یا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد نکاح سوال (۱۱۹۳) زید نے بکر سے بیکہا کہ میں مسلمان ہوں اس قوم سے نہیں ہے تو کیا حکم ہے قوم کا مردہ ہوں تم اپنی لڑکی میرے نکاح میں دیدو۔ بکر نے یہ قول زید کا سنکر اپنی لڑکی نابالغہ زید کے نکاح میں دیدی اب یہ معلوم ہوا کہ زید نو مسلم کسی اور قوم کا ہے مردہ نہیں ہے بلکہ نٹ ہے۔ اب لڑکی زید کے نکاح میں رہی یا نہیں اور نکاح جائز رہا یا نہیں اور وہ لڑکی والدین کے یہاں رہ سکتی ہے

لہ ویمتاط فی اثبات النسب ما أمکن (رد المحتار علی المراتب) و تقدیر فی باب المہر انہ الدخول فی النکاح الفاسد موجب العدة و ثبوت النسب (ایضاً باب العدة ص ۴۳۵) غیر لہ و لهذا فی العرب داما فی العجم فتعتبر حریة و اسلاما و درختا ای اعتبار بالنسب انما یكون فی العرب (رد المحتار باب الکفاءة ص ۴۳۶) غیر ۔ ۔ ۔

یا نہ۔ یا شوہر کے یہاں رہے۔ ؟

الجواب :- تزوجتہ علی انہ حراً و منی او قادر علی الہد و النفقة
فبان بخلافه او علی انہ فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لہما
الخیار الخ (در مختار) و فی الشامی لو انتسب الزوج لہا نسباً غیر نسبہ فان
ظہر و نہ و ہولیس بکفو و فحق الفسخ ثابت للکل الخ ان روایات سے
معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے اور بعد فسخ کرنے نکاح کے بکر اپنی لڑکی
کو اپنے گھر رکھے شوہر کے گھر نہ بھیجے کیونکہ نکاح فسخ ہو گیا۔ فقط

سوال (۱۱۹۴) ۱۔ ہندہ بالغہ کے
نکاح کی اجازت اس کی ماں نے ایک شخص کو ہی
قبول دوسرے نے کیا کیا حکم ہے

کہ خالد سے کر دے۔ بجز ماں کے ہندہ کا کوئی دلی نہیں ہے۔ دکیل بالنکاح نے ہندہ کا
مقدیوں کیا کہ خالد خاموش رہا اور کسی دوسرے نے قبول کیا اور کسی تیسرے نے مہر کی
تعیین کی اور مجلس مناکحت ختم ہوئی اور دکیل بالنکاح وغیرہ بھی اٹھ گئے پھر بعد عقد خالد و
ہندہ یکجا ہوئے اور دو ماہ تک ساتھ رہے اتفاقاً ہندہ کو معلوم ہوا کہ میرا خاوند نو مسلم
حجام ہے اس کو سخت صدمہ ہوا کیونکہ یہ نطفہ سادات سے بھی ہندہ اپنے گھر چلی آئی اور
اس سے ملنا نہیں چاہتی اور وہ بھی طلاق دینا نہیں چاہتا۔ اس میں کیا حکم ہے۔ ؟

سوال (۱۱۹۴) ۲۔ کیا مرد کی خاموشی ایجاب قبول
سے ثبوت نکاح کے لئے کافی ہے۔ ؟

سوال (۱۱۹۴) ۳۔ کیا تفریق کو میں افتراق کی کوئی
صورت نکل سکتی ہے۔ ؟

۱۔ الدعا المختار علی ما مشہد المختار باب الغنیم وغیرہ قبیل باب العدة ۳۳۰ و رد المختار باب الکفۃ
۳۳۱۔ ۲۔ رد المختار باب العین وغیرہ قبیل باب العدة ۳۳۲۔ ۳۔ طہر۔ ۱۲

دو ماہ ساتھ رہنے کے بعد | سوال (۱۱۹۴) | اگر دو ماہ یا زائد غلطی سے زن و شو
میں ناجائز طریقہ سے باہم صحبت رہے تو کیا حکم ہے۔ ۹

الجواب :- ۱۔ مرد کی غاموشی ایجاب و قبول سے کافی نہیں ہے۔
اس صورت میں نکاح نہ ہوگا قال فی البنازیتہ اجاب صاحب البدایۃ فی
امراة زوجت نفسها بالف من رجل عند الشهود فلم یقل الزوج شیئا
لکن اعطاها! لہو فی المجلس انہ یکون قبولا وانکرہ احب المحیط
وقال لا ما لم یقل بلسانہ قبلت۔ لیکن جب کہ خالد کی طرف سے کسی دوسرے
شخص نے قبول کیا تو یہ قبول کرنا فضولی کا ہوا لہذا یہ موقوف ہے خالد کی اجازت پر اگر
خالد نے اس کے قبول کرنے کو جائز رکھا اور زبان سے کہہ دیا کہ میں نے اس کے قبول
کو تسلیم کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا کہ ہو حکم نکاح الفضولی۔

۲۔ اگر بوقت نکاح ہندہ کو اور اس کی ماں کو جو اس کی دلی ہے خالد کے غیر کفو ہونیکا
علم نہ تھا تو موافق روایت در مختار ان کا نکاح نہیں ہوا۔ ویفتی فی غیر الکفو بعدہ
جوازہ اطلاق اور اگر خالد نے اپنا نسب خلاف ظاہر کیا اور بعد میں ہندہ کو معلوم ہوا
تو بعد علم کے اس کو اختیار نسخ نکاح کا ہے۔ لہٰذا زوجتہ علی ما نہ حوا دسنی الخ فبان
بخلافہ او علی انہ فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لہا الخيار الخ۔
۳۔ جو فعل غلطی سے ہوا وہ معاف ہے آئندہ عورت کو اختیار علیحدہ ہو جانیکا ہے۔ نقطہ

بالذہ کا غیر کفو میں نکاح کب درست ہے | سوال (۱۱۹۵) | بالغہ عورت کا نکاح غیر کفو میں
ہو سکتا ہے یا نہیں یعنی لڑکی تنہی شخص کی ہو اور لڑکا عموماً ہمیشہ چوہڑی وغیرہ کرتا ہو مگر مسلم
ہو نیز ولی غیر اب و جد ایک دفعہ لڑکی کا نکاح کر دینے سے ولایت اسکی ساقط ہوتی ہے یا نہیں۔ ؟

لہٰذا المختار کتاب النکاح ص ۲۶۶۔ نیز لہٰذا المختار علی ما شہد المختار باب النکاح ص ۲۶۶۔

لہٰذا المختار باب الکفاء ص ۲۶۶۔ غیر۔ ۱۲ ۱۱ ۱۰

الجواب :- عورت اگر خود غیر کفو میں نکاح کرنے پر راضی ہو اور اس کا ولی بھی اس پر راضی ہو تو جائز ہے البتہ رضائے ولی کے بغیر بالغہ عورت کو بھی غیر کفو میں نکاح کرنے کا اختیار نہیں۔ قال فی الدر المختار ویفتی فی غیر الکفو بعد رجوانہ اصلاً^{۱۰} و فی الشامی و هذا اذا کان لہا ولی ولم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضا بعدہ بحر۔ و اما اذا لم یکن لہا ولی فهو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً^{۱۱} شامی ص ۲۹۷ جلد (۲) اور ایک دفعہ نکاح کر دینے سے ولی کی ولایت زائل نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم ۔

سوال (۱۱۹۶) اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ باجارت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح
ادنیٰ قوم سے جائز ہے یا نہیں قوم کے مرد سے باجارت ادنیٰ جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- عورت بالغہ اگر اپنا نکاح غیر کفو میں کرے اور ادنیٰ اس کے راضی ہوں تو وہ نکاح صحیح ہے البتہ اگر ادنیٰ راضی نہ ہوں تو مغنی بہ یہ ہے کہ وہ نکاح غیر صحیح ہے۔ در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعد رجوانہ اصلاً^{۱۰} قولہ بعد رجوانہ اصلاً^{۱۱} رواہ ابن الحسن عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ اذا کان لہا ولی ولم یرض بہ قبل العقد^{۱۲} شامی ص ۲۹۷ جلد (۲) فقط ۔

سوال (۱۱۹۷) سید زادی کے ساتھ غیر سید کا نکاح جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- در مختار میں ہے۔ ویفتی فی غیر الکفو بعد رجوانہ اصلاً^{۱۰} اگر سید زادی بالغہ اپنا نکاح اپنی رضا و اجازت سے غیر کفو میں کرے بدون اجازت اپنے ولی کے تو یہ جائز نہیں ہے اور اس پر فتویٰ ہے اور اگر ولی کی اجازت سے کرے

^{۱۰} الدر المختار مابالولی مہذبہ و مہذبہ۔ م ۱۵ ایضاً۔ طبر۔

^{۱۱} الدر المختار علی هامشہ، در المختار مابالولی مہذبہ۔ طبر۔

دبدون اجادت ولی غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح مفتی بہ مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوتا
 کذا فی الدر المختار اور اگر اس بالغہ کا کوئی دلی نہ ہو یا ہو اور اس نے اجازت دیدی
 ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔ (مشار یہ ہے کہ لڑکی اور بچے خاندان کی ہو تب یہ جواب ہے
 اور نکاح جائز ہے اس لئے کہ کفو کا اعتبار اسی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ ظہیر۔)
 دعوہ کے جو نکاح ہو اس میں **سوال (۱۲۰۰)** زید نے ہندو سے مسلمان ہو کر ایک
 عورت مسلمان سے نکاح کیا اس کی دختر پیدا ہوئی بعد طہ وغ

دختر کا نکاح خاندان کشمیریوں میں کر دیا یہ خاندان عرصہ دراز سے مالیر کوٹہ میں
 آباد ہیں چونکہ ان کے ناموں میں آخر میں خان ہوتا ہے اور دستاویزات میں بھی افغان
 لکھوائے ہیں جس سے عموماً ان کو پٹھان سمجھتے ہیں زید نے بھی پٹھان کشمیری خیال کیے
 اپنی دختر کا نکاح اس قوم میں کیا۔ دختر زید کا صرف دو دفعہ دو دو تین تین روز
 کے واسطے اپنے شوہر کے یہاں جانا ہوا۔ دختر زید کو شکایت ہے کہ بھکو تو فی کلمات
 شوہر نے مجھے میری ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا گیا بھکو یہ کہا گیا تھا کہ کشمیری پٹھان ہیں۔
 یہ پٹھان نہیں لہذا میں ان کے یہاں جانا نہیں چاہتی۔ بھکو اس سے علیحدہ کر دیا جاوے

لے دینی فی غیر الکفو بعد جوازہ صلا ہو المختار للفتویٰ ان لم یکن لہا ولی فہو ای العقد
 صحیح نافذ مطلقاً انما قار (در مختار) وجہ اذا کان لہا ولی لم یرض بہ قبل العقد فلا یفید الرضا بعد
 مجرد اما اذا لم یکن لہا ولی فہو صحیح نافذ مطلقاً لان وجہ عدم الصحیح علی مدۃ الزوا یتلذذ
 الفور من الاولیاء لم دخول البعول یرض بہ بشمل ما اذا لم یعلم اصلاً فلا یلزم التصریح
 بعد الرضا بل السکوت منہ لا یكون رضا کما ذکرنا فلا بد حیث عند صحة العقد من رضا من
 (دعا مختار باب الولی شیخ و شیخ) ظہیر۔ لے ماں حاملہ ان المروۃ ادا و جت نفسها من کفو لزم علی
 الاولیاء وان رجت من غیر کفو لا یلزم او لا یصح بحلاف جانب الرجل فانہ اذا تزوج
 بنفسہ مکاتبت لہا و لا فانہ صحیح لازم (رد المختار باب الکفاءة ۴۳۶) ظہیر۔

والدین دختر بھی پہلے ہیں کہ یہ نکاح فسخ ہو جاوے۔ شرعاً یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :-

شای میں اس باب میں تفصیل کی ہے اس قول در مختار پر۔
لو تزوجته علی انه حراً و سنی او فادس علی المهر و النفقة فبان بخلافه الخ کان لها الخيار بقوله کان لها الخيار ای لعدم الکفاءة و اعترضه بعض مشائخ مشائخنا بان الخيار للعصبة قلت وهو موافق لما ذكره الشارح اول باب الکفاءة من انها حق الولی لاحق المرأة لکن حققنا هناك ان الکفاءة حقها و نقلنا عن الظهيرية لو انتسب الزوج لها نسباً غیر نسبه فان ظهر دونها و هو ليس بكفو فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفو فحق الفسخ لها دون الاولیاء وان کان ما ظهر فوق ما اخبر فلا فسخ لاحد و عن الثاني وان لها الفسخ لانها عسی تعجز عن المقام معه و تمامه هناك لکن ظهري الا ان ثبوت حق الفسخ لها للتغیر لا لعدم الکفاءة بدلیل انه لو ظهر کفو ای ثبت لها حق الفسخ لانه غایها و لا یثبت للاولیاء لان التغیر لم يحصل لیه و حقهم فی الکفاءة و هی موجودة و علیه فلا یلزم من نبوت الخيار لها فی هذه المسائل ظهور و غیر کفو سندانی جلد ثانی ص ۵۱ آخر باب العین قبل باب العدة - اس عبارت سے یہ واضح ہے کہ امام ابو یوسف یہاں تک فرماتے ہیں کہ جس عورت میں شوہر نے جو نسب اپنا بیان کیا ہے اگر اس کے خلاف ظاہر ہو اگرچہ وہ نسب اعلیٰ ہو زوجہ کے نسب سے اور موجب عار نہ ہو تب بھی زوجہ کو اختیار فسخ کا ہے اور اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے لانها عسی تعجز عن المقام معه اور علامہ شامی کا رجحان اسی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کے بعد کی عبارت سے واضح ہے جس کو لکن ظہری لی الا ان سے بیان فرمایا ہے اور خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعوہ کی وجہ سے عورت کو اختیار فسخ ہے نہ بوجہ عدم کفارت کے اور دھوکہ صرف اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شوہر اپنا نسب

دوسرا بیان کرے جو واقع میں اس کا نسب نہ ہو اگرچہ غرض شوہر کی دھوکہ دہی نہ ہو جیسا کہ عبارت لوانتسب الزوج الخ سے معلوم ہوتا ہے۔ فقط۔

جواب سوال مکرر متعلقہ ص ۱۲۸ مندرجہ ص ۲۳۸ از بندہ احقر بخندست

ہا برکت حضرت مجددی مکرری جناب مولانا صدیق احمد صاحب مدظلہم السلام علیکم دررحمۃ اللہ
وہم کائنہ والا نامہ پہونخار دایات فہمہ سے دونوں باتوں کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لہذا
سماحت حاضرہ کو دیکھ کر مفتی جس جانب کو راجع و انسب جانے فتویٰ دے سکتا ہے علم لایح
کے لئے قول طرفین فلا یح لایحد دلیل کافی ہے اور اگر مفتی کی رائے میں قرآن و احادیث سے یہ
راجح معلوم ہو کہ بحالت موجودہ زوجین میں موافقت نہ ہوگی اور فسخ کا حکم نہ کرنا دیگر فتن کا باعث ہوگا
جیسا کہ مکتون ہے اور دلیل عسی ان نفعجو عن المقام معہ کا چسپاں ہونا یہاں زیادہ
قریب الی قوع معلوم ہوتا ہے تو قول امام ابو یوسفؒ کو اختیار کرنا بھی موید بالروایات ہے
کیونکہ جیسا کہ فقہار نے فتوے کے لئے یہ ترتیب قائم کی ہے انہ یفتی بقول الامام
علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث الخ اسی طرح بعض نے اس کو بھی صحیح
فرمایا ہے کہ امام صاحبؒ اور صاحبین میں سے جس کی دلیل قوی ہوگی اس کو اختیار کیا جائے
جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے و صحیح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرك الخ
اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ قوۃ دلیل کا معلوم کرنا ہمارا کام نہیں ہے اس کے سوا ایک اور قاعدہ کی
فقہار نے بھی فرمائی ہے جس کو بندہ نے پرچہ شمس پر نقل کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مسئلہ
تفسار و معاملات میں علی الاطلاق قول امام ابو یوسفؒ کا مفتی بہ ہوتا ہے جیسا کہ مسائل وقف
میں بھی اس کی تصریح فقہار نے فرمائی ہے در مختار کتاب الونف میں ہے۔ و اختلاف
التوجیع والاخذ بقول الثانی احوط واسمہل بحرو فی الدرر ص ۱۷۰ الشرعیۃ
وہ یفتی و اقرا المصنف الخ در مختار اور شای میں ہے قولہ و اختلاف التوجیع
لہ رد المحتار مقدمہ ص ۶۱۔ مقدمہ رد المحتار ص ۶۱۔ الدرر الخاری ص ۱۷۰ رد المحتار کتاب الونف ص ۱۷۰۔

مع التصريح في كل منهما بان الفتوى عليه تكن في الفتح ان قول ابي يوسف راجع
 اوجه عند المحققين الخ شامی جلد ۳۶۶ (۳) الحاصل قول امام ابو يوسف راجع
 ان معاملات میں رائج ہونا مصرح ہے لیکن نفی اور قاضی بصورت اختلاف روایات جس جانب
 کو سب ضرورت و قرآن اختیار کرے گنجائش ہے و لکل وجهۃ هو مولیٰہا - فقط -
 در مختار میں ہے و اختلف فيما اختلفوا فيه والاصح كما في السراجية وغيرها انه
 يعني بقول الامام علي الاطلاق ثم يقول الثاني ثم يقول الثالث ثم يقول من فر
 وال حسن بن زياد و صحیح فی الحاوی القدسی قوۃ المدرستہ فی فتاویٰ الدین و فی الشامی
 تتمہ قد جعل العلماء الفتوى على قول الامام الا عظم في العبادات مطلقاً الخ
 وقد مر حوا بان الفتوى على قول محمد راجع في جميع مسائل
 ذوی الارحام و فی قضاء الاشباہ والنظائر الفتوى على قول ابي يوسف راجع
 فيما يتعلق بالقضاء كما في القنية والبرازية الخ ای حصول زیادۃ العلم لہ
 بہ بالتجربة الخ و فی شرح البیری ان الفتوى على قول ابي يوسف راجع ایضاً
 فی الشهادات الخ شامی جلد اول ص ۴۹ . فقط .

سوال (۱۲۰۱) رافضی شیعہ اپنے آپ کو اہل سنت
 و الجماعت بیان کر کے اہل اسلام کی ٹوکیموں سے نکاح
 کیا کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ تقیہ فرض ہے اور ان کا تقیہ کرنے سے اہل سنت و الجماعت
 کی کال نکاح اذن سے قائم رہتا ہے یا نہیں اور اذن کے تقیہ کا کیا حکم ہے اور تقیہ کے
 معنی شرعاً کیا ہیں ؟

الجواب :- شیعہ اور رافضی اگر دعوہ دیکھیں اور اپنے کو سنی ظاہر کر کے کسی

لہذا المختار کتاب الوفاء ص ۴۶ - لہذا المختار علی حاشیہ ص ۴۶ - المختار ص ۴۶

سید سے نکاح کر سوتے تو بعد غم کے اس عورت سنیہ اور اس کے ولی کو نکاح منع کیے گا
 اختیار ہے اور غایۃ روافض جو اولویت حضرت علیؑ کے تقدس میں یا حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی
 کی صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھتے ہیں اور ان کو فحشاء نے
 قطعاً کافر کہہ کر کافی اثری فعل لا شک فی تکفیر من قد فاعل السیدۃ عائشہؓ میں
 اور ان کو محبۃ الصدیق اور اعتقاد الاولیہ میں فی علیؑ اور ان جابر یا غلط فی الوحی
 اور نحو ذلک من الکفر الصریح الدخالف للقرآن ^{۲۹۴} جلد ثالث ستاحی
 پر ایسے عالی رافضی کا نکاح مسلمہ سنیہ سے منع نہیں ہوتا۔ اور تقیہ جو کہ روافض کا معمول
 ہے اور وہ در حقیقت نفاق ہے اور کذب ہے حرام ہے کیونکہ روافض بھی مثل منافقین کے
 اہل سنت والجماعت کے دھوکہ دینے کو اور ان کے سامنے اپنی اغراض عاجلہ کی وجہ سے اپنے
 کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ کو چھپاتے ہیں جیسا کہ منافقین اپنے عقائد باطلہ
 کو اہل اسلام کے سامنے چھپایا کرتے تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتے تھے۔
 کما قال اللہ تعالیٰ وَاِذَا الْقَوَّالَیْنِ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا۟ اِلٰی شَیْطٰنِهِمْ
 قَالُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤْنَ اویہ۔ اور اس تقیہ کو فرض کہنا یہ بھی منافقین
 کی سی فعلت ہے کہ وہ اس کو بڑی ہوشیاری سمجھتے تھے کہ جھوٹ بول کر اس حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل اسلام کو دھوکہ دیتے تھے پس فرض کہنا روافض کا ایسے مذہب
 اور قطع امر کو یہ بھی منجملہ روافض کی خباثت کے ہیں اور دلیل ہے اوتکے مذہب کے بطلان کی۔ فقہ
 حنفی مالک کا فاسق ہے | سوال (۱۲۰۲) کسی فاسق کے فاسق لڑکے سے کسی مشروع
 نکاح جائز ہے یا نہیں | آدمی کی لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہ اگر در صورت عدم رافضیت
 فاسق کے عقد کر دیا جائے تو صحیح ہو گا یا نہ لڑکی قبل از بوج اپنے شوہر کے گھر گئی اور وہیں
 بالغ ہوئی وہاں سے سیکہ آئی اور اب بوجہ فاسق و فجور و تعدی شوہر وغیرہ دوبارہ سسرال

جائے سے انکار کرتی ہے اس صورت میں ایک حکم ہے لڑکی بالغہ ہے اور ولی اقرب (اب) نے اس کی بلا رضا مندی اس کا عقد کر دیا قبل از عقد اس کی نارضائی اس درجہ بھی کہ سونا کھانا حرام کر دیا بعد از عقد بزرگوں کے جبراً اگر اس سے سسرال گئی اور پھر وہاں سے بیکہ آئی اور اب عدم طلاق یا عدم خلع پر خود کشی کو ترجیح دیتی ہے اور سسرال جا آگوار نہیں کرتی اور شوہر نہ طلاق پر راضی ہے نہ خلع پر لڑکی ارشاد خود کشی پر آمادہ ہے تو بجز طلاق و خلع کے کوئی صورت لڑکی کی علیحدگی کی ہے یا نہ ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار فلیس فاسق کفو الصالحۃ وافی رد المختار من الخانیۃ لا یمکن الفاسق کفو الصالحۃ بنت الصالحین وافی جلد ۲۲، شبامی وایضاً فی الدر المختار ولزوم النکاح ولو بغین فاحش الخ او بغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه اباً او جدّاً الخ ایضاً فیہ لکذا اذا زوجھا الولی عندها بحضورتھا نسکت صرح فی الاصح ان علمتہ کما مر والسکوت کالمنطق فی سبع وثلثین مسئلۃ مذکورۃ فی الاشباہ و النہج۔ ان عبارات و امثالہا سے جملہ شقوق سوال کا جواب یہ معلوم ہوا کہ فاسق عورت صالحہ دختر صالحین کا کفو نہیں ہے اور اگر باپ دادا کے سوا دوسرا کوئی دلی غیر کفو میں نکاح کر دے تو وہ صحیح نہیں ہوتا لیکن اگر باپ دادا غیر کفو مثلاً فاسق سے اپنی دختر کا نکاح کر دے تو وہ صحیح ہے اور لڑکی بالغہ پر ولایت اجبار کسی کو نہیں ہے اس کا نکاح خود اس کی اجازت سے ہو سکتا ہے لیکن دلی نے اگر اس کا نکاح کیا اور وہ خاموش رہی اور اس نے نکاح کی خبر سنکر اس نکاح کو رد نہ کیا اگرچہ پہلے سے وہ خاموش تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اگر ذرا اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور کہا یا کہ مجھ کو منظور نہیں ہے تو وہ نکاح باطل ہو گیا پس اگر یہ دوسری شکل داغ ہوئی ہے یعنی بالنتہی نے نکاح کی خبر یا کہ انکار کر دیا اور اپنی ناراضی ظاہر کر دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے اور اگر

پہلی صورت واقع ہوئی ہے یعنی اس لڑکی بالغہ نے نکاح کی اطلاع پاکر باپ کے کئے ہوئے نکاح پر سکوت کیا اور اس کو رد نہ کیا اور صراحتہ انکار نہ کیا تو وہ نکاح باپ کا کیا ہوگا۔ اس صورت میں بدون خلاف دین باطل کرنے کے وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح کرنا اس کا جائز نہ ہوگا۔ فقط۔

فاسق صالحہ کا کنوچہ بائیں | سوال (۱۲۰۳) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں

کہ سماء امہ الرحمٰن بالغہ بنت مولانا سلیمان مرحوم بن مولانا محمد یوسف مرحوم بن مولوی عبدالقیوم مرحوم بن مولوی عبدالحی صاحب مرحوم جو کہ خود صالحہ اور بنت الصالحہ ہے اس کے ماموں یہ کہتے ہیں کہ اسکا نکاح میرے لڑکے سے ہو گیا ہے۔ اور وہ درکاموم و مطوۃ و ضروریات شرعیہ کا پابند نہیں ہے انٹریس میں انگریزی پڑھتا ہے اور جدید روشنی کے روشن دماغوں کا ہم خیال ہے اور سماء کا چچا مولوی محمد اسماعیل نبیرہ مولوی عبدالقیوم مرحوم یہ جانتے ہیں کہ سماء کا نکاح کسی مرد صالح کے ساتھ اس کی رضا مندی سے ہو جائے۔ چونکہ کفائت و بابت کے اعتبار سے سماء درجہ ذیل عبارات فقہیہ کی رو سے معتبر سمجھی گئی ہے۔

قال و تعتبر ایضا فی الدین ای الذی بانه و هذا قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف رحمہما اللہ هو الصحیح لانہ من اعلیٰ المفاخر و المرأة تعتبر بفسق الزوج فوق ما تعتبر بضعة نسبه ہدایہ اولین فصل فی الکفایۃ ما وی الحسن عن ابی حنیفۃ انہ یجوز النکاح ان کان کفو اذ ان لم یکن کفو لا یجوز اصلہ و اختلفت الروایات عن ابی یوسف و المختار فی زماننا للفتویٰ روایۃ الحسن رحمہما اللہ قال الشیخ الامام شمس الائمۃ سرخسی رحمہما اللہ روایۃ الحسن اقرب الی الاحتیاط فاسی خاں حلد اول فی شروط النکاح ۱۵۴۔ و تعتبر فی العرب و العجم و بانه ای تقویٰ فلیس فاسق کفو الصالحۃ او فاسقہ بنت صالحہ معانیا کان ادلا علی الظاہر۔ در مختار علی حاشیۃ المحیط

قولہ (معلننا کان اولاً) اما اذا کان معلننا فظاہر واما غیر المعلن فہو بان یشہد علیہ بانہ فعل کذا من الفسقیات وھو لا یجاہزیہ فیفرق بینہما بطلب الاولیاء۔ حاشیہ لمخطاوی علی الدر المختار صفحہ ۳۴۱ جلد ۲ (۲).....

پس حسب قوانین سندرجہ بالا عبارات چھانڈ کر نکاح سابق کو قاضی سے نسخ کر اگر کسی مرد صلح کے ساتھ اس لڑکی کی رضامندی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ سنفتی ریاست اسلامیہ کا باشندہ ہے قاضی دشمنی موجود ہیں نسخ نکاح کا کام ممکن ہے لڑکی سے بارہا دریافت کیا گیا حسب عادت بنات صلح و شریار شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتی ہے اور اجازت صریحہ کا ثبوت بھی لڑکی کی طرف سے نہیں معلوم ہوتا حالانکہ عبارت سندرجہ ذیل سے جہاں صریحہ ضروری معلوم ہوتی ہے قال ان فعل هذا غیر الولی یعنی استنا مو غیر الولی ادولی غیره اولی منه لو یکن رضاحتی تکلم بہ لان هذا السکون لقلۃ الالتفات الی کلامہا فلم یقع دلالتہ علی الرضاء ولو وقع فہو محتمل والاکتفاء بمثلہ للحاجۃ والاحاجۃ فی حق غیر الاولیاء ھدایہ اولین باب الاولیاء ولا کفء۔

الجواب :- یہ صحیح ہے کہ کفائتہ فی الدین معتبر ہے فاسنی آدمی صالحہ بنت

صالحین کا کفو نہیں ہے اور منفی بہ یہ ہے کہ دلی مزوج اگر باپ دادا کے سوا کوئی آدمی ہے تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہیں ہوتا نسخ کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اور صورت مسئلہ میں تو مزوج دلی بھی نہیں ہے کیونکہ عصبات کی موجودگی میں ماموں کو دلاہت نہیں ہے بلکہ ماموں اس صورت میں اجنبی ہے۔ اس حالت میں تو اگر کفو میں بھی نکاح ہوتا تو ہائے لڑکی کی صریح اجازت کے بغیر نکاح نہ ہوتا اور صورت مذکورہ میں لڑکی کی صریح اجازت ثابت نہیں ہے۔ لہذا ان دونوں وجہوں سے نکاح مذکور غیر صحیح اور ناجائز ہے کما ذکر فی السؤال۔

چچا جو کہ دلی شرعی ہے بالذکر اجازت سے کسی صالح شخص کے ساتھ اس کا نکاح

کردے یہ نکاح جائز ہو جائے گا اور دلی کے نکاح کرنے کی صورت میں بالغہ کا سکوت بھی دلیل رضامندی کی ہے کما فی الدر المختار وکنز الدقائق وجہا الولی عندہا فسکت صح و فیہ ایضاً قبلہا فان استاذہا ہوا ی الولی (الی ان قال) فسکت عن مرده (الی قولہ) فہو اذن الخ فقط والله اعلم -

بہن بیٹی کی اولاد ہم کو ہے یا نہیں | سوال (۱۲۰۴) بہن یا بیٹی کی اولاد کو ہے یا نہیں؟

الجواب :- بہن بیٹی کی اولاد کو ہے بشرطیکہ ان کی شادی کنوئیں ہوئی ہو
 فقط کتبہ احقر الطالبہ رشیدہ احمد غفرلہ۔ الاجوبۃ مجتہدہ۔ بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ۔ الکفایۃ
 معتبرۃ من جانبہ لامن جانبہا (شعبہ) در مختار علی الشامی جلد (۲) صفحہ ۴۳۶.....
 جیل الرحمن -

سائل و جواب

فصل اول مسائل و احکام ہر

سوال (۱۲۰۵) زید کی بیوی ہندہ کے مہر دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے۔

پچاس روپیہ باندھنے لئے تھے وہ بیوی مر گئی۔ اب زید چاہتا ہے کہ مہر ادا کر دوں۔ بیوی نے کچھ اولاد نہیں چھوڑی صرف ماں باپ ہیں اب وہ مہر کا رد پیہ وارٹوں کو دے یا خیرات کر دے اور صرف خیرات عمدہ کیا ہے۔

الجواب :- جو مہر ہندہ کا بذمہ شوہر ہے اس میں نصف شوہر کو پہنچے گا اور نصف ہندہ کے والدین کو ملے گا۔ زید کو اپنے حصہ کا اختیار ہے کہ خیرات کر دے۔ والدین کا حصہ ان کو دینا چاہئے یا وہ اجازت دیں تو خیرات کر دینا درست ہے۔ عمدہ صرف صدقہ کے محتاج و مساکین ہیں باقی حسب موقع جس کام کی ضرورت ہو اس میں صرف کرے باختلاف اوقات مختلف معارف بہتر ہوتے ہیں۔ فقط۔

سوال (۱۲۰۶) زید کی زوجہ ہندہ کے مہر پچاس

روپیہ کے تھے۔ زید جب مرنے کے قریب ہو گیا تو اس وقت محلو لایا اور قاضی کے رجسٹر میں قاضی سے یہ لکھوا دیا کہ بیوی نے اپنی زوجہ ہندہ کو ایک سٹاں خاں دیتا ہوں۔ زید کو وہاں کے یہ کام کیا گیا۔ اس عورت میں مہر ادا ہو گئے یا نہیں اور کوئی اختلاف شریعت تو نہیں ہوا۔

الجواب :- اس عورت میں مہر ادا ہو گئے اور کچھ خلاف شریعت نہیں ہوا۔ فقط۔

ملہ دامالزوج فیالتان النصف عندالولد وولد الابن وان سئل (سکراچی محلہ)۔

سوال (۱۲۰۷) ایک عورت کا نکاح مہر سہل کیساتھ
 مہر سہل چار سال بعد بھی ادا نہیں کیا
 تو حق زوجیت ہے یا نہیں۔

نہیں کیا۔ عدالت تک نوبت پہنچی ڈگری بھی مہر دے کی ہو گئی لیکن کوئی صورت دعوہ لیا بی
 کی نہیں۔ آیا ایسا شوہر حق زوجیت رکھتا ہے یا نہیں جبکہ شوہر مہر ادا کرنا نہیں چاہتا۔

الجواب :- مہر سہل کے ادا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا اور

عورت اس کی زوجیت سے اور نکاح سے خارج نہیں ہوتی۔ لیکن عورت دلی وغیرہ سے
 انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی انکار کر سکتی ہے ولہا منعه من الوطی و دوا بھ

والسفر بہ الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ اوبعضہ الخ شامی باب المہر
 مہر لینے کے لئے عورت اپنے آپ کو رد کر سکتی ہے یا نہیں | سوال (۱۲۰۸) زید نے اپنی بیوی کا

نکاح کر دیا۔ بیوی زید کے گھر سے خاوند کے گھر کبھی نہیں گئی اور خلوت سمجھ بھی نہیں ہوتی۔
 اور دوا بھانے طلاق بھی نہیں دی اس صورت میں دوا بھانے کے لینے کی غرض سے اپنے

آپ کو رد کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر خلوت سمجھ سے پہلے طلاق ہو تو مہر کس قدر ہو جائے۔
 الجواب :- در مختار میں ہے ولہا منعه من الوطی و دوا بھ الخ والسفر

بہ ولو بعد ولحی و خلوة لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ اوبعضہ الخ۔ اس
 عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر مہر سہل ہے تو عورت مہر کے لینے کی وجہ سے دلی وغیرہ سے شوہر

کو منع کر سکتی ہے۔ اور طلاق قبل دلی و خلوت سے نصف مہر لازم آتا ہے فقط (اور اگر
 مہر سہل (فوری ادائیگی والا) نہ ہو تو شوہر کو دلی سے منع نہیں کر سکتی۔ تفسیر)

سوال (۱۲۰۹) جو عورت اپنے خاوند سے خود مانگ
 کیا وہ مہر لے سکتی ہے۔
 کر طلاق لے کیا مہر لینا شرعاً درست ہے یا نہیں جس حال

میں کہ خلق نہ ہوا ہو اگر خاوند مہر دینے سے انکار کرے تو اس کا قیامت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں۔
 الدر المختار علی حاشیاء المختار باب المہر ص ۲۹۳ و ۲۹۴۔ الخ ایضاً۔ تفسیر

الجواب :- مہر اس عورت کا لازم ہے اگر مدخولہ ہے تو پورا مہر واجب ہے

ورنہ نصف اور نہ دینے سے شوہر حقوق العیال میں ماخوذ ہو گا۔ فقط

مہر مہملہ و مہملہ کے کہتے ہیں | سوال (۱۲۱۰) مہر مہملہ اور مہملہ کی کو کہتے ہیں

آیا مہملہ اور مہملہ کے جو معنی لغوی ہیں وہی کتب فقہ میں معتبر ہیں یا فقہاء نے اپنی اصطلاح میں

کوئی دوسرے معنی لیکر فقہ میں استعمال کیا ہے ؟

مہر نصف مہملہ اور نصف مہملہ | سوال (۱۲۱۰) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے ہوا

تو مطالبہ کرنا کیسا ہے اور اس میں مہر نصف مہملہ اور نصف مہملہ قرار پایا اور بعد میں

بیس نکاح عورت قبل طلاق اور قبل موت احد الزوجین مطالبہ مہر کا کید یہ مطالبہ کی عورت

کا صحیح ہے یا نہ ؟

بہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا حکم ہے | سوال (۱۲۱۰) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے

ہو اور مقدار مہر ذکر کی گئی لیکن مہملہ اور مہملہ کا کچھ تذکرہ نہیں ہوا تو بطلان اور طلاق بعد

الزوجین کے عورت کو حق مطالبہ مہر کا حاصل ہے یا نہیں ؟

الجواب :- مہر مہملہ اور مہملہ کے جو معنی لغوی ہیں وہی معتبر فقہاء میں ہیں جو

مہر فی الحال دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پایا ہے مہملہ اور جس مہر کی کچھ مدت ملا کے لئے

مقرر کی گئی یا لا علی تعیین چھوڑا گیا ہو وہ مہملہ ہے اور فریقین مدت کے لئے مدت موت یا

طلاق ہے پس اگر نصف مہملہ اور نصف مہملہ ہے تو مہملہ کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے

لہ وجہ العشر ان سماھا و دونھا و یجب الاكثر منها ان سوا لا تنزل و تکد عدولی لا علی حمت

من الزوج او موت احدھا و یجب نصف بطلاق قبل و علی او طلاق و سوا لا تنزل و تکد عدولی لا علی حمت

وانما بتاکد نزد تمامہ بالو طئی و نحوہ و ما تکرر بابا مہر مہملہ و غیرہ لہ و لہ من الوطی

و دواعیہ الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من العوکلہ او بعضہ او اخذ تمامہ یا قبل یا بعد یا فی وقت لان

المعروف بالشروط ان لم یجل یا بجل تکد الا بالحد المتعار علی حاشیہ و ما تکرر بابا مہر مہملہ و غیرہ

اور مہر محل غیر معین کا مطالبہ بدون سفارت کے یعنی بدون طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا۔ اور
تیسرے سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ بلا طلاق یا موت کے مطالبہ مہر کا نہیں ہو سکتا ک
فی العالمگیریتہ۔ الاختلاف لاحد ان تا جیل الہرالی غایۃ معلومتہ نحو شہرہ او سنتہ
صحیحہ وان کان لا الی غایۃ معلومتہ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح و
هذا لان الغایۃ معلومتہ فی نفسہا وہو الطلاق او الموت الخ عالمگیریتہ۔ فقط
مہر محل ادا کئے بغیر بھی بیوی کو بجا سکتا ہے | سوال (۱۲۱۱) زید نے اپنی دختر کی شادی بکر

اور بیوی کی تکلیف بیان کرنا حرم نہیں
کے ساتھ کر دی بکر کی سوتیلی خوشداس بکر سے کسی
وجہ سے ناراض ہے اور زوجہ بکر کو اس کے گھر جانے نہیں دیتی اور زید کو بھی بہکار رکھا
ہے۔ نکاح بکر کا بہ تقرر مہر مبلغ پانچ صد روپیہ! حج الوقت پر معین ہوا ہے جو غیر معجل ہے
دختر زید وقت نزدیکی کے چن بچیں ہوتی ہے لیکن بعد نزدیکی کے تکلیف ہونا جلتا ہے
کہ جس کا اظہار حال علاج ہونے پر زید کو ہوا اب زید اس بات پر پردہ ناش کر نیکا جرم
بکر پر عائد کر کے زوجیت سے قطع تعلق کرانیکا خواہشمند ہے۔ آیا اس صورت میں بکر اپنی زوجہ
کو بجا سکتا ہے۔ اور بکر نے اگر علاج کی غرض سے عورت کا جسمانی حال کہا تو بکر پر کوئی مواخذہ
یا جرم عائد ہو سکتا ہے۔ اور زید اپنی دختر کا مہر فی الحال لے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب :- بکر اس صورت میں اپنی زوجہ کو بجا سکتا ہے اور اس کو حق ہے کہ
اپنی زوجہ کو بجا دے۔ اور مہر جس کی کوئی میعاد بیان نہیں کی گئی اس کا وقت وصول کا طلاق
یا موت ہوتی ہے فی الحال اس مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا۔ اور بغرض علاج تکلیف جسمانی

لے۔ المتذکرہ معری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ۲۹۹ - فقیر

لے۔ لہذا کہ الوقت للمؤنن الخ یتم ذالک علی وقت دخول الفرقة بانہ

اوہ سطلاق و ہادی عن الی یوسف ما یہ بد: هذا التی ان کذا فی المبدأ انہ

مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ۲۹۹ - فقیر

زوجہ کا بیان کرنا جرم نہیں ہے۔ بلکہ اس میں مجرم نہیں ہے۔ فقط۔

مرض الموت میں مہر معاف کرائے سے معاف نہیں | سوال (۱۲۱۲) زید نے اپنی منکوحہ سے بیٹا ہے جائداد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے

کس اولاد بھی زندہ موجود ہے مہر معاف کرائے بعد زید نے نکاح ثانی کیا چنانچہ اس بیوی سے بھی کچھ اولاد ہوئی اور موجود ہے اور اس کی وفات کے بعد موجودہ بیوی نے زید کی جائداد سے اپنا مہر اور حصہ وراثت اور اپنی اولاد کے حصہ وراثت حاصل کئے اور زید کی پہلی اولاد کو ان کی والدہ کے دین مہر سے بوجہ علت تمادی لا دعویٰ کر دیا اور جائداد زید پر اپنا قبضہ جائزہ حصہ وراثت سے بھی محروم کر دیا۔ کیا شرعاً پہلی بیوی کی اولاد زید کی جائداد سے اپنی والدہ کا دین مہر اور حصہ وراثت حاصل کر سکتی ہے یا نہیں اور کیا معاف کرا لینے سے دین مہر ساقط ہو جاتا ہے اور کیا تمادی اسقاط حقوق میں شرعاً معتبر ہے اور موثر ہے یا نہیں ؟

الجواب :- حالت مرض الموت میں مہر معاف کرنا شوہر کو معتبر نہیں ہے۔ اس متوفیہ کی اولاد اپنا حصہ میراث کا اور مہر کا شرعاً پانے کی سستی ہے زوجہ ثانیہ کا قبضہ تمام جائداد و ترکہ شوہری پر شرعاً باطل ہے پہلی زوجہ کی اولاد کا اس میں حق ہے اور تمادی شرعاً کوئی چیز نہیں ہے کتب فقہ میں ہے ان الحق لا یسقط بتقادم الزمان شافعی۔ وفي الدر المختار اعتقاداً ومحاباةً وھبتاً الخ کل ذلک حکمہ تحکیم وصیتاً الخ و فیہا ایضاً لا وصیة لوارث۔ فقط۔

بیوی کے دین مہر کے خرچ کرنا اور سوال (۱۲۱۳) اولیاء مخطوبہ کو خاہد سے مہر کے سوا اور کچھ لینا اور مہر لیکر اس میں تصرف والا کار کرنا اور دعوت مہر سے زیادہ روپیہ لینا کب سہ ہے

۱۔ باب اللعان ۳۳۲ ۲۔ الدر المختار علی هامش، والمختار باب القوی فی المیزان ۳۳۲ ۳۔ طبر۔ ۴۔ الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الوصایا ۳۳۲ ۵۔ طبر۔ ۱۲

وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب :- اولیاً مخطوبہ کو زہر سے کچھ لیکر اس میں نہ صرف بیجا کرنا جیسا کہ مذکور ہے بعضی اس کو دعوت اترہا وغیرہم میں صرف کرنا اور ضائع کرنا درست نہیں ہے کیونکہ بعض اولیاء کو اگرچہ مہر کا لینا بعض احوال میں درست ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکی کے لئے اس مہر کو بیوے نہ یہ کہ نہ صرف بیجا اس میں کرے کہ مناعت ملل صغیرہ صغیرہ باپ دادا کو بھی درست نہیں ہے اور غیر مہر سے کچھ لینا زوجہ وغیرہ سے اس کو فقہاء نے رشوت سے تعبیر فرمایا ہے اور عبارات مذکورہ فی السؤال سے اس کی اجازت نہیں نکلتی کہ مہر لیکر اس کو بے موقع رسومات نکاح میں صرف کرے ۔ فقط

سوال (۱۲۱۴) زوجین وقت نکاح نابالغ تھے اب دونوں شہر بعد نکاح مہر چلے گئے تو بیوی اس کی بھی سستی ہو گئی بالغ ہیں اور زہر اب تک رخصت نہیں ہوئی ۔ اگر زوج حسب

نظام زہر کی کچھ زیادہ مہر مقرر کر دیوے اور پھر کبھی زہر کے رخصت ہونے کے اگر مہر کے وصول کرنے کی ضرورت پڑے یا زوج طلاق دیدے تو زہر کل مہر یا کئی شواہن سستی ہو گئی یا نہیں ؟

الجواب :- قال فی الدر المختار قولہ فانہا تلزمہ ای الزیادۃ ان ولی او مات غنھا اثنتی شامی ۔ پس معلوم ہوا کہ ولی کے بعد پورا مہر مع زیادتی کے لازم ہوتا ہے ۔ فقط ۔

سوال (۱۲۱۵) ہندہ کا نکاح جو زید سے ہوا اس میں مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے نہ تو قاضی صاحب نے نہ ناگ نے بھی مہر کی تفصیل بیان کی

۱۔ و ما لم یسجد ما یا خذ المہر الخفق بسبب بنتہ بطیب نفسہ ...
۲۔ المختار کتاب المخطوط والاباحۃ فصل فی البیع ۲۴۰/۲ غیر ۔ ۔ ۔
۳۔ المختار باب المہر ۲۶۳/۲۔ در مختار کی پوری عبارت یہ ہے اور زید علی ماستی فانہا تلزمہ بشروط قبولہا فی المجلس او قبول ولی الصغیر الخ (مختار باب المہر ۲۶۳/۲) غیر

نہ سہل کہا نہ سہل۔ نکاح نے کہا کہ میں نے ہندہ کو بوجھ دین ہر ۵ ہزار کے اپنی زوجیت میں قبول کیا آیا یہ مہر سہل ہوا یا سہل یا کچھ سہل اور کچھ سہل۔ زید نے ہندہ کو طلاق دیدی کیا ہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زید سے اپنے مہر کا مطالبہ کرے۔ کیا بوقت نکاح مہر سہل سہل کی تفصیل نہ ہونے سے اب ہندہ کے مہر کی وصولی میں کوئی جھگڑا پڑے گا۔ مہر سہل سہل کی تعریف جامع مانع اور تمام فرما دیں۔

الجواب :- مہر سہل اور سہل کے جو معنی لغوی ہیں وہی شرعی ہیں یعنی مہر سہل وہ ہے جو فی الحال دیا جاوے یا فی الحال دیا جانا اس کا سفر کر کیا جاوے۔ اور سہل وہ ہے کہ اس کی کچھ مدت معین ہو۔ اور میں مہر میں سہل اور سہل کا کچھ ذکر نہ ہوا اس میں عرف کا اعتبار ہے۔ یعنی جس قدر عرفاً اولاد دیا جاتا ہو اس قدر سہل ہوگا اور باقی سہل — عالمگیر یہ میں ذکر کیا ہے کہ سہل کے لئے اگر کوئی وقت ذکر نہ کیا جائے تو وقت اس کی ادا کا طلاق ہے یا موت پس صورت مسئلہ میں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق دیدی ہے تو ہندہ مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ فقط۔

سوال (۱۲۱۶) علیمہ نے تین نکاح کئے اب تیسرے نمبرے خاوند کرنے کے بعد بھی پہلے | غلام کی بوجہ کی میں دو سابقہ خاوند فوت شدہ سے ہر ایک سستی ہوا نہیں | دلوں خوبرو سے مہر بانگی سستی ہے

الجواب :- وہ عورت سستی ہر لینے کی ہے۔ فقط۔

لے وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت -
عالمگیری ۱۰ صری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ۱۰۲۱ فقیر ۱۰
۱۰ فما زاد فعليه الاستئذان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم
المبادل وبه يتأكد اقل وبالذات ينتهي النكاح نهائيه والشواهد بانها
تتقرر ويتأكد (هذا باب في المهر ۱۰۲۱) فقیر ۱۰

سوال (۱۲۱۷) ہندہ کا مہر یا سودینا سرخ قرار پایا تھا
 دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا
 اور دینار سرخ کا وزن اور قیمت مختلف نہیں ہے۔ اقل درجہ دینار
 سرخ کتنے ماشہ کا اور سکہ گلد اور درجہ سے کتنے روپیہ کا ہوتا ہے اور اکثر درجہ کیا ہے اور قول
 مفتی بہ اس بارہ میں کیا ہے اور دینار کس چیز کا ہوتا ہے ؟

الجواب :- دینار اور شقال ایک چیز ہے اور وزن شقال اور دینار کا
 ساڑھے چار ماشہ ہے اور یہ سونے کا ہوتا ہے۔ پس سونا اگر اٹھائیس روپیہ کا ایک تولہ
 آتا ہو جیسا کہ اس وقت نرخ ہے تو ایک دینار میں سے کا ہوگا۔ غمات اللغات میں ہے کہ شقال
 بالکسر نام ایک وزن کا کہ ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے۔ فقط (اس وقت ششہ ہجری
 میں سونا پونے دو سو روپیہ تولہ بکتا ہے اس لئے اس زمانہ میں دینار کی قیمت بہت بڑھ جائیگی
 ہر زمانہ میں سونے کی جو قیمت ہوگی اسی نرخ سے قیمت لگے گی۔ ظہیر)

سوال (۱۲۱۸) شیعہ متونی سے عورت داشت واکں ہر سہ
 مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے
 عورت قبل از دے متونی شدند یا خیر یا مہر ادا ساخت۔ الحال
 اولاد کبار باقی ہر دوز دہی خواہند کہ مہر امہات خود استخراج کردہ شود۔ آیا مہر آن
 دوز دہم ادا کردہ شود یا نہ ؟

الجواب :- دریں صورت مہر ہر دوز دہم متوفیہ ادا کردہ شود و ہر چہ
 حصہ اولاد ایشان باشد یا و شان دادہ شود۔ فقط ۔

لہ والمتقال هو الدینار عشرین قیراطاً والدھم اربعة عشر قیراطاً والقیراط خمس
 شعیرات کذا فی التبیین (عالمگیری مصوی کتاب الزکوٰۃ الباب الثالث ص ۱۶۷)
 ۲۵ والمہر یتاکد باحد معان ثلثۃ الدخول والخلوۃ الصحیحة و موت
 احد الزوجین الخ (عالمگیری مصوی کتاب النکاح باب سابع فصل ثانی ص ۲۸۴)

سوال (۱۲۱۹) زید نے انتقال کیا اور ایک دجہ
 بیٹے سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں
 شوہر کی جائداد میں تصرف کرنے اور نہ کر کے
 اس کی زوجہ ہندہ کا دین مہر بھی تھا لیکن اتنا مال نقد و زیورہ و جائداد و محرائی و سکنتی کی قسم
 سے نہ کر کے میں چھوڑ گیا جو ہندہ کے دین مہر سے باہر جہازا تہ تھا۔ ہندہ اپنی حیات میں ناکمالیت
 پر قابض و متصرف رہی اور بیع و ہبہ ہر قسم کا تصرف کرتی رہی اور مغایر مہر سے کہیں زیادہ خرچ
 کر چکی۔ بالآخر اس نے بقیہ جائداد کو اپنی دختر فاطمہ کے نام کر دیا اور آٹھواں حصہ جو اس کا
 شرعی حصہ تھا اپنے نام رہنے دیا فضا الہی سے دختر فاطمہ کا بھی انتقال ہو گیا اور اس نے
 اپنے شوہر اور اپنی خالہ خدیجہ کو چھوڑا۔ اب ہندہ مذکورہ کی ہمشیرہ یعنی خدیجہ اپنی ہمشیرہ
 ہندہ کے دین مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ فریق اول کہتا ہے کہ جب وہ اپنی حیات میں زید کی جلد
 مالیت پر مفرداً مالک رہ کر دین مہر سے کہیں زیادہ خرچ کر چکی اور جو باقی رہی اسکو باستثناء
 آٹھواں حصہ اپنی دختر فاطمہ کے نام کر چکی اس لئے دین مہر میں سے جو خدیجہ نصف سہام اپنا
 چاہتی ہے نہیں مل سکتا۔ ہاں آٹھویں حصہ میں نصف بحیثیت ہمشیرہ ہونیکے مل سکتا ہے
 اس صورت میں دعویٰ خدیجہ کا ہندہ کے دین مہر کی بابت صحیح ہے یا نہیں - ۹

الجواب :- تصرف ہندہ کا ترکہ مشترکہ میں چونکہ بحیثیت وصول دین مہر نہیں
 ہوا ہے بلکہ ممکن ہے کہ یہ تصرف اس نے اپنی دختر کے اور اپنے حصہ شرعی کی حیثیت
 سے کئے ہوں اس لئے دعویٰ خدیجہ کا نصف دین مہر کا اور نصف حصہ شرعیہ ہندہ میں
 صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ہندہ نے دین مہر وصول کر کے تصرفات
 مذکورہ اسی مقدار دین مہر میں کئے ہیں اس وقت تک یہ متعین نہ ہو گا کہ ہندہ نے اپنا
 دین مہر وصول پالیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۱۲۲۰) (۱) جو دین مہر خوم کی حیثیت سے بہت
 زیادہ مقرر ہوا ہو ایسے دین مہر سے خلاصی کے لئے کیا کوئی جلد ہے؟
 مہر خائف کرانے کے لئے
 جیسے کہا جا سکتے ہیں۔

(۲) اگر بیوی سے اس مہر کے معافی کے کلمات کسی جلد سے کسی اجنبی زبان میں کہلائے جسے وہ نہیں سمجھتی یا در شوہر نے زبردستی اس کی اطلاع بھی نہیں دی تو کیا مہر معاف ہو جائے گا؟

(۳) اگر بیوی کو اس بات پر راضی کر لے کہ وہ کہہ دے کہ میں نے اپنا حق مہر اللہ تعالیٰ کے یہاں سواغفہ سے بخش دیا یعنی میں اللہ کے یہاں نہیں لوں گی باقی تازیست دنیا میں میرا حق رہا جب کبھی مجھے ضرورت ہوگی یا میں تم سے کفیلہ ہوں گی تو حاکم عدالت سے نالش کر کے لے سکوں گی۔ غرض معاف کرنے کا عنوان یہ ہوا کہ اگر تازیست میں نے تم سے مہر نہ لیا اور تم سے خوش رہی تو بعد مرنے کے اپنا حق معاف کیا۔ تو ایسے معاف کرنے کا کوئی اثر ہو گا یا نہیں اور اس صورت میں مہر معاف ہو جائے گا یا نہ؟ (۴) کوئی جلد ایسا بھی ہے کہ زید کو اس سے نکاح ہو۔ (۵) کیا بیوی کے معاف کرنے کے وقت گواہوں کا بہرہ دیا بھی عدم سواغفہ اخروی کے لئے شرط ہے۔؟

ال جواب: مرد بہر زوجہ کا دین ہے شوہر کے ذمہ ہر اس بارے سے سبکدوشی
 کی جہی صورتیں ہیں یا یہ کہ شوہر اس دین کو ادا کرے یا زوجہ سے معاف کر دے اور کوئی
 حیلہ معافی کا نہیں ہے (۲) اس طریقہ سے ہر ساقط (معاف) نہ ہو گا۔ (۳) درمختار میں
 ہے کما لا یصح تعلیق الایسراء عن الدین بشرط محض کقولہ لمد یونس اذا جاء
 عند ارباب مت فانت بیری من الدین ادا ان مت من مرضک هذا ادا ان مت
 فحرضی هذا فانت فی حل من مہری فهو بالمل لانی فخالمة و تعلیق الخ و فی
 الشای و ذکر شمس الاسلام خوفہا بضرب حتی تہب مہرہا فاکراہ ان کان
 قلاہا علی الضرب و ذکر بکر سقوط المہر لا یقبل التعلیق بالشرط الا تری
 انہا لو قالت لزوجہا ان فعلت کذا فانت بیری من المہر لا یصح قال لمد یونس

ثم من سقى بها شربة فطارا دفع اليه المسقى ان دخل بها او مات منها (عن زيد بن ابي ابراهيم) (ص ٢٢٢)
 فان حلت من سقى بها الحظ ان الهرة ختمها والحظ بلا فيه حانت البقاء (ايضا ص ٢٢٢) فخر

ان لم اقتص مالی علیک حتی تموت فانت فی حل فهو باطل لانه تعلیق والبراءۃ
لا یحتملہ بزادینہ شامی جلد ۳ مسائل متفرقہ کتاب الہبہ ان عبارات سے واضح ہوا کہ صورت
مذکورہ سے مہر معاف اور ساقط نہ ہوگا (۳) کوئی حیلہ ایسا معلوم نہیں (۵) مواخذہ اخروی سے
پہننے کے لئے اور دینا نہ معاف ہونے کے لئے گواہوں کا موجود ہونا بوقت معافی ضروری نہیں ہے

مطلق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی | سوال (۱۲۲۱)۔ ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح
ہے البتہ طلاق عینا شوہر کے اختیار میں ہے | ایک شخص کے ساتھ کر دیا اور مہر مبلغ پانسو روپیہ مقرر کیا۔

اب لڑکی کا والد اور لڑکی خود یہ چاہتے ہیں کہ وہ شخص طلاق دیدے لیکن وہ طلاق نہیں دیتا
اس وجہ سے کہ لڑکی مہر مبلغ پانسو روپیہ مجھ سے وصول کرے گی جو کہ غیر متعجل ہے، اور نہ اس
شخص کے پاس اتنی وسعت ہے کہ مہر ادا کر سکے۔ اب وہ لڑکی اپنے مہر کی مستحق ہے یا نہیں
الجواب۔ یہ ضروری ہے کہ طلاق دینے کے بعد عورت مطالبہ مہر مؤجل کا فوکر کر سکتی

ہے، باقی طلاق دینے یا نہ دینے کے بارہ میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر کوئی وجہ طلاق دینے کی موجود
نہیں ہے یعنی شوہر کی طرف سے کچھ کوتاہی نان، نفقہ اور زوجہ کے حقوق ادا کرنے میں نہیں
ہے تو طلاق دینا اس کے ذمہ لازم نہیں ہے، البتہ اگر اس سے زوجہ کے حقوق ادا نہیں ہو سکتے
اور اس میں وہ کوتاہی کرتا ہے تو اس کو طلاق دیدینا چاہئے۔

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے | سوال (۱۲۲۲)۔ ایک شخص کی زوجہ فوت ہوئی، اور مہر نہ
مہر کا مستحق کون ہوتا ہے | دیا گیا اور نہ معاف ہوا تھا، اب مہر کی ادائیگی کس صورت سے
ہو سکتی ہے، مسجد وغیرہ کے کام میں یہ روپیہ صرف ہو سکتا ہے یا نہیں۔

لے رد المحتار کتاب الہبہ مسائل متفرقہ جلد ۱۲ ظہیر۔ لے داں کان لای غایۃ معلومہ احوال
بعضہم بصرہ وهو الصحیح وهذا لان الغارۃ ملوۃ فی نفسہا وهو انطلاق ادا الموت
بالطلاق الرجعی یتعجل الموجل، واللہ فی مصری کتاب الاکاح باب سابع فصل ملوۃ فی نفسہا ظہیر
لے الا ۳۳ حظردی معہ الا ۱۱ حاجۃ الفردی بوفات الذمک بالملوۃ المعروف بالملوۃ
علیٰ عامش رد المحتار، کتاب الطلاق جلد ۱۵ و ۱۶ ظہیر

الجواب۔ زوجہ کا مہر اگر ادا نہ ہوا تھا اور وہ انتقال کر گئی تو اس کے مرنے کے بعد وہ مہر اس کے ورثہ کو پہنچتا ہے، ان وارثوں میں شوہر بھی ہے، اگر کچھ اولاد مستوفیہ کے نہ تھی تو نصف شوہر کو پہنچتا اور نصف باقی ورثہ ذوی الفروض یا عصباء یا ذوی الارحام کو جو بھی کوئی ان میں دور نزدیک کا قرابت دار موجود ہو اس کو دیا جاوے، اگر کوئی بھی نہ ہو تو پھر نانا مہر شوہر کو ملے گا، اس کو اختیار ہے وہ جہاں چاہے صرف کرے خواہ اپنے صرف میں لاوے یا سب کو وغیرہ میں صرف کرے، لیکن موجودہ دیگر ورثہ کے شوہر کو ان کے حصہ میں کچھ تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ ان کا حصہ انہی کو دینا چاہئے۔

سوال (۱۱۲۳)۔ ایک عورت مر گئی، اور وقت مرگ سے پیش از مہر معاف کرے۔
تعماف ہو گیا یا نہیں۔ مہر معاف نہیں کیے مگر حیات میں خفیہ طور سے اپنی زندگی میں سے شوہر کو معاف کر دے۔ تھے، اور لوگوں کو معاف کرنا معلوم نہیں ہے تو وہ مہر معاف ہوا یا نہیں۔ (۱۲) ایک عورت نے خفیہ طور سے مہر معاف کیا اور پھر ایک موقع پر اس نے سب عورتوں کے سامنے بلا حجاب ظاہر کر دیا کہ میں اپنے شوہر کو مہر معاف کر چکی ہوں، یہ صورت میں مہر معاف ہوا یا نہیں۔

الجواب۔ عند اللہ: مہر معاف ہو گیا۔ اس صورت میں بھی عند اللہ مہر معاف ہو گیا۔

سوال (۱۱۲۴)۔ زید بوجہ نا اتفاقی و نافرمانی کے طلاق کے بعد مہر دینا ہو گا اور جو زید سے پہلے وہ بیوی کا ہے۔
زوجہ کو طلاق دینا چاہتا ہے، عورت کو چونکہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تمام زیورات جو کہ زید نے بعد نکاح کے بنوائے تھے کسی غیر جگہ پوشیدہ کر لیے
تفصیل کے لئے دیکھئے۔ ساجی باب ذوی الفروض، ظہیر: ۱۱۷ وان حطت عنه من مہر ما لم یحط بہ فی المہر بہ ۱۱۸ و صم حطہا تکہ او بعضہ عنہ قبل اولاد (الذات الخارطہ مش الذات الخارطہ)
باب المہر مطلب فی حط المہر والایمہار منہ ۱۱۹ و ۱۲۰ ظہیر

الجواب۔ عدت میں نکاح نہیں ہوتا، لیکن اگر عورت نے اگر کہا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دیدی ہے اور عدت گزر گئی تو اس کے بیان پر اس سے نکاح کرنا درست ہے، اور بعد دخول و سمیت شوہر ثانی تمام مہر مثل لازم ہے در مختار میں ہے وکذا الوالدت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ينكحها انما الوطی فی دار الاسلام لا یخلو عن حد ادب مہر ان در مختار والموطوءة بشبهة ومنه تزوج امرأة الغير خیر حالہما لہما ان

سوال (۱۱۲۲۷)۔ زید نے ہندہ کے ساتھ عقد کیا، اور مہر دینے کے بعد عورت فتنی شکل لگی تو مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں ہندہ کے والیان کو مہر وغیرہ ادا کر دیا بعد بوقت خلوت صحیحہ ہندہ فتنی شکل ثابت ہوئی، آیا زید ہندہ کے والیان سے مہر وغیرہ خرچ شدہ لے سکتا ہے یا نہیں،

الجواب۔ فتنی شکل سے نکاح صحیح نہیں ہوتا، در مختار میں اس کی تائید ہے پس جبکہ نکاح صحیح نہ ہوا تو مہر وغیرہ کچھ واجب نہ ہوگا، اور شوہر نے جو کچھ دیا وہ واپس لے سکتا ہے۔

سوال (۱۱۲۲۸)۔ ایک شخص نے اپنی حیات میں ہمیشہ میں دین مہر میں مہر سے زیادہ جائداد لکھ دی تو کیا حکم ہے طول عمر کے حوالے ٹھیک نہ رہنے کی حالت میں اپنی عورت کو کچھ جائداد منظور و غیر منظور دین مہر میں مہر کی مقدار سے زیادہ عورت کی ترغیب سے لکھا کر رجسٹری کرا دی اس مسئلہ میں شرعاً کیا حکم ہے۔

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة بیكۃ ۲ ظہیر ۳ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ص ۲۶ ظہیر ۳ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ص ۲۶ ظہیر ۳ کہ عقد یقین ملئت المتعة ای حن استمتاع الرجل من امرأة له یمنع من نكحها ما نفع شرعی فخر جہ الذکر والخنثی، المشکل ۱۰ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ص ۲۶ ظہیر ۳

الجواب - مہر کی مقدار سے زیادہ جو ایسی حالت میں دی وہ حکم وصیت ہے لہذا ناجائز ہے حکم لا وصیۃ لوارث

مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے [سوال ۱۱۲۹] ہندو کا نکاح زید سے بتعین مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا اور اس نکاح کے ٹھہرانے والے اور اس کے متعلق تمام مراسم کے انجام دینے والے زید کا بھائی خالد اور زید کی والدہ سعیدہ تھیں، زید نے بعد اس کے لا ولد وفات کی اور زید کے باپ نے بحالت حیات خود جائیداد زرعی کل اپنی زوجہ کے نام جو کہ سماء ہندو کی ساس ہے، مہر کر دی تھی، صرف مکان مسکوئہ مہر سے مستثنیٰ تھا، جس کے مالک وراثتہ زید اور خالد اور ایک بہن حمیدہ اور سماء سعیدہ ہوئے، مالت علات میں زید سے خالد نے ایک بیع نامہ حصہ مکان کا بالعوض سات سو روپیہ کے لکھا لیا، حالانکہ وہ حصہ بہت زیادہ قیمت کا ہے اور سعیدہ نے قبل نکاح ہندو کے دستاویز کے ذریعہ چار سو روپیہ ماہوار تاحیات ہندو کا کفاف مقرر کر کے اس کے ادا کے لئے ایک جائیداد زرعی مکفول کر دی تھی، اب اس مالت میں اول دہری مہر کا ہندو کو کس پر کرنا چاہئے، آیا خالد اور سعیدہ بذات خود بھی ذمہ دار ادائے مہر کے ہیں یا نہیں، دوم آیا زر مہر اس حصہ مکان سے وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں جو کہ زید کا تھا اور اس حالت میں وہ بیع جو بحالت مرض الموت زید نے بنام خالد کی تھی جائز تھی یا نہیں، یا اسی خریداری کے ذریعہ سے خالد ادائے دس مہر دہری زید تو فی کا ہو گیا یا نہیں۔

الجواب - خالد اور سعیدہ ہر جبکہ وہ منکفل اور غنا میں مہر کے نہیں ہوئے دعویٰ مہر کا نہیں ہو سکتا اور مکان کا حصہ جو زید نے بحالت مرض موت خالد کے ہاتھ فروخت کیا ہے بیع اس کی صحیح ہو گئی، لیکن جس قدر قیمت زید نے خالد سے کم لی ہے وہ خالد سے نی جاوے گی، اور ہندو مہر میں اسی کو لے سکتی ہے اعتناق و محاباتہ از حکمہ تحکم حصہ لا وصیۃ لوارث۔

لے دیکھئے ہدایہ کتاب الوصایا ص ۶۱۱ ظہیر لہ الدر المنار علی باشر رد المحتار کتاب الوصایا باب العتق فی المرتبہ ص ۵۹۶ ظہیر۔

سوال (۱۲۳۰)۔ کابین نامہ میں بالفرض مہر کی مقدار ایک لاکھ روپیہ تحریر ہے اور وقت نکاح پر وکیل نے جس کو پدر دختر اور خود دختر نے نکاح کرنے کا کل اختیار دیا ہو، صرف ایک ہزار روپیہ مہر کا حکم دیا اور نکاح خواں نے بھی بوقت نکاح ایک ہزار روپیہ مہر کا مقرر کر دیا اور اظہار کیا اور سب حاضرین مجلس نے سنا اور تعداد رقم مہر مندرجہ کابین نامہ بالکل موافق رکھی گئی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ مہر کو سنا واجب الادا ہے آیا وہ جو کابین نامہ میں درج ہے یا وہ جس کا اظہار مجلس میں کیا گیا۔

الجواب۔ مہر کی مقدار وہ معتبر ہے جس کو نکاح خواں نے بوقت نکاح ظاہر کیا اور جس مہر کو سن کر شوہر نے قبول کیا اور حاضرین مجلس نے سنا، کیونکہ مہر وہی واجب ہوتا ہے جو عقد کے وقت نامہ بیا جاوے اور جس پر عقد نکاح کیا جاوے۔ قال فی المواعظ المختار وجب العشرة ان سماها دون ذلك ووجب الاكثر منها ان سمي الاكثر، فلو دنا ذلك عند وطني او خلوة صحت، الا در منار قوله: "يتأكد" ان العشرة او اكثر او اكثر واذا ان العدة وجب بنفس العقد مع احتمال سقوطه ببردتها انما

مہر میں شدہ اگر شوہر نے تصدیق کر لی ہے تو حیات تک اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا ہے یا نہیں اور شوہر قید ہو سکتا ہے یا نہیں اور مہر معجل قرار پایا، باوجود قرار پائے مہر معجل کے

زید مہر ادا نہیں کرتا اور طبع طریق کے بہانے کرتا ہے، اس صورت میں جب تک زید مہر نہ دے قید ہو سکتا ہے یا نہیں، اور اگر بندہ والدین کے گھر چلی جاوے تو کچھ قباحت تو نہیں۔

الجواب۔ مہر معجل ہونے کی صورت میں اگر شوہر باوجود غنا کے مہر دینے میں تاخیر کرے بطل زوجہ جس ہو سکتا ہے اور در مختار میں فرمایا ہے کہ اگر زوجہ مہر معجل کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر چلی جاوے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور ناشرہ نہیں ہے

او امتنع للمهر والاى لانفقة الا خارجة من بيته بغير حق الزوجى الشامى قوله
بغير حق ذكر محترذا بقوله بخلاف ما لو خرجت الا وكذا هو احتراز عما يخرج من بيتها
لها المهر الا.

بیوی نے مہر معاف کر دیا اس کی موت کے **سوال (۱۲۳۲)**۔ جندہ بالف پندرہ سالے جوانوں
بعد العین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے کے سامنے اپنے شوہر کو مہر معاف کر دیا اب بعد انتقال
ہندہ کے اس کے والدین مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جندہ نابالغہ تھی اس کا معاف
کرنا معتبر نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب۔ ہندہ جبکہ پندرہ سالہ اور بالغہ تھی تو مہر معاف کرنا اس کا مہر کو بھیج دینا اور
والدین کا مطالبہ مہر کا شوہر سے درست نہیں ہے۔

مہر معاف کر دینے کے بعد **سوال (۱۲۳۳)**۔ اگر عورت مہر معاف کر دے اور پھر نکاح کرے تو
اس کا انکار کرنا کیسا ہے کیا حکم ہے۔

الجواب۔ عورت اگر مہر معاف کر دے تو پھر انکار کرنا سمجھنا نہ ہو گا مہر معاف
ہو جائے گا۔

سوال (۱۲۳۴)۔ ایک نکاح میں ماہ لگوا گیا جس میں مقدار مہر
پندرہ ہزار روپیہ پانچ ہزار معمل اور بقیہ مؤجل ہے تو کیا کیا جائے
پندرہ ہزار روپیہ عبارت ذیل مرقوم ہے۔ زردین مہر معمل مبلغ
پندرہ ہزار روپیہ قرار پاتے ہیں، بچل اس کے پانچ ہزار روپیہ اس وقت بحق مسماۃ از قسم
اثاث البیت و زیورات ادا کر دیا گیا اور باقی ماندہ مبلغ دس ہزار روپیہ لہنی حیات میں
مسماۃ موصوفہ کو ادا کر دوں گا، مبلغ دس ہزار روپیہ مذکور شرعاً معمل کی تعریف میں آئے گا

لہ رد المحتار باب النفقة ۱۷ ظفر۔ لہ ان حیات عدل میں مہر و سم الدعوى
حقها والخط يلاقي حالة البقاء و هذا به باب المهر ۱۷ ظفر۔ لہ و لم يحظر الحكم لوصفه
عنه قبل اولاد الدار المختار على ما مشى رد المحتار باب المهر ۱۷ ص ۱۷ ظفر۔

یا مؤجل ٹھہرے گا۔ اگر مؤجل قرار دیا جائے تو ارشاد ہو کہ مؤجل کے کتنے اقسام ہیں اور یہ صورت کونسی قسم میں داخل ہے، اور اپنی حیات میں ادا کر دیے کا جو وعدہ ہے اس کی زد سے عورت اپنے شوہر سے کس وقت زر مہر مذکور یعنی دس ہزار روپیہ کے وصول کرنے کی مستحق ہو سکتی ہے۔

الجواب۔ شرعاً عبارت کا بین نام میں اگر یہ کل مہر کو مؤجل قرار دیا تھا مگر بعد میں تفصیل کرنے میں پانچ ہزار کو مؤجل اور دس ہزار کو مؤجل قرار دیا گیا ہے۔ لہذا دس ہزار مؤجل ہو گیا، اور مؤجل الی الطلاق یا الی الموت صحیح ہے درمختار میں ہے الا لتاجیل لطلاق او موت فیصحۃ اور شامی میں ہے کہ طلاق سے مؤجل بھی مؤجل ہو جاتا ہے۔ وباطلاق یتعجل المؤجل۔

ردی داتہ بوقت نکاح | سوال (۱۲۳۵)۔ بوقت نکاح علاوہ تعیین دین دہر کے لڑکی روپیہ لینا کیسا ہے والا لڑکے والے سے کچھ لے لیتا ہے، یہ لینا جائز ہے یا نہ۔ اور یہ مہر میں شمار ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ ایسی رقم کو فقہائے رشوت قرار دیا ہے اور واجب الرد لکھا ہے۔ کافی الدر المختار اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوجة ان يستردده لانہ رشوة۔ اور جبکہ مہر کا نام نہیں لیا تو وہ مہر میں شمار نہ ہوگا۔

بعد خلوت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو | سوال (۱۲۳۶)۔ زید اپنی منکوحہ ہندہ سے بعد از توہمی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے نکاح خلوت صیمہ سے مستفیض ہوا، بعد چند سے ہندہ

ناشرہ و نافرمان ہو کر مباشرت سے مانع ہوئی، باوجودیکہ زید مباشرت و جماع پر غنی وجہ التام قادر ہے، لیکن ہندہ اطاعت زید سے برگشتہ ہے، اگر زید ہندہ کو طلاق دیدے تو زید پر کل مہر واجب الادا ہے یا بعض، ہندہ نے صلب عقد میں زید سے یہ شرط کی تھی کہ میری بلا اجازت

لہ الدر المختار علی ہاشم رد المختار باب المہر ۳۹۴ غفر۔ لہ رد المختار باب المہر ۳۹۴ غفر

لہ الدر المختار علی ہاشم رد المختار باب المہر ۳۹۴ غفر۔ لہ رد المختار باب المہر ۳۹۴ غفر

اگر دوسری عورت سے نکاح کر دے تو میری طلاق میرے اختیار میں۔ اگر اختیار کروں گی تو کل مہر دینا پڑے گا۔ زید اگر دوسرا نکاح نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جاوے گا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب - جبکہ خلوت صحیح ہوگئی تو زید کے ذمہ کل مہر واجب الادا ہو گیا، زید اگر ہندہ کو طلاق دے گا تو پورا مہر زید کو ادا کرنا ہو گا، ہندہ یہ شرط کرتی یا نہ کرتی، زید کو مہر دینا ہی ہو گا لیکن دوسرے نکاح سے یہ شرط خارج نہیں ہے، دوسرا نکاح کر لے، جس وقت مہر دینے کی طاقت ہو، مہر ادا کر دیوے، لہذا فی السالمختار۔

سوال (۱۲۳۷) جس عورت کا خاوند سفر میں ہو اور وہ عورت اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے | انتقال کر جاوے اور مہر ادا نہ ہوا ہو تو مہر کو نکرا دیا ہو۔

الجواب - بقدر حصہ دیگر ورثاء عورت کے وارثوں کو مہر ادا کر دیا جاوے۔

سوال (۱۲۳۸) مہر شرعی کی مقدار کیا ہے۔

الجواب - دس درہم ہے، اور ایک درہم تقریباً ۴۰ روپے ہوتا ہے، پس دس درہم قریب پونے تین روپیہ کے ہوتے۔

لے والمخلوۃ الخ کالوطی فی ثبوت النسب الا فی تاکید المہر المسمی، الدر المختار علی حاشیہ مطبوعہ باب المہر مطلب فی احکام المخلوۃ ص ۳۳۳ ظہیرۃ الکرنیہ میں تب عورت کے نہ، ف مہر کا مقدار خود شوہر ہو گا، اور بقیہ نصف کے عورت کے بقیہ ورثاء ہوں گے، اور اگر بچے ہیں تو شوہر کو اس بیوی کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا، اور بقیہ تین چوتھائی اس بچے اور اس کے والدین کو والدہ العلم، ظہیرۃ فاضل المہر عشر قراہہ الا فی قول علیہ السلام ولا مہر اقل من عشرة درہم، باب المہر ص ۳۳۳ و ص ۳۳۴، قریب ظہیرۃ میں الشافعیہ کہتے ہیں: و اہم مہر دون عشرة درہم حاشیہ ہدایۃ الفیاض، ایک درہم ۴۰ روپے ہوتا تھا، اب ہمارے اس زمانہ ۴۰ روپے میں چاندی کافی ہے پونے پندرہ روپے تو کم نہیں ہوتی اور سدرہم چاندی دو تو لڑاڑے سات ماشر ہوتی ہے اس حساب سے اس کی قیمت ساڑھے چودہ روپے کے قریب ہوتی ہے، چاندی کی قیمت کے حساب سے دس درہم کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہے گی، واللہ اعلم ظہیر۔

تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں | سوال (۱۱۳۳۹) - تجدید نکاح میں تعین مہر ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب - ضروری ہے۔

سوال (۱۱۳۴۰) - میرا حقیقی باغ بھائی عبدالوہاب فوت ہو گیا میں بیوی جب مہر معاف کرے | تو معاف ہو گا یا نہیں | نے مرحوم کی بیوہ کو کہا کہ تیرا حق مہر اس کے ذمہ ہے اگر تو لینا چاہتی ہے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں، ورنہ معاف کر دے، بیوہ مذکورہ نے برادری کے دو گواہوں کے رو بہ کہا کہ میں معاف کرتی ہوں، اس صورت میں مہر معاف ہوا یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں مہر معاف ہو گیا، عند اللہ کچھ مواخذہ مہر کا عبدالوہاب مستوفی کے ذمہ نہیں رہا۔

سوال (۱۱۳۴۱) - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے | زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور عدت کے اندر ہی عورت نے عقد ثانی کر لیا، اور اپنے چند رفقاء کے ورغلانے سے شوہر ہر عدالت میں مہر کا دعویٰ کر کے جھوٹا ثبوت بہم پہنچا کر مہر کی ڈگری حاصل کر لی اور اپنی تحریر معافی مہر سے منکر ہو گئی، اور طلاق بھی اس شرط پر تھی کہ حق مہر معاف، تو اس صورت میں معافی مہر سے انکار کرنا طلاق کے بارے میں مؤثر ہو گا یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق ہو گئی اور عورت کی طرف سے مہر معاف ہو گیا، پھر عورت کا معافی مہر سے منکر ہو کر اور جھوٹی شہادت عدالت میں پیش کر کے مہر کی ڈگری کرا لینا ظلم ہے، طلاق پر کچھ اثر اس کا نہ ہو گا، طلاق واقع ہو گئی اور مہر بھی عند اللہ

لے ثم المہر واجب شرعاً ابانہ شرف المحل و ہذا یہ باب المہر صحیح الظہر
لے وان حطت عن من مہر ما صم الحط لان المہر حقہا والحط یلاقیہ حالۃ البقاء و ہذا یہ
باب المہر صحیح الظہر: وصحیح النکاح او بعضہ عن قبل او ایام اللہ المختار فی ما مشہور المختار ابانہ صحیح الظہر

معاف ہو گیا ظلاً عورت کا مہر وصول کرنا فعل ناجائز اور حرام ہے۔ اور نہت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا بھی حرام اور باطل ہے نکاح نہیں ہوا، اور جو لوگ اس نکاح میں سامی ہوئے مرتکب فعل حرام کے اور فاسق ہوئے۔ قال الشرعانی ولا تغیر ما عقدتہ الشراح حتی یبلغ الکتاب اجلہ الایۃ۔

سوال ۱۱۲۴۲۔ زید کی لڑکی سے عہ کے لڑکے کا سب نفی مہر مہمل ہو تو لڑکی کا باپ رخصتی سے قبل اسے وصول کر سکتا ہے

دو ہزار روپیہ مہر مہمل پر عقد ہوا، زید کی لڑکی نابالغ ہے عمر گیارہ سال ہے، عمر نہ سوا برس کا گذر گیا۔ اب عمر کا لڑکا زید کی لڑکی کو رخصت کرانا چاہتا ہے، زید کہتا ہے تا وقتیکہ مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مہمل ادا نہ کر دے گا تب تک لڑکی رخصت نہ کروں گا آیا زید کو اپنی لڑکی کے مہر مہمل وصول کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور رخصت کے قبل کس قدر مہر مہمل زید کو لینا چاہئے اور بعد رخصت کے کس قدر، اور بلا ادا نیکی مہر مہمل کھلے درست ہے یا نہ

الجواب۔ زید کو اپنی دختر نابالغہ کے مہر مہمل وصول کرنے کا حق حاصل ہے رہنما میں ہے ولہا منعه من الوطی ودواعیہ والسفر الخ لا یخذ ما یتبعہ فی الشامی قولہ ولہا منعه الخ وکذا الولی الصغیرۃ المنع المذکور قولہ والسفر الخ فی التعلیل والآخر اجماعاً عبر فی الکنز لیسعہما الاخر اجماعاً من بیہما الخ اور جبکہ کل مہر مہمل قرار پایا ہے تو زید کل مہر کا مطالبہ قبل رخصت کرنے لڑکی کے کر سکتا ہے اور نکاح صحیح ہو گیا۔

سوال ۱۱۲۴۳۔ زید نے بندہ سے پانچ ہزار روپیہ ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو کم والی کا بیڑا دینا کیسا ہے

مہر ہر نکاح کیا، اس کی بہت مدت کے بعد دوسری عورت زینب سے پانچ سو روپیہ مہر ہر نکاح کیا اور دونوں کو ان کا مہر ادا بھی کر دیا، زینب نے ایک روز ارمان کیا کہ تم نے میرا مہر بہت کم مقرر کیا، زید نے اس کی دلجوئی کے لئے یہ قسم کیا کہ

لے اما نکاح منکوحۃ الغیر معتد بہ الخ فلم یقل احدًا بجوازہ فلم ینعقد اصلہ رد المتار باب العدة صحیح التفسیر۔ لے سورۃ البقرہ۔ ۳۰۔ لے دیکھئے رد المتار باب المہر صحیح التفسیر۔ ۱۷۔ تفسیر

تین چار سو روپیہ اس کے مہر میں اور زیادہ کر دئے۔ کیونکہ زیادہ بعد العقد بھی اصل کے ساتھ بتصریح فقہاء ملحق ہو جاتے ہیں، تین سو چار سو اس کو اور دیدوں، خواہ نقد یا کسی مکان کا ایک حصہ کر زینب کو فی الحال اس حصہ مکان کی ضرورت بھی ہے، لیکن زید کو اس میں تردد یہ ہے کہ جس طرح تمام حقوق میں زوجیت کے درمیان تساوی ضروری ہے کہیں یہ زیادہ فی مہر احدہما خلاف عدل نہ ہو جائے، یہ زیادہ فی مہر احدہما جائز ہے یا نہ، اگر کوئی دلیل صریح نہ ہو تو کوئی کلیہ ہی شافی ہو کافی ہے، اور تصریح فقہی اگر مل جاوے تو اقرب الی الاقناع ہے۔

الجواب۔ موافق اس قاعدہ فقہیہ کے کہ زیادہ فی المہر بعد العقد ملحق باصل المہر ہے اور ہبہ مبتدئہ نہیں ہے کیا بقول الامام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ زیادہ فی مہر احدی الزوجات درست ہے خصوصاً اس زوجہ کے مہر میں زیادہ کی کرنا جس کا مہر اصل سے کم ہو، اور اگر از زوجہ ثانیہ اس سے مقصود نہ ہو اور اس کو حیلہ ترک عدل و تسویہ بین الزوجات جو کہ واجب ہے نہ بنایا جاوے خلاف عدل نہیں ہوتا فتح القدیر کے جزیئہ ذیل سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ زیادہ فی المہر اگر بطریق رشوت نہ ہو تو درست ہے، عبارت اس کی یہ ہے۔ قوله وان رضیت احدی الزوجات بترك قسمها لصاحبتها لجاز هذا اذا لم یکن برشوة من الزوج بان زادها فی مہرھا التفعّل او یتزوجھا بشرط ان یتزوج اخری فیقیم عندھا یومین وعند المخاطبة یومًا فان الشرط باطل ولا یحل لھا المال فی الصورة الاولى فله ان یرجع فیہ الخ اور عنایہ کی عبارت بھی جواز کی طرف مشیر ہے قوله خلاف النہی فزادہ یقول الزیادۃ ہبۃ مبتدئۃ لا تلحق باصل العقد ان قبضت ملکک والا فلا الخ اس سے معلوم ہوا کہ اگر زیادہ لا محذور کو ہبہ مبتدئہ قرار نہیں دیتے کہ اس کو خلاف عدل کہا جاوے کیونکہ یہ تصریح ہے کہ ہبات میں بھی تسویہ بین الزوجات ضروری ہے کافی العینی علی البخاری وتمام العدلی ایضاً

لہ فتح القدیر باب التمسک بہ فی غایۃ علی ما شفع القدیر باب المہر مہر ۱۲ ظفر

بین تسویتہن فی النفقة والكسوة والمہبة ونحوھا۔

عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں | سوال (۱۱۲۴۴)۔ منکوحہ اپنے خاوند سے مہر مقررہ جس وقت چاہے طلب کر سکتی اور وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مہر اگر مبجل ہو تو عورت کو ہر وقت اس کے وصول کرنے کا حق ہے اور اگر موجد ہو تو طلاق کے بعد مطالبہ کر سکتی ہے، کذا فی کتب الفقہ۔

نابالغہ لڑکی کا ولی مہر | سوال (۱۱۲۴۵)۔ ولی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح بعض مبلغ ایک ہزار کم کر سکتا ہے یا نہیں | روپیہ مہر کے کر دیا، لڑکے نابالغ کے باپ نے منظور کر لیا، کیا لڑکی کا ولی مہر کو کم کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ درمختار میں ہے وصح حطھا لکلہ او بعضہ عنہ قبل اولاہ قال فی الشاہی وقینہ: بحطھا لان حطھا یمہا غیر صحیحہ لوصفیۃ الاولاد اس سے معلوم ہوا کہ ولی نابالغہ کو مہر کے کم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔

اگر کسی عورت کو بچہ چھ ماہ سے کم میں | سوال (۱۱۲۴۵)۔ اول عشرہ جمادی الثانی میں مسماۃ ہندہ پیدا ہوئی تو کیا پھر بھی وہ مہر پائے گی | کا عقد سنی بکر کے ساتھ ہوا، تقریباً دو ماہ تک مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر کے پاس رہی، عشرہ سو یکم ماہ ذی قعدہ میں مسماۃ مذکورہ کے لڑکا پیدا ہوا مگر ضعیف القویٰ جو زندہ ہے، ایسی حالت میں مسماۃ مذکورہ مہر کا حق رکھتی ہے یا نہیں، اور بچہ کی پرورش شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں۔

الجواب۔ جب کہ ہندہ سے بکرتے غلوت و صحبت کی ہے تو مہر پورا بندہ بکر لازم ہو گیا کیونکہ نکاح اس صورت میں صحیح ہو گیا ہے۔ اور اصل یہ ہے کہ مہر مجرد نکاح سے لازم ہو جاتا ہے

سہ مدۃ القای شرح بخاری مسننہ ۲ ظفر۔ ۳ ولہا منعہ من الوطی و اداعیہ الاخذ ما یرید تعجیلہ من المہر ظہ او بعضہ او اخذ قدر ما یجمل مثلہا عرفا بہ بنفی الا التاجیل لطلاق او موتہ و حتمہ و فی الغلاصۃ وبالطلاق یتجمل الموجد ولوراجعہما لا یتأجل رد التار باب المہر ۲ ظفر۔ ۳ رد التار باب المہر ۲ ظفر۔

لیکن احتمال سقوط رہتا ہے، جب شوہر نے وطی کر لی یا فلوٹ عیمہ پائی گئی تو کل مہر واجب الادا ہو جاتا ہے، ردالمحتار میں ہے و افادان المهر انما يتأكد لنزولهم تمامه بالوطی و نحوہ الا اور یہ چونکہ وقت نکاح سے پہلے ہی سے کم میں پیدا ہوا ہے، اس لئے بکرے نسب اس کا ثبوت نہیں ہے اور نہ بکر کے ذمہ اس کی پرورش وغیرہ کا حق ہے، ردالمحتار میں ہے و اقلہا ستة اشهر اجماعاً۔

سوال (۱۲۴۷)۔ ہندہ زوجہ زید اچانک بغیر دین مہر بیوی رہ جائے تو مہر دین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا

معاف کئے فوت ہو گئی تو اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) ہندہ کے مذکورہ بالا صورت پر فوت ہو جانے سے زید دین مہر ہندہ سے سبکدوش ہو جاتا ہے یا نہیں، اور دین مہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں (۲) اگر زید بلا ادا کرنے دین مہر کے سبکدوش نہ ہو سکتا ہو تو دین مہر ہندہ کے ورثاء کو دیوے یا فقرا میں تقسیم کر دے۔ (۳) از روئے شریعت ہندہ کے ورثاء اس کے میکہ والے ہیں یا سسرال والے یا اس کی اولاد۔ (۴) اگر ہندہ کے دین مہر پانے کی سستی اس کی اولاد ہی ہے تو زید کا مال تو آگے ہی مان کا ہے۔

الجواب۔ (۱) سبکدوش نہیں ہوتا، اور دین مہر اس کے ذمہ خل تمام دیوں کے باقی رہتا ہے کوئی وجہ ساقط ہونے کی نہیں (۲) ہندہ کے ورثہ کو ملنا چاہئے۔ (۳) جب کہ

لہ ردالمحتار باب المہر منہ۔ ظہیر۔ فلولا قل من ستة اشهر من وقت النکاح۔ ثبت النسب ولا یرث منه ردالمحتار کتاب النکاح منہ۔ ظہیر۔ لہ الدر المختار علی ما مش ردالمحتار فصل فی ثبوت النسب منہ۔ ظہیر۔ لہ شوہر مہر ادا کر دینا یا بیوی معاف کر دیتی، یہاں ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت پائی نہیں گئی، باقی موت تو اس سے ہرگز نہ ہو جاتا ہے، تعجب! العشرة ان سداھا احدہا نساء و نساء لا کثر منہما ان سداھا کثر و یتأكد عند طأ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما الا ردالمحتار علی ما مش ردالمحتار باب المہر منہ۔ ظہیر۔ لہ اگر بال ہمسے تو ایک سو تھائی روزہ نصف شوہر کا ہوگا، بقید دوسرے ورثہ کو پہنچے وہ ادا کر دے یا ان سے معاف کر لے ۲ ظہیر۔

ہندہ کے اولاد ہے تو ایک رب تک تو اس کے شوہر کا ہے اور باقی اس کی اولاد وغیرہ کا ہے۔ پھر اگر ہے تو یہ دلیل اولاد کے نہ وارث ہونے کی کیوں ہوئی، علاوہ ازیں یہ کہنا کہ زیادہ مال تو آئے ہی ان کا ہے درست نہیں، بیشک اولاد بھی زیادہ کے مال کی وارث ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ سوا اولاد کے اگر کسی کا کوئی حق اس میں نہ ہو، اگر دوسرے ورثہ ہوں گے، ان کا حق بھی اس میں نکلے گا، اور یہ سب کچھ زیادہ کی موت کے بعد ہے۔

سوال (۱۲۴۸)۔ ایک عورت نے کسی بات عورت کا یہ کہنا نہ سمجھا کہ ہم بستر ہو تو اپنی ماں سے ہو۔
 طلاق نہیں ہے، طلاق دینا تو بھی مہر ضروری ہے،
 براپنے شوہر کو کہا کہ اگر تو میرے ساتھ ہم بستر ہو تو گویا اپنی ماں بہن کے ساتھ ہم بستر ہو، شوہر نے ہم بستر ہونا چھوڑ دیا اور طلاق دینے پر آمادہ ہے، اگر طلاق دیوے تو مہر دینا ہو گا یا نہ۔

الجواب۔ اس صورت میں اس شخص کی عورت بستر طلاق واقع نہیں ہوئی، عورت کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، اگر اس عورت کو رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اور اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دیدے، اگر طلاق دیدے گا تو مہر ادا کرنا لازم ہو گا۔

سوال (۱۲۴۹)۔ ہندوستان میں دستور ہے کہ بعض مرتبہ رخصتی سے پہلے شوہر بجائے
 نکاح بالغ و بالغ کا ہو جاتا ہے اور رخصت کی دوسری تاریخ مقرر ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں اگر قبل رخصت غاوند فوت ہو جاوے تو بیوی کو کتنا دین مہر دینا چاہئے گا۔

الجواب۔ اس صورت میں مہر پورا واجب ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ویتاؤد عند وطنی او خلوة صحت الزاوموت احدهما

لے وینا کی، ای المہر عند وطنی او خلوة صحت، غاوند المختار علی ما شدد المختار
 راجع الی ما ہو فیہ، ظہیر، لے الی المختار علی ما شدد المختار، دیاب، ہندوستان، ظہیر

مہر تہیتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں دے گیا | سوال ۱۱۲۵۰- زید و عمر دو بھائی حقیقی ہیں، یہ
 ہے ورثہ انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے | علیحدہ علیحدہ شہروں میں مقیم ہیں، عمر اپنے باپ کی جائداد
 پر قابض ہے، زید کا اس سے کچھ سروکار نہیں ہے، زید نے اپنا ذاتی مکان دوسرے شہر میں بنا
 لیا ہے۔ زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا جس سے ایک لڑکی شادی شدہ موجود ہے، زید نے اپنا
 نکاح ثانی کیا، کچھ عرصہ کے بعد زید کا انتقال ہو گیا، زوجہ زید کو دو سال بعد بکری نکاح کا پیام
 دیا، زوجہ زید نے بکری سے نکاح سے انکار کیا اور عظیم کے ساتھ نکاح کر لیا، عظیم و بکری پہلے سے
 مخالفت تھی اس نکاح سے اور زیادہ ہو گئی، جب زوجہ زید کے نکاح ثانی کی اطلاع عمر و داماد
 زید کو ہوئی تو وہ دونوں زید کے مکان پر آئے اور اس کی زوجہ سے کہا کہ مکان خالی کر دو کیونکہ
 تم نے اپنا نکاح کر لیا ہے، اب تمہارا اس مکان میں کوئی حق نہیں رہا، سابقہ زوجہ زید نے کہا کہ
 یہ مکان میرا شوہر میرے مہروں میں دے گیا ہے، میں اس پر قابض ہوں، اس صورت میں
 کیا حکم ہے۔

الجواب۔ شرعاً شہادت کافی کسی طرف بھی نہیں ہے، اداۓ مہر کی اور نہ مکان
 کے مہر میں دے جانے کی اس لئے کہ اداۓ مہر کا گواہ صرف بکر ہے اور ایک شخص اگرچہ ثقہ بھی
 ہو، اس کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہوتی، اور اس پر کوئی حکم شرعاً نہیں ہو سکتا، اور اس صورت
 میں تو وہ اس وجہ سے بھی مخدوش اور ناقابل اعتبار ہے کہ عداوت اس کی ظاہر ہے، اور مکان کا
 مہر میں ملنے کا بھی ثبوت نہیں ہے، کیونکہ یہ صرف عورت کا بیان ہے لیکن چونکہ قاعدہ شرعیہ یہ
 ہے کہ ترک میت سے اول دیون وغیرہ ادا کر کے جو کچھ باقی رہے وہ ورثہ کو ملتا ہے اور مہر بھی ایک
 دین بذمہ شوہر ہے اور مہر کا ادا ہونا ثابت نہیں ہے اور عورت مدعی مہر کی ہے، لہذا اس کا مہر
 اول دلویا جاوے گا، پس اگر میت نے یعنی زید نے کچھ اور ترک سوائے مکان کے چھوڑا ہو تو

لھو فیما بہا لیر ما من العقوق سوا ذلک الحق ما لا ادغیہ کنتہ مد طلاق و ذلک وہ وصیہ الہیہ بلان
 اور جل و اذات: الدر المختار علی ما مشی رز الشہادت مفید و صلاہ ظفر

اس میں سے مہر ادا کیا جاوے گا، اور اگر سوائے مکان کے اور کچھ نہ چھوڑا ہو تو پھر مکان سے مہر دیا جاوے گا۔ اور وارثوں کو یہ بھی اختیار ہے کہ مہر اپنے پاس سے ادا کریں اور مکان بقدر حصہ خود رکھ لیں اور علاوہ مہر کے آٹھواں حصہ عورت کا میراث کے ملحق سے ہے اور نکاح ثانی کرنے سے اس کا مہر اور حصہ میراث ساقط نہیں ہوتا۔

سوال (۱۲۵۱)۔ ہندو نے اپنے شوہر خالہ کو اس کی بیماری میں مہر کی معافی کے رد گواہ ہیں کیا مکمل ہے اللہ کے واسطے اپنا مہر معاف کر دیا۔ اس واقعہ کے دو معنی گواہ یہ شہادت دیتے ہیں، قادر بخش کہتا ہے کہ میں مہر بخشے کا گواہ ہوں، خالہ نے کہا کہ مہر بخش دو، بندہ نے کہا کہ اللہ کی واسطے معاف کیا، فاضل کہتا ہے کہ بندہ نے کہا کہ خدا کے واسطے میرا مہر معاف کیا، آیا یہ شہادت کامل ہے یا ناقص۔

الجواب۔ یہ شہادت تو کافی ہے اگر دونوں گواہ عادل ہوں، لیکن مرض الموت میں رہ کر زیادہ سن معاف کرنا، محکم و محبت ہے، اور وصیت و ارث کیلئے درست نہیں ہے اس لئے مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا معتبر نہ ہوگا، لیکن اگر دیگر در ثمار راضی ہوں تو وارث کے لئے وصیت درست ہو سکتی ہے اور وصیت ایک ثلث میں جاری ہوتی ہے اس میں بھی اگر در ثمار راضی ہوں تو ثلث سے زیادہ میں بھی جاری ہو سکتی ہے۔

لہ تعلق بتوكة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول يدا المتكفين و تجهيزه من غير تميز ولا تقدير
ثاني قضى دينه من جميع ما بقى من ماله ثم تغذ حصيله من ثلث ما بقى بعد الدين ثم يقسم الباقي بين ورثته
ثالث رضى مولا ظفر له وبنو ابيه لغيرها من ثلث ما كان العتق ماله او غيره ورجلان الا ادر جبل و
امراتان الدار المختار على حاشى الدار المختار كتاب الشهادات مضمون وشرح ظفر له اعتاقه وعتاقته
ومبنة ووقفه وضمانه كل ذلك كتمه وعتبة فيقعد من الثلث ثم اقدنا درمعة من قوله محامات
اي في اوجان والاسيما روى المعتمد الشراوى في المختار كتاب الوصايا ان المتوفى المرضي بطلبه طهر
له لا وارثه وخاله او الابن جارية ورثته قوله عليه السلام لا وصية لوارث الا ان يعيزها الله
يعنى عند وجود وارث آخر الدار المختار على حاشى المختار كتاب الوصايا مضمون وشرح ظفر

زوجہ کا ہے وہی پہلی زوجہ کا مہر مثل ہے۔ پس جب کہ گواہوں سے کوئی مقدار مہر کی ثابت نہیں ہے جو مہر اس زوجہ کا ہے وہی زوجہ سابقہ کا ہوگا اور اگر اس میں بھی تعجزا ہو تو عسلاقی بہنوں کے مہر کا اعتبار ہوگا۔ فی الخلاصۃ دعیۃ باعتبار باخواتہا دعواتہا التزمہا۔ جب یاد نہیں تو اس کی زوجہ ثانیہ کی دوسری بہنوں کا جو مہر ہے وہی مہر مثل قرار پائے گا۔ کیونکہ باپ کے خاندان کا مہر مہر مثل کہا جاتا ہے۔ ظفیر

مطلق مہر و لجن کے مطابق مؤجل قرار پائیگا | سوال (۱۲۵۴)۔ ہندہ بالغہ کا نکاح بہمراہ زید اور عورت کیلئے نان نفقہ کا دعویٰ جائز ہے | بقدر زر مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا، کوئی اظہار مؤجل

یا مجمل کا نہیں ہوا، عام رواج خاندانی ہندہ کا مہر مؤجل ہے اب ہندہ بوجہ ناموافقیت شوہر خود جس میں زیادتی شوہر کی ہے مطالبہ مہر کرتی ہے آیا ناموافقیت و علیحدگی نمائند بلا اظہار طلاق جو ہندہ کے نکاح سے پانچ سات ماہ کے بعد سے بدستور ہے جس کو عرصہ پانچ سال گزر گیا ہے حکم اجل رکھتی ہے یا نہیں اور بصورت نہ رکھنے حکم اجل کے صورت موجودہ میں ہندہ مطالبہ مہر کر سکتی ہے یا نہیں، اور ہندہ حسب حیثیت اپنے نمائند کے نان نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

اور ہندہ اگر بدالت مجاز میں دعویٰ اور چاہے جوئی اس بات کی کرے کہ یا طلاق دیدے یا حقوق زوجیت ادا کرے تو شرط اختیار ماعمل ہے یا نہیں اور گناہ گار تو نہ ہوگی۔

الجواب۔ ایسی حالت میں مہر مؤجل سمجھا جاتا ہے اور اجل اس کی ادائیگی کی موت شوہر ہے یا طلاق، اور جبکہ شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا تو عورت اپنے حقوق و نفقہ کا دعویٰ

لہ والحقہ معر مثلہا الشرعی۔ ہر مثلہا ان من قوم ایہا الامہ المسلمون من قوم کنت عمرہ و فی الخلاصۃ دعیۃ باعتبار باخواتہا دعواتہا التزمہا۔ التزمہا فی ہاش۔ رہ التزمہا باب المہر مطلب فی بیان مہر مثل مہر مثل ظفیر کہ وان بینوا قعد العجل، یجعل ذالک دعوان لم یعد اشیاء یظہر انی المارۃ والی المعر المذکور فی العقد ان لہ یكون المعجل لمثل هذه المارۃ من مثل هذا المہر دعیۃ یجعل ذالک معجل ولا یستدر بالمہر بعد ولا یخص وانما یظہر الی المہر المذکور فی الشرعی باب المہر مہر مثل ظفیر۔

کر سکتی ہے شوہر کو چاہئے اور اس پر واجب ہے کہ یا وہ حقوق زوجہ نان نفقہ وغیرہ ادا کرے،
ورنہ طلاق دیدے گا قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان اس کا حاصل
یہ ہے کہ یا اپنی طرح عورت کو رکھے ورنہ طلاق دیدے اور بعد طلاق کے مہر کے وصول کرنے کا
دعویٰ عورت کر سکتی ہے اور نفقہ بقدر ماہما یعنی بین بین شوہر کے ذمہ لازم ہے اس کو وہ بذریعہ
عدالت بھی لے سکتی ہے اور عورت کی طرف سے یہ چارہ جوئی کہ یا شوہر نان نفقہ ادا کرے ورنہ طلاق
دیدے موافق حکم شریعت کے ہے اس میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور نفقہ اوسط درجہ کا بذمہ شوہر
لازم ہوتا ہے یعنی عورت اور مرد دونوں کی حیثیت کا لحاظ ہوتا ہے، مثلاً اگر عورت غریب ہے
اور شوہر غنی تو متوسط درجہ کا نفقہ لازم ہوگا۔

مہر میں جب اشرفی ہو تو اشرفی | سوال (۱۲۵۵)۔ ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا اور ایک
سے کون اشرفی مراد ہوگی | سو ایک روپیہ اور ایک سو ایک اشرفی سکہ رائج الوقت مہر قرار
پایا۔ اشرفی کی قیمت مختلف رہتی ہے تو اب ہندہ کو مکبر حساب سے دیا جائے گا۔

الجواب۔ بحکم المعروف کا بشرط مہر میں وہ اشرفی مراد ہوگی جو اس وقت یعنی
بوقت نکاح مروج تھی اور اگر مختلف وزن اور مختلف قیمت کی اشرفیاں اس وقت مروج تھیں
تو جس اشرفی کا نیا یا نہ رہا آج ہو وہ مروج ہوگی اور اگر یہ معام نہیں کہ اس وقت اشرفی کس قیمت
کی زیادہ مروج تھی تو جو کچھ عورت کہتی ہے اور اس کا مذہب کوئی نہیں ہے تو اسی کے قول کے
موافق اسی اشرفی سے حساب مہر کا کیا جاوے گا۔

شوہر مفلس ہو تو کیا عداۃ مہر کم کر سکتی ہے | سوال (۱۲۵۶)۔ زید کا نکاح بتقدیر مہر پانصد روپیہ
ہو مراد سہ ماہی مریم جو کہ کاہن نامہ میں باضابطہ پانصد روپیہ بوقت نکاح تحریر ہوا کچھ عرصے

۱۔ سورۃ البقرہ رکوع ۲۵۶ تا ۲۵۷ فجب النفقة للزوجۃ بنکاح صحیحہ الخ علی زوجہا
او بدفعہ حالہ بما بہ یفقی ودر مختار کذا فی البدایہ وھو قول الخصاف فی الولو الجبہ و
ھو الصمیم وعلیہ الفتویٰ رد المحتار باب النفقة ۳۳۳ تا ۳۳۴

بعد فریقین میں تنازعہ ہو کر مسماۃ مریم کی طرف سے دعویٰ پانصد روپیہ زر مہر عدالت میں دائر کیا گیا، عدالت ابتدائی سے باعتبار تحریر کا بین نامہ دعویٰ ڈگری ہوا لیکن عدالت سیشن چیف کورٹ سے بلا رضامندی مسماۃ مریم مدعیہ بجائے پانصد روپیہ مہر کے بتیس روپیہ چھ آنے زر مہر کو بوجہ مفلسی و ناداری مدعا علیہ کے قائم رکھ کر باقی رقم مہر کو خارج کر دیا گیا شرعاً لیا حکم ہے۔

الجواب۔ شرعاً و طے کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے، شامی میں ہے طفلان المہر وجب بنفس العقد لکن مع احتمال سقوطہ برد تھا انہ و انما یتأكد لہ و م تمامہ بالوطی و غوۃ الا اور اگر شوہر مفلس بھی ہو تو مہر ساقط نہیں ہوتا بلکہ مؤخر ہو جاتا ہے۔ پس بالکل ساقط کر دینا مہر کا یا کم کر دینا خلاف حکم شرع ہے۔

انحضرت صلعم کی صاحبزادیوں اور | سوال (۱۲۵۷)۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اکثر ازواع مطہرات کا مہر کتنا تھا | بنات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا مہر کیا تھا، اور اس وقت سکہ رائج الوقت انگریزی سے تخمینہ کتنا ہوتا ہے۔

الجواب۔ پانسور، ہم تھا جو تقریباً سو اسور و پیہ ہوتا ہے۔

لے رد المختار باب المہر ص ۲۵۳ ظفر۔ ۲۵ رد المختار باب المہر ص ۲۵۳ ظفر۔ ۱۲ ظفر۔ ۲۵ قال فی البدائع و اذا تاکد المہر بما ذکر لا یسقط بعد ذلک الا بالابراء (یعنی) ظفر لکھ عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کما کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت کان صداقہ لازولجہ ثنتی عشرة اوقیۃ و نثنی قالت أنتدری ما لثنتی قلت لا قالت نصف اوقیۃ فتلك خمس مائة درهم رواه مسلم وعن عمر بن الخطاب قال الا لا تقاوا صداقۃ النساء فانہا لو كانت مکیمۃ فی الدنیا و تقوی عند اللہ لکان اولکم بما نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئاً من نسائه و لا انکم شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیۃ رواہ احمد و الترمذی و ابو داؤد؛ مشکوٰۃ المصابیح باب العداق ص ۱۷۷ پانچ سو درہم ایک سو سو اکتیس توبہ چاہی ہوتی ہے، حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ کے زمانہ میں اس کی قیمت سو سو روپے ہوتی تھی، ہمارے اس زمانہ میں ساڑھے چھ سو روپے سے زیادہ ہوتی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲ ظفر۔

مہر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطابقت | سوال (۱۱۲۵۸)۔ امیر کبیر اگر مہر میں مطابقت کرے
افضل ہے یا حسب حیثیت | حضرات بنات و ازواج مطہرات کی تو یہ افضل اور موجب

خیر و برکت ہے یا حسب حیثیت امراء کے لئے مہر افضل اور موجب خیر و برکت ہے۔

الجواب۔ زیادہ مہر کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا کہ وارد ہے لا تغالوا صدقۃ النساء
الحديث لهذا متابعت بنات مکرات و ازواج مطہرات کی اس بارے میں افضل ہے اگرچہ جائز
زیادتی بھی ہے

فامشہ عورت جو شوہر کے گھر سے | سوال (۱۱۲۵۹)۔ ایک عورت بعمر ۲۰ سال جس کے
بھاگ جائے مہر لائے گی یا نہیں | ماں باپ کو بخوبی علم تھا کہ یہ بد چلن ہو گئی۔ اسی بد چلنی کی وجہ
سے وہ دو ایک مرتبہ گھر سے بھی بھاگی، اس بدنامی کے مٹانے کی غرض سے اس کا نکاح ایک
ماداق شخص سے بہر پانسو روپیہ کے کر دیا، وہ عورت ناوند کے گھر آئی وہاں وہ چند
ماہ رہی چونکہ اس کے ماموں کے ساتھ اس کا کچھ تعلق مشاہدہ ہوا، غاوند کے گھر آنے پر بھی
اس کا ماموں اس کے پاس آتا جاتا رہا، غاوند نے اس وجہ سے اس کی روک ٹوک نہیں کی
کہ یہ اس کا ماموں ہے، حالانکہ یہ اس کا سوتیلے ماموں تھا مگر کسی کو بھی اس بات کا امان نہ
ہو سکا لہذا اس کا آنا جانا نہیں روکا گیا، اس عرصہ میں اس کی نوکری کسی دوسری جگہ کی
ہو گئی، تب اس عورت نے اپنے تمام زیور اور گہنے جس قدر زیور اور تقامع کپڑے وغیرہ
کے لئے کر آدمی رات کو وہاں سے بھاگی اور اپنے ماموں کے پاس چلی گئی، راستہ میں اس کا
ایک چچا بھی لازم تھا وہاں نہیں اتری اور نہ اپنے ماں باپ کے پاس گئی بعد تحبس بسیار
کے پتہ ملنے پر چند آدمی وہاں گئے تو دیکھا۔ دراصل وہ ماموں کے پاس تھی وہاں سوائے

لے مشکوٰۃ الصالحین کتاب النکاح باب العداۃ مشہور ۲۰ تفسیر۔ ۱۱۲۵۹ حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ

پہلے نقل کی جا چکی ہے دیکھ نہیں ۱۱۲۵۹ تفسیر

اس کے ماموں کے اور کوئی نہ تھا لی، چنانچہ اس کا باپ اس کو اپنے گھر لے آیا، کیا ایسی عورت مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں وہ مہر پانے کی مستحق ہے۔

سوال (۱۲۶۰) کیا مہر مؤجل سے بھی مراد ہے کہ زوجه اپنے شوہر وصول نہیں کر سکتی سے بعد خلوت صیغہ جب چاہے زرمہ وصول کر سکتی ہے اور جب تک یہ دن مہر زوجه اپنے شوہر سے وصول نہ کر لے کیا شوہر سے عہدہ روہ سکتی ہے۔

الجواب - یہ حکم مہر مؤجل کا ہے کہ عورت جب چاہے وصول کر سکتی ہے مہر مؤجل کا یہ حکم نہیں ہے اس کے وصول کرنے کا وقت موت یا طلاق ہے۔

سوال (۱۲۶۱) شوہر بلا ادائے مہر مؤجل اپنی زوجہ کو فرصت بغیر رخصتی کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب - مہر مؤجل میں بیشک شوہر بدون ادائے مہر رخصت کر سکتا ہے۔

سوال (۱۲۶۲) لڑکی والا لڑکے والے سے کچھ حصہ مہر لے سکتا ہے یا نہیں معینہ سے بطور مہر مؤجل قبل از نکاح لے سکتا ہے یا نہیں، اس وجہ سے کہ لڑکی کی شادی کے کاروبار میں یعنی ضروری اشیاء میں صرف کرے۔

الجواب - لڑکی کے سامان کے لئے باپ کو مہر کا کچھ حصہ لے کر اس میں صرف کرنا

معاذ اللہ بال اور ثناء اس عورت پر ہے، مگر یہ نذر وہ شوہر کے پاس رہ چکی ہے اس لئے اس کا پورا مہر شوہر پر واجب الادا ہے والمعریتاک، باء، معان ثلثة الدخول والخلوة الصحیحة وموت احد الزوجین، والمکذبة فی کشوری باب، المهر سہلہ، ظہیر۔ مع اختلاف الاحد ان ناجیل المعرفی غایہ معلوۃ، المہر وان کان لادالی غایہ معلوۃ، فقد اختلف المشافہ فیہ قال بہمہر صحیہ، وهذا الذی انما یؤید فیہ، ہذا هو الطلاق، الموت، وناشیہ شوہر باب المہر سہلہ، ظہیر۔ مع اختلاف الاحد انما یؤید فیہ، ہذا هو الطلاق، الموت، وناشیہ شوہر

جائز ہے کافی ردالمحتار و فیہا قبضہ، الاب مہرہا وہی بالغۃ اولاد جہزہا و قبضہ مکان المہر عیناً لیس لہا ان لا تجیز لان ولایۃ قبض المہر الی الآباء حکذا التصرف فیہ الخ

سوال (۱۲۶۳)۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک جملہ طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی اور محل دینا کیسا ہے میں تین طلاق دے کر گھر سے نکال دیا اور بعض مہر مقررہ کے اپنی ایک دختر تین سالہ اور ایک محل سات ماہ کا دیا، دختر اور محل کا مہر میں دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ دختر اور محل کو مہر میں دینا ناجائز اور لغو ہے مہر پورا شوہر کے ذمہ لازم ہے، اور مہر مال سے ہوتا ہے لڑکی اور محل مہر نہیں ہو سکتا، قال اللہ تعالیٰ اَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرُ نَسَاءٍ فِیْہِ الْاٰیۃ

سوال (۱۲۶۴)۔ زید اپنی زوجہ کو بارہ سال تنخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا جو رقم خرچ سے لے لیا وہ مہر میں محسوب ہوگی کیا مکمل ہے سے اپنی پوری تنخواہ دیتا ہے جو گھر کے خرچ سے بہت زائد ہے اور زوجہ زید نے اس میں سے ایک معتد بہ رقم پس انداز کر لی ہے، پانچ سال تک زید نے باقی ماندہ رقم کے متعلق کچھ نہیں کہا لیکن پانچ سال بعد زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہہ دیا کہ جو رقم تمہارے نفقہ اور ایک بچہ کے نفقہ اور میرے خرچ سے زاید ہو وہ مہر میں شمار ہوگی۔ اس صورت میں باقی ماندہ رقم مہر میں شمار ہوگی یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں باقی رقم مہر میں محسوب ہوگی لتقصیٰ عی الزوج بہ اور رقم نفقہ حسب عرف متعین ہو جاوے گی۔

سوال (۱۲۶۵)۔ زید بالغ ہے مگر اس کا کوئی ولی وارث ہوگا یا شادی کرنے والے کی نہیں ہے، ایک غیر شخص نے اس کا نکاح ایک بالغ العمر سے

ایسی حالت میں کرایا ازید با صل ہے جس تھا اور اس کا مرض بتدریج بڑھتا چلا گیا، یہاں تک کہ ازید کا انتقال ہو گیا، ازید کو خلوت صحیحہ کا موقع تک نہیں ملا۔ ازید کے انتقال کے ایک ہفتہ بعد غالباً اس کی بیوی بھی فوت ہو گئی۔ بیوی کے وارث مہر کے مدعی ہیں، کیا شرفائیہ مہر واجب الادا ہے، اور ہندوستان میں اس کا کیا دستور ہے اور پنجاب میں کیا، کیا یہ مہر اس شخص پر واجب ہے جس نے ازید کا نکاح کرایا تھا یا ازید کی جائداد سے وصول ہو گا۔

الجواب۔ مہر بذمہ شوہر ہوتا واجب ہو گیا، ازید کی جائداد سے لیا جاوے گا اور یہ شرعی حکم عام ہے، ہندوستان اور پنجاب میں کچھ فرق نہیں ہے۔

مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں لیکن **سوال (۱۲۶۶)۔** زینب سے بعد اللہ تعالیٰ ایک اگر تمہارے لڑکوں سے جھگڑا کیا تو بے لگائی کیا تم ہے **الجواب۔** اگر تمہارے لڑکوں سے جھگڑا کیا تو میں عدالت کے ذریعہ سے ضرور اپنا مہر تمہارے ترکہ سے لوں گی، ورنہ معاف کرتی ہوں، تو آیا یہ وہ مہر عند اللہ وعند القضاہ معاف ہو گیا یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں عند اللہ مہر معاف ہو جائے عند القاضی کما یصلح تعلیل **عن الدین بشرط محض** ^۲ **الخ** رد مختار۔

نکاح بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور کیا **سوال (۱۲۶۷)۔** اگر وقت نکاح زوجین بالغ ہوئے کوئی وقت مقرر ہے۔ **الجواب۔** ہوں اور وہ دن مہر متعین ہو جاوے تو بعد نکاح اس مقدار عینہ دین مہر میں جو وقت نکاح قرار پایا تھا تو وسیع ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر ہو سکتی ہے تو حسب استدعا زوجہ یا شوہر خود بغیر استدعا زوجہ بھی توسیع کر سکتا ہے، اگر توسیع ہاڑ ہے تو بعد از کس وقت، ہمہ وقت یا بعد خلوت صحیحہ۔

وینا کذا (المہر) عند وطأ أو خلوة صحیح من الزوج اور موت أحدہما (الدر المختار علی حاشیة المختار باب المہر ۵۵۴) رد المحتار کتاب الہبۃ مسائل متفرقة ۱۶ ج ۲

الجواب - در مختار میں ہے وما فی ض ان بعد العقد الا و زید حتی ماسی
 خانہ تلزمہ بشرط قبولہا فی المجلس انہ پس معلوم ہوا کہ مہر کا زیادہ کرنا بعد قبول کرنے
 عورت کے صحیح و معتبر ہے اور لازم ہو جاتا ہے خواہ عورت کی طلب ہو یا خود شوہر زیادتی کر دے
 اور بعد دخول کے ہو یا قبل دخول کے غرض یہ کہ کسی وقت ہو، لیکن وجوب اس زیادتی کا بعد
 دخول یا موت کے ہے اور اگر قبل دخول و غلوت طلاق ہو جاوے تو وہ زیادتی ساقط ہے۔
 اصل مہر کا نصف لازم ہو جاتا ہے۔ مکذا فی الدر المختار و الشامی۔

حمد ید نکاحی مسورت میں مہر ہرگز سرنو ہوا | سوال (۱۲۷۸)۔ جب کسی کو تجدید نکاح کی
 اور عوی دونوں مہروں کی مستحق ہوگی۔ ضرورت ہو تو ایجاب و قبول کے وقت مہر سابقہ
 کا املہ کیا جاوے یا از سر نو جداگانہ مہر مقرر کرنے کی ضرورت ہوگی، اور اس مہر کی تقرری میں
 عورت کو اختیار ہوگا یا کیا اور مرد کو ہر دو مہر ادا کرنے ہوں گے یا کیا جبکہ مہر سابقہ بھی ہنوز
 ادا نہیں کیا ہے۔

الجواب - نکاح جدید میں مہر جدید ہوگا اور وہ با اختیار عورت ہے جو مقدار وہ کہے
 دی ہوگی، اور شوہر کو دونوں مہر ادا کرنے ہوں گے۔

لے الدر المختار علی ماسی رد المختار باب المهر ۱۲ ظفیر۔ لے لا ینصف الاختصاص
 التخصیص بالمفروض فی العقد بالنص بل تجب المتعة فی الاول و نصف الاصل
 فی الثاني رد مختار، قوله لا ینصف ای بالطلاق قبل الدخول بمقوله و نصف الاصل
 فی الثاني ای فیما لو زاد بعد العقد رد المختار باب المهر ۱۲ قبل مطلب فی خط المہر، ظفیر۔
 لے و تجب المتعة ان ساهما و عجب الاكثر منهما ان سى الاكثر و یسا کعند دطاً او خلوة
 محت جن الزوج ادموت احدهما او تزوج ثانيا رد مختار، فیما و طلقها باثنا بعد الدخول ثم تزوجها
 فی العدة و جب کمال المهر الثاني بدون المخلوق و الدخول رد المختار باب المهر ۱۲ ظفیر۔

دیوی نے کہا طلاق دیا تو مہر معاف کر دیوں گی شوہر نے قبول کر لیا اس نے معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی تو کیا کہہ؟ اپنے شوہر سے کہا اگر تو مجھ کو طلاق دیدے تو میں تمہارے مہر بخش دوں، زید راضی ہو گیا مگر عورت نے کہا کہ قسم کھاؤ، زید نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اگر تو میرے مہر بخش دے گی تو میں تجھے طلاق دیدوں گا، فوراً اس کی زوجہ نے مہر بخش دئے اور زید نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو کیا اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ مغلظہ ہوئی یا نہیں، اور اس کا مہر زید کو معاف ہو یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے گا تو مہر بھی معاف نہ ہو گا۔ کیونکہ مہر کی معافی عورت کی طرف سے بعوض طلاق کے تھی، پس جبکہ شوہر نے طلاق نہیں دی تو مہر بھی معاف نہیں ہوا، کیونکہ یہ معافی معلق تھی۔ ظہیر

سوال (۱۲۷۱)۔ ایک عورت منکوحہ شوہر دار زنا کی وجہ سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں اور زانیہ بیوی کو معاف کر دینا کیسا ہے؟ نے زنا کیا آیا بوجہ زنا کاری کے مہر ساقط ہو گیا یا بذمہ شوہر باقی رہا اگر اس عورت زانیہ کے اس خطا کو اس کا شوہر معاف کر دے تو مواخذہ قیامت اس پر رہے گا یا نہیں۔

الجواب۔ زنا کی وجہ سے اس کا مہر ساقط اور باطل نہیں ہوا اور مہر بذمہ شوہر لازم ہے اور زنا کاری اللہ کا گنہ ہے تو بہ کرنے سے اور استغفار کرنے سے معاف اور ساقط ہو جاتا ہے اور شوہر کی بھی خیانت اور حق تلفی ہے وہ شوہر کے معاف کرنے سے معاف ہوتی ہے لیکن شوہر کے معاف کر دینے سے اللہ کا گنہ معاف نہیں ہوا وہ تو بہ سے معاف ہوتا ہے اور جب صدق دل سے اللہ سے توبہ کر لی اور وہ توبہ قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے زنا کا گنہ معاف فرمادیا تو وہ معاف ہو گیا، شوہر معاف کرے یا نہ کرے، ہاں جو بے حقیقت اور خیانت شوہر کی ہوئی اس کا مطالبہ شوہر کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ شوہر کے معاف کرنے سے ساقط

ہوتا ہے اور شوہر سے ہالہ جمال بھی معاف کرا سکتی ہے، مثلاً یہ کہے کہ جو میں نے تمہاری خطا کی ہو اور قصور کیا ہو وہ معاف کر دو، اگر وہ معاف کر دے تو جو شوہر کی حق تلفی ہوئی تھی وہ معاف ہو جاوے گی فقط۔

سوال (۱۱۲) - زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور حسب حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہوگا رواج مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مقرر ہوا، چند ماہ بعد نا اتفاقی ہو گئی۔ جس کو تقریباً سات سال ہوئے اب وہ بموجب شرع فیصلہ کرنا چاہتے ہیں، آیا حالت طلاق میں مہر وغیرہ کی کیا صورت ہوگی۔

الجواب - اگر طلاق بطریق فلع ہو یعنی اس طرح کہ عورت اپنا مہر معاف کر دیوے اور شوہر طلاق دیوے تو بعد طلاق کے عورت مطالبہ مہر وغیرہ کا نہیں کر سکتی اور اگر شوہر دیوے ہی بلا عوض مہر وغیرہ کے طلاق دیر لوے تو پھر عورت اگر مدخولہ ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو وہ پورا اپنا مہر لے سکتی ہے فقط

سوال (۱۱۳) - ہندہ کا انتقال ہو گیا، اب ہندہ کی ماں اور بھائی مسمی زید بکرم و غیرہ اپنی بہن دلڑ کی سنی ہندہ کا دین مہر سوروپہ مانگتے ہیں اور شوہر ہندہ وصال سوروپہ بتلاتا ہے مگر تحقیق کسی کو نہیں معلوم کہ کیا دین مہر مقرر ہوا تھا چونکہ قاضی وکیل و گواہان کا والدین دو لہا و دلہن کا انتقال ہو گیا صرف ہندہ کی ماں ہے اس کو بھی بہ تحقیق معلوم نہیں ہے اور شادی دو لہا و دلہن کی دس سال کی عمر میں ہو گئی تھی اس وقت ہندہ کے بھائیوں کی عمر ۶ سال و ۸ سال تھی، بھائیوں کو بھی کچھ پتہ نہیں البتہ ہندہ کی چچا زاد بہن جو ہندہ کے باپ کا پھوپھی زاد تھا اس کی لڑکی کا دین مہر کاغذ قاضی میں دو سوروپہ کے تحریر ہے اور کوئی ہندہ کے حقیقی بہن و پھوپھی

لے ویتا کہ المیز عند وطاً اخلوۃ تحت من الزوج ادموت احدهما الزوج عجب نصفہ بطلاق قبل وطاً اخلوۃ والدر المختار علی ما مشرد المختار باب المہر ص ۲۵۴ (ظیفیر۔

نہیں ہے کیا تعداد مقرر کی جائے گی۔

الجواب۔ اس صورت میں ہندہ کے چچا زاد بہن کا جو مہر ہے وہی ہندہ کا مہر مثل ہوگا۔ کافی الدہ المختار و مہر مثلہا مہر مثلہا من قوم ابیہا فقط۔

سوال (۱۲۷۳)۔ زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا۔

مہر جو بل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کر سکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے ہندہ کے لڑکی پیدا

ہوئی، ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس کی لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں خنق

دے، زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا، ہندہ زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے، ہندہ یہ عند

شرعی پیش کرتی ہے کہ اگر زید مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مہر ادا کرنے

ضروری ہیں، جب تک مہر ادا نہ کرے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گی، شوہر سے مہر کا مطالبہ کیا

گیا، شوہر یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر مجل نہیں تھا، رسید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں

بلا صراحت لکھا ہے اور وقت نکاح بھی مجل کی صراحت نہیں کی گئی تھی، اگر مہر مجل ہوتا تو میں ادا

کرنے کا مستحق ہوتا اور برادری میں یہ دستور ہے کہ وقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ

قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے لہذا اسماۃ ہندہ کا مہر اس وقت واجب الادا نہیں ہے

اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل نہیں ہے البتہ اس وقت وہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو

طلاق دیدوں یا میرا انتقال ہو جائے، خلاف طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ ہندہ

نہ جائز ہے اور زوجہ کو میرے ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے۔ آیا ہندہ کو

زید کے یہاں جانا پنا ہے یا نہیں اور کیا وہ قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے اور زوج کو

شرعاً لیا کرنا پنا ہے اور زوج کا عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب۔ زوج اس بارہ میں حق پر ہے، جبکہ مہر مجل نہیں تو عورت مہر کا مطالبہ

موافق عرف کے قبل طلاق یا موت کے نہیں کر سکتی عالمگیری میں ہے وانکان لہا الخ

خایہ معلومہ فقد اختلف المتشایخ فیہ قال بعضهم یصح و هذا الان الغایہ معلومت فی نفسہا و هو الطلاق او الموت الخ اور عورت کو اس صورت میں شوہر کے گھر جانے سے انکار کا حق نہیں ہے۔ فقط۔

اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا۔ | سوال (۱۲۷۴)۔ ہندہ اپنے دین مہر کی تعداد سوالا کہ روپیہ بیان کر کے زوج کے مقابلہ میں دعویٰ دے دیتی، زوج نے یہ جواب دیا کہ تعداد مہر مجھے یاد نہیں مگر میں جو من مہر نہ کور اپنی جائداد جو تقریباً بیس ہزار کی ہے مدعی کی بطنی پس کے نام کرنے کو طیار ہوں، دوران مقدمہ میں زوج کا انتقال ہو گیا اور اس کے پسر نے جو دوسری بیوی کے بطن سے ہے مقدمہ کی جوابدہی کی اور تعداد مہر ہندہ دو سو روپیہ اور پانچ اشرفی بتائی، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا۔

الجواب۔ ایسی حالت میں شرعاً مہر مثل کو دیکھا جائے گا مہر مثل جس کے قول کے مطابق ہوگا، اس کے موافق کیا جاوے گا۔ وقال یقتضی ہمدان المثل کحال حیاء و بہ یفتی در مختار فقط۔

مہر نازل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے | سوال (۱۲۷۵)۔ زید کا نکاح ۵ ارجوان ۱۲۹۱ھ میں ہو سکا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے مسماۃ ہندہ کے ساتھ ہوا تھا، شادی کے بعد ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے بعد شادی ہندہ کے محل پر گیا اور ۵ ارجوان ۱۲۹۱ھ کو یعنی دس ماہ بعد ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اور اب تک زندہ ہے، ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں ہی خرچ دے، زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا، ہندہ اپنی والدہ اور دیگر عزیزان کے بہکانے سے اپنے زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے اور یہ غدر کرتی ہے کہ وہ اس کے گھر نہیں رہے گی اور نہ زوج کی

لہ مالیری مصری کتاب النکاح فصل مادی مشرک ۲۹۲ ظفر۔ لہ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب المہر ۲۹۲ ظفر۔

ماں کے ساتھ رہنے پر رضا مند ہے، اب ہندہ یہ شرعی عذر پیش کرتی ہے کہ اگر زید مہر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مہر ادا کرے ضروری ہیں، جب تک کہ میرے مہر ادا نہ کرے گا۔ میں اس کے گھر نہ جاؤں گی اور نہ زوج کو شرعاً بلا ادا دے دین مہر مجھے میری والدہ کے یہاں سے لے جانے کا کوئی حق حاصل ہے چونکہ یہ شرعی مطالبہ زوجہ کا ہے اس لئے شوہر سے اس کا مطالبہ کیا گیا تو شوہر اس شرعی مطالبہ کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر معجل نہیں تھا، رسید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں بلا صراحت لکھا ہے، یہ امر فی الواقع صحیح ہے مہر بلا صراحت ہے اور وقت نکاح بھی معجل کے صراحت نہیں کی گئی تھی، اگر مہر معجل ہوتا تو اس وقت ادا کرے کا مستحق ہوتا اور نکاح کے وقت بھی تصریح نہیں کی گئی تھی، نیز مسامحہ کے لڑکی پیدا ہو چکی ہے اور اس کی عمر اس وقت تقریباً دو سال ہے اب اس کو اس مطالبہ کرنے کا بلا ادا دے مہر نہیں جاسکتی کوئی حق حاصل نہیں ہے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ بوقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے اور زوجین میں اس طرح دینا لینا ہے لہذا مسامحہ ہندہ کے مہر اس وقت واجب الادا نہیں ہیں نہ اب اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل ہے البتہ اس وقت مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو طلاق دیدوں یا میرا انتقال ہو جائے، خلاف طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ زوجہ ناجائز ہے اور زوجہ کو میری ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے، اب سوال یہ ہے کہ حسب شرع شریف ہندہ کو زید کے یہاں جانا چاہئے یا نہیں اور کیا وہ اس صورت مذکورہ بالا میں قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے اور زوج کو شرعاً کیا کرنا چاہئے اور زوج کا عذر عند الشرع معتبر ہے یا نہیں۔ جواب مع حوالہ کتب شرع شریف درج ذیل کے عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں مینا تو جردا۔

الجواب - عقد نکاح میں مہر ایک لازمی امر ہے خواہ بوقت ایجاب و قبول زوجین میں تذکرہ مہر نہ کیا گیا ہو یا اس شرط کے ساتھ نکاح ہوا ہو کہ مہر نہ دیا جائے کا تب

بھی مہر نہ لازمی ہوگا، مہر دو قسم کا ہوتا ہے ایک معجل اور ایک مؤجل، ہر ایک صورت مہر تصریح بوقت نکاح یا رواج بلا دہر موقوف ہے، مہر معجل کا مطالبہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک زوجہ ہر وقت کر سکتی ہے اگرچہ پہلے اپنے نفس کو حوالہ دھج کر چکی ہو اور وہ اپنے نفس کو تسلیم سے روکنے کے لئے عدم ادا مہر معجل کا غنہ کر سکتی ہے۔ صاحبین یعنی امام یوسف و امام محمد رحمہما اللہ کا اس میں خلاف ہے، یہ دونوں فرماتے ہیں کہ بعد غلوۃ صحیحہ اور تسلیم نفس کے زوجہ کو مہر معجل کی عدم ادا کی وجہ سے کف نفس کا حق حاصل نہیں رہتا یہی قول معتبر ہے۔

مہر مؤجل کا مطالبہ زوجہ قبل اجل نہیں کر سکتی نہ تسلیم نفس سے منع کر سکتی ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ مہر کی کچھ تصریح نہ ہو، ایسی صورت میں کوئی حصہ مہر یعنی ثلث یا نصف و ربع و خمس مقرر نہیں کیا جاسکتا، بلکہ عرف اور رواج برادری کے موافق اس صورت میں حکم دایا جائے گا۔ اگر برادری اور عرف میں ایسی صورت میں مہروں کا کوئی جزو دایا جاتا ہے تو اسی قدر دایا جائے گا ورنہ نہیں۔ صورت سوال مسئلہ سائل میں یہ امر صاف ہے کہ زوجہ تسلیم نفس کر چکی ہے کیونکہ اس کی ٹرکی موجود ہے، اور مہر کی کوئی تصریح نہیں ہے، تو اب صورت کو کوئی حق کف نفس کا باقی نہیں رہتا اور اس کو شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار نہ کرنا چاہئے، زوجہ کا یہ عذر کہ میں والدہ زوج کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی شرعاً قابل پذیرائی ہے۔ وہ والدہ زوج کے ساتھ رہنے پر شرعاً مجبور نہیں کی جائے گی بلکہ زوج ہندہ لہنی زوجہ کو علیحدہ مکان میں رکھے اور وہاں دونوں رہ کر حقوق زوجین باہم ادا کرے، اس وقت عورت کا مطالبہ مہر قابل اعتبار نہیں ہے، کیونکہ سوال میں صاف الفاظ میں کہ مہر کی تصریح نہیں ہے برادری میں یہ رواج ہے کہ قبل طلاق اور موت مہروں کا لینا دینا نہیں ہوتا، زمانہ حیات زوجین میں نہ کوئی لیتا ہے نہ کوئی دیتا ہے بلکہ بعد طلاق یا موت مطالبہ کیا جاتا ہے تو اس صورت میں خلاف رواج برادری عورت کو کوئی حق مطالبہ مہر کا نہیں ہے اور نہ اس

وہی وہ کف نفس کر سکتی ہے ملاحظہ ہو ہشتی زیور حصہ چہارم مطبوعہ کانپور ص ۱۱۱ بیان ہست
ہندوستان میں دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق یا موت یعنی مرجانے کے بعد ہوتا ہے۔ جب
طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا ہو اور کچھ مال چھوڑ گیا ہو تو اس مال میں سے
لے لیتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعویدار ہوتے ہیں اور جب تک میاں
بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے
طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کے پیشگی دینے کا دستور ہے،
اتنا دینا واجب ہے ہاں اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا، البتہ مہر بھل بوقت
نکاح قرار پائیں اور رواج برادری اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں رواج برادری بمقابلہ
تسریع و قبول شوہر متروک سمجھا جائے گا اور مقبولہ زوجین کو ترجیح دی جائے گی، پس خلاصہ یہ
ہے کہ زوجه کو اپنے شوہر کے ہاتھ رہنا چاہیے اب انکار کا کوئی حق اس کو حاصل نہیں مہروں
کا مطالبہ وہ بعد طلاق یا موت کر سکتی ہے، شوہر کو چاہیے کہ زوجه کو اپنے ساتھ رکھے اور حقوق زان
ادا کرتا رہے، صورت مسئلہ میں شوہر کا عذر قابل قبول و اعتبار ہے اور اس کا عذر عند الشرع
معتبر ہے کا جلد فی کتاب الفقہ ملاحظہ ہو فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۲۲۲

ولو دخل الزوج بها او خلاها برضاها فلا مانع من نفسيها عن الاستبراء
حتى تستوفي جميع المهر على جواب الكتاب والمجل في عرف ديارنا عند
ابى حنيفة رحمه الله تعالى دى عنه النفس بقوليهما وان بينوا قدر المجل
يجل ذلك وان لم يبينوا شيئا ينظر الى المرأة والى المهر المذكور في العقد ان
كم يكون المجل مثل هذه المرأة من مثل هذا المهر فيمثل ذلك مجلا ولا
يقدر بالربيع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف وان شرطوا في العقد
تجميل كل المهر يجعل الكل مجلا وينظر الى المتعارف كذا في فتوى قاضيان
بحر الرائى جلد ثالث مصرى ص ۱۰۰ بحث كف نفس يعنى بعد الدخول

لا تمنع نفسها ولو منعت لا نفقة لها ذيل على جلد ثاني مصري ٥٥٥ قال ابو يوسف
ومحمد رحمهما الله اذا دخل بها برضاها او خلا بها ليس لهما ان تمنع نفسها او
ترتب عليها استحقاق النفقة لهما ان المعقود عليه قد صار مسلماً اليه بالوطأة او
بالخلوة ولهمذا ايتاكد جميع المهر فلم يبق لها حق الحبس كالبائع اذا سلم المبيع
بخلاد ما انا كانت مكروهة الا مجمع المهر جلد اول مصري ٥٥٦ وللزوجة منع
نفسها من الوطء والسفر حتى توفيها قدرا ما بين تعجيله من مهرها كذا او بعثوا لهما
السفر والخروج من المنزل ايضا ولها النفقة ولو منعت نفسها لذلك وهذا
قبل الدخول وكذا بعده عند الامام لان المهر مقابل بجميع الوطات الموجودة
في الملك فاذا سلمت بعض المعقود عليه لا يسقط حقها في حبس الباقي كما سلم
البائع بعض المبيع خلافا لهما فيما كان الدخول برضاها وفي الايضاح ان قول الامام
اولا لان تسليمه المعقود عليه يحصل بالوطأة الاولى فيسقط حق امتناعها كما
يسقط حق البائع في حبس المبيع بعد تسليمه قيد برضاها الا انها لو كانت مكروهة فلها
الامتناع اتفاقا فتاوى قانينخان برحاشيه فتاوى عالمگیری ٥٥٧ بحث حبس نفس
اذا زوجت المرأة ولها مهر معلوم كان لهما ان تحبس نفسها لاستيفاء المهر فان كان
في موضع يجعل البعض ويترك الباقي في الذمة اي وقت الطلاق او الموت كما هو عرف
ديارنا كان لهما ان تحبس نفسها لاستيفاء المهر والمجمل هو الذي يقال في الفارسية
دست پيمان وليس لهما ان تطالب بكل المهر فان بينوا قدر المهر فجعل يجعل ذلك
حان ليسينوا شيئا ينظر الى المرأة والى المهر المذكور في العقد انه كم يكون المعجل
لمثل هذه المرأة مثل هذا المهر فيجعل ذلك معجلا ولا يقدر ذلك بالربع ولا بالخمس
وانما ينظر الى المتعارف لان الثابت عرفا كالثابت شرطا وان شرطوا في العقد
تعجيل كل المهر يجعل الكل معجلا ويترك العرف. شامى جلد ثاني مصري ٥٥٨

بحث منع نفس زوجہ۔ او اخذ قدر ما یجمل لمثلہا عرفاً ای ان لہ بین تعجیلہ
 او تعجیل بعضہ فلہا المنع لاخذ ما یجمل لہا منہ عرفاً و فی الصیرفیۃ الفتویٰ علی
 اعتبار عرف بلد ہما من غیر اعتبار الثالث او النصف و فی الخانیۃ یعتبر
 التعارف لان الثابت عرفاً کالثابت شرطاً تبیین الخاتق جلد ثانی مصری ۱۵۵
 بحث منع نفس اعلم ان المہر من ذکور عنہا ما تعورف تعجیلہ حتی لا یكون لہا
 ان تحبس نفسہا فیما تعورف تاخیرہا فی المیسرة او الموت او الطلاق ولو کان
 حالاً لان المتعارف کالمشروط و ذلک مختلف باختلاف البلد ان حالاً و زمان
 و الاشخاص هذا اذ الم یبصر علی التعجیل او التأخیر اما اذ انصاع علی تعجیل
 المہر او تأخیرہ فہو علی ما شرط حتی کان لہا ان تحبس نفسہا الی ان تستوفی
 کلہ فیما اذ شرط تعجیل کلہ و لیس لہا ان تحبس نفسہا فیما اذ کان کلہ موجلاً
 لان التصحیح اقوی من الدلالة فکان اونی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
 کتبہ بشیر حسین عفرلہ

الجواب صحیحہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی دارالعلوم دیوبند یکم ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ

سوال (۱۱۲۷)۔ جو عورت بد چلن ہو اور بد چلنی کی وجہ سے اس
 میں بھی مہر واجب ہے کا خاوند طلاق دیدیوے تو مہر کے بارے میں کیا حکم ہے۔

الجواب۔ اگر طلاق بعد دخول یا خلوت کے دی گئی تو پورا مہر شوہر کے ذمہ ادا کرنا
 لازم ہے۔ اور شوہر کی طرف سے جو کچھ شادی میں خرچ ہوا وہ مہر میں نہیں شمار ہوگا اور جو زیور
 عورت کو دیا گیا اس میں اگر نیت مہر میں دینے کی گئی اور عورت کی ملک کر دیا گیا، وہ البتہ مہر
 میں شامل ہوگا۔ فقط۔

لہ والمہر یتأكد باحد معان ثلثة الدخول والمخلوة وموت احدا الزوجین زماناً لغيری
 کشوری کتاب النکاح باب المہر فصل ثانی ۳۱۲، ظفر۔

سوال (۱۲۷۷)۔ ایک شخص نے ایک عورت سے اس کے جو روپیہ نکاح کے ناکر لیا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہ ہوگا۔ باپ کو کچھ روپیہ دیکر اپنے لڑکے کا نکاح کیا کچھ روز بعد عورت کا شوہر مر گیا پھر اس کے شوہر متوفی کے باپ نے دوسرے شخص سے وہ روپیہ واپس لیکر اس عورت کا نکاح کر دیا، ایسی صورت میں وہ روپیہ جو شوہر ثانی کی طرف سے دیا گیا اس کے مہر میں محسوب ہو گا یا نہیں۔

الجواب۔ وہ روپیہ رشوت ہے شوہر کے باپ کو وہ روپیہ لینا درست نہیں ہے واپس کرنا چاہئے اور مہر میں وہ روپیہ بدون تصرف اس کے کہ یہ روپیہ مہر کا ہے محسوب نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط۔

سوال (۱۲۷۸)۔ ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا مگر قبل خلوة پیغمبر تو مہر کا کیا حکم ہے، اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس دن چار ماہ واجب ہے یا نہیں اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا، تو نکاح جائز ہوا یا نہیں، دس مہر پورا واجب ہے یا نہ۔

الجواب۔ مہر مکمل واجب ہے کیونکہ شوہر کے مرنے کی صورت میں زوجہ بدخول ہو یا غیر بدخول پورا مہر شوہر کے ترکہ سے دلایا جاوے گا۔ فقط۔

سوال (۱۲۷۹)۔ میری زوجہ کو اس کے والدین نے ورثہ میں مفلس نہ تو کیا ہوگا۔ کراپے گھر روک لیا ہے اور میرے اوپر مہر کا دعویٰ عدالت میں کر دیا ہے اور بوقت نکاح کے میرے سے ایک اسٹامپ اور قاضی کے رجسٹر ہر ایک ہزار کا مہر مکمل درج کر لیا تھا، اور میں ایک نوکری پیشہ آدمی ہوں کوئی کافی جائیداد میرے پاس موجود نہیں ہے کہ میں مہر مکمل ادا کروں، عرصہ ڈیڑھ سال سے بیکار ہوں، فاقہ کشی پر

لے دینا کد (ای المهر) عند دوا ادخلہ صحتہ من النکاح و موت احدهما، اللہ اعلم
علی ہاشم رد المحتار باب المہر ص ۳۳۳ تغیر۔

نوبت آگئی ہے، اس صورت میں کیا ممکن ہے کہ وہ میں ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں پورا مہر شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے اور مہر معجل

کامطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے۔ باقی مفلسی کی وجہ سے وہی احکام ہماری زہوں کے جوہر یوں

مفلس کے لئے ہوتے ہیں یعنی بعد اس کے کہ حکام کو اس کا مفلس ہو جانا محقق ہو جاوے تو

اس کو بہت دی جاوے گی یا کوئی قسط ادا کئے حسب استطاعت شوہر معین ہوگی۔ فقط

مورت سے مہر کے متعلق نہیں ہو گیا اور | سوال نمبر ۱۲ - نکاح پڑھتے وقت عورت سے اجازت

شروع ہوئی، ہر نکلار کھڑک دیا گیا تاکہ مکمل سے
 لے کر کھجور کا آگیا، لیکن دین مہ کی اجازت لینا عورت

رہے، گئے ملک فاؤنڈر سے دریافت کیا اس نے خیر عہدہ مہر کی امانت دی، اس صورت میں

انکا جو صحیح ہوا انہوں نے اس پر متعلقہ حکم دیا۔

الحمد لله رب العالمین، یہ سب نیکو کاموں کے جس مقصد اور سعادت راضی

ابواب: ان بزرگ ساریں کا پرچہ ہے جس میں

جودہ درست ہے اور صورت اسی ہے مگر اسی کے جو کوئی کہے بغیر میں اس سے روک کر نہیں پھرتا۔

۱۱

جو مکان میں ہیں لکھ دیا وہ:

سوال: ۱۸۴۱ء - رنجو کے اپنے لیے یہ ہیں: ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴

عورتیں بھی سستی سے یا نہیں

اور رہو گے اپنے نرے محمد بن سہرے کو یہ سچا پتا نہ ہوگا۔

کر سکتا ہے یا نہیں۔

له ولها منه من الوطني ودراعيه والسفلى بها وتوابعه وكلما دخله رصيدها المأخوذة

ما بين تعجابه من المعركه او بعضه او اخذ قدومه اجل مستقر عرف الله امه

على عاشق رد المحتار باب الهمز $\frac{4}{3}$ فليزعه ويصح النسخة وان لم يدسه فيه

هذا هو المهر واجب شرعاً لإبادة الشرف المحل. فلا ينفك عنه وهو المهر الجاهل.

سعد الدين على المزوج في مقابل منافع الضم على ما في الفديرة ابن المزوج

الجواب - وہ مکان حسین بخش کی دختر کا ہو گیا، مسی زلفو کو اس کے فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ فقط

سوال (۱۲۸۳) - زید بالغ کا نکاح بولایت والد ہندہ کے ساتھ ہوا، زید و ہندہ ہر دو کا کفیل زید کا والد رہا، اب زید کا انتقال ہو گیا، اس کے باپ کے کیا ہے

کوئی جائیداد نہیں چھوڑی، ہندہ مہر اپنا زید کے والد سے شرعاً وصول کرنے کی مجاز ہے یا نہیں

الجواب - مہر ہندہ کا بذمہ اس کے شوہر زید کے تھا، زید کے والد سے باوجود اس کے فضا من ہونے کے ہندہ مطالبہ مہر کا نہیں کر سکتی۔

سوال (۱۲۸۳) - ایک شخص کی زوجہ بارہ سال سے اپنے والدین کی تو نہیں ہوتی

ہر چند لڑکی کو شہر کی دیگر سسرال والوں نے انکار کیا، شوہر نے دوسری شادی کر لی،

سسرال والوں نے مہر اور نان نفقہ کی بابت ناش کر دی ہے، آیا اولاد ہونے سے عورت

کے مہر میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور جب کہ مہر دیا جائے گا تو نان و نفقہ بھی دیا جائے گا یا نہیں،

او، دونوں اولاد والدہ کی بجاہ ہے۔ اور شوہر کہتا ہے کہ مہر تو میں دوں گا مگر میرے پاس اتنا

روپیہ نہیں ہے تو میرا ارادہ ہے کہ میں قسط سے مہر ادا کروں، یہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب - اولاد کے ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوتی، مہر پورا بذمہ شوہر اس

صورت میں لازم ہے لیکن چونکہ عورت کو اس کے والدین بے وجہ شوہر کے گھر نہیں بھیجتے

لہٰذا اس لئے کہ مہر عورت کا حق ہے اور وہی اس کی مالک ہے ثم المهر واجب شرعاً ابانہ تلفیر للاح

رہایہ ظفیر۔ لکھ وضع ضمان الولیٰ حرہا ان وتطلب ایثارات من زوجہا البالغ والولی الضامہ

فان ادی جمع علی الزوج ان امری کما هو حکم الکفالة (در مختار) لانہ لا یطالب بال ضمان

رد المحتار باب المهر ۳۹۳ و ۳۹۴ ظفیر۔ لکھ ومن سبی مهر عشرۃ فما زاد

فعلیہ المسمی ان دخل بها اعمات عنها لانه بالدخول یتحقق تسلیم المبدل وبہ

یتأكد البذل (رہایہ باب المهر ۳۹۳) ظفیر۔

امیر غریب سب کا مہر چالیس ہزار مقرر کرتے ہیں اور جو مہر ازواج مطہرات اور حضور کی صاحبزادیوں کا ہے اس کو ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ زید جو کہ عربی خواں طالب علم ہے اس کی نسبت پھوٹی زاد ہمشیرہ سے ہوئی ہے۔ اب نکاح کی تجویز ہے اور لڑکی کے والدین چالیس ہزار سے کم ہر کسی طرح راضی نہیں، زید کہتا ہے کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو ماضی ٹھہراتی ہے اس واسطے کہ اول تو شریعت نے اس شخص کو جو ادائیگی مہر کی نیت نہ رکھے حکماً زانی قرار دیا ہے، چنانچہ ابن حجر کی "زواج عن اقتراف الکبائر" میں لکھتے ہیں السابعة والستون بعد المائتين ان يتزوج امرأة وفي عزمه انہا لا يوفى بما صلاہا لہا لو طلبتہ اخرج الطبرانی بسند رجالہ ثقات انه صلى الله عليه وسلم قال لما رجل تزوج امرأة على ما قل من المهر او اكثر ليس في نفسه ان يودي اليها حقتها فمات ولم يود اليها حقتها نقي الله يوم القيامة وهو ان انتهي اور میں حیثیت موجودہ کے اعتبار سے تقریباً آٹھ دس ہزار سے زائد کا قتل نہیں اگر میں چالیس ہزار پر راضی ہو جاؤں تو ظاہر ہے کہ میری صحیح نیت ادائیگی کی نہیں ہے اور چالیس ہزار مہر مقرر کرنا دراصل جائز تھا تو اب اس کو لازم اور ثل واجب کے سمجھنا اور سنت کی تحقیق کرنا سخت مذموم ہے۔ ایسی حالت میں حکم شرعی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ در سنون سے مہر میں زیادتی نہ کی جاوے اور اگر اس وقت کسی قدر زیادہ بھی ہو تو قلب پر اس نہ ہو تو یہ بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ عمل بالسنة کی نوبت آئے شرعاً جو حکم ہو تحریر کیجئے۔

الجواب۔ اس میں شک نہیں ہے کہ مہر بہ کم ہونا بہتر ہے اور حیثیت سے زیاں ہونا تو کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں **أَلَا لَأَنَّ الْوَاصِلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُنَّ لَوَكَانَتْ مُكْرَمَاتٍ فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِزُّ اللَّهِ لَكُنَّ أَوْلَى لَكُمْ بِهِمَا** نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نکح شیئاً من نساءہ ولا تلک شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیۃ۔ اس روایت سے بنات و ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر بارہ اوقیہ ۴۸ درہم ہونا معلوم ہوا، حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں ساڑھے بارہ اوقیہ وارد ہیں جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں اور یہ باعتبار اکثر ازواج کے ہے کیونکہ حضرت ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر چار ہزار درہم تھا، حضرت ملا علی قاریؒ نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ اگر بیشہ کیا جاوے کہ حضرت عمرؓ کا مہر کی مقدار زیادہ بڑھانے سے منع فرمانا آیت کریمہ وَآتَيْتُمْ أَحَدَکُمْ مِنْ قَنَاطَرٍ اَکْثَرَ مِمَّا ذُوکُمْ مَعْرُوفٌ ہوتا ہے کیونکہ آیت سے بہت بڑا خزانہ بھی مہر میں مقرر کرنا جائز معلوم ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے، آیت سے جواز مہر کی زیادتی کا معلوم ہوتا ہے اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو یہاں تک کہ خزانہ ہو، اور حضرت عمرؓ کے ارشاد سے فضیلت کمی مہر کی معلوم ہوتی ہے پس کچھ تعارض نہ رہا کیونکہ اصل یہ ہوا کہ اگرچہ مقدار کثیر مہر کی مقرر کرنا جائز اور درست ہے لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ مقدار مہر کی کم ہو، پس یہی جواب صورت مسئلہ میں ہے کہ چالیس ہزار روپیہ یا اس سے بھی زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے۔ اگرچہ حیثیت شوہر اس قدر نہ ہو اور اگر نادشوار معلوم ہو اضحاک منعقد ہو جاتا ہے لیکن افضل و بہتر اور موافق سنت کے یہ ہے کہ مہر کی مقدار کم ہو اور حیثیت سے زیادہ تو کسی طرح نہ ہو۔

باقی زید کا یہ خیال کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو عاصی اور مرتکب حرام ٹھہراتی ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ فقہاء حنفیہ یہاں تک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کی وقت مہر کی نفی بھی کر دے کہ میں مہر نہ دوں گا تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم ہوتا ہے اور مہر مثل وہی ہے جو اس خاندان میں مروج ہو، پس اگر نیت نہ دینے کی ہو تو بدعہ لوثی نکاح صحیح ہو جائے گا، اور روایت جو زواج سے منقول ہے اس میں لفظ حقہا کا ہے

لے مشکوٰۃ من احمد والترمذی و طبرانی۔ باب النکاح منہ۔ ظفر۔ ۳۔ سیرۃ النسا۔ ۳۔ ظفر۔ ۳۔ مشکوٰۃ
 یجب۔ ۳۔ عر اللہ بل فیما ذلک یسمی مصرافاً و نفی ان دخلی الزوج ادمات منہ اور منقولہ او نفی
 بات تزوجہ و اعطى و ادخلہا و ادخلہا۔ ۳۔ ظفر۔ ۳۔

جو جملہ حقوق کو شامل ہے یہاں تک معاشرت اور نفقہ وغیرہ کو بھی، پس جس شخص کی نیت نکاح میں یہ ہو کہ میں کوئی حق زوجہ کا ادا نہ کروں گا نہ مہر دوں گا نہ نفقہ نہ مسکن نہ لباس نہ محبت وغیرہ تو اس کے عاصی عند اللہ ہونے میں کیا شبہ ہے، اور واضح ہو کہ نیت ادا اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ اگر ہو سکا تو ادا کروں گا ورنہ معاف کرالوں گا تو اس صورت میں لاکھوں روپیہ بھی مہر مقرر ہو تو گنجائش نکل سکتی ہے، بہر حال محال یہ ہے کہ زیادتی مہر کے جو انہ میں تو کلام نہیں ہے اور نہ نکاح کے منعقد ہونے میں کلام ہے اور قبول کرنا زیادہ مقدار مہر کا سبب معصیت بھی نہیں ہے البتہ کمی کرنا مہر کا بہت ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور جملہ اقوام شرفاً و غیر شرفاً کو اس رسم زیادتی مہر کو جو کہ درجہ مغالاة میں ہے ترک کرنا چاہئے اور کمی مہر کا رواج دینا چاہئے

اولد عورت کے مہر کی وارث اس کی ماں ہیں | سوال (۱۲۸۶) - میری اہلیہ کا اولد انتہا قال

ہیں یا نہیں اور انکے معاف کرنے سے معاف ہو گیا یا نہیں | ہو گیا والدین اور بہن بھائی موجود ہیں اگر مردہ۔

کے والدین اپنا ترک مہر بطیب خاطر عاف کر دیں تو بہن سے سبکدوش ہو سکتے ہیں یا نہیں

الجواب - اس صورت میں مردہ کے بہن بھائی وارث نہیں ہیں والدین اور

شوہر وارث ہیں پس والدین اگر اپنا حصہ مہر بحق شوہر معاف کر دیں تو شوہر بڑی الذمہ

ہو جاوے گا۔

معافی صراحۃً ہونی چاہئے | سوال (۱۲۸۷) - مردہ کا ترک مہر یا زیور و ظروف ثیاب

وغیرہ کے اس کی والدین سے معافی کے لئے کنایہ مثلاً مطالبہ نہ کرنا یا تصرف میں دخل نہ ہونا

کافی ہے یا صراحۃً الفاظ معافی شرط ہیں۔

الجواب - مطالبہ نہ کرنا یا دخل نہ ہونا کافی نہیں ہے صراحۃً معافی کے الفاظ

کہنا ضروری ہے۔

مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد | سوال (۱۲۸۸) - ہندو اور خالہ دے اپنے اپنے

عدت و مہر کا کیا حکم ہے | شوہروں سے جو مرزائی تھے فسخ نکاح کر آیا اس وجہ سے

کہ وہ کافر اور مرتد ہیں کیا فی الواقع علماء کا ایسا فتویٰ ہے اور مہر و عدت و وراثت کے متعلق کیا حکم ہے۔

الجواب۔ فی الواقع مزائیوں کے بارے میں ایسا ہی فتویٰ ہے ان کا کافر و مرتد ہونا متفق علیہ ہو گیا ہے لہذا کوئی عورت سنیہ مسلمہ ان کے نکاح میں نہیں رہ سکتی یلیٰ مگر ضروری ہے اور مہر اور عدت لازم ہے اور وراثت ثابت نہ ہوگی۔ فقط

سوال (۱۲۸۹)۔ ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے شوہر پاگل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب ہوا، رخصتی سے پہلے وہ شخص پاگل ہو گیا اور گھر سے نکل گیا، جس کو نکلے ہوئے تقریباً چھ سال گزر چکے، اب تک کچھ پتہ اس کی موت و حیات کا معلوم نہیں، لڑکی کے والدین مہر طلب کرتے ہیں اس صورت میں لڑکے کے ورثہ کے ذمہ مہر واجب ہے تو کس قدر نیز لڑکی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مہر مؤجل کا حکم شرعی یہ ہے کہ بعد طلاق یا موت اعد الزوجین اس کا مطالبہ عورت یا اس کے ورثہ کر سکتے ہیں، پس اس صورت میں کہ زوج مفقود الخبر ہے۔ جب تک اس کی موت کا حکم نہ کیا جاوے اس وقت تک عورت اور اس کے والدین مطالبہ دین مہر کا نہیں کر سکتے اور مہر اس صورت میں پورا بذمہ شوہر لازم ہے اور اس کی زوجہ چار سال کے بعد عدت و فات دس دن چار ماہ پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے جیسا کہ امام مالک کا مذہب ہے کیونکہ دربارہ نکاح حنفیہ نے بھی امام مالک کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے اور میراث پر فتویٰ نہیں ہے اس میں نوے برس کی عمر یا موت اقران وغیرہ پر فتویٰ دیا ہے یا مفوض الی رای الحاکم ہے کافی الشامی قولہ فلا مالک۔ فان عندہ تعدد

لہ و یجب مع المثل فی نکاح فاسد الخ و یثبت لکل واحد منہما سفحہ دخل بہا و لا یجب العدة بعد الوطی الخ من وقت التفريق الخ و یثبت النسب و یثبت النکاح و یثبت النسب اما الارث فلا یثبت فیہ رد المختار باب المہر ص ۲۸۱ و ص ۲۹۳ ظفر۔

نفعة المفقود علة الوفاة بعد مضي اربع سنين وهو مذهب الشافعي القديم
واما الميراث فمذهبهم ما كمنه بنينا في التقدير بتسعين سنة او الرجوع الى
راي الحاكم فقط

سوال (۱۲۹۰) - زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا اور زید
اس کا مہر لازم ہے یا نہیں

جواب ہوی قابل بجماعت نہ ہو
ہندہ کے پاس بغیر من صحبت تین شب متواتر گیا، معلوم ہوا کہ ہندہ
قابل بجماعت نہیں ہے عضو مخصوص میں برائے نام سوراخ ہے پیشاب بھی بمشکل تمام ہوتا
ہے اب زید کہتا ہے کہ میں اس کو طلاق دوں گا، ہندہ اپنا مہر مانگتی ہے، اس صورت میں
زید کو پورا مہر دینا ہو گا یا نصف۔ اس پر ایک شخص مولوی نور محمد نے پورے مہر کا حکم اور
فتویٰ لکھا ہے جس پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جواب ذیل تحریر فرمایا ہے۔

الجواب - اقول ویدہ از مہ تحقیق، صورت سنوایہ میں پورا مہر کسی طرح واجب
نہیں، کیونکہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ رتی کی صورت میں خلوة صحیحہ متحقق نہیں ہوتی اور رتی کی
تفسیر فقہاء نے کی ہے اس کے نیچے صورت سنوایہ داخل ہو جاتی ہے کافی الدر المختار
من الحسین رتی بفقتین التلاحم و قرن بالسکون عظم الخ و فی الشامی
قولہ عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع یمنع من سلوة المذکور
فیما موعداً اور بحر الجواہر میں رتی کے یہ معنی لکھے ہیں رتی بالفم جنہد الفتح میں باب
نص - مانع من رتی تقار، زید کہ باوی دخول نتوان کرد، فی المغرب اشارة رتی تقار اذا لم
یکن لها خرق الا المبال، وہ عورت جس کی ساتھ دخول نہ کر سکے اور اس کی صرف
پیشاب کا وزن ہی ہو (مثلاً)، اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ عورت مذکورہ عند الفقہاء
وکنہ عند الاطباء رتی تقار ہونا صادق آئے گا، لہذا رتی تقار کی ساتھ خلوة کا جو حکم ہے وہی اس

لے رد المحتار کتاب المفقود ص ۱۲۷ مطلب فی الافتاء، مذهب امام مالک فی زوجۃ المفقود - ظفر۔

لے رد المحتار باب المہر ص ۱۲۷ مطلب فی احکام الخلوة - ظفر۔

عورت کی غلو ت کا بھی حکم ہو گا یعنی نکاح کو منعقد تسلیم کیا جائے گا اور اگر غلو ت کے بعد زوج طلاق دے کر اس کو بعد اگر ناجا ہے گا تو نصف مہر دینا پڑے گا۔ کافی الہدایہ وان کان احدہما مریضاً او صائداً فی رمضان او محسناً عیسیٰ حتی لو طلقہا کان لہا نصف المہر (مہر) خلاصہ یہ کہ فلیست الخلوۃ صحیحہ حتی لو طلقہا کان لہا نصف المہر (مہر) خلاصہ یہ کہ رقی و قرن کے ہوتے ہوئے غلو ت غیر صحیحہ کو فقہاء نے تسلیم کر لیا ہے اور غلو ت فاسدہ غیر صحیحہ کے بعد بصورت طلاق نصف مہر واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا عورت مسئلہ میں عورت مذکورہ بھی بصورت طلاق نصف مہر کی مستحق ہے اور محبوب کے سماء کے ساتھ اس مسئلہ کو کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے کہ محبوب کی صورت میں غلو ت کو فقہاء نے فاسدہ نہیں مانا، بلکہ اس کو غلو ت صحیحہ تسلیم کرتے ہیں۔ فایں ہذا من ذاک۔ فقط۔

لڑکی کے مرنے کے بعد باپ مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے (۱۲۹۱)۔ باپ لڑکی کے مرنے کے بعد دعویٰ مہر کا کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بقدر اپنے حصہ کے باپ مہر کا دعویٰ شوہر سے کر سکتا ہے، اسی طرح شوہر اپنا حصہ عورت کے ترکے سے لے سکتا ہے۔

سوال (۱۲۹۲)۔ جب کریمہ شوہر نے نفقہ اور سکنی ہمیشہ سے وہ وضع ہو سکتا ہے یا نہیں اپنے ذمہ رکھا اور نیز جو چیز باسن وغیرہ مسماۃ کے باپ کے گھر کی تھی یا کوئی جائیداد جس کا مالک بعد وفات مسماۃ کے نصف کا زید ہوا، اس کی بھی قیمت لگانی درست ہے یا نہیں۔

الجواب۔ شریعہ اپنے نصف حصہ کا حساب کر کے مہر کے معاوضہ میں اس کو لگا سکتا ہے، مثلاً عورت کا باپ اپنے حصہ کا مہر لینا چاہتا ہے اور شوہر کا حق اس ترکہ عورت میں ہے جو کہ باپ کے قبضہ میں ہے تو اس کا حساب کر کے جس کا جو کچھ لینا دینا باقی رہے اس کے موافق غلہ آمد ہو گا۔ فقط

سوال (۱۲۹۳)۔ اگر مہر میں اختلاف ہو، فاوند کتا ہے کہ مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے مہر مثلاً ایک ہزار ہے اور وارث زوجہ کے مہر پانچ ہزار بتاتے ہیں اور خاندان میں مہر مختلف ہو تو کس کا قول معتبر ہوگا۔

الجواب۔ اگر گواہ کسی کے پاس موجود ہوں تو اس کے موافق عمل کیا جاوے گا اور اگر گواہ کسی کے پاس نہیں ہیں تو جس کا قول موافق مہر مثل کے ہو، اس کے موافق حکم کیا جاوے گا، اور مہر مثل وہ ہوتا ہے جو اس عورت کے باپ کے خاندان میں مروج ہو، اور در مختار میں خلاصہ سے منقول ہے کہ اس کی بہنوں اور بھوپھیوں کے مہر کا اعتبار ہوگا۔ والحدیۃ مہر مثلہا الشرعی مہر مثلہا اللغوی ای مہر امراۃ تماثلہا من قوم ابیہا الخ

سوال (۱۲۹۴)۔ مہر مجل ہندوستان میں محض رسمی طور سے مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ مرد کی نیت دینے کی ہوتی ہے اور نہ عورت کی لینے کی نیت ہوتی ہے اس صورت میں مہر لازم ہوتا ہے یا نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کسی وارث نے دعویٰ مہر کا کیا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ عرب میں دستور اکثر اپنی حیات میں مہر کے ادا کر دینے کا تھا اور مہر کی مقدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس قدر نہ ہوتی تھی جس کا تحمل شوہر کو نہ ہو یا ادا دشوار ہو، بہر حال مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو مقدار مہر کی مقرر ہو جاوے، وہ شوہر پر لازم

لہ وان اختلفا فی قدرہ حال قیام النکاح فالقول لمن شہد لمہم المثل بیمنہ وای اقام بینۃ قبلت سواء شہد مہر المثل لہ اولہا اولاً وان قاما البینۃ فبینتہا مقدمۃ ان شہد مہر المثل لمعینتہ مقدمۃ ان شہد مہر المثل لہا الا ان البینات اقبلت خلاف الظاہ وای کان مہر المثلما بینتہا ثلثا فان حلقتا وبرہنا قننی وای برہن احدهما قبل برہانہ: الد المختار علی ہاشم رد المحتار باب المہر سلب مسائل الاختلاف فی المہر ص ۹۶ ظفر۔ کہ ایضا مطلب فی بیان مہر المثل ص ۲۸۶۔ ظفر۔

ہو جاتی ہے، دینے کی نیت کا ہونا یا نہ ہونا اس پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ فقط۔

جس نے نفل تعریف کر کے شادی کرائی | سوال (۱۱۲۹۵)۔ زید نے بکر کو اشتعال دیا کہ
اس سے مہر وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں | مسماۃ زینب بیوہ نکسر المزاج خوبصورت ہے بکر نے

اس بیان پر اس سے نکاح کر لیا بعدہ معاملہ مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ زید کی تعریف کے
برعکس ہے اور مطلقہ ہے اب بکر اپنی منکومہ کو طلاق دیتا ہے اگر منکومہ مہر طلب کرے تو بکر
زید سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ زید نے بکر کو دھوکہ دیا ہے۔

الجواب۔ اس صورت میں بکر کے ذمہ جو مہر واجب ہوا بوجہ استمئل منکومہ
کے تو بکر اس کو زید سے نہیں لے سکتا۔ قال اللہ تعالیٰ ان تبتغوا ہاموا لکم حصصین
غیر مسافحین۔ پس معلوم ہوا کہ مہر کا ذمہ دار شوہر ہی ہے زید سے اس کو لینے کا حق
نہیں ہے اور اس دھوکہ دہی کی وجہ سے زید کے ذمہ ضمان مہر کی لازم نہ ہوگی۔ فقط

پونے تین روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۱۲۹۶)۔ مہر ۱۱ روپے کا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مہر شرعی کم از کم دس درہم کا ہے، جسکے تقریباً پونے تین روپے
ہوتے ہیں (دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ چاندی کے برابر ہے، چاندی کی قیمت گنتی بڑھتی
رہتی ہے، اس لئے ہر زمانہ میں سکے رائج الوقت سے مہر شرعی کی مقدار مختلف ہوگی (آج کل
ساڑھے پھر روپے تول چاندی بکتی ہے، تو اس حساب سے اس کی قیمت سترہ روپے سے زیادہ
ہوگی لہذا اس سے کم موجودہ دور میں مہر جائز نہ ہوگا۔ ظفیر)

لعجب العشرة ان سماها او دونها ويجب الاكثر منها ان سعى الاكثر (رد مختار) افاد
ان المهر وجب بنفس العقد رد المختار باب المهر ص ۳۵۵ ظفیر۔

کے سورۃ النساء۔ ۴۔ ظفیر۔ ۳۔ واقله عشر دراهم فضة وزن سبعة مثاقيل الخ وجب
العشرة ان سماها او دونها رد المختار علی باش رد المختار باب المهر ص ۳۵۵ ظفیر۔

نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں | سوال (۱۲۹۷)۔ نابالغ لڑکے پر مہر واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ یا نابالغ کے باپ پر مہر لازم ہے؟

الجواب۔ مہر نابالغ لڑکے پر لازم ہوا، اگر باپ اس کا ذمہ دار ہو گیا تھا تو باپ سے وصول ہو سکتا ہے۔

نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے | سوال (۱۲۹۸)۔ اگر لڑکا لڑکی کو چھوڑ دے تو مہر کا دعویٰ کس پر ہو سکتا ہے؟

الجواب۔ نابالغ لڑکا طلاق نہیں دے سکتا بعد بلوغ کے طلاق دے سکتا ہے۔ مہر کا دعویٰ لڑکے یعنی شوہر پر ہو گا اور اگر باپ ذمہ دار ہوا ہے تو باپ بھی ہو سکتا ہے۔

باپ ضامن ہو تو اس سے | سوال (۱۲۹۹)۔ لڑکا نابالغ ہے اور باپ کی اجازت سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا | مہر مقرر ہوا تھا اور نابالغ کے دستخط بھی کرائے گئے تھے اس صورت میں مہر کس پر واجب ہے اور کس سے لینا چاہئے؟

الجواب۔ دستخط ہوئے یا نہ ہوئے لڑکا دراصل ذمہ دار مہر کا ہے اگر باپ ضامن ہو گیا تھا تو اس سے مہر لینا ہوتا ہے۔

شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہے | سوال (۱۳۰۰)۔ لڑکے پر کس وقت اور کس عمر میں مہر واجب ہوتا ہے؟

الجواب۔ مہر کے واجب ہونے کے لئے بلوغ لڑکے کا شرط نہیں ہے۔

لہ اذ ازوج ابنہ الصغیر امرأۃ وضمن عنہ المعروف ان ذالک فی صحۃ جازرالی قولہ
ثم للمرأة ان تطالب الولی بالمهر والعالمگیری کشوری میبہن ظفیر عنہ ایقہ طلاق
رانی قولہ، الصبی ولو مراہق الدار المختار میبہن ظفیر۔ سم من سن مہر عشرۃ
فما زاد فعلیہا لسنی ان دخل بعد اعمات، الی ان قال وان طلقها قبل الدخول والحنیظہ
نصف المسمی رعدایہ ص ۴۲۰ اذ ازوج ابنہ الصغیر امرأۃ وضمن عنہ المهر رانی قولہ
للمرأۃ ان تطالب الولی بالمهر (عالمگیری کشوری میبہن ظفیر۔

نابالغ کے ذمہ بھی مہر لازم ہو جاتا ہے۔

سوال (۱۳۰۱)۔ نکاح کے وقت لڑکی کی حالت عانی صاحب پر ظاہر نہیں کی تو نکاح صحیح اور مہر لازم ہوا یا نہیں؟

الجواب۔ حالت ظاہر کی یا نہ کی نکاح ہو گیا، اب کچھ نہیں ہو سکتا اور مہر لازم ہو گیا مہر ختم نہیں ہو سکتا۔ سوال (۱۳۰۲)۔ اگر نابالغ لڑکے کے مہر توڑنے کی نالاش عدالت میں کی جاوے تو مہر ٹوٹ سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ نہیں ٹوٹ سکتا۔ فقط۔

بھرت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے۔ سوال (۱۳۰۳)۔ اگر عورت بالغ پہلی رات کو اپنا زمر مہر معاف کر دے تو معاف ہو جاوے گا یا نہیں؟

الجواب۔ مہر معاف ہو گیا اگر زوجہ اس معافی کو تسلیم کرے یا دو گواہ مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ ہوں تو مہر ساقط ہو گیا۔ مطالبہ مہر کا پھر کوئی نہیں کر سکتا اور اگر زوجہ کو معافی سے انکار ہو اور گواہ شرعی موجود نہ ہوں تو مطالبہ زوجہ صحیح ہو گا۔

سوال (۱۳۰۴)۔ اگر زوج اپنی منکوحہ کو نکاح کے بعد بغیر رضتی نصف مہر ہوتا ہے کے طلاق دیدے، مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

لے من سہی مہر عشر فمآزاد فعلیہ المسمی (ہدایہ ص ۲۲۲) ظفر۔ ۳۵ وینعقد ای النکاح یشبت ویحصل انعقادہ بالایجاب والقبول رد المختار ص ۲۲۲) ظفر۔ ۳۵ من سہی مہر عشر فمآزاد فعلیہ المسمی (ہدایہ ص ۲۲۲) افاد ان المہر وجب بنفس العقد والاختار باب المہر ص ۲۲۲) ظفر۔ ۳۵ و صحح خطہا لکھ ادبعض عنہ قبل اولاد الدار المختار علی ما مش رد المختار ص ۲۲۲) و بضایہا بغیرہا من الحقوق سواء کان الحق مالاً وغیرہ کنکاح و طلاق الخ رجلاں اور رجل وامرأتان (الدال المختار

الجواب - بدون خلوت صحیحہ اور دوطی و جماع کے اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو آدمہ لازم ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد خضعن لحکم فريضة فخصف ما فی ضمیر الایۃ وفي الدار المختار و يجب نصفه بطلاق قبل وطئ او خلوة الخ فقط

مہر میں مکان ریئہ مست ہے | **سوال** (۱۳۰۵) - ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر میں ایک مکان دینا مقرر کیا اور کہا کہ جسری بعد نکاح کے کراؤں گا، دو سال ہو گئے جسری نہیں ہوئی، اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟ اور نیز وہ شخص ٹھیکر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے ان امور سے نکاح میں تو کچھ فرق نہیں آیا؟

الجواب - نکاح ہو گیا اور جو مکان شوہر نے مہر میں دینا مقرر کیا تھا وہ مہر ہوا اور زوجہ کی ملک ہو گیا، جسری اگر نہ کی گئی تب بھی وہ مکان زوجہ کی ملک ہے، شوہر کی جسری نہ کرانے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا اور نہ اس وجہ سے کہ شوہر ٹھیکر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے نکاح میں کچھ فرق نہیں سکتا۔ فقط

مہر موبل کے وصول کرنے کی مدت | **سوال** (۱۳۰۶) - مہر موبل وصول کرنے کی کیا معیاد ہے؟

الجواب - مہر موبل فرقت بالطلاق کے بعد یا موت کے بعد ادا کرنا واجب ہوتا ہے ویقع ذلک علی وقت وقوع الفرقة بالموت او الطلاق و روی عن ابی یوسف ما یؤید هذا القول کذا فی البدایہ (مالگیری کشوی ص ۳۳۵ - ظ)

۱۲ سورة بقرہ ۲۲ تفسیر علی الدار المختار علی مامش رد المختار ص ۳۳۵ - تفسیر: علیہ و علیہ الذکر منہا ان سبی الا کثر دینا کد عند طوا و خلوة صحمت اور مختار، و افاد ان المعسر وجب بنفس العقد الإرد المختار ص ۳۳۵ باب المہر ان المسوی ان کان غیر النقص و بان ما عرضا و حیوانا لہا ان یکون معینا یا شارة او اضافة فیجب بعینہ رد المختار ص ۳۳۵ مطلب تزویج علی مشقرا بم و ثوب، تفسیر

سوال (۱۳۰۷)۔ بیوی شوہر سے ترک پائے گی | شوہر کے بعد وصول کرنے مہر کے ملکیت شوہر سے حصہ وصول کرنے کی مستحق ہے یا نہ؟

الجواب۔ بعد حاصل کرنے مہر کے اگر زوج فوت ہو جاوے تو زوجہ کو حصہ پہنچے گا اور قبل نفوت نفقہ و کسوة کے سوا استحقاق نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۱۳۰۸)۔ ہندہ کا شوہر مسلوب الحواس ہو گیا آیا ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ؟ اور ہندہ اپنے شوہر سے طلاق لے سکتی یا طلع کر سکتی یا نہ؟ اور مہر وصول کر سکتی ہے یا نہ؟ اور جب کہ شوہر مسلوب الحواس کی جائداد اس قدر ہے کہ وہ زوجہ کے بار

کفالت کی ذمہ دار ہو سکتی ہے تو اس صورت میں زوجہ کو دعویٰ مہر کا حق شرعاً حاصل ہے یا نہیں

الجواب۔ مسلوب الحواس اور دیوانہ کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی اور نہ خلع ہو سکتا ہے۔ مہر اگر موجد ہے تو شوہر دیوانہ کے مرنے

کے بعد اس کی جائداد سے اس کی زوجہ مہر لے سکتی ہے فی الحال دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ مہر موجد کا مطالبہ طلاق یا موت کے بعد ہو سکتا ہے صورت مسئلہ میں طلاق تو ہو نہیں سکتی، لہذا بعد

موت شوہر دعویٰ مہر کا ہو سکتا ہے۔ ہذا کتب الفقہ۔ فقط۔

سوال (۱۳۰۹)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کا مہر ادا نہیں کیا تھا اور نہ زوجہ سے معاف کرایا تھا کہ زوجہ کا انتقال ہو گیا

تو اس وقت میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ مہر اس کا بذمہ شوہر واجب الادا ہے لیکن اگر متوفیہ کے اولاد کچھ

لے والا متخیر احد ہمای الزوجین بعیب الاخر فنجس الجنون وجذام الخ والدم المختار علی ما مشہد المختار مہر

باب النیس وغیرہ، ظہیر لہ لا یقع طلاق علی امراة عبدا (الحی قولہ) والمجنون (الدم المختار) ظہیر

لہ ولو کان المعروف بلا (الحی قولہ) ویقع ذالک علی وقت وقوع الفراق بالموت اذ بالطلاق عدوی عن

الحی یوسف ما یؤید هذا القول کذا فی البدائع (عالمگیری کشوری) ظہیر۔

نہیں ہے تو نصف ترکہ متوفیہ کا وارث شوہر ہوتا ہے اور نصف باقی ورثہ کو ملتا ہے۔ پس مہر میں سے بھی نصف شوہر کو پہنچتا۔

مہر معاف کرنے کے وقت گواہ ضروری نہیں | سوال (۱۱۳۱)۔ مہر معاف کرتے وقت گواہوں کا ہونا

ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب۔ مہر کے معاف ہونے کے لئے کسی گواہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن اگر عورت کے ورثہ انکار کرے تو دو گواہوں سے معافی ثابت ہوگی۔

کیا مہر میراث میں داخل ہے | سوال (۱۱۳۱)۔ کیا مہر بھی میراث میں داخل ہے؟

الجواب۔ میراث میں مہر بھی داخل ہے۔ اگر اولاد نہیں تو خاوند کا حصہ نصف مہر وغیرہ ہے۔ فقط

بیماری کے اخراجات مہر میں محسوب ہوتے یا نہیں | سوال (۱۱۳۲)۔ عورت منکوحہ کی بیماری و

دیگر ضروریات میں جو روپیہ صرف ہو وہ مہر میں محسوب ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ یہ اخراجات بدون رضامندی عورت مہر میں محسوب نہیں ہو سکتے۔ فقط

مہر مقرر کرنے کی وجہ | سوال (۱۱۳۳)۔ نکاح میں مہر مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہے؟

اور اس کا کیا سبب ہے؟

لعموم التزوج وحالاً: ان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان سفل والربع مع الولد ان لم يمت
متاً ظفر. مد ومطها للكله وبعضه عنه قل اولاد والدر المختار علی باش مد المختار للكله مطلب في
خط المهر ظفر. ثم وما سوا ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كانا من
مال او غير مال مثل النكاح والطلاق الخ. اية منكم ظفر. ثم اعلم ان المذهب الصحيح الذي عليه
افتوى وجوب النفقة للمريضه قبل النقلة او بعد ما امكنه جماعها اولاً، معها زوجها اولاً
حيث لم تمنع نفسها اذا طلب نقلتها فلا فرق حيث بعد بينهما وبين المرأة الصبيحة ولا يجوز التمكن
من الاستمتاع كما في الحائض والفساء الخ. رد المختار باب النفقة ص ۴۰۰ ظفر.

الجواب۔ نص قطعی میں وارد ہے و احل انکم ما در انذ لکم ان تبتغوا
 باموالکم محصنین غیر مسافحین الایہ اس آیت قطعیہ مہر کا ضروری ہونا معلوم
 ہوا۔ اس سے عورت کی عظمت و شرافت کو اجاگر کرنا ہے، ثمر المہر واجب شرعاً الشرف
 المخل۔ البحر الرائق ص ۱۵۴۔ ظفیر۔

سوال (۱۳۱۴)۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس
 وہ مہر میں محسوب ہوگئی یا نہیں
 مہر مقرر شدہ میں زیورات از وقت نکاح تا وقت طلاق شمار ہوں گے
 یا نہیں۔؟

الجواب۔ اگر شوہر نے مہر میں حساب کر کے زیور دیا ہے تو وہ مہر میں محسوب
 ہوگا اور اگر ہیت و ہیبت دیا ہے تو مہر میں شمار نہ ہوگا، اور اگر محض عاریتہ دیا تھا تو وہ زیور شوہر
 کی ملک ہے اگر وہ چاہے مہر میں محسوب کر سکتا ہے فقط

سوال (۱۳۱۵)۔ زید نے اپنی ہمشیرہ مرثومہ بندہ کے مہر کا دعویٰ عمر شوہر
 ہندو پر کیا، عمر نے جواب دیا کہ ہندو اپنی حیات میں مہر معاف کر چکی ہے اور ثبوت معافی میں
 چند گواہ پیش کئے، حاکم نے گواہوں میں جرح و طعن نکال کر گواہی رد کر دی۔ اس
 صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب۔ معافی مہر کا ثبوت شرعی پورا ہو تو دعویٰ مہر کا عورت کے بھائی کی طرف
 سے مسوع نہ ہوگا، منقہ کا کام اسی قدر ہے کہ یہ تحریر کرے کہ اگر دو گواہ عادل معافی مہر کے موجود
 ہیں تو مہر باق ہے۔ اور مطالبہ عورت کے بھائی کا غیر مسوع ہے اور اگر دو گواہ عادل نہیں ہیں

یا کوئی امر موجب رد شہادت ان میں موجود ہے تو عورت کے بھائی کا صحیح اور مہر اس کو قبول کیا جاوے گا، باقی قبول یا رد شہادت، یہ کام حاکم وقاضی کا ہے۔ فقط

اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر | سوال (۱۳۱۶)۔ زید کی بیوی اس کی اطاعت نہیں کرتی اگر زید اس کو طلاق دیدے تو مہر لازم ہوگا یا نہ؟

الجواب۔ اگر دخول یا خلوة صحیح ہو چکی ہے تو طلاق کے بعد پورا مہر ادا کرنا لازم ہے۔ فقط

مہر شل سے مراد کیا ہے؟ سوال (۱۳۱۷)۔ ایک عورت کا نکاح مہر شل پر ہوا، بعد چند روز کے میاں بیوی میں مہر کے متعلق اختلاف ہوا، بیوی کا یہ قول ہے کہ میرا مہر شل میری ماں اور قریبی بہن کے برابر یعنی جتنا بعتنا ان کا تھا اتنا ہی میرا ہے، بخلاف غاوند کے وہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ چار ماہ تمہاری سوتیلی بہنوں کے برابر ہے اب عند الشریعہ کس کا قول معتبر ہے اور غاوند کو کونسا مہر ادا کرنا ہوگا اور وقت نکاح کے بعد مہر شل کے کوئی تفصیل نہیں کی گئی تھی۔ فقط

الجواب۔ درمختار میں ہے ومهر مثلها الشریعہ محدثین مثلاً: للغوی ای مہر احرارۃ مثلاً: مہر قوم ایہدالہ امہا الخ یسناً وجہاً لا الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ باپ کے اقربا میں جو عورت اس کے مثل ہو عمر اور صورت و دینداری وغیرہ میں اس کے مہر کو دیکھنا چاہئے وہی مہر شل ہے اور یہ بھی اس عبارت میں مذکور ہے کہ ماں اور اس کے قبیلہ کے بہو کا اعتبار نہیں ہے اور شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی بہن اور علاتی بہن میں کچھ فرق نہیں ہے ان میں جو اس کے مائل ہو عمر و صورت وغیرہ میں جو اس کا مہر ہوگا، وہی اس کا مہر ہوگا۔ فقط

لے یجب الاکثر منہا ان سعی الاکثر ویتکد عند وطأ او خلوة صحۃ
والدر المختار علی ما مشرد المختار باب المہر بیہبہ بنہ۔ لے المختار
علی ما مشرد المختار بیہبہ باب المہر۔ ظہیر۔

سوال (۱۳۱۸) - ہندو کا نکاح زید سے ہوا اور مہر مؤجل قرار پایا لیکن یا تو قاضی کی غلطی سے یا ہندو کے باپ کی سازش سے مہر مؤجل قرار پایا ہے کیا مکمل ہے

رجسٹر قاضی میں لفظ مؤجل تحریر نہیں ہوا، ہندو لاؤنس اور اس کا باپ بہت مقروض ہے اس نے ہندو کو اپنے قبضہ میں کر کے ہندو کے نصف دین کا دعویٰ عدالت میں کر دیا۔ اس صورت میں مہر مؤجل کا اعتبار ہے یا کیا جب کہ عرف یہاں کا یہ ہے کہ اگر دین مہر بلا صراحت ہوتا ہے تو تا قیام نکاح و تاحیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے لئے کارواج نہیں ہے، ہندو کا باپ کہتا ہے کہ رواج کا رسوم و وجود اس وقت معلوم ہو سکتا ہے کہ عدالت میں کوئی مقدمہ گیا ہو اور ناکامی ہوئی ہو، اور بلا عدالت کی تجویز کے رواج کا پتہ نہیں چل سکتا۔

الجواب - اعتبار اسی کا ہے جو کچھ دربارہ مہر قرار پایا تھا پس جبکہ مہر مؤجل قرار پایا تھا تو مؤجل ہی لازم ہے اور مہر مؤجل کا مطالبہ بعد طلاق یا موت کے ہو سکتا ہے، عرفی ہی ہے کذا فی العالمگیر۔

سوال (۱۳۱۹) - اگر متوفی کی جائداد مہر سے کم ہو تو ورثہ اگر مرے والے شوہر کی جائداد مہر سے کم ہو تو نفیہ ورثہ کے ذریعہ ہوگی یا نہیں کے ذمہ اس کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب - متوفی کی جائداد سے مہر لیا جاسکتا ہے اگر متوفی کی جائداد اس کو کافی نہ ہو تو وارثوں پر ادا کرنا لازم نہیں ہے۔

سوال (۱۳۲۰) - عورت کی زندگی میں اس کے مہر میں کن کن ورثہ کو حصہ پہنچے گا۔

لے لاخلاف لاحد ان تاجیل المعزالی غایۃ معلومۃ، ترجمان کان لالائی غایۃ معلومۃ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصیح وهذا لان الغایۃ معلومۃ عن نفسہا وهو الطلاق والموت، عالمگیری باب المہر، ظہیر، ۱۲۹، متعلق بقولہ المیت حقوق اربعۃ، ۱۲۹، لا بد ان تکفیتہ یتحدیہ من غیر تبدیرو لا تقتصر ثم تقتضی دیونہ من جمیع ما بقی من مالہ الخ اسراجی مثلاً، الظہیر۔

الجواب - کسی کو نہیں پہنچتا۔

موت کے وقت جو مہر معاف کراتے ہیں | سوال (۱۱۳۲)۔ شوہر کو دفن کرنے سے پہلے اگر موتی
اس معاف ہوتا ہے یا نہیں | وراثت موتی اپنا فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے زوجہ موتی
کو مجبور کرتے ہیں کہ مہر معاف کر دے چونکہ وہ وقت نہایت رنج و الم و سقوط عقل و ہوش و
پریشانی کا ہوتا ہے، ایسے وقت کی معافی مہر معتبر ہے یا نہیں۔

الجواب - ایسے وقت کی معافی صحیح و معتبر ہے۔

معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں | سوال (۱۱۳۲)۔ مہر معاف کرنے کے وقت
زوج و زوجہ کے قریبی رشتہ دار باپ بھائی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں۔

الجواب - معافی مہر کے لئے زوج اور زوجہ کے رشتہ داروں کے موجود ہونے کی
ضرورت نہیں ہے البتہ اگر زوجہ معافی مہر سے انکار کرے تو شوہر کے وارثوں پر دو گواہ عادل
معافی مہر کے پیش کرنا ہوگا۔ بد دن گواہوں کے بصورت انکار زوجہ معافی مہر ثابت نہ ہوگی،
مہر مطلق ہو تو کتنے کا مطالبہ | سوال (۱۱۳۲)۔ اگر مہر بلا صراحت ثابت ہو تو اندریں حال
زندگی میں کر سکتی ہے | کہ اگر عورت لولہ ہو اور اس کا باپ عیاش اور فضول خرچ اور مقروض
ہو اور شوہر نے اس کی سکونت اور خیر و خوشی کا بھی انتظام کر دیا ہو اور کسی خاص رولہ کا بھی
ثبوت نہ ہو تو زوجہ شریعتاً عیالت زوہد میں کس قدر مہر پانے کی مستحق ہے یعنی نصف کی وہ
دعویٰ دار ہے یا خمس و ربع کی۔

الجواب - مہر مؤجل ہونا اگر ثابت ہو جاوے تو ہندہ مہر کا مطالبہ شوہر کے مرتے

لے وصح خطھا لکھ او بعضہ عنہ قبل اولاد در مختار، الحطاک سقطا کما فی المغرب
فان لا تكون مریضۃ مرض الموت (رد المحتار باب المهر ص ۲۶۶) ظفیر۔
لے ونصا بہا لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غیر مکنکاح وطلاق الزجلان الزاد رجل
فامراتان (رد المحتار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادت ص ۱۵۵) ظفیر۔

پر یا طلاق دینے پر کر سکتی ہے کذا فی العالمگیریہ و هذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت الخ باب المہر ترجمہ اور یہ اس لئے کہ غایۃ اور مدت معلوم ہے اور طلاق ہے یا موت ہے الخ اور در مختار میں ہے الا التاجیل لطلاق او موت فیصم للعرف الخ ۳۵۹ شامی جلد ۲ ترجمہ مگر مدت مہر کی بوقت طلاق کے یا موت کے صحیح ہے عرف کی وجہ سے اس سے پہلے نہ نصف کا دعویٰ کر سکتی نہ رہے ادخس کا۔ ظفیر

سوال (۱۳۲۴)۔ اگر مدعیہ کی طرف سے اس کے دعویٰ وقت پانے کی صورت مستحق ہوگی کے موافق مہر کا بلاصراحت مقرر ہونا ثابت نہ ہو سکے اور نہ یہ بی کا قول کہ مہر موجد قرار پایا تھا تسلیم کر لیا جاوے تو ہندہ کس وقت مہر پانے کی مستحق ہے الجواب۔ اگر مہر کے موجد موجد ہونے کی کچھ تصریح نہ ہو اور عورت کا دعویٰ عدم تصریح کا ثابت ہو جائے تو عرف کے موافق حکم ہوگا اور جب کہ مدافع پر اور رواج پر ہے تو عرف و رواج وہاں کا دیکھنا چاہئے کہ عام طور سے جب کہ مہر مطلق ہو اور کچھ تصریح نہ ہو کس وقت مہر دیا جاتا ہے قال فی فتح القدیر بل المعتبر فی المسکوت العرف الخ جلد ۲ یعنی بلکہ معتبر اس مہر میں جس میں کچھ تصریح نہ ہو عرف و رواج اس شہر کا ہے اب اگر وہاں کا عرف موجد ہے تو طلاق یا موت کے بعد مطالبہ کا حق ہے پہلے نہیں۔ ظفیر۔

سوال (۱۳۲۵)۔ اور اگر مہر تو بلاصراحت ثابت ہو کہ امر وہم نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا کے اہل سنت سادات میں اگر مہر بلاصراحت مقرر ہوتا ہے تو محال حیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے ملنے کا رواج نہیں ہے تو شرعاً ہندہ کو اس وقت کوئی جزو مل سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ جب کہ مہر میں کچھ تصریح اور قید نہ ہو اور عرف و رواج وہاں کا ہے کہ تا قیام نکاح و تا حیات زوجین مہر نہیں دیا جاتا تو اسی کے موافق عمل درآمد ہوگا اور ہندہ کو

لہ عالمگیری مصری جلد ۲ ظفیر رحمہ دیکھئے رد المحتار مطبوعہ استنبول ص ۴۰۴ باب المہر۔ ظفیر۔

کوئی جزو مہر کا اس وقت نہیں مل سکتا جیسا کہ فتح القدر کی عبارت مذکورہ میں گذرا اور نیز فتح القدر کی عبارت مذکورہ میں قاضی خاں سے منقول ہے فان لم یبینوا قدر المعجل ينظر الى المرأة والى المهرانه كمر يكون المعجل مثل هذه المرأة من مثل هذا المهر فيعجل ذلك ولا يتقدر بالربع والخمس بل يعتبر المتعارف فان الثابت عرفاً كالثابت شرطاً پس اگر بیان نہ کریں مقدار معجل کی تو عورت کو اور اس کے مہر کو دیکھا جائے گا کہ ایسی عورت کے لئے ایسے مہر میں سے کس قدر مہر معجل ہوتا ہے اسی قدر اس کو فی الحال دیا جاوے گا۔ چونکہ خاں اور پانچویں حصہ کی کچھ تعین اور تحدید نہیں ہے بلکہ متعارف کا اعتبار ہے اس لئے کہ جو امر عرف سے ثابت ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ شرط سے ثابت ہو۔

ثبوت رواج کے لئے کیا پائے | سوال (۱۳۲۶)۔ ہندہ کے باپ کا یہ قول کہ ثبوت رواج کے واسطے عدالت کی تجویز ضروری ہے صحیح ہے یا نہیں اور ثبوت رواج کے واسطے کسی حاکم یا قاضی کے فیصلہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔

الجواب۔ ثبوت عرف و رواج کے لئے کسی فیصلہ کی اور عدالت کی تجویز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس شہر کا عرف و رواج وہاں کے واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے، ہندہ کے باپ کا قول اس بارہ میں صحیح نہیں ہے جیسا کہ عبارت قاضی خاں مذکورہ ينظر الى المرأة والى المهرانه سے واضح ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سوال (۱۳۲۷)۔ میری دوسری بیوی میری مدد موجودگی تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یا نہیں | میں میری بغیر اجازت اپنے بہنوئی کے ساتھ بہ نیت فعل بد فرار ہو گئی اور اپنے ہمراہ مال و زیور جس میں میری لڑکی کا بھی زیور تھا جو تقریباً ہندہ سو کا تھا لے گئی اور اس کا مہر ایک ہزار کا ہے تو اس صورت میں وہ مہر کی دعوے دار ہو سکتی ہے یا مہر ادا ہو گیا۔

لے دیکھئے فتح القدر باب المہر و مالگیری ص ۱۲۱ ظفر

الجواب۔ اگر عورت اقرار کرے مال و اسباب شوہر کے لہجائے کا اور اس کو مہر میں محسوب کرے۔ تو محسوب ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔

زنانکی وجہ سے بیوی کو طلاق دی | سوال (۱۳۲۸)۔ زید اپنی عورت زانیہ کو طلاق دیتا ہے یہ
تو وہ مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں | عورت بعد طلاق کے مہر کی مستحق ہوگی یا نہ۔

الجواب۔ اگر صحبت یا خلوت ہو چکی ہے تو وہ عورت بعد طلاق کے کل مہر پانے کی مستحق ہے اور اگر صحبت اور خلوت نہیں ہوئی ہے تو نصف۔ ظفیر،

بوقت موت قبل خلوت پورا | سوال (۱۳۲۹)۔ بصورت تسمیہ مہر عند النکاح قبل خلوت اگر
مہر عورت کیوں پاتی ہے | زوج فوت ہو جاوے تو فقہ کی کتابوں سے کل مہر کا واجب الادا،
ہونا معلوم ہوتا ہے فالسمی عند البطی او موت احدهما سواء كان الموت قبل خاوة
او بعدا، لیکن اس حکم کا ثبوت کہاں سے ہے آیہ قرآنی یا حدیث سے۔

الجواب۔ موت احد الزوجین کی صورت میں پورا مہر لازم ہونا باجمل اثبات ہے
جیسا کہ فتح القدر میں ہے ولا اختلاف للاربعة فی هذا اور وہ حدیث جو عدم تسمیہ مہر
و موت قبل دخول کی صورت میں پورا مہر لازم ہونے میں وارد ہے اس اجماع کی دلیل ہے،
وہ حدیث یہ ہے۔ وعن علقمة عن ابن مسعود انه سئل عن رجل تزوج امرأة ولم
يفرض لها شيئا وله يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق
نسائها لو كس ولا شطط وعليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان
الا شبعني فقال ترضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بروء بنت واشق
او رأة منا بمثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود۔ رواه ابو داود والنسائي
والدارمی۔ مشکوٰۃ شریف

لہ دینا کی عند طلاق او خلوة صحت من الزوج او موت احدہما الدارمی علیٰ ہذا و مشکوٰۃ
باب المہر زیفہ ظفیر۔ لہ مشکوٰۃ شریف باب الصداق مسئلہ ۱۲ ظفیر۔

سوال (۱۳۳۰)۔ زید حجہ بیس سال سے اپنی زوجہ ہندہ کو
 وصول کر سکتی ہے یا نہیں | نان و نفقہ نہیں دیتا، مہر مقررہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ جس میں سے دو
 ٹکٹ مؤجل اور ایک ٹکٹ معجل ہے، اس میں سے مہر معجل تو بجد رج وصول ہو گیا، اب مہر مؤجل
 زید کے ذمہ باقی ہے، زید اس کی ادائیگی سے پہلوتھی کرتا ہے، زید کے کوئی جائیداد بھی ایسی نہیں ہے
 جو بعد وفات وصول کی امید ہو، اب ہندہ مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مہر مؤجل کے وصول کا وقت فقہائے موت یا طلاق لکھی ہے یعنی جبکہ
 مہر مؤجل کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا تو بوقت فرقت وصول ہو سکتا ہے خواہ فرقت
 طلاق سے ہو یا موت سے۔ قال فی العالمگیریہ لا خلاف لاحد ان تأجيل المهر الى
 غایة معلومة غوشهر اذ سنة صحیحہ ان كان الا الى غایة معلومة فقد اخذت المشایخ
 فیہ قال بعضهم یعمد وهذا الان الغایة معلومة فی نفسها وهو الطلاق اذ الموت
 کذا فی المحيط عالمگیریہ

والدین کی اہانت کے بغیر عورت مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں | سوال (۱۳۳۱)۔ زوجہ بالغہ بلا اجازت
 اور میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے | والدین کے مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں
 اگر شوہر گواہ پیش کرے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہے اور زوجہ منکر ہو تو اس صورت میں
 دعویٰ عورت کا مسموع ہو گا یا نہ۔

الجواب۔ زوجہ بالغہ برضائے خود اپنا مہر معاف کر سکتی ہے، اور شوہر اگر دو گواہوں
 عادل و ثقہ سے معافی مہر ثابت کر دے تو عورت کا انکار معتبر نہیں ہے اور دعویٰ عورت کا دوبارہ
 مہر غیر مسموع ہے۔

لے عالمگیری مصری کتاب النکاح باب ما یؤتی من نفقة و مہر من النکاح و بعضہ عنہ والدہ المختار علی ما یشر
 رد المختار باب المہر و نفقة و ما سوی ذلک من المثلوق یقرب فیہ ما یشر فیہ بدایین اور جہاں و امراء و غیر
 سوانحہ الحق مالا او غیر مال مثل النکاح و الطلاق و غیرہ ایہ کتاب الشہادۃ و نفقة و غیرہ۔

مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی ہے یا نہیں | سوال (۱۳۳۲)۔ اگر عورت راضی ہو تو خفی سے شوہر کو معاف کر دے رو برو گواہان کے تو بعد معاف کرنے کے پھر عورت مستحق مہر پاس کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اگر عورت مہر معاف کر دے تو مہر معاف ہو جاتا ہے اور بعد معاف کرنے کے پھر عورت کو عند اللہ مہر کا لینا شوہر سے درست نہیں ہے، لیکن اگر عورت مہر کے معاف کرنے سے منکر ہو اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل معافی مہر کے نہ ہوں تو قاضی حکم مہر دلوائے گا کر دے گا۔ مہر جب مطلق ہو تو پیش کیا یہ دعویٰ کر سکتی | سوال (۱۳۳۳)۔ ہندہ کا مہر بوقت نکاح مطلق تھا۔

ہے کہ مہر دوہرہ تھا ہے پاس نہ جاؤں گی | بلا قید معل و مؤجل۔ اب ہندہ اپنے والدین کے یہاں ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ اپنا مہر وصول کر لوں اور نفقہ وغیرہ کا انتظام ہو جائے تب زہج کے گھر جاؤں، اس صورت میں ہندہ وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ ہندہ کو ابھی مہر وصول کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ مہر مطلق میں عسر و فاقہ وصول مہر کا وقت موت یا طلاق ہے باقی شوہر اگر فی الحال مہر دینے سے کچھ تریج نہیں ہے۔ مگر جبراً ہندہ ابھی اس کو وصول نہیں کر سکتی۔ اور نفقہ ہندہ کا شوہر کے ذمہ اسی وقت لازم ہے کہ ہندہ شوہر کے گھر جانے سے انکار نہ کرے، شوہر جہاں رکھے وہاں رہے۔

طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی کی | سوال (۱۳۳۴)۔ ایک عورت کا نکاح ایک مرد تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں | سے مہر مقررہ پر ہوا، تین چار ماہ بعد شوہر نے زوجہ منکومہ کو طلاق بائن دیدی، چند ایام کے بعد بروئے شہر پھر اسی سے نکاح ثانی کر لیا اور مہر

لے قن علیہ السلام البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر ہدایہ ۱۰۰۰ ظفر ۱۰۰۰ ولہا منعہ من لوط ووداعیہ والفسخ ۱۰۰۰ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ او قدر ما یجمل لہ ثمنہا عرفاد اندر المعتار علی ہامش رد المحتار باب المہر ۱۰۰۰ غفر۔ عہ فجب للزوجہ علی زوجہا ولو تغیر! اے منعت نفسہا المہرۃ لا خارجۃ من بیتہ بغیر حق وھی الناشزۃ حق تعویذ (ایضاً باب النفقہ ۱۰۰۰) ظفر۔

دوسری مرتبہ مہر جدید بوجہ عند الطلب قرار پایا اور مہر اول کی بابت کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔
ایسی صورت میں مہر اول قابل ادائیگی رہا یا نہیں۔

الجواب۔ دلی یا خلوت صحیحہ کے بعد اگر طلاق دی جائے تو پورا مہر لازم ہوتا ہے پھر جو دوسرا نکاح ہو گیا اس کا مہر ملحقہ واجب ہے، مہر اول بھی ادا کرنا چاہئے اور مہر ثانی بھی۔
وینا کد عند وطئ او خلوة صحیحۃ (در مختار)

سوال (۱۳۳۵)۔ مہر شرع محمدی کی مقدار کم سے کم اور زیادہ
سے زیادہ کیا ہے۔

الجواب۔ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتیمۃ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہیں جو قریب تین پونے تین روپے کے ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں ہے بلکہ ان فی کتب الفقہ دیہ واضح رہے کہ دس درہم کا صحیح وزن سالہ اکتیس ماشے چاندی ہے لہذا چاندی کے بھاؤ کے حساب سے دس درہم کی قیمت متعین کی جائے گی۔ مفتی غلام نے تین پونے روپے دس درہم کی قیمت ۱۳۳۵ھ میں لکھا ہے اس وقت چاندی سستی تھی اس وقت ۱۳۹۱ھ میں چاندی کا بھاؤ تقریباً ساڑھے نو روپے تھا، اس حساب سے دس درہم کی قیمت ہمارے زمانہ میں اٹھارہ سو اٹھارہ روپے ہوگی، اس لئے سوا اٹھارہ روپے سے کم مہر نہیں ہو سکتا ہے اور جس طرح قیمت بڑھے گی روپے کی مقدار بھی زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔ ظفیر۔

جو مہر ہو اپنے وہی واجب ہے یا زیادہ یا کم | **سوال (۱۳۳۶)۔** زید کا نکاح بعمر سو سال
ہندہ کے ساتھ جس کی عمر تیرہ سال کی تھی ہوا تو کیا وہ تعداد مہر کی جو بوقت نکاح قائم ہوئی،
وہی واجب ہوئی ہے یا نہیں۔

لے اللہ المختار علی ہاشم رد المختار باب المہر ۲۵۴ ظفیر۔ لے اقلہ (ای المہر) عشرة
درہم و ثمن العشرة ان سملھا او دونھا وجب لاكثر عنہا ان سملھا الاكثر و مختار یجب الاكثر
ای بالتمام باغ رد المحتار ۱ المہر ۲۵۴ ظفیر۔

الجواب - جو مقدار مہر کی بوقت نکاح مقرر ہوئی وہی قائم رہے گی اور وہی مقدار بذمہ شوہر واجب ہے لیکن اگر قبل ازدخول و غلوت کے شوہر طلاق دیدے تو نصف مہر بذمہ شوہر واجب الادا ہوگا۔

سوال (۱۱۳۳۷) - وقت نکاح تشریح مہر مہر و مہر کے وقت پھر کل کی مستحق ہے یا نہیں، کی نہ تھی اور بعد نکاح کے زید نے ایک جزد مہر کا بندہ کو ادا کیا تو طلاق کے وقت کل مہر ادا کرنا ہوگا یا کیا۔

الجواب - طلاق کے وقت کل مہر باقی ماندہ ادا کرنا ہوگا۔

سوال (۱۱۳۳۸) - در صورت نہ دینے طلاق کے کل مہر کا دعویٰ ہو سکتا ہے یا جزو کا یا نہیں ہو سکتا۔

الجواب - نہیں ہو سکتا۔

سوال (۱۱۳۳۹) - ایک شخص نے اپنے باپ سے ذمہ باب طلاق دیدی تو مہر کا کیا حکم ہے داماد سے کہا کہ تو میری دختر کو طلاق دیدے اس نے کہا کہ اگر وہ مہر معاف کر دے گی تو میں طلاق دیدوں گا۔ زوجہ کے باپ نے ضمان ہو کر کہا کہ میں اپنی بیٹی سے مہر معاف کرادوں گا، اس بنا پر شوہر نے طلاق دیدی، بعد میں نہ باپ نے معاف کرایا نہ لڑکی نے معاف کیا، اس صورت میں شوہر کے ذمہ مہر ادا کرنا واجب ہے یا کیا؟

الجواب - اس صورت میں طلاق ہو گئی اور بیٹی نے اگر مہر معاف نہ کیا تو باپ ذمہ دار ہے اس سے لے لے۔

سوال (۱۱۳۴۰) - ہندو کا عقد زید کے ساتھ بمعاف و منہ زر مہر کچھ مہر جو اس میں ہے

علاؤ پیہ لہ عتہ اشرفی پانچ دینار کے منعقد ہوا، یہ کل مہر ہے

لہ ولو سی اقل من عشرة فلہ العشرة الی قولہ، ولو طلقها قبل الدخول تجب خمسة عند علماء متا

ہدایہ باب المہر ۳۲۰ نظیر ۳۲۱ وبالطلاق تبطل المؤجل رد المحتار باب المہر ۳۲۰ نظیر۔

سیاہہ نکاح میں بلفظ مہر مؤجل لکھا ہے، متناکین می و قائم ہیں اور بنو ز نکاح بھی قائم ہے اب سوال یہ ہے کہ مہر مذکورہ بالا کا کوئی بنو مہر مؤجل ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہوگی۔

الجواب۔ جب کہ تمام مہر مؤجل قرار پایا ہے تو اس کی کوئی مقدار معین نہیں ہو سکتی اور فی الحال مطالبہ کسی جزو کا نہیں ہو سکتا ہے۔

فتی عورت کو مہر لے گا یا نہیں | سوال (۱۱۳۴)۔ جب کہ ہندہ کے کوئی علامت مذکور و نوشتہ کی نہیں اور نہ پستان صرف راستہ پیشاب مثل ایک بہت تنگ سوراخ کے ہے ایسی حالت میں اس کا مہر نصف لازم ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ جبکہ ہندہ فتنی مشکل ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو اس کا نکاح منقہ ہی نہیں ہوا لہذا مہر بھی لازم نہ ہوگا نہ کل نہ نصف، در مختار میں ہے فتنی ج الذکر و المحدثیٰ مہر قرض میں شمار ہوگا یا نہیں | **سوال (۱۱۳۵)۔** زوجہ کا مہر قرض میں شمار ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ زوجہ کا مہر دینا بذمہ شوہر ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا تقسیم ترکہ سے مقدم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ قرض میں شمار ہوگا۔ ظیفہ،

مزینے نکاح کیا مہر طلاق | سوال (۱۱۳۶)۔ زید نے زینب کے ساتھ زنا کیا جب لڑکا دی تو مہر کتنا لے گا | پیٹ میں پیدا ہوا تو زینب کا نکاح زید کے ساتھ بڑھا دیا، بعد تین روز کے مہستر ہو کر تین طلاق دیدی، زینب کو پورا مہر لے گا یا نصف۔

لہ وان كان لا الى غاية معلومة قال بعضهم نعم وهو التحية وهذا الان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت رعا الكيري كشوري مبيته، ظيفر. عه الذر المختار على طمش رد المحتار كتاب النكاح مبيته، اي ان ايراد العقد عليهما لا يفيد ملك استمتاع الرجل بهما لعدم محليتهما له (رد المحتار مبيته، ظيفر. عه افاد ان المهر وجب بنفس العقد رد المحتار باب المهر مبيته، ظيفر.

الجواب۔ اس صورت میں زینب کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہو گیا تھا اور صحبت کے بعد طلاق دینے سے پورا مہر زینب کا زید کے ذمہ لازم اور واجب الادا ہو گیا۔ فقط

شوہر کے اس کہنے سے کہ بغیر میری اجازت کہیں نہ جانا ورنہ **سوال (۱۱۳۴)۔** زینب نے اپنی بی بی مہر نہ دوں گا اور بیوی بلی گئی تو کیا حکم ہے ہندہ سے کہا اگر تم بغیر میری اجازت کے اور

میرے عدم موجودگی میں کہیں گئی تو تمہارا دین مہر میں نہ دوں گا بعد دو ہفتہ کے عدم موجودگی میں اپنے رشتہ دار کے یہاں بلی گئی تو شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب۔ اس صورت میں مہر ساقط نہیں ہوا زید کے ذمہ مہر بندہ یا لازم ہے اور زید کو وہ مہر دینا ہو گا۔ فقط

پہلے ڈھائی سو روپے نکاح کیا بعد تجدید نکاح چودہ **سوال (۱۱۳۵)۔** کسی بٹن نے ۲۲ محرم ۱۳۸۵ ہجری کو مسماۃ زہرائی سے بمعاضہ مہر مبلغ دو سو پچاس روپیہ ہزار سے زیادہ پر کیا کیا حکم ہے

مہر موبل عقد کیا، اٹھارہ روز بعد بتاریخ ۱۵ صفر ۱۳۸۵ مسی بٹن مذکور نے مسماۃ مذکورہ سے چودہ ہزار سات سو پچاس روپیہ مہر مقرر کر کے تجدید نکاح کی یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب۔ منکوحہ سے عقد ثانی کرنا فضول ہے لیکن اضافہ مہر صحیح ہے۔

لے ومن نکاح جلی من زنا لہ و نکحہا الزانی حل لہ و طوھا الدار المختار علی لاش رد المختار فصل فی الحرامات

ملک، ظفر، کہ و تحب الخیر ان سماھا و دونھا و عیب لا کثر منہا ان سبی الاکثر و بیتا کحند طو

خلوة صحت من الزوج الدار المختار علی لاش رد المختار باب المہر ملک، ظفر، کہ افاد ان المعروف جب

بنفس العقد ان ذواتا کذا لہم و تمامہ بالوطو و نحوہ رد المختار باب المہر ملک، ظفر، کہ نکاح تو پہلے

تھا ہو پتا تھا یہ دوسرا نکاح فضول ہوا، البتہ مہر میں اضافہ شوہر کی طرف سے ہو گیا۔ اور بعد علی ماسی قائم

تلازمہ بشرط قبولہا فی المجلس، ان ذی الکافی جدد النکاح بزيادة الف لہم الاولین و سبعة ان

ماصل حلیۃ الکافی تزوجہا فی السر یا الف تہی العلاءنیۃ بالفین فی الاصل انہ یزومہ عندہ

الاولان و یکر، زیارۃ فی المہر و عند ابی یوسف المہر طو لہ ان العقد الثانی لغو فیلغوما فیہ

و عند الامام ان الثانی وان لغا لا یلغوما فیہ من الزیادۃ رد المختار باب المہر ملک، ظفر،

رضائی بھائی بہن میں شادی | سوال (۱۳۴۶)۔ زیدہ اور فاطمہ نے ایک تیسری عورت کا جو
ہو گئی تو مہر لازم ہے یا نہیں | اجنبیہ ہے دودھ پیا، زیدہ و فاطمہ کے اولیاء نے دونوں کا باہم عقد

کر دیا یہ عقد صحیح ہے یا نہیں، بہر حال مہر منکوحہ موطوءہ کا ناکچہ پر لازم ہے یا نہ۔

الجواب۔ نکاح ان دونوں رضاعیین (دودھ پینے والوں) کا باہم درست نہیں ہے
ان میں تفریق ہونی چاہئے اور بصورت و طی مہر لازم ہے۔ فقط۔

سوال (۱۳۴۷)۔ ایک مرد ۱۶ سالہ کا نکاح دختر ۱۶ سالہ
مہر نکاح ہوا اور قبل غلوت | طلاق دیدی تو مہر اب کیا ہوگا | نابالغہ سے ہوا، اور بوقت ایجاب و قبول مہر کا ذکر بھی نہیں ہوا

اور نہ کا بین نامہ میں تحریر ہوا، مرد نے بوجہ عدم بلوغ زوجہ، زوجہ کو قبل و طی طلاق دیدی
تو اس صورت میں مہر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب۔ حکم شرعی اس صورت میں ہے کہ جب کہ بوقت نکاح مہر کا تذکرہ اور تسمیہ
نہیں ہوا، اور طلاق دخول و غلوت سے پہلے دی گئی تو مہر کچھ لازم نہیں ہے، صرف متعہ
یعنی تین کپڑے یا ان کی قیمت لازم ہے۔

سوال (۱۳۴۸)۔ زیدہ کا عقد سلمہ کے ساتھ بمعاضت زر مہر
ہجائے تو بھی مہر دینا ہوگا | ایک سو پچتر روپیہ سکے عثمانیہ باندھا گیا، سلمہ نے بعد عقد ایک سال

تک اپنے منہ پر نقاب رکھا، ہر وقت ہم بستری اور خدمت گزاری سے ناراض رہتی تھی۔ سن
بعد نقاب اٹھ گیا، اس کی ساتھ ہی فحش کلامی و نافرمانی خاوند کے ساتھ کی، زیدہ نے ایسی حرکات

نہ فحرم نہ ای بسببہ ما یحرم من النسب رواة الشیخان (رد المحتار علی هامش رد المحتار
کتاب الرضاع ص ۳۶۶) و عجب مہر المثل فی نکاح ذالسد بالوطول و بغیرہ: ایضاً

باب المہر ص ۳۶۶ و ص ۳۶۷، ظفیر: تمہ و تعجب متعہ لمفوضۃ وہی من زوجت بدو
مہر طلقت قبل الوطوء و درء و خسار و الحفۃ (رد مختار) و لو دفع قیمتی اجبرت

علی القبول (رد المحتار باب المہر ص ۳۶۶ و ص ۳۶۷، ظفیر۔

سے تنگ آ کر خوراک یا مال دے کر اس کی والدہ کے پاس روانہ کر دیا اور زر مہر یا مالہ حسب آمدنی ادا کرنا چاہتا ہے مگر اس کی والدہ زر مہر متفرق مانع کرنے سے روکتی ہے کہ یکمشت دیا جائے زید میں یکمشت ادا کرنے کی قدرت نہیں ہے ایسی عورت کے ساتھ کیا کیا جائے، کیا نان و نفقہ زید کے ذمہ واجب الادا ہے، بد اخلاقی وافرملی سے تنگ آ کر طلاق دے جاوے تو زر مہر کیا عائد ہوگا، سلمہ ماہانہ زر مہر کے حاصل کرنے میں دریغ کرتی ہے، اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب۔ مہر اگر مؤجل ہے یعنی فی الحال دینا مہر قرار نہ پایا تھا تو اس کے وصول کا وقت فقہاء نے طلاق یا موت لکھی ہے، قبل طلاق عورت مطالبہ نہیں کر سکتی، اور اگر مہر معجل ہے تو عورت فی الحال اس کا مطالبہ کر سکتی ہے لیکن جب کہ شوہر یکمشت دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو باقسط ادا کیا جاوے گا اور جو عورت شوہر کے مکان سے بلا اس کی اجازت کے ازراہ نافرمانی چلی جاوے اس کا نفقہ ساقط ہے مگر صورت مسئلہ میں چونکہ خود شوہر نے اس کو بوجہ اس کی بد اخلاقی کے اس کی والدہ کے پاس بھیجا ہے تو اس صورت میں نفقہ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔ فقط۔

سوال (۱۳۴۹)۔ زید نے اپنا عقد ہندہ سے بہ تقرری مہر غلوت سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم ہوگا یا نہیں سوا چالیس روپیہ کے کیا اور قبل و طی اور غلوۃ میحکمہ کے زید نے ہندہ کو طلاق بائن دے کر نکاح سے خارج کر دیا اور مہر دینے سے انکار کرتا ہے اور موضح القرآن سے آیت کریمہ لا جناح علیکم الا یہ دلیل میں پیش کرتا ہے اس صورت میں مہر دینا ہوگا یا نہیں۔

لہوینا کد المهر مند و طو او خلوة لا در مختار، فاذا تا کد المهر بما ذکری لا یسقط بعد نکاح وان کانت الفی قد من قبلها لان البدل بعد تا کدہ لا یتمثل السقوط الا بالابراء رد المحتار باب المهر (۱۳۴۹) ظفیر۔ لہ فتمجب (النفقة) للزوجة بنکاح صحیح الخ علی زوجہا ان لو هی فی بیت ابیہا اذ المریطان بہا الزوج بالنقلۃ بہ یفتی و کذا اطالیہا و لہ تمحیر زالد المختار علی ما عیش رد المحتار باب النفقة (۱۳۴۹) و ص ۱۳۴ ظفیر۔

الجواب۔ صورت مذکورہ میں قبل دخول و غلوۃ طلاق دینے سے نصف مہر لازم آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءً مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ غَرَّضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَيْهِ أَوْرِيَهُ آيَاتِ لَأَجْنَحَ عَلَيْكُمْ الْاِيَةِ کے بعد ہے اس کی تفسیر کو بھی موضح القرآن میں دیکھ لیں وہ پہلا حکم مہر واجب نہ ہونے کا اس وقت ہے کہ مہر بالکل مقرر نہ ہو اور قبل دخول و غلوۃ طلاق دی جاوے اور جب کہ مہر کی مقدار مقرر ہوئی ہو جیسا کہ اس صورت میں ہے اور طلاق قبل دخول و غلوۃ واقع ہوئی ہو تو نصف مہر لازم آتا ہے اس آیت وان طلقتموهن بالایۃ میں اس کا بیان ہے اور کتب فقہ میں بھی یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔ فقط۔

سوال (۱۳۵)۔ بکر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور بچہ نہ تو مہر ادا کر سکا تو اب کیا کرے؟
 جواب۔ بکر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور بچہ نہ تو مہر ادا کر سکا تو اب کیا کرے؟
 کیا چونکہ وسعت نہیں تھی اور نہ مہر معاف کرایا، اب زوجہ کی والدہ وغیرہ سے بکر مہر معاف کرا لیں تو معاف ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ مرحومہ لا ولد ہے (۲) مرحومہ کے مہر کا حقدار کون کون ہے (۳) کوئی ایسی صورت ہے جب کہ وہ واقعی ادائیگی کے قابل نہیں ہے کہ وہ مرحومہ کے قرض مہر سے بچ جاوے اور قیامت میں گرفتار عذاب نہ ہو (۴) اگر کوئی شخص غلوۃ میں اپنی زوجہ سے مہر معاف کرا لیں تو معاف ہو جاوے گا یا نہ گواہوں کی ضرورت تو نہ ہوگی۔

الجواب۔ زوجہ کے مرنے کے بعد زوجہ کے وارثوں سے اگر مہر معاف کرائے گا مہر معاف ہو جائے گا، عام اس سے کہ ادائے مہر کی استطاعت ہو یا نہ ہو اور مہر میں خاوند کا بھی حق ہے اس کو معاف کرائے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) زوجہ کے وارثوں کو مہر اسی طرح

۱۔ سورۃ البقرہ - ۲۱ - ۲۲ ایضاً - ظفیر۔ ۲۔ وجب نصفہ بطلاق قبل و طلاق بعد و غلوۃ
 ۳۔ المختار علی ما مشرد المختار باب المعسر ۴۔ ظفیر۔ ۵۔ شوہر کا حصہ بیوی کے ترکہ میں
 نصف اگر نہ ہوں اور نہ ہو تھائی دیکھئے سرامی۔ ظفیر۔

بچنے کا جس طرح کہ زوجہ کا اپنا ملوک مال پہنچتا ہے (۳) معاف کرانے کے سوا اور کوئی صورت نہیں (۴) اگر تخلیہ میں زوجہ سے مہر معاف کراوے گا تو وہ عند اللہ معاف ہو جاوے گا لیکن اگر جھگڑا قاضی کے یہاں پیش ہو گا تو وہ بغیر گواہ یا اقرار زوجہ کے مہر ساقط نہ کرے گا۔

میں برس بعد مہر کے | سوال (۱۱۳۵۱) - زید کتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ کو بیس برس ہوئے مطالبہ کا حق دیا نہیں | طلاق دیدی ہے مگر اب تک زید نے دس مہر اپنی زوجہ کا ادا نہیں کیا ایسی صورت میں زید کی زوجہ کو دس مہر کے مطالبہ کا حق شرعاً حاصل ہے یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں زید کی زوجہ اپنے مہر کا مطالبہ شرعاً کر سکتی ہے۔

کیا کوئی مدت ہے جس کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا | سوال (۱۱۳۵۲) - کیا شہ غایبی کوئی مدت ہے جس کے گزرنے کے بعد مطالبہ مہر کا حق زوجہ کو نہ رہے۔

الجواب - شرعاً کسی مدت کے گزرنے سے حق کسی وارث کا اور صاحب حق کا ساقط نہیں ہوتا، شامی میں ہے قالوا ان الحق لا یسقط بالتقادم۔ فقط

جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں | سوال (۱۱۳۵۳) - ہندہ مریضہ نے اپنے شوھر کو بیوی مرگئی تو معاف ہوا یا نہیں | بد میں مضمون مہر معاف کر دیا کہ میں چونکہ امراض لاحقہ میں مبتلا رہتی ہوں، لہذا اپنے مہر بخشی ہوں بعد اس تحریر کے اس مرض لاحقہ میں دس روز کے بعد انتقال کیا، اب عورت کے وارث مہروں میں شرفا حصہ پا سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب - مرض الموت میں مہر معاف کرنا صحیح نہیں ہے، پس اگر باقی وراثت کی معافی کو تسلیم نہ کریں تو وہ اپنا حصہ مہر میں سے لے سکتے ہیں، درمختار میں ہے کہ مرض الموت کا، یہ وغیرہ بحکم وصیت ہے اور بحکم لا وصیۃ لوارث وراثت کے لئے وصیت صحیح نہیں ہوتی مگر یہ کہ باقی وراثت راضی ہوں، فقط۔

کیا بیوہ نکاح کر لے تو مہر اور ترک کی مستحق نہیں رہتی | سوال (۱۱۳۵۴) - زید کا انتقال ہو گیا اس

لے دیکھئے الاشباہ والنظائر مع المحوی کتاب القننہ ص ۱۱۰۔ ظفر رحمہ اللہ الشارحی اشرد المذاہب لکتاب الوصایہ صفحہ

کے پسند گان دو تین بچہ نابالغ اور ایک بیوی ہے، زید نے اپنی حیات میں چند متولیان مقرر کر دیئے تھے جن کے زیر نگرانی اس کی پسند گان کی پرورش ہوتی رہی، زید کی زوجہ جو ان ہے نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے، متولیان کہتے ہیں کہ اگر نکاح ثانی کیا تو مہر اور ترکہ کچھ نہ دیا جائے گا یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب۔ زید کی زوجہ کا جو کچھ حصہ شرعی زید کی جائیداد میں سے ہے اور مہر اس کا جو بدمہ شوہر واجب ہے وہ بہر حال زوجہ کو دیا جاوے گا خواہ عقد ثانی کرے یا نہ کرے اور صیاء اور متولیان کا یہ کہنا کہ اگر اس نے عقد ثانی کر لیا تو اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا غلط ہے اور خلاف شرع ہے، زوجہ بہر حال اپنے حصہ شریعیہ اور مہر کی مقدار اور مالک و مستحق ہے اگر اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا تو یہ ظلم اور گنہ کبیرہ ہے اور حق العباد کا مواخذہ ان کے ذمہ رہے گا۔

مقررہ مہر نالاش کر کے لے لیا پھر شوہر نے پہلا مہر قائم | سوال (۱۳۵۵)۔ مسماۃ امۃ الغنی نے مبلغ رکھا تو یہ دوسرا منافیہ مہر عورت لے سکتی ہے | پانچ ہزار روپیہ اپنا مہر شوہر سے بند بیدعہ نالاش وصول کر لیا اور بعد کو شوہر نے موافقت پیدا کر کے مسماۃ مذکورہ کا وہی مہر تعداد مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر مکرر قائم کر کے تسلیم کر لئے، اب چونکہ شوہر مسماۃ کا انتقال ہو گیا لہذا مسماۃ مذکورہ شرعاً اپنا مہر مکرر ترک شوہر سے پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں عورت پانچ ہزار روپیہ پانے کی ترک شوہر سے مستحق ہے، کیونکہ یہ دوبارہ شوہر کا پانچ ہزار روپیہ مہر کا تسلیم کرنا زیادتی مہر پر محمول ہو کر بدمہ شوہر واجب الاداء ہو گیا کما یظہر من فروعات باب المہر من الدہ الثنار والاشامی وما فرض من بتراضیہما الا بعد العقد الخ اوزید علی ماستی فانہما تلزمہ بشرط قبولہما فی المجلس در مختار و فی الشامی وکن الواقر لزوجۃ بمہر وکانت قد وھبتہ لہ

لہ افادان المہر و جب بنفس العقد الخ اذ انک المہر بما ذکر لا یسقط بعد دلف و ان کانت الفرقۃ من قبلہا لان لہل بستانکۃ لا یحتمل السقوط الا بالامضاء در مختار باب المہر مبینہ: ظہیر

فانه يصح ان قبلت في المجلس فقط

عورت نے مہر لے کر زیور بنوا لیا اور مطالبہ باقی | سوال (۱۳۵۶) - ایک عورت نے اپنے شوہر سے رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے | مہر طلب کیا، شوہر نے مہر ادا کر دیا مگر مہر دینے کے وقت

کوئی گواہ نہ کیا عورت نے مہر کا روپیہ لے کر زیور بنوا کر پہن لیا اور اپنے شوہر سے کہا کہ مہر دیدے، شوہر نے کہا کہ میں مہر دے چکا، عورت نے کہا کہ اس کا تو میں نے زیور بنوا لیا اور وہ زیور تیرے ہی گھر میں ہے مجھ کو اس سے کیا نفع ہوا، مجھ کو دوبارہ مہر دے مگر شوہر نے دوبارہ مہر نہیں دیئے عورت کا انتقال ہو گیا تو شوہر کے ذمہ مہر باقی ہے یا نہیں، اگر باقی ہے تو کس کو دے۔

الجواب - اگر عورت کے ورثہ ادا نے مہر کو تسلیم نہیں کرتے اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو مہر بذمہ شوہر لازم ہے، پس اگر عورت لا ولد رہی ہے تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا اور نصف دیگر ورثہ کو پہنچا، شوہر ان کو نصف مہر دیدے۔

نکاح بعد پورا مہر دید یا اگر خلوت سے پہلے طلاق | سوال (۱۳۵۷) - ایک شخص نے ایک عورت دیدی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں | سے نکاح کیا اور مہر بھی دید یا لیکن رخصت نہیں کی یعنی قبل خلوة طلاق دیدی تو نصف مہر واپس لے سکتا ہے، اگرچہ مہر میں جانور ذی روح دیا ہو اور وہ مر گیا ہو یا روپیہ ہو اور وہ خرچ ہو گیا ہو یا کپڑے ہوں وہ پہننے سے گلے ہوں۔

الجواب - اس صورت میں شوہر نصف مہر واپس لے سکتا ہے اور جو بعینہ واپس نہ ہو سکتا ہو تو اس کی مثل یا قیمت واپس کی جاوے گی، فی المختار قبضت الف المهر فوہبتہ لہ وطلقت قبل وطلی دجمع علیہا بنصفہ لعدم تعین النقص فی العقود۔

مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے | سوال (۱۳۵۸) - مسماۃ ہندہ نے کے گواہ نہیں ہوں تو لڑکا مہر پائے گا یا نہیں | مرض الموت میں چند زیورات مسجد میں

دیا اور بقیہ زیور اپنے لڑکے خالد نابالغ کو دیا شوہر کو کوئی غدر اپنے حق میں اس وقت نہیں

لے نہ المختار باب المہر مہر۔ تلفیر عدم یجوز المد المختار علی ما مشرد المختار باب المہر مہر۔ تلفیر۔

ہوا۔ بعد انتقال کے شوہر نے اپنا حصہ لے لیا، خالہ جب بالغ ہوا تو مہر طلب کیا، شوہر کہتا ہے کہ مہر معاف کر دیا مگر کوئی شہادت ہے نہ ثبوت ہے پس ایسی صورت میں خالہ مہر پانے کا مستحق ہے یا نہیں، اور مرض الموت میں اگر مہر معاف کرے تو معاف ہوتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ شوہر کا دعویٰ معافی مہر کا بلا دو گواہ عادل کے مسموع نہ ہو گا اور خالہ بقدر اپنے حصہ کے مہر وصول کرے گا اور شوہر کا حصہ ساقط ہو جاوے گا اور مرض الموت کی معافی باطل ہے۔ فقط۔

سوال (۱۳۵۹)۔ اگر کسی شخص نے مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح کیا اور کوئی تفسیر اس کی نہیں کی گئی تو زوج کو کیا دینا ہو گا، چار سو دینار کی برابر سونا یا اس کی قیمت روپیہ سے یا بوقت عقد چار سو دینار سونے کی جو قیمت ہو وہ دینا ہوگی۔

الجواب۔ چار سو دینار سونے کی جو قیمت بوقت عقد ہو وہ دینی ہوگی یا ایک سو دینار ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے۔ ظا

سوال (۱۳۶۰)۔ خاتون نابالغہ دختر عبدالکریم کا نکاح نذیر احمد مہمل کا مطالبہ رکاوٹ ہے یا نہیں؟ احمد سے بولایت والدین بتقریر مہر مبلغ پان سو روپیہ نصف مہمل ہو گیا یا اس کے باپ سے

نصف مہمل ہو تو زوج کی کا باپ مہمل کا مطالبہ شوہر سے کر سکتا ہے یا اس کے باپ سے۔

الجواب۔ لڑکا اگر بالغ ہے تو دختر کا باپ شوہر سے مہمل کا مطالبہ کر سکتا ہے، اور اگر شوہر نابالغ ہے تو اگر اس کا باپ ضامن ادا کرے مہر کا ہو گیا ہے تو اس سے مطالبہ مہر کا

لہ و نصا بہما دای الشہادۃ لغيرہما من الحقوق سوا ذلک ان الحق مالاً و غیرہ
کنکاح و طلاق و ذکالہ و وصیۃ افرجلان و رجل و امرأتان و الدار المختارہ علی ہما و رد المحتل
کتاب الشہادات بیہیمہ نظیر لہ عن ام حبیبہ کانت تحت ہدایتہ یوحش ذات بارض الحبشہ
فزوجہا النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و امہا عنہ اربعۃ الا لہ و ہما مشنۃ بل لہما اشی

ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ فقط

مہر کی مراد | سوال (۱۱۳۶۱) - مہر سے کیا مراد ہے۔

الجواب - مہر وہ مال ہے جو نکاح میں مقرر ہو۔

مہر لکنا ہونا چاہئے | سوال (۱۱۳۶۲) - مہر حیثیت پر ہونا چاہئے۔ یا شرعی۔

الجواب - ہر طرح درست ہے یعنی جس قدر چاہے مہر مقرر کر دے وہ لازم ہو جاتا ہے مگر بہتر ہے کہ بہت زیادہ نہ کرے اقلہ عشر دراهم الذی یجب الا اکثر منہا ان سعى الا کثر اور مختار ای بالغاما بلغ درانتا۔ مہر۔ ظہیر

مہر کی ادائیگی ضروری یا معاف کر لینا کافی ہے | سوال (۱۱۳۶۳) - ادائیگی مہر ضروری ہے یا بخشوانا کافی ہے۔

الجواب - ادائیگی مہر ضروری ہے لیکن اگر عورت بخوشی معاف کر دے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں ہے۔

معاف کر پایا تو کیا حکم ہے | سوال (۱۱۳۶۴) - اگر منکومہ بدون وصول اور بدون معاف کرے مہر کے فوت ہو گئی تو وہ مہر فی سبیل اللہ خرچ کرنا جائز ہے یا ورثہ کو دیا جاوے۔

الجواب - وہ وارثوں کو پہنچانا چاہئے یعنی شوہر یا حصہ وضع کر کے باقی دیگر ورثہ یا حصہ ان کو پہنچا دے۔

کنواری کہہ کر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا کہ | سوال (۱۱۳۶۵) - زید نے ہندو کے ساتھ کسی کے نکاح میں رہ چکی ہے تو اب مہر کیا ہوگا | شادی کی مہندہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو کنواری

لے وصہ ضمان الولی من زوجہ البالغ والولی الضامن بد مختار وفی الذم من الان لا لازم فیہ ولا ینال علیہ بل ضمان الذم لا یلزم ذم الزوج اور الی باب المہر - ۹۱ و صلیٰ ظہیر - کہ شوہر المعروف المعرفی العنایۃ وانہ اسمہ المال الذی یجب فی مقدار لازم من الزوج فی مہر بلذہ البض من والد المعتد ما بال المعظم ۹۱ ظہیر

مجلس نکاح میں ظاہر کر کے ایک ہزار روپیہ مہر مقرر کرایا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ہندہ منکوحہ عمر
تھی، اس لئے اب مہر مقررہ ایک ہزار روپیہ کے بارہ میں کیا حکم ہے، زید کے ذمہ ادا کرنا
لازم ہے یا نہیں۔

الجواب۔ مہر مقررہ ہزار روپیہ اس صورت میں واجب ہے کافی البدل المختار و
لو شرط البکارة فوجد هاشباً لزمه الكل ورحمى البزازية فقط

سوال (۱۳۶۶)۔ ایک شخص نے قبل از نکاح لڑکی
کا جب ہزار روپیہ دیا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھا نہ گیا ہو

کے والد کے مشورہ سے حق مہر کے لئے ایک اسٹامپ تحریر
کرایا جس میں یہ لکھا کہ میں لہنی منکوحہ مسأۃ زینب بی بی کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت
حق مہر علاوہ بیس روپیہ وزیورات مندرجہ رجسٹر ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں، عند الطلب مجھ
سے وصول کرنے کا حق رکھتی ہے لیکن بعد از تحریر باہم بخش ہو گئی اسٹامپ ناپسند کیا گیا۔
اس پر لڑکی کے والد نے کہا کہ میں کل بوقت نکاح رجسٹر نکاح میں اس کا حوالہ بالکل نہیں
دوں گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا، ۲۱ ستمبر ۱۹۸۷ء کو اسٹامپ تحریر ہوا، اور ۲۷ ستمبر ۱۹۸۷ء کو نکاح
پڑھایا گیا اور ایک ہزار کی رقم درج رجسٹر نہیں ہوئی صرف بیس روپیہ اور زیورات درج
ہوئے، اس صورت میں زوجہ ایک ہزار کی رقم بھی وصول کر سکتی ہے یا نہیں، اقرار نامہ
رجسٹری نہیں ہوا۔

الجواب۔ اس صورت میں علاوہ بیس روپیہ وزیورات مذکورہ کے ایک ہزار
روپیہ بھی مہر میں داخل ہے اور عند الطلب شوہر کو ادا کرنا لازم ہے کیونکہ زبانی و تحریری
اس صورت میں کافی ہے، رجسٹری ہونے کی ضرورت شرعاً نہیں ہے کافی البدل المختار و
يجب الاكثر منهما ان سعى الاكثر فقط

لے البدل المختار علی ہاش رد المختار باب المہر مہر عبارت تہا تزوجہا علی اہنا بکر فاذا ہی لیست کذا الک يجب کالائے
رد المختار ایضاً ظفر۔ لے البدل المختار علی ہاش رد المختار باب المہر مہر۔ ظفر۔

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت تظل جانا | سوال (۱۳۶۷)۔ ایک شخص نے اپنا نکاح کیا مبلغ نہیں ہے تو مہر واجب ہو گا یا نہیں | مہر مقرر ہوا، اور بعوض نان و نفقہ پانچ سو روپیہ کی آراضی مسماۃ کے نام کر دی بعد نکاح کے معلوم ہوا کہ عورت قابل و ملی و اولاد کے نہیں ہے لہذا وہ شخص اس کو طلاق دینا چاہتا ہے، مہر واجب ہے یا نہ اور نان و نفقہ کے عوض جو کچھ دیا گیا اس کی مالک ہوگی یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں طلاق دینے سے نصف مہر شوہر پر لازم ہو گا اصلہ و نفقہ کے لئے جو کچھ شوہر نے اس عورت کو دید یا وہ اس کی مالک ہو گئی اس کی واپسی اب نہیں ہو سکتی۔ بعد طلاق مہر مؤجل بھی | سوال (۱۳۶۸)۔ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو سالیہ تین سال سے معجل ہو جاتا ہے | روٹی کپڑا اور حق پرورش بچہ کا نہیں دیا نہ حق زوجیت ادا کیا نہ زیلیک مرتبہ چند مستورات کو اپنی ہمراہ لے کر آیا اور ہندہ پر سخت تشدد کیا، بالآخر لفظ تین طلاق چند آدمیوں کے سامنے کہہ کر چلا گیا تو ہندہ اپنا مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں، زید ملہ کرتا ہے کہ مہر مؤجل تھا معجل نہ تھا، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

الجواب۔ اگر مدگواہ عادل طلاق کے موجود ہیں یا زید کو اس کا اقرار ہے تو ہندہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی اور مہر اگر مؤجل تھا تو معجل ہو گیا بعد طلاق کے ہندہ اپنے مہر کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور زید کے اعذار لغو اور باطل ہیں اور نفقہ گذشتہ زمانہ کا ہندہ کو نہیں مل سکتا۔ لڑکی جو قابل و ملی نہ ہو اس کا مہر | سوال (۱۳۶۹)۔ ایک شخص کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا مگر لڑکی و ملی کے قابل نہیں ہے نکاح ہوا یا نہیں، بعد میں باہم یہ فیصلہ ہوا کہ جو کچھ ہمیز لڑکی کا تھا وہ

لے لے کر وغیرہ عورت سے نکاح جائز ہے حتیٰ کہ خیار فسخ نکاح بھی نہیں ولا ینقض احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشا کجنون وجذام و برص و رتق و قرن (در مختار) رتق بالترکب استلزامه غل الذکر و قرن کھس لم حیث فی غل الذکر کالفیہ و قدر کون غلار و التامہا بالانصاف و غیرہ ہر شئی حمت ہو تو خلوت کے باہر و نصف مہر ہے کیونکہ اس صورت میں خلوت نہیں ہوتی۔ دیکھئے باب المہر مہر۔ صرف لفظی مثل سے طلع منع نہیں ہوتا اگر یہ صورت ہے تو یہ الگ بات ہے۔ ظہیر۔

لڑکی والے کو مل جاوے اور جو زورات وغیرہ لڑکے والے کے تھے وہ لڑکے والے کو ملجاویں چنانچہ لڑکی اپنا جہیز لے گئی اور ہمارا زور دے گئی، اب اس کو طلاق دی جاوے یا نہیں اور مہر ہم پر کس قدر لازم ہے۔

الجواب۔ نکاح ہو گیا تھا اور بطریق طلع جو فیصلہ ہو گیا وہ صحیح ہو گیا، لیکن اگر طلع وغیرہ کا لفظ نہیں بولا گیا اور طلاق بھی نہیں دی تو نہ مہر معاف ہوا نہ طلاق بڑی اور جبکہ عورت قابل دلی کے نہ ہو تو اس سے اگر نکاح بھی ہو تب بھی بعد طلاق کے نصف مہر لازم آتا ہے کیونکہ وہ خلوة صمیمہ نہیں ہے۔ فقط

سوال (۱۳۷)۔ ہندہ کا شوہر نو سال سے عیسائی ہو گیا ہے شوہر کے مرتد ہونے کے بعد بھی اس سے مہر وصول کیا جائے؟ لیکن وہ ہندہ کی خیر نان و نفقہ سے لیتا رہا ہے، اب ہندہ کے اقرباء کہتے ہیں کہ ہم مہر کی نالش کر رہے ہیں، آیا بصورت ارتداد شوہر اگر مہر کی نالش ہو سکتی ہے تو کس میعاد تک، اور مرتد نے جو رہ پیہ کثیر بندہ کو دیا ہے اس کا لینا ہندہ کو جائز تھا یا نہیں۔ اور اب شوہر مرتد ہندہ سے وہ ردہ پیہ واپس لے سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بصورت ارتداد شوہر کے زوجہ مہر لے سکتی ہے اور میعاد اس کی شرعاً کچھ نہیں ہے یعنی کسی مدت کے گزرنے سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور جب کچھ عیسائی نے اس عورت کو دیا اور مہر کر دیا وہ اس کی مالک ہو گئی، موانع رجوع کے پائے جانے کی صورت میں وہ عیسائی اس دیئے ہوئے مال کو واپس نہیں لے سکتا اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط۔

لے والخلوة بلا مانع حی الزورتی التلاحم الإقرب بالسكون عظم وحفل بفتحین خدة (رد مختار) فی البحر من المغرب القرن فی الفرج مانع من سلك الذکوفہ (رد المحتار باب المهر مہر) ظفیر۔ کہ افاد لنا المهر وجب بنفس العقد الزمانیاً کذلک تمام بالوطو و غوہ الزلان البدل بعد تا کذلک لا عمل السقوط بالابواب (رد المحتار باب المهر مہر) ظفیر۔

ملائے پہلے نکاح کی صورت | سوال (۱۳۷۱)۔ شخصے زوجه خود را سے طلاق داد بعدہ قبل از
میں مہر آتا ہے یا نہیں | تحلیل نکاح منعقد ساخت و مقاربت و قربان با یام بوجہ رسید
دیں صورت نکاح شرعاً صحیح شد یا نہ و مہر لازم است یا نہ۔

الجواب۔ دین صورت نکاح صحیح نہ شد، و مہر مثل در نکاح فاسد لازم می شود
بعد دخول و صحبت قال فی الدر المختار و حجب مہر المثل فی نکاح فاسد انہ بالوطی الخ
مطلقة کامہر شوہر کے ذمہ لازم ہے | سوال (۱۳۷۲)۔ ایک عورت نافرمان کو اس کے شوہر نے
طلاق دیدی اور شوہر صرف آٹھ روپیہ کا ملازم ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ دین مہر
زوجه کا واجب ہے یا نہ؟ اور شوہر کی فلسی کا بھی کچھ لحاظ شریعت میں کیا ہے؟

الجواب۔ دین مہر زوجه کا جو مطلقہ ہے، شوہر کے ذمہ لازم و واجب ہے، جس
وقت ہوا داکرے اس دین میں مالک شوہر کو قید کر سکتا ہے بعد ثابت ہونے افلاس کے
رہا کر دیوے، پھر جس وقت وسعت ہوگی ادا کرنا لازم ہے، بہر حال دین مہر بذمہ شوہر
واجب الادا رہے۔ فقط۔

شوہر نابالغ انتقال کر جائے | سوال (۱۳۷۳)۔ شوہر اگر صغیر نابالغ ہوا و اس کی زوجه
تو بھی مہر اصدت فرمادی ہے یا نہیں | ابھی رخصت نہ ہوئی ہو، اسی حالت میں شوہر صغیر کا انتقال
ہو جائے تو زوجه کا مہر واجب ہوگا یا نہیں؟ اور زوجه ہر عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ شوہر اگر مر جاوے اگرچہ صغیر ہو، اور اس کی زوجه رخصت نہیں ہوئی

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ص ۳۶۶۔ ظفیر۔ ۳۷ و من سبی مہر عشرة فما
زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (الی قولہ) و ان طلقها قبل الدخول و الخلوۃ
فلها نصف المسمى (و ہدایہ ص ۳۶۶)۔ ظفیر۔ ۳۷ و لو تزوج لا یطاق معہ الجماع (رد مختار ای و الخلوۃ
الصغیر مصاحب الزوج یعنی لا فرق بین ان یکون الزوج ادا الزہجۃ او کل منہما صغیرا الا و تجب العدة
بخلوۃ و عن نکاح فاسد لان تصریح بہا الخلوۃ الفاسدۃ شامل الخلوۃ العبی رد المحتار باب المہر ص ۳۶۶)۔ ظفیر۔

مہر اور مدت لازم ہے (المہر یتأكد باحلامعان ثلاثة الدخول والخلوۃ الصمیعة و موت احد الزوجین سواء كان مسیاً او مہراً مثل حق لا یسقط منه شیء بعد ذلك الا بالایراد من صاحب الحق) (فتاویٰ عالمگیری جلد ۲ مسئلہ نول کشوری) عدۃ المرأة فی الوفاۃ اربعة اشهر وعشرة ايام سواء كانت قد دخلت بها او لا مسلمة او کتابیہ صغیرۃ او کبیرۃ او آجستہ انرا یضامف (۵)

بسطاق مہر اور نہ یورس قدر عورت کو ملے | سوال (۴۷۳۷)۔ ایک شخص کی ایک عورت ہے وہ ہمیشہ اپنے شوہر کو ناماض رکھتی ہے جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو اپنے گھر سے نکال دیا عورت نے عدالت میں خرچہ کا دعویٰ کیا، عورت و شوہر میں صلح ہو گئی، خرچہ دینے پر شوہر عورت کو طلاق دینا چاہتا ہے، ہمارے یہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کے وقت کچھ زیور اور مہر زیادہ باندھی جاتی ہے اور مہر اس زمانہ میں کوئی عورتوں کو دیتا نہیں ہے اسی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ کیا مہر دینا ہوتا ہے جو کہیں منظور کر لو، جن لوگوں کو کبھی ایک ہزار روپیہ ملتا بھی نہیں ان کو ہزار روپیہ کی مہر باندھی جاتی ہے اور ہمارے یہاں یہ بھی دستور ہے کہ عورت کے مرجانے کے بعد اس کے پیچھے والے زیور شوہر والا جتنا ہوتا ہے واپس کر دیتے ہیں اور بعض آدمی اپنا دیا ہوا لے لیتے ہیں اور شوہر والا شوہر کو دیدیتے ہیں تو ایسی حالت میں اگر عورت کو طلاق دینا چاہے تو کتنا زیور مہر ہائے کا حق رکھتی ہے ؟

الجواب۔ اگر طلاق بعد دخول یا خلوة صحیحہ کے ہوگی تو پورا مہر شوہر کو دینا لازم ہے اور اگر قبل وطی و خلوة صحیحہ ہوگی تو نصف مہر دینا لازم ہے اور زیور جو مرد کا ہے اور عورت کو عاریتہ دے رکھا تھا وہ مرد واپس لیوے گا اور جو زیور عورت کا ماں باپ کے گھر کا ہے یا شوہر نے اس کی ملک کر دیا تھا وہ عورت کو ملے گا۔ کافی الدر المختار دیتا کہ عند وطی او خلوة منعت الزوج نصفه لطلاق قبل وطی او خلوة الخ فقط واللہ اعلم

زیادہ مہر کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں | سوال (۱۳۷۵) - فی زمانہ شادی میں بہت زیادہ چالیس ہزار مہر مقرر ہوتا ہے حالانکہ گھر میں فاقہ کی نوبت ہوتی ہے مگر کم معیوب سمجھا جاتا ہے ایسا نکاح درست ہے یا کیا۔

الجواب - مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ امر نہیں ہے باقی جو کچھ مہر مقرر کر دیا جاوے، اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔

مہر لینے کے بعد بیوی کو | سوال (۱۳۷۶) - شوہر کی ڈگری زوجیت کی اور زوجہ کی ڈگری شوہر کے گھرانے میں یا نہیں | مہر معجل کی ہوئی تو زوجہ مہر لے کر شوہر کے گھرانے میں چاہتی، اس صورت میں مہر دینا چاہئے یا نہیں۔

الجواب - مہر معجل کا ادا کرنا ضروری ہے اور بعد لینے مہر معجل کے زوجہ کو شوہر کے گھرانے سے انکار کرنا جائز نہیں ہے۔ فقط

مہر لازم ہونے کے بعد بھی | سوال (۱۳۷۷) - ایک شخص نے اپنی زوجہ کو عدالت میں کہا کہ ساقط ہوتا ہے یا نہیں | وہ زانیہ ہے جس پر عورت نے عدالت دیوانی میں طلاق لعن کا دعویٰ کر دیا اور عدالت نے باضابطہ عورت کو حکم دیدیا کہ تم کو طلاق ہو گئی تو اس صورت میں عورت مذکور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔ سید امیر علی صاحب نے جو شرح محمدی لکھی ہے

لے عن حمز بن الخطاب قال ألا تغالوا صدقة النساء فانما لو كانت محرومة من الدين وتقوى عند الله لكان اولكم بهما بنى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكم شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة اوقية بها احمد والترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجه والدارمي وشكوة باب الصداق مثله ۲. ظهير ۳. وجب العشرة ان سماها ابو داود ويجب الاكثر منها ان سمي الاكثر ويتأكد عند وطئ اخلاوة صحت ايموت احدهما در مختار قوله يجب الاكثر اي بالغ ما بلغ رد المحتار باب المهر ۴. ظهير ۵. ولها منه من الوطء اخذ ما بين تعبيله من المهر كله او بعضه در مختار واللام بمعنى الى رد المحتار باب المهر ۶. و ۷. ظهير.

اس کتاب میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مہر غلوۃ صحیحہ سے جب واجب ہو جاتا ہے تو بعد ازاں وہ عورت کے کسی فعل سے معدوم نہیں ہوتا چاہے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

الجواب۔ صحیح یہی ہے کہ جب غلوۃ صحیحہ کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عورت کے کسی فعل سے ساقط نہیں ہوتا، رد مختار وغیرہ اکتب فقہ میں ایسا ہی ہے، فقط

شوہر کے باپ سے مہر کا | **سوال ۱۱۳۷**۔ اگر شوہر زحمیات پند خود مجلس بمیرد، زوجه راجح مطالبہ درست ہے یا نہیں؟ مطالبہ مہر خود از پند زوج می رسد یا نہ؟

الجواب۔ اگر شوہر زحمیات پند خود مجلس بمیرد، زوجه را مطالبہ مہر از پند شوہر بدون ضمان اونمی رسد، کنانی الشامی وغیرہ۔

شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اس کے باپ کے | **سوال ۱۱۳۸**۔ ایک شخص کا لڑکا جب ذمہ نہیں ہے شوہر کی باندہ سے لے سکتی ہے جو ان ہوا تو اس کے باپ نے اسکی شادی

کردی، اس کی بیوی کا مہر اصلہ روپیہ مقرر ہوا، زیور چاندی سونے کا اور پار چھبائے ریشمی حسب دستور اس کی بیوی کو بڑھایا گیا، شادی سے ایک سال بعد وہ بزرگ فوت ہو گیا اس کی بیوہ کبھی سسرے کے یہاں کبھی باپ کے یہاں رہتی رہی، اب وہ بیمار ہو کر باپ کے یہاں آگئی کچھ تھوڑا زیور جو ہر وقت پہنا جاتا ہے وہ اس کے پاس ہے اور باقی کل زیور و کپڑے سسرے کے یہاں ہیں اور باپ اس لڑکی کا غریب ہے اس کی بیماری کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا کیا اس کا سسرہ اپنے لڑکے کے عوض مہر اس کی بیوہ کو دے سکتا ہے یا نہیں۔

لے وانا تاكد المهر بما ذكر لا يسقط بعد ذلك وان كانت الفرقه من قبلها لان البهال بعد تاكد لا يحتمل السقوط بعد المختار باب المهر في طهيه. نكح ولا يطالب الاب بمهر ابنه الصغير الغني ام الغني فيطالب الاب بالدفع من مال ابنه لا من ماله نفقه. اذا وجب امرأة الا اذا ضمنه كما في النفقة فانه لا يؤخذ بها الا اذا ضمن. رد المختار على حاشيته رد المختار باب المهر مطلب في ضمان الولي المهر ميلا. طهيه.

کیونکہ وہ اپنے باپ سے علیحدہ نہیں تھا اور اس کا سسر امہرا دا نہیں کر سکتا تو وہ زیور جو اس کو پہنایا گیا تھا، وہ اپنے مہر میں لے سکتی ہے یا نہیں اور زیور لڑکی کے پاس ہے اس کا اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب۔ مہر جو بذمہ شوہر متوفی ہے اس کا ذمہ دار شوہر کا باپ نہیں ہے لیکن اگر وہ تبرعاً اپنے بیٹے کی طرف سے اس کا مہرا دا کر دیے یا زیور و پارچہ کو جو بوقت نکاح پہنچایا گیا تھا مہر میں شمار کر کے ملک عورت کی کر دیوے تو یہ درست ہے، باقی ویسے وہ ذمہ دار مہر کا نہیں ہے، شوہر کی چیز سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے پس اگر اس کی ملک میں کچھ نہ تھا تو عورت کچھ نہیں لے سکتی اور زیور و پارچہ جو پہنچایا گیا تھا اگر وہ عاریۃ سمجھا گیا تھا یعنی عورت کی ملک کرنا مقصود نہ تھا تو اس کا مالک شوہر کا باپ ہے اور اگر اپنے پسری کی ملک کر کے اس کی زد بہ کو دیا تھا جیسا کہ عرف ہے تو وہ ملک شوہر ہے اس میں سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے اور اگر دینے کے وقت بہو کی مالک کر دی تھی تو وہ مالک ہو گئی ہے۔ فقط۔

سوال ۱۱۳۹۰۔ ماہ ہندہ کا نکاح بالمومن
مہر کی وصولی کے لئے بیوی شوہر سے گھر
جائے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں
مبلغ مائتہ سکہ طلا از مہر مجمل زیدت ہوا تحریری

معاہدہ قبل نکاح رو برو گواہان مابین قرار پایا کہ میں ہندہ کو ہندہ کے گھر رکھوں گا اور وہ رہے رہوں گا اگر اپنے گھر ہندہ کو لے جاؤں تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنے کا اختیار ہے میں اس سے دست بردار ہوں گا۔ اب زید ہندہ کو لے جانا چاہتا ہے، ہندہ طالب مہر مجمل ہے تو شرعاً زید کو بغیر ادا کئے مہر مجمل کے ہندہ کے لیجائے کا اختیار ہے یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں ہندہ مہر مجمل کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور مہر کی وصولی کے لئے زوج کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ درمختار میں ہے۔ ولہما منعه

لہ لون الہرمالی یلزم ختمہ الزوج ولا یلزم الاوب بالعقد اذ لو لم یلزم لما افتقر العمان

(رد المحتار باب المہر ص ۴۹۲) ظہیر

من الوطی ودواعیہ والسفر: بما لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ: ^{۱۱۳۸۱} وفي الشامی قوله والسفر: الاولی التعبير بالآخر اج کما عبر فی الكنز ليعم الاخر ^{۱۱۳۸۱} سوال - ولی لڑکی کے مہر میں سے بلا رضا مندی لڑکی ولی کا مہر خرچ کرنا کیسا ہے کے تصرف کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - ولی کو بلا رضا مندی اختیار تصرف نہیں ہے، اگر باپ یا دادا ولی ہے اور لڑکی نابالغ ہے تو مہر بحفاظت رکھے اور اگر بالغ ہے تو اس کو سپرد کر دے واللہ تعالیٰ اعلم والقول عز وجل ان الله يامرکم ان تؤدوا الامانات الی اهلها الاية) -

^{۱۱۳۸۲} سوال - منکوحہ کو طلاق دینے کے ایک سال بعد اگر شوہر سے مہر لے سکتے ہیں وہ مہر جانتے تو اس کے وارث اس کا مہر کس مدت تک لے سکتے ہیں، اور یہ عورت لا ولد مری ہے۔

الجواب - اس کا مہر اس کے ورثہ لے سکتے ہیں اور چونکہ عورت لا ولد مری ہے تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا، باقی نصف دیگر ورثہ لے سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی مہر مبادلہ نہیں ہے۔ فقط۔

^{۱۱۳۸۳} سوال - زید نے اپنے فرزند عمر عاقل بالغ کا نکاح کے ساتھ گستاخی گناہ ہے اس کی رضا مندی اور اجازت سے بکری دختر سے کیا قبل از عقد نکاح زید نے بحیثیت ولی ہونے کے حسب معمول اپنے فرزند عمر کی اجازت اور رضا مندی سے بکری کو حق مہر اور دیگر شرائط تحریر کر دی، بکری نے اپنے داماد عمر کو اس کے والد زید کی سداوت اور مخالفت پر آمادہ کیا اور عاق بنادیا۔ بکری اپنی دختر کے حق مہر اور دیگر شرطوط کی بقا اور ادائیگی شرعاً زید والد عمر سے طلب کرنے کا مستحق ہے یا اپنے داماد عمر سے اور کیا عمر اپنے والد زید کا عاق ہے کیونکہ عمر نے اپنے والد زید کو سخت سہ مہر پہنچایا اور گستاخی سے پیش آیا۔

الجواب - مسئلہ یہ ہے کہ مہر بزدل شوہر لازم آتا ہے لیکن اگر باپ ذمہ داری کر لے اور ضامن ہو جائے تو باپ سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے مگر اگر المختار دلاویطلب الالب بھرا بنہ الصغیر اذا اذ اضمنہ علی المعتمد ان پس صورت مسئلہ میں اگر زید نے ذمہ داری مہر کی اپنے پسر کی طرف سے کر لی ہے تو زید سے مطالبہ مہر کا ہو سکتا ہے اور اگر ذمہ داری نہ کی تھی تو نہیں ہو سکتا اور غریب ب اغفال نہ کورہ کے اپنے باپ کا عاق اور نافواں ہے اس کو اپنے باپ سے معاف کرانا چاہئے ورنہ وہ عاصی و فاسق رہے گا۔ فقط

سوال (۱۳۸۴) - ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح لڑکے کے والد نے مہر کا ذمہ لے لیا تھا شوہر کے مرنے کے بعد اس سے مطالبہ مہر کیا گیا یا نہیں ایک شخص سے کر دیا بوقت نکاح مہر مقرر ہوا اور لڑکے کے والد نے کہا کہ اس کا مہر میں ادا کروں گا، کیونکہ لڑکا نابالغ تھا اور اس شخص کے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا، لڑکا تو باپ کے سامنے فوت ہو گیا، اب تین لڑکیاں زندہ ہیں اور لڑکے کی زوجہ مہر کا دعویٰ کرتی ہے اس کو میراث سے کتنا حق پہنچتا ہے اور مہر کا کیا حکم ہے۔

الجواب - در مختار میں ہے ولا یطالب الالب بھرا بنہ الصغیر الفقیر اذا اذ اضمنہ الالب علی المعتمد ان اس سے معلوم ہوا کہ باپ اگر مہر کا ضامن ہو گیا تو اس سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے، باقی میراث کا حصہ پسر متوفی کے زوجہ کو کچھ نہیں مل سکتا، کیونکہ لڑکا جو باپ کی حیات میں فوت ہو گیا وہ ترک پردی سے محروم رہا، لہذا اس کی زوجہ بھی اس ترک سے محروم ہو گئی، فقط۔

سوال (۱۳۸۵) - فیما بین زید و عمر مقدار مہر ام حبیبہ کی قیمت کس طرح لگے گا، اور کتنی ہوگی میں مباحثہ ہے، زید کہتا ہے کہ مہر چار سو دینار ہے جس کے چار ہزار روپے ہوتے ہیں اور اس زمانہ میں ایک دینار دس دن تم کا تھا اسی حساب سے

ادب معتمد علی معتمد و الالب بھرا بنہ الصغیر الفقیر - طبعیہ - دارالمختار علی

مفتی دارالمختار باب المہر جلد ۲۹۱ - طبعیہ

اب بھی چار ہزار روپے کے روپیہ بنائے جاویں گے جو گیا سو کم و بیش ہوں گے، اگر کہتا ہے کہ چار سو دینار کے تولہ ماش بنا کر اس کی قیمت آج کے نرخ سے سمجھنے کی لگائی جاوے گی جس کے ساتھ چار ہزار روپیہ ہوں گے، صحیح کیا ہے۔

الجواب۔ اب اگر کوئی شخص مہر مثل حضرت ام حبیبہؓ چار سو دینار مقرر کرے تو ظاہر ہے کہ اس کے تولہ بنا کر اس کی قیمت کا حساب کر لیا جاوے گا جو قیمت بحساب تولہ بوقت ادا مہر ہوگی وہ نہ ہماوے گی یا اس قدر سونا جو چار سو دینار کا ہوتا ہے دیا جاوے گا، پس اگر بوقت ادائے مہر نرخ سونا تیس روپیہ تولہ ہو تو سائے چار ہزار روپیہ ہوں گے، ورنہ جو نرخ ہوگا اس کے موافق حساب کیا جاوے گا۔ فقط۔

سوال (۱۱۳۸۶)۔ ایک عورت جو کئی سال سے مرضِ دقِ بختہ سے بیمار ہے کیا حکم ہے؟
 میں بتلاتی اس نے اپنے مرنے سے دو ہفتہ پہلے گواہوں کے سامنے شوہر کو معاف کر دیا تو مہر معاف ہوا یا نہیں۔

عن ام حبیبہؓ ما كانت تحت عبد بن عامر فمات بمرض الحبشة فزوجه النجاشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دامہر ماعنا ربعة آلاف وفي رواية اربعة آلاف دھم وبعث بمالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع شرحبیل بن حسنہ رواہ ابو داؤد و النسائی (مشکوٰۃ باب الصداق مثلاً) اہل سنت لکھتے ہیں کہ ایک دینار سائے ہمارا ماشے کا ہوتا ہے اس حساب سے چار سو دینار کا وزن ایک سو پچاس تولہ ہوتا ہے اور یہ سونا کا سار ہوتا ہے اس وقت سونا سواد و سو روپے تولہ ہے اس حساب سے اس کی قیمت ۲۲،۵۰ روپے ہوتی ہے، مفتی ملازم نے بھی ایک دینار کا وزن سارے ہمارا ماشے ہی مان کر جواب میں حساب دینے کیا ہے اس وقت پانہی اور سونے کی قیمت میں ایک اور دس کا فرق نہیں ہے بلکہ بہت زیادہ تفاوت ہے اور ہم سارے تین ماشے کا ہوتا ہے اس حساب سے پانہی کا وزن گیا ہو چھیا سٹ تولہ ماشے کا ہوتا ہے اس وقت پانہی سات روپے تولہ ہے اس کی قیمت آٹھ ہزار ایک سو چھیا سٹلاں ہے یہ ہوتی ہے اس لئے مسئلہ یہ ہے کہ دینار کا وزن جو زر اس کی قیمت لگائی جائے یا مفتی ملازم نے کیا ہے، سونے کی قیمت ہر دور میں مختلف ہوتی ہے اس کے حساب سے رقم بے ملتی ملازم کے زمانے میں سارے چار ہزار ہوتی تھی اور اس زمانے میں ۲۲،۵۰ ہو گئی۔ ظنیہ۔

الجواب - مرض دق میں جبکہ زیادتی ہونے لگی اور ضعف بڑھنے لگے اور پھر اس میں مر جادے تو ایسا مرض مرض الموت ہے اور بہرہ و طہرہ تبرعات اس کے حکم وصیت ہیں لہذا اس صورت میں معاف کرنا اس کا مہر کو صحیح نہیں ہے کیونکہ وصیت وارث کے لئے بدون رضا باقی ورثہ کے صحیح نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار وفي القنية المفلوج والمسلسل للفقہ مادام یزداد کا لمریض الخ وفي الشافی قلت وحاصلہ انہ ان صار قديماً بان تطاول سنة ولم يحصل فيه ازدياد فهو صحيح اموالات حالة الازدياد الواقع قبل التطاول او بعده فهو مريض الخ ملکہ جلد ۲ شامی وفيه ايضاً قبيلہ ان علم ان بہ مرضاً مهلكاً غالباً وهو يزداد الى الموت فهو المعتبر الخ اور یہ ظاہر ہے کہ مريض بمرض دق کو مرنے سے ایک دو ہفتہ پہلے ازدياد مرض و نفع لازمی ہے بالغرض مريض مذکورہ کا یہ تصرف مرض الموت میں سمجھا جاوے گا اور مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا شوہر کے لئے صحیح نہیں ہے۔

قال فی الدر المختار اعتاقہ ومحابات وھبتہ الخ کل ذالک حاکمہ بحکم وصیۃ وفيہ بن الوصایا ولا لو ادثہ الخ باجازۃ ورثتہ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا وصیۃ لوارث الا ان یحیز الورثۃ الخ فقط

مہر ضروری ہے کوئی ناشی چیز نہیں | سوال (۱۳۸۷) - مہر کوئی ناشی چیز ہے یا نہیں ازید نے بوقت نکاح ایک مقول رقم حق مہر محل اسٹامپ پر تحریر کر دی۔ بعد ازاں طلب ہر جواب دیا کہ میں نے مہر ناشی لکھ دیا تھا۔ ندادا لگی کے لئے، شرع کا کیا حکم ہے۔

الجواب - مہر کوئی ناشی چیز نہیں، بلکہ شوہر نے جو مقدار مہر محل کی مقرر

لہ الدار المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق الہ ریض ص ۲۶۳ ظفر۔ ۳۵۷ المختار باب طلاق المریض ص ۲۶۳ ظفر۔ ۳۵۷ ایضاً ص ۲۶۳ ظفر۔ ۳۵۷ المختار علی هامش رد المحتار ص ۲۶۳ د ۵۹۷ ۵۹۷ ۵۹۷ ایضاً کتاب الوصایا ص ۵۹۷ ۵۹۷

کردی اس کا ادا کرنا فی الحال ضروری و لازم ہے، عورت ہر وقت وہ مقدار لے سکتی ہے، اور باوجود استطاعت نہ دنیا شوہر کا اس مقدار کو ظلم صریح ہے۔ فقط۔

جب کسی نے دو بیوی کی توان دونوں کی اولاد
الک الگ مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۱۳۸۸)۔ مسأۃ کنیز رابعہ زوجہ مولوی محمد شفیع فوت ہوئی چند اولاد بالغہ چھوڑی بعد ایک سال کے محمد شفیع نے دوسری شادی مسأۃ فقیلین سے کی اس سے بھی چند اولاد ہوئی جس وقت محمد شفیع فوت ہوئے اس وقت زوجہ ثانیہ اور ایک بالغ لڑکا موجود تھا، اب دونوں بیویوں کی اولاد والد مردوم کی اشیاء منقولہ و غیر منقولہ سے دین مہر لینا چاہتی ہے، یہ تو سہل نمٹا کر دونوں نصف نصف بھہر سہ تقسیم کر لیں، لیکن ہر ایک وارث پوری تعداد مہر کی لینا چاہتا ہے جس کی دلیل بھی ہر ایک فرق بیان کرتا ہے، وارثان کنیز رابعہ کہتے ہیں کہ جس وقت ہماری والدہ فوت ہوئی ہم کو دین مہر کے مطالبہ کا حق حاصل ہو گیا اور ہم اس کے مالک ہو گئے، اگرچہ ہم نے والد کے ادب سے مطالبہ نہیں کیا اور اس وقت ہمارے سوا اور کوئی وارث نہ تھا، لہذا ہم کو کل دین مہر ملنا چاہیے۔

وارثان بنی بنی فقیلین کہتے ہیں کہ جب پہلی بنی بنی کی اولاد نے بیس برس تک مطالبہ دین مہر کا نہیں کیا تو اب ان کو حق دین مہر کے مطالبہ کا نہیں رہا، لہذا ہم کو پورا دین مہر ملنا چاہیے، شہنا اس بارہ میں کیا حکم ہے۔

الجواب۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ پہلا اور پچھلا قرض برابر ہے اور دائن مقدم و دائن مؤخر کا حق برابر ہے اس میں کسی کو ترجیح نہیں ہے اور یہ بھی حکم شرعی ہے کہ کوئی دائن جب تک اپنا دین مدیون سے وصول کر کے اپنے قبضہ میں نہ لاوے اس وقت تک وہ مالک نہیں ہوتا اور یہ بھی مسئلہ شرعی ہے کہ شادی سے دائن کا حق ساقط نہیں ہوتا

لہ افلا ان الہر وجب بنفس العقد (رد المحتار باب المہر) و لہا منہ من البذل و اعیان السفر

بہا و لا یدخل ما بین تعیلہ من المہر کما د بعدہ و لہا من الخیار علی ما مضی و رد المحتار باب المہر ص ۳۴۲: تلخیص۔

فی الشای ان الحق لا یسقط بتقدّم الزمان بعد اس تمہید کے فیصلہ شرعیہ یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ہر دوز و جبہ کا دین مہر برابر ہے ترک متوفی میں سے اول دونوں کا مہر ادا کیا جاوے گا اور باقی ماندہ ورثہ پر حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جاوے گا اور اگر ترکہ دونوں مہروں کا کافی نہ ہو تو دونوں کو بقدر حصہ تقسیم کیا جاوے گا، مثلاً اگر مقدار دین مہر ہر دوز و جبہ مختلف ہے تو زیادہ والی کو زیادہ اور کم والی کو کم حساب کے موافق دیا جاوے گا اور تسادی مہر کی صورت میں دونوں کو برابر دیا جاوے گا، لیکن کینیز رابعہ کے مہر میں سے ایک چہارم اس کے شوہر کو پہنچا جو کہ بعد شوہر کی وفات کے ان وارثوں کو حسب حصص ملے گا جو کہ بوقت وفات شوہر موجود تھے۔

اللہ واسطے کہنے سے مہر میں | سوال (۱۳۸۹)۔ بعض لڑکی کا ولی اجماعت دیتا ہے کہ نکاح

نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں | اللہ واسطے کہ ہو، قاضی صاحب خطبہ اور ایجاب و قبول اس

طور پر کرتے ہیں کہ سماء زینب دختر عمر الدین بالعون من مبلغ پانچ ہزار روپیہ زر مہر کے تحفے اللہ واسطے بخش دی، اس نے قبول کر لی، پھر بعض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب مہر مقرر کیا گیا پھر اللہ واسطے کسی ہوئی، مہر مقرر نہ کیا جاوے تو ٹھیک ہے، نکاح جائز ہے ورنہ نہیں، اگر لڑکی مر جائے تو اس کا ولی مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے تو پھر وہ مہر کیوں لیتا ہے جب اللہ واسطے بخش دی تھی۔

الجواب۔ اول تو اس لفظ اللہ واسطے کی کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر کہا

جاوے تو اس سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور نکاح میں بھی کچھ نقصان نہیں آتا، گویا اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ موافق حکم شریعت کی وجہ اللہ یہ نکاح کیا جاتا ہے یعنی مقصود رضا الہی ہے

ان گواہوں کے بیان سے گیارہ | سوال (۱۳۹۰)۔ والد مروجہ کا مہر کیا ہوا گیا ہے اشرفی

ہزار ثابت ہوتا ہے یا نہیں | کا ہے، نکاح کو عرصہ ۵۴ سال کا ہوا، چنانچہ ان دونوں کے

انتقال کے بعد عاجز نے جائداد والد پر دعویٰ مہر کیا، ثبوت مہر میں بوقت نکاح جو لوگ

گواہ تھے ان میں سے قاضی عبدالرحمن صاحب نے گیارہ ہزار دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور قمر الدین خان نے ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور بخشی بیگم نے گیارہ ہزار دس اشرفی بیان کی اور دو گواہ میرے والد کا یہ کہنا بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ گیارہ ہزار میرا نکاح ہوا تھا، اسی قدر میرے لڑکے کا مہر باندھوا، اس صورت میں میری والدہ کا مہر گیارہ ہزار ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں، جب کہ حکیم صاحب دس ہزار یا گیارہ ہزار تردید کے ساتھ بیان کر چکے ہیں۔

الجواب . وقت نکاح کے گواہوں میں سے ایک گواہ قاضی عبدالرحمن کا بیان گیارہ ہزار دس اشرفی کا ہے اور ایک عورت بخشی بیگم کا بیان اس کے مثل ہے اور قمر الدین خان کا بیان ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا ہے جو کہ مطابق کے نہیں ہے یعنی صاف طور سے اس میں گیارہ ہزار دس اشرفی کا بیان نہیں ہے اور دس ہزار یا گیارہ ہزار بیان کرنا بھی یوجہ تردید کے مطابق سابق کے نہیں، پس یہ بیانات مثبت گیارہ ہزار روپیہ دس اشرفی کے شرعاً نہیں ہیں البتہ اقربا والد نذر احمد کا جو بدس الفاظ ہوا کہ جس قدر میرا مہر تھا اسی قدر میری دختر کا ہو گا، تو اگر اس موقع پر گیارہ ہزار ان کی تصریح ہو گئی ہے اور اس اقرار کے سننے والے دو گواہ عادل موجود ہیں تو گیارہ ہزار مہر ثابت ہو سکتا ہے، مگر پہلے خود حکیم صاحب تردید کے ساتھ دس ہزار یا گیارہ ہزار بیان کر چکے ہیں، لہذا اس سے بھی گیارہ ہزار ان کا ثبوت نہیں ہو سکتا، پس ایسے نزاع کی حالت میں مہر مثل سے فیصلہ ہوتا ہے۔ فقط

دعویٰ معافی مہر میں گواہی داس سلسلہ سوال و جواب ۱۱۳۹۱۔ دعویٰ معافی مہر کا دائرہ ہے لیکن

لے و نفایہما (ای الشہادۃ) لغيرهما من العقوق، رجلان لا اور رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادات مہم، ظہیر۔ مع وان اختلاف فی المعرفۃ فی اصلہ الا یجب معرۃ المثل (رد مختار) قال فی اللغۃ الاختلاف فی المعرفۃ فی قدرہ او فی اصلہ وکل منہما المعافی حال الحیۃ او بعد موتہما وموت احدہما رد المحتار باب المعرفۃ مہم ظہیر۔

اس میں مسامۃ الف کی شہادت بھوپال میں ہوئی اور مسامۃ ب کی شہادت بہت عرصہ کے بعد لاہور میں ہوئی اور کمی ج کی شہادت مسامۃ الف کی ساتھ ساتھ ہوئی اور گواہان مسامۃ کی شہادت میں بوجہ اقرار عدم پابندی و بے پردہ ہونے کے مفید ثبوت نہیں اس لئے کل متروک سے نہ سن مہر ادا کیا جاوے۔ اس صورت میں نصاب شہادت پورا ہے یا نہیں اور چونکہ مسامۃ الف و ب کی شہادت علیحدہ علیحدہ ہوئی تو اس میں کچھ شری ہے یا نہیں۔

الجواب۔ معافی مہر کا دعویٰ اس وجہ سے غیر ثابت قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ایک مرد اور دو عورتیں شہادت دیتی ہیں مرد و عورتوں نے علیحدہ علیحدہ ادا کیے شہادت کیا ہے یعنی دو عورتوں کی علیحدہ علیحدہ شہادت ادا کرنے کی وجہ سے ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کو نصاب شہادت قرار نہ دیا گیا ہے، اور بسبب عدم نصاب شہادت کے دعویٰ کو غیر مسوع قرار دیا گیا ہے، حالانکہ مذہب حنفیہ میں ایسا کوئی قول نہیں جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ عورتوں کی شہادت میں عدم تفویق شرط قبول ہے، ہاں اتنا صحیح ہے کہ قاضی کو دو عورتوں میں تفویق نہ کرنا چاہئے کما فی الدلائل مولانا یفرق القاضی بینہما، اس مسئلہ کی وجہ سے کہ ام شافعی کا قال البسکی۔ اور ام بشر حاکم کے پاس شہادت کیلئے حاضر ہوئیں، اس نے ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہا تو ام شافعی نے فقہ کر امیہا لاخریٰ کی آیت پڑھ کر سنائی اور حاکم ساکت ہوا، اس سے ظاہر ہوا کہ ام شافعی کے استنباط کا دار مدار آیت مذکورہ پر ہے جس کی حقیقت اس سے زائد نہیں کہ اشارہ عدم نہ ورت تفویق معلوم ہوتا ہے نہ یہ کہ عدم تفویق ضروری ہے، چنانچہ خود شوافع کے یہاں بھی بوقت اریاب قاضی کو

لے الدار المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات مہرہ۔ ظفر۔ کہ حکم ان
ام بشر شہادت عند الحاکم فقال العاکم لہ فی قوانینہما فقال لیس لہذا لہ قال اللہ تعالیٰ
ان تبین احدا ہما فی الاخریٰ فنزلت العاکم رد المحتار کتاب الشہادات مہرہ تفصیل
واقعہ میں ام شافعی کا یہی مذکر ہے اس کیلئے بھی موی علی الاشباہ و انتہای کتاب احتفاد الشہادات ص ۱۱۱ ظفر

تفریق کا اختیار ہے بلکہ مستحب ہے کہ شاہدوں کو بشرط اشتباہ و ارتباب کی ایک دوسرے سے علیحدہ کرے کافی الحموی قل التاج السبکی بعد نقل هذه الحکایة وهذا فرع حسن واستنباط جید ومنزاع غریب والعرف فی مذهب ولدها وهو الشافعی اطلاق القطع بان الحاكم اذا ارتاب بالشهود استحب له التفریق بینهم وکامها صریح فی استثناء النساء للمنزاع الذی ذکره ولا یاس بهما قول وما فی الملتقط من الحکایة المذکورة لیس صحیحاً فی ان المذهب عندنا عدم التفريق فی شهادة النساء اذا ارتاب القاضی لکن اس تصریح سے ثابت ہوا کہ قاضی باوجود رضامندی نسائے کے بھی بصورت ارتباب کے تفریق کر سکتا ہے پس اگر خاص عذر سے یا بدون عذرا اتفاقاً دو عورتوں کی شہادت علیحدہ علیحدہ گئی تو اس میں کیا مضائقہ ہے لہذا محض علیحدہ علیحدہ ادائے شہادت امراتین سے نصاب شہادت کو ناقص نہ سمجھا جاوے گا بلکہ اس شہادت سے معافی مہر ثابت ہوگی اور اگر اس توہم پر محض علیحدہ علیحدہ اور مختلف اوقات میں ادائے شہادت ہونے کی بنا پر رد دعویٰ کی قضا ہوتی ہو تو وہ قضا بھی نافذ نہیں، کافی الشامی المقلد متنی خالف مذہبہ لا ینفذ حکمہ صحیح فقط

معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں | سوال (۱۳۹۲)۔ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا مہر موجود ہے معاف کر دے، ورنہ تجھ کو زکوٰۃ دینا پڑے گی، اس نے خیال کیا کہ مہر تو ملنے سے رہا، لہذا معاف کر دیا، اب شوہر سے پاسکتی ہے یا نہیں۔

الجواب۔ جب کہ عورت نے کسی وجہ سے ہو معاف کر دیا، اور بدون زبردستی و اکراہ کے معاف کیا، اگرچہ شوہر کے کہنے سے معاف کیا، اور اگرچہ عورت نے بخوف زکوٰۃ مہر معاف کیا، اس صورت میں مہر معاف ہو گیا، اب وہ عورت عند اللہ مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی واللہ اعلم ان تکب مالہن لزوجہما من صداق دخل بہما زوجہما اولم یدخل

(عالمگیری مصری ج ۲، ۲۹۱) اذا ذهب احد الزوجین لصاحبه لا يرجع فی الہمة
قاضی خان ج ۲، ۱۲۸ -

عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگا دیا گیا | سوال (۱۳۹۳)۔ اگر شہر تھا اس عورت کے
اب عورت مع نفع مہر لے سکتی ہے یا نہیں | مہر ادا نہیں ہوئے اور نقدی میں سے اس کو مہر
لینے کا حق ہے اور نقدی تجارت میں لگا دی اور اس میں نفع و نقصان سب کچھ ہوا، آج
عورت اپنا مہر مع منافع مانگتی ہے، عورت کو منافع لینے کا حق ہے یا نہیں۔

الجواب - اس صورت میں عورت صرف اپنا مہر ورثہ سے لے سکتی ہے وہ مہر
ورثہ کے ذمہ دین ہے، لہذا عورت اصل مہر لے سکتی ہے اس کے نفع کا مطالبہ نہیں
کر سکتی۔ فقط۔

لڑکی کے مرنے کے بعد باپ اس کا مہر لے سکتا ہے یا نہیں | سوال (۱۳۹۴)۔ لڑکی کے مرجائے
کے بعد اس کے والدین کو اس کے مہر لینے کا حق ہے یا نہ۔

الجواب - لڑکی اگر لادہ مر جائے اور اپنا شوہر اور والدین پہنچے تو اس کے
مہر اور تمام ترکہ میں سے بعد ادائے حقوق مقدمہ علی المیراث نصف اس کے شوہر کو اور
نصف والدین کو پہنچتا ہے كما قال اللہ تعالیٰ ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم
یکن لہن ولدًا فقط۔

منع کے لئے جو روپیہ غیر عورت کے نکم سے اس کے شوہر کو | سوال (۱۳۹۵)۔ عمر بن زید سے
دیا تھا وہ شخص عورت سے وہ روپیہ وصول کر سکتا ہے یا نہیں | ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ کے امر سے
جو لیا تھا رقم لے کر اپنی زوجہ ہندہ کو تین طلاق پر طلاق کیا، زید نے روپیہ بکر کے واسطے
دیا تھا کہ ہندہ کی عدت گزر جاوے گی تو بکر سے نکاح کراؤں گا۔ بکر عدت ہندہ کے اندر
فوت ہو گیا، نہ عدت پوری ہوئی نہ نکاح ہوا، زید اپنا ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ یا اس کے

والدہ سے طلب کرتا ہے، بندہ انکار کرتی ہے، اپنے خرچہ و مہر و نسب کا دعویٰ کرتی ہے، آیا یہ اپنی رقم واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور بندہ کا دعویٰ بھی چل سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب - بندہ کے امر سے جو روپیہ زید نے مکر کو طلاق دینے کی غرض سے دیا تو زید اس روپیہ کو بندہ سے واپس لے سکتا ہے اور طلاق علی المال میں صحیح قول کے موافق عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا، البتہ نفقہ گذشتہ و مفروضہ ساقط ہو جاتا ہے، درمختار میں ہے ویسقط الخلع والمباراة کل حق ثابت وقتہما لکل منہما علی الآخر، بقولہ کل حق شمل المہر والنفقة المفروضۃ والماضیۃ الشامی وقیل الطلاق علی مال مسقط للمہر والخلع والمعتد لا، درمختار و فی الشامی ان النفقة المقضی بہا تسقط بطلاق و اطلاقہ فشمیل الطلاق بمال وغیرہ شامی و فی رد المحتار للشامی وان ارسلہ بان قال علی الف فان قبلت لہن مہا تسلیہہ الا شامی فقط بنات و ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر کتنا مکروہ ہے یا نہیں

سوال (۱۳۹۶) - کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں یہ کہ ازواج مطہرات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی عائشہ صدیقہ و بی بی حفصہ و بی بی خدیجہ الکبریٰ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و بنات آن حضرت ۴ بی بی فاطمہ و رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد نکاح میں کتنا مہر مقرر کیا گیا تھا۔ دیکھو کہ اگر کوئی ان کے مہر سے زیادہ مقرر کرے تو مکروہ ہو گا یا نہ، بالتفصیل تحریر فرماویں و سند سے۔

الجواب - مکروہ نہیں ہے، البتہ بہت زیادتی مہر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ ازواج مطہرات و بنات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر بارہ اوقیہ و نصف تھا، جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں، سوائے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے کہ ان کا مہر چار ہزار

درہم نجاشی نے باندھا تھا مشکوٰۃ (پانچ سو درہم کا وزن ایک سو اکتیس تولہ چاندی ہے، اس کی قیمت چاندی کے بھاؤ سے ہر زمانہ میں لگائی جائے۔ ظفیر۔)

ادبیہ کا قبل نکاح یا بوقت **سوال (۱۳۹۷)۔** بعض آدمی لڑکے یا درثاء لڑکے سے لڑکی کا مہر قبل از نکاح یا بوقت نکاح لیتے ہیں اور اپنی حوائج میں

صرف کرتے ہیں اور دلیل جواز حدیث انت و مالک لا بیك پیش کرتے ہیں اور قصہ حضرت شعیب علیہ السلام کا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی لڑکی کے مہر میں بکریاں پروائی تھیں۔ تو یہ دلیلیں اسوال اولاد کے جواز کے لئے درست ہیں یا نہ۔

الجواب۔ لڑکی کے باپ کو مہر لینا درست ہے لیکن اپنے صرف میں نہ لاوے اور اگر اپنے صرف میں لایا تو اس کو لڑکی کو دینا ہو گا لا ب الصغیرۃ المطالبۃ بالمہر و بہرہ و بہرہ و فی الشامی والصغیرۃ غیر قید فی الہندیۃ للاب والجد والقاضی قبض مطلق البکر صغیرۃ کانت او کبیرۃ الا اذا نمتہ وھی بالغۃ معہم النہی الشامی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے قصہ میں یہ تحقیق ہے کہ اگر یہ فقہاء نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اگر باپ کی بکریاں چرانے کی خدمت کو مہر مقرر کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے اور مہر

لہ عن عمرو بن الخطاب قال اولادنا واولادہ النسائہ فانہا لو کانت مکرمۃ من الدنیاء تقوی عند اللہ لکان اولیکم ہا بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکح شیئاً من نسائہ ولا نکح شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرۃ او قیہ عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کذک ان دماق البنی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان صداقہ ازواجہ اثنتی عشرۃ او قیہ وثنی قلت اتدیری ما النش قلت لا قالت نصف او قیہ فقلتک خمساً تدرہم رواہ مسلم مشکوٰۃ باب الصداق مشکوٰۃ ام حبیبہ کے متعلق مراحہ ہے نہ مہر ما عنہ اربعۃ الاف درہم راہینا ظفیر لہ الدر المنثور علی ہاشم رد المحتار باب المہر مطلب لابی الصغیرۃ المطالبۃ بالمہر مشکوٰۃ ظفیر لہ رد المحتار باب ایضا مطلب ایضا مشکوٰۃ ظفیر۔

مثل لازم ہے و مقتضاه وجوب مهر المثل فی خدمۃ ولیہا و عدم لزوم
المقدمة و کذا فی مثل قصۃ شعیب علیہ السلام مگر شامی میں کہا ہے کہ اس صورت
میں باپ کے ذمہ اس خدمت کی قیمت لڑکی کو دینا لازم ہے درمختار میں ہے و مفادہ
صحیحہ تزوجہا علی ان یخدم سیدھا او ولیہا قصۃ شعیب علیہ السلام
مع موسیٰ علیہ السلام اور شامی میں ہے و مفادہ صحیحۃ الاستدلال بہا علی
الجواز فی ردی عند الاب۔ قال الرحمۃ والظاہران ولیہما یضمن لہا حیث یتلذذہ
الخدمۃ ثم فقط۔

انیس روپے ماہانہ مہر کتنا مقرر کرے | سوال (۱۳۹۸)۔ جس شخص کو انیس روپیہ ماہوار
کی آمدنی ہو، بوقت عقد زیادہ سے زیادہ کس قدر مہر بندہ سکتا ہے ؟

الجواب۔ مہر کی ادنی مقدار دس درہم شرعی ہے جس کے پونے تین روپے
کے قریب ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد شریعت سے مقرر نہیں کی گئی کہ قال اللہ تعالیٰ
وان آتیتم احدنہن قنطاریا فلا تاخذوا منہ شیئا ثم اس سے معلوم ہوا کہ ہزار روپے
روپیہ بھی مہر ہو سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مہر بہت زیادہ اور حیثیت سے زیادہ مقرر نہ کیا
جاوے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور بنات طیبات کا مہر پانچ سو درہم
یعنی قریب سوا سو روپیہ کے ہوا ہے پس مناسب اور مستحب طریقہ یہی ہے کہ مہر زیادہ
نہ بڑھایا جاوے۔ فقط۔

لے ردالمحتار باب المہر بیہودۃ سے ردالمحتار علی باش ردالمحتار باب المہر بیہودۃ۔ ظفیر۔ ۳۵
ردالمحتار باب المہر بیہودۃ۔ ظفیر۔ ۳۵ ردالمحتار باب المہر بیہودۃ۔ ظفیر۔ ۳۵ شوق النساۃ ظفیر۔
۳۵ پونے تین روپے کم سے کم مہر مستحکم کی بات ہے اب مسئلہ میں اکیس روپے سے کم نہیں ہو سکتا ہے
اس لئے کہ چاندی سات روپے تو لے اور دس درہم کا وزن ۳۵ ماہر چاندی ہے، ہر زمانہ میں اس کی جو
قیمت ہوگی وہی کم سے کم مہر کی مقدار قرار پائے گی، اسی طرح پانچ سو درہم کی قیمت اس دور میں سوا سو
کے بجائے لگ بھگ سوا نو سو روپے ہوگی، اس لئے کہ پانچ سو درہم کا وزن ایک سو اکتیس تو لے چاندی ہے اس کی
جو قیمت ہوگی سکر رائج الوقت میں وہی حساب میں آئے گا۔ واللہ اعلم۔ ظفیر۔

سوال (۱۳۹۹)۔ زیرہ کا نکاح ہندہ بالغہ سے ہوا، باپ کو بوجہ شریعت کی ہے اور ہندہ کے والدین نے چند شرائط زیدت لکھوائی ایک شرط یہ ہے کہ مہر کے معاف کرنے کا اختیار ہندہ کے والد کو ہوگا ہندہ کو نہیں، یہ شرط صحیح ہے یا نہیں۔ (۲) بموجب شرط اگر نامہ ہندہ کا مہر اس کے والدین سے معاف کر سکتے ہیں یا نہیں۔

الجواب۔ یہ شرط لغو ہے، والدین ہندہ کو مہر معاف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ہندہ کا مہر زید کے ذمہ بدستور واجب ہے، وہی اس کی مستحق ہے، اور وہی معاف کر سکتی ہے، والدین یا کسی کا اس طرح کی شرطیں لگانا اور شوہر کا قبول کرنا شرعاً قطعاً بے معنی ہے جب مہر یاد نہ ہو تو مہر مثلے کا یا کیا **سوال (۱۴۰۰)۔** ہندہ کا عقد بقاء شریعی ہوا، مگر قاضی کے رجسٹری میں درج نہیں ہے، اور نہ مقدار مہر یاد ہے، اس صورت میں مہر مثل دلایا جائے گا، اور نکاح ثابت ہوگا یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا، اور مہر مثل دلایا جائے گا اور مہر مثل وہ ہے جو اس کی بہنوں اور بھوپھیوں وغیرہن کا مہر ہو۔ و باقی الشرط یطلب من کتب الفقہ۔ فقط۔

اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلا دیا اب وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں **سوال (۱۴۰۱)۔** ایک عورت نے اپنے لڑکے کی زوجہ غیرہ ڈیڑھ سالہ کو دودھ پلا دیا، اس صورت میں اگر نکاح باطل ہوا تو

لے وضع حظها لکله او بعضہ عنہ در مختار، وقید بعطما لان حظا ینہا غیر صحیح لو صغیرۃ ولو کبیرۃ توقف علی اجازتہا لا بد من رضاہا ففی مبنی الخلاصۃ خوفہا بضرر حتی و صبت مہر لہ یصح لو قادر علی الضرب اھ رد المحتار باب المہر متبایع ظفر۔ تھوان اختلاف فی المہر فی اصل التبعیب مہر المثل والدہ المتار علی ہاشم رد المحتار باب المہر متبایع و کذا ینجب مہر المثل فیما اذا المہر سدر مہر او نفی (ایضا متبایع) ظفر۔ تھو الخیرۃ مہر المثل الفہری مہر شہداء انہی ای مہر امرأة تاتلہا من قوم ایہا لا امہا فی الخلاصۃ ویعبر بانحواتہا و عساتہا والدہ المتار علی ہاشم رد المحتار باب المہر مطلب فی بیان مہر المثل متبایع ظفر۔

مہر کا لین دین ہو گا یا نہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں زوجین کے درمیان حرمت قائم ہو گئی اور نکاح منع ہو گیا، اور شوہر کے ذمہ نصف مہر واجب ہے اگرچہ اور امہر ادا کر چکا ہو تو نصف واپس لے سکتا ہے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولو ان رجلاً تزوج صغیرۃ فجاءت ام الزوج من النسب او من الرضاع فارضعت الصغیرۃ حرمت علیہ. وعجب لہ علیہ نصف المهر المذکور فقط

سوال (۱۱۴۰۲)۔ میرا خسر میری بیوی کو نہیں بھیجتا کرتا اور سو روپیہ ادھر لے لیا کیا مکہ ہے

ایک مرتبہ ایک سو روپیہ طلب کئے تھے کہ سو روپیہ دیدہ و پھرنج دوں گا، لیکن روپیہ لے کر بھی نہیں بھیجا، اور روپیہ مجھ کو واپس نہیں دیتا، اور مہروں کا دعویٰ کرتا ہے، کیا مہر دیئے جائیں گے، جب کہ وہ میری بیوی کو نہیں بھیجتا اور ان کے یہاں پردہ قطعی نہیں ہے، ایسی صورت میں ان کی امامت درست ہوگی یا نہیں۔

الجواب۔ اگر مہر مؤجل ہیں تو عورت قبل طلاق اور قبل موت شوہر سے وصول نہیں کر سکتی، فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا خلاف لاحد ان تا جیل المهر الی غایۃ معلومۃ نحو شہرۃ سنۃ صحیح وان کان لا الی غایۃ معلومۃ فمختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق اذ الموت المذکور اور جو مبلغ سو روپیہ آپ نے اپنے خسر کو دیئے تھے ان کو وصول کر سکتے ہیں۔ اور جس شخص کے گھر کی عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں اور پھرتی ہیں، اگر وہ ان کو منع نہیں کرتا تو امامت اس کی مکروہ ہے۔ فقط

عالمگیری مصری کتاب الرضاع ص ۱۱۴ ظہیر۔ عالمگیری مصری الباب السابع فی المعروف فصل حادی عشر ص ۱۱۴ ظہیر۔

مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائیداد کسی | سوال (۱۴۰۳) - زید نے اپنی زوجہ کو طلاق شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟ دیدی اور مہر ادا کر دیا اور اس عورت کے نام کچھ جائیداد نان و نفقہ میں تحریر کر دی تو بعد طلاق اولاد ملے گی مہر کے وہ عورت مستحق نان و نفقہ کی شہر عمار ہے گی یا نہیں اور وہ جائیداد واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - طلاق کے بعد اگر زمین اور جائیداد دی ہے تو وہ بطور بہ عورت کی ملوک ہوگی، اب زبردستی اور قانونی طور سے شوہر واپس نہیں لے سکتا۔ ضمانندی سے واپس ہو جائے تو بکراہت لینا جائز ہے۔

جائیداد بعد موت کے ملے گی | سوال (۱۴۰۴) - اگر عورت مذکورہ شوہر کی حیات میں فوت ہو جائے تو وہ جائیداد اس کے شوہر کو ملنا چاہئے یا اولاد کو۔

الجواب - طلاق اور عدت گزرنے کے بعد اگر زوجہ فوت ہوئی ہے تو شوہر کو اس کی میراث سے کچھ نہ ملے گا، اولاد اور دیگر ورثہ شریعی کو میراث پہنچے گی۔ فقط۔
کتبہ الفقیر اصغر حسین

شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے تو عورت | سوال (۱۴۰۵) - نابالغوں کی شادی ان کے مہر اور نفقہ کی حق دار ہے یا نہیں؟ اولیاء نے کر دی تھی، شوہر نابالغی کی حالت میں گذر گیا، آیا دہن حقدار مہر و خرچ ہو سکتی ہے یا نہ؟

الجواب - اس صورت میں زوجہ پورے مہر کی مستحق ہے، شوہر کے ترکہ سے بطور مہر وصول کر سکتی ہے اور خرچ خوراک زمانہ عدت کا واجب نہیں ہے۔ درمختار میں ہے لا تجب النفقة الا لمعتدة موت مطلقاً و درمختار باب النفقة اور درمختار باب المہر میں ہے ویسأ کذا عند طؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احدھما جس معنی کے گمراہ نہ ہوں اس کا حکم | سوال (۱۴۰۶) - ایک عورت کا مہر پانچ ہزار تھیں

لہذا الدر المختار میں پانچ ہزار نفقہ مہر ہے۔ ظہیر۔ لہذا ایضاً باب المہر میں ہے۔ ظہیر۔

ہوا تھا جس میں سے اس نے اپنی خوشی سے بحالت صحت اپنے فائدہ کو دو ہزار روپیہ عاف کر دیے جس کا کوئی گواہ شاہد نہیں شرعاً یہ معافی معتبر ہوگی یا کالعدم ہو جائے گی۔

الجواب۔ اگر زوہ اس ابراہیم عاف کرنے سے منکر نہیں بلکہ مقرب تو شرعاً یہ معافی معتبر ہوگی، زوج کے ذمہ سے مہر کا یہ حصہ ساقط ہو گیا، ہدایہ میں ہے وان حطت عنہ من مہر ما عہد المخطان المہر حقہا والخط یلاقیہ حالۃ البقاء۔ انتہی لیکن اگر زوہ اقرار نہیں کرتی تو پھر شرعی شہادت کے بغیر اس معافی کا اعتبار نہ ہوگا اور گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت ہونے ضروری ہیں۔ ظفر۔

زیرورات کی غلطی میں مہر کا کرنا کیسا ہے؟ **سوال (۱۴۰۷)۔** بقیہ تین ہزار اس طور سے ادا کئے کہ مختلف اوقات میں زائد از ایک ہزار کے زیرورات ایک ایک دو دو کر کے بنوا دیئے اور دو ہزار نقد دیا، کیا بعد میں عورت دعویٰ مہر کر سکتی ہے یا مہر کے جزو کی وصیت کر سکتی ہے۔

الجواب۔ شوہر نے جس قدر روپیہ اور زیرورات وغیرہ مہر کے نام سے دیئے وہ سب مہر میں محسوب ہوں گے، عورت اس حصہ کے متعلق مہر کا دعویٰ یا وصیت نہیں کر سکتی، شوہر کے قول کا اس بارہ میں اعتبار کیا جائے گا۔ اعطا ہا مالا و قال من المہر و قالت من النفقة فالقول للزوج الا ان تقیلم فی البینۃ کذا فی القیم المقدیر۔ ومن بعث الی امرأۃ شیئاً فقالت مہر ہدیۃ وقال هو من المہر فالقول قولہ فی غیر المہر الا کل کالعسل والسمن ان فتاویٰ عالمگیریہ۔

ایک ثلث مہر کے خیرات کی **سوال (۱۴۰۸)۔** عورت نے موت سے ۲۶ گھنٹے پہلے وصیت جائز ہے یا نہیں؟ **وصیت کی کہ اس کے مہر کا ایک ثلث بد خیرات دیا جاوے** **وصیت جائز ہے یا نہیں؟**

لے ہدایہ باب المہر ہے ظفر علیہ مالکی ہی مری باب سابع فصل ثانی مشرک ہے۔ ظفر۔ لے ایضا

الجواب - شرعی حیثیت سے اس کے مہر کا جو حصہ شوہر کے ذمہ ثابت ہو اس کی ثلث میں وصیت جاری ہوگی، بقیہ روپیہ ورنہ ہر تقسیم ہوگا، جس میں اس کا شوہر بھی شامل ہے لیکن اگر اس کی پھلی معافی اور شوہر کی ادائیگی ثابت ہو جائے تو یہ وصیت کالعدم ہے۔ فقط۔

سوال (۱۴۰۹) - زوجین کے مورث اعلیٰ کا زر مہر سو لاکھ سو سو شوہر کے مفروزی ہے | اشرفی تقابو بعد انتقال مورث اعلیٰ اب تک اس خاندان میں زر مہر مذکورہ بلا لحاظ آمدنی واستطاعت زوج تبرکا ورنہ مقرر کیا جاتا ہے کوئی نیت لینے دینے کی کسی فہمی کی نہیں ہوتی اور نہ ادائیگی اس کی بوجہ غربت ممکن ہے، چنانچہ زید و ہندہ جو اس خاندان کے ممبر تھے اس وقت بوقت عقد صرف عیسے روپیہ ماہوار کے سوا کوئی جائداد بیش بہا نہیں رکھتے تھے، باتبار طریقہ لہا کے درواج خاندانی سو لاکھ روپیہ اور سو سو اشرفی مہر باندھ لے، کوئی نیت لینے دینے کی نہ تھی، اور نہ موقع محل سے اس کا استنباط ہو سکتا تھا۔ اب ہندہ کا فرزند مگر بعلت جرم فوجداری ملزم ثابت قرار پایا اور اس کی تنخواہ پاداش جرم مذکور گورنمنٹ سے مسدود ہو گئی اور جس کو پھر پھر بزرگوار نے اپنی زندگی میں عیسے بھی کر دیا تھا اور مرتے دم تک صورت سے بیزار رہا، طالب مہر متروک ہے علاوہ ازس زید کی دو اور زوجات ہیں، جن کا زر مہریت کے ذمہ واجب الادا ہے اور بنجلہ ان کے ایک زوجہ سلمیٰ متروک مہریت پر قابض بھی ہے جو بوجہ ناکم الوقوع ہونے کے قانوناً باطل ہے، اور جو ہندہ کے ساتھ کیا گیا ہے، کیا نکاح صحیح و قائم ہو سکتا ہے، اور بصورت صحت نکاح کیا بلحاظ احکام شرعیہ ایسا معاہدہ واجب التعمیل ہے اور اس کی ذمہ داری متروک پر عائد ہو سکتی ہے، کیا دوسری زوجہ سلمیٰ قابض جائداد کو بھی اس کا زر مہر اور ہزار و صدہ شرعی، اس متروک کے مکمل مل سکتا ہے، کیا بعد ادائی زر مہر سلمیٰ مقبوضہ جائداد سے بے دخل ہو سکتی ہے، کیا ایسے اوصاف والا فرزند متروک پاسکتا ہے۔

الجواب مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ جس قدر مہر عقد نکاح ترا منی طرفین سے مقرر ہو جاوے خواہ وہ مقدار کتنی ہی زیادہ ہو مثلاً سو لاکھ روپیہ اور سو اسواشرنی یا اس سے بھی زیادہ ہو وہ ہر مقدار مہر کی شوہر کے ذمہ واجب اور لازم ہو جائیگی اور اس کا ادا کرنا بذمہ شوہر واجب اور ضروری ہوتا ہے۔ مثل دیگر دیون کے خواہ نیت لینے دینے کی ہو یا قانوناً یا معاہدہ باطل ہو یا نہ ہو لیکن شرعاً یہ معاہدہ صحیح اور یہ دین واجب الادا ہے اور اس معاہدہ کے ساتھ اور اس مقدار مہر ہر نکاح زید و ہندہ کا شرعاً بلا شبہہ صحیح ہو گیا تھا اور رقم دین مہر کا ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا جب کہ اس نے اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا تو اس کے مرنے پر اس کے ترکہ میں سے ہر دو زوجہ مسماۃ سلمیٰ و ہندہ کا ادا کرنا واجب ہے اور تجہیز و تکفین کے علاوہ دیگر حقوق سے مقدم ہے، لہذا زید کے ترکہ میں سے بعد از اجماع تجہیز و تکفین کے اول دونوں زوجات سلمیٰ و ہندہ کا مہر ادا کیا جاوے اس کے بعد اگر کچھ باقی بچے تو اس کو ورثاء شرعی پر حسب حصص تقسیم کیا جاوے اور اگر ترک زید کا دونوں زوجات کے مہر کافی نہ ہو تو دونوں زوجات کا مہر حصہ رسد دیا جائے یعنی جس زوجہ کا مہر زیادہ ہو اس کو اس نسبت سے اور جس کا مہر کم ہے اس کو اس نسبت سے مہر کی مقدار دینی چاہئے۔

لے قال الله تعالى وَإِنْ أَتَيْتُمْ أَحَدَكُمْ أَهْلًا فَلَا تَأْخُذُوا بِهِ شَيْئًا (سورة النساء)
 قنطار مال کثیر کو کہتے ہیں جس کی کوئی مد نہ ہو۔ ظفر۔ لے ثم تقدم ديوننا التي لها مطالب من جهة
 العبادية ثم من الصحة على دين المرض (در مختار) دين الصحة هو ما كان ثابتاً لبايئنا مطلقاً
 ادباً الا في حالة الصحة رد المحتار كتاب الفرائض ص ۳۶۶) فارغ من دين له مطالب من جهة العبادية
 ولو صدق زوجته المنوجب نصي اى (ايضا كتاب الزكوة ص ۳۶۶) ظفر۔

فصل دوم

مسائل جہیز و متفرق مسائل

سوال (۱۴۱۰)۔ محمد غلیل نے اپنی زوجہ رحمت کو طلاق بائن دے دی، بوقت عقد زوجہ کے والد نے اپنی لڑکی رحمت کو جہیز میں برتن وغیرہ دیئے تھے وہ کس کی ملک میں۔

الجواب۔ وہ اشیاء و سامان جہیز کا رحمت کی ملک ہے۔ محمد غلیل کا اس میں کچھ حق نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جہیز لڑکی کا حق ہوتا ہے لڑکے کا نہیں۔ نظیر۔

سوال (۱۴۱۱)۔ زید نے اپنے پسہ کی شادی بکر کی دختر سے کی اور لڑکے کے باپ کا جو برتن بکر کے جہیز میں دیئے اس کو زید نے اپنے سابق برتنوں میں رکھ لئے، بعد چند روز کے زید نے اپنی دختر کی شادی کی اور بکر کے سامنے اس کی دختر کے جہیز کے برتنوں میں سے اپنی لڑکی کو دیئے بکر نے منع نہیں کیا، آیا بکر یا دختر بکر زید سے ان برتنوں کو واپس لے سکتی ہے یا نہیں، اسی بنا پر بکر دختر کو اس کے شوہر کے یہاں نہیں بھیجتا کیونکہ نکاح کو فسخ کرا چکا ہوتا ہے۔

لجہیز ایستہ بجز از دسمہ ذلک ایس لہ الاسترداد منها ولا لورثہ بعد ان سہا دلت فی صحۃ بل
تخص بہ ویر یطی حکم الو اشتراہ لہ فی صغرہا واللہ الخار علیہ ش۔ و اختار باب انہر میتہ نظیر۔

الجواب - جو ظروف وغیرہ بکرنے اپنی دختر کے جہیز میں دیئے تھے وہ دختر کی ملک ہو گئے ہیں بکر کو ان میں کچھ حق واپس لینے کا نہیں ہے۔ البتہ دختر بکر زید سے ان ظروف کو لے سکتی ہے اور بکر کو رد کرنا اپنی دختر کو اس کی شوہر کے گھر بھیجنے سے درست نہیں ہے اور بدون طلاق دیئے شوہر کے نکاح سابق نسخ نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر فوت ہو گیا تو لڑکی کے باپ نے جو زیور دیا تھا | سوال ۱۱۴۲ - ایک شخص نے اپنی لڑکی کا عقد عبدالستار کے لڑکے سے بعض

مہر مبلغ پانچ سو روپیہ کر دیا۔ ایک ماہ کے بعد لڑکا بلا اداۓ مہر انتقال کر گیا۔ اب لڑکی کا دوسرا نکاح قرار پایا ہے۔ بیوہ کے باپ نے شادی میں جو زیور اپنی لڑکی کو دیا تھا اس کو عبدالستار بیوہ کا سر طلب کرتا ہے اور بیوہ اپنا مہر طلب کرتی ہے کیونکہ زیور اگر عبدالستار کا ہے تو بیوہ کا مہر مقررہ اس کو ادا کرنا چاہئے یا نہیں ؟

الجواب - بیوہ کا زیور و سامان اس کی باپ کی طرف سے دیا ہوا ہے وہ بیوہ کی ملک ہے اس میں عبدالستار سے کچھ حق نہیں ہے اور دعویٰ اس کا باطل ہے، اور مہر بیوہ کا بزم۔ اس کے شوہر کے ہے، اگر شوہر کا کچھ ترک ہو تو اس میں سے لے سکتی ہے، شوہر کے باپ عبدالستار سے نہیں لے سکتی، البتہ اگر عبدالستار ذمہ دار ہو گیا ہو تو اس سے لے سکتی ہے۔ فقط۔

زیور شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ لے سکتا ہے یا نہیں | سوال ۱۱۴۳ - زید کے لڑکے بکر کی

لے فلا خلاف فی کون الجہاز للبت لما فی الولو الجیۃ جہز ابنتہ خرمات لطلب بقیۃ المونۃ القسۃ فان کان الاب اشتری لہا فی صغر ما اذنی کبر ما وسلم لہا فی محنتہا لہا خاصۃ امداد الحد باب المعریۃ نفیر لہ ولود فعت فی تمہیر ما لا بنتھا اشیاء من امتعة الاب بہم ممتہ وحلیہ وکان ساکتا وزفت الی الزوج فلیس للاب ان یتردد ذلک من ابنتہ لجریان العرف بہ وکذا ما انفقت الام فی جہازها ما هو معتاد والاب ساکت والد النکار علی ہاشم رد المحتار باب المہر ۲۶ نفیر

شادی ہند سے ہوئی، اب زید کی موجودگی میں بکروت ہوا، ایک پسا اور بیوی اور باپ زید کو چھوڑا، بعد مدت ہند نے دوسرا نکاح کر لیا، زید نے ہند کو کچھ زیورات دیئے تھے جو وہاپس لینا چاہتا ہے اور ہند کی جانب سے دین مہر کا دعویٰ کیا ہے، مہر کی ادائیگی زید کے ذمہ ہے بچہ اپنے باپ کے ساتھ رہتا تھا، زید کے پاس معمولی سامان خانگی کے ملاوہ اور کوئی بھانڈا نہیں ہے، زید بچہ کے لڑکے سے لے سکتا ہے یا نہیں۔ اور ہند کو جو زیورات دیئے تھے وہ بھی لینے کا مستحق ہے یا نہیں، مہر کی معافی معلوم نہیں، اس میں ہند کا قول معتبر ہوگا یا کیا۔

الجواب۔ موافق عرف کے جو زیور زید نے اپنے پسر بکر کی زوجہ کو دیا وہ اپنے پسر کو دیا تھا، لہذا بعد مرنے بکر کے وہ زیور ہند سے واپس نہیں لے سکتا، ہند اپنے مہر میں وہ زیور رکھ سکتی ہے اور جب کہ مہر کی معافی کے گواہ نہیں ہیں تو قول ہند کا معتبر ہے اور ہند نے اگر اپنا دوسرا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو غیر لڑکے کا محرم نہیں تو حق پرورش ہند کا ساقط ہو گیا، نانی، دادی، خالہ وغیرہ میں جو کوئی موجود ہو حق پرورش اس کو ہے اور ولایت نکاح دادا یعنی زید کو ہے۔ فقط۔

سوال (۱۴۱۳)۔ جو خور وغیرہ شوہر کی جانب سے عورت کو کی ملک ہوتی ہے یا نہیں | دیا جاتا ہے عورت اس کی ملک ہوتی ہے یا نوش۔

الجواب۔ ہمارے شہروں میں یہی عرف ہے درواج ہے کہ زیورات وغیرہ کا عورت کو مالک بنا دیا جاتا ہے اور عورت اس کی مالک سمجھی جاتی ہے۔ پس اس صورت میں عورت اس کی مالک ہے، شوہر کا اس پر کوئی حق نہیں۔

لہ ولوبعث الی امرأته شیئاً ولم یذکرہا جمہۃ عند الدفع غیر جمہۃ المہر انفقالت
ہوای المبعوث ہدیہ وقال ہومن المہر انفق القول قولہ یمینہ والبیئۃ لہا فان حلف والمبعوث
قائم فلہا ان تردہ وترجم بباقی المہر الدر النخار علی ما مش رواتنا باب المہر ۱۴۱۳ ظفر

لڑکی کے جہیز اور لڑکے کے لباس | سوال (۱۴۴) - بوقت نکاح جہیز میں جو اشیاء لڑکی کی ملکیت کس کو ماحصل ہے | کو دیتے ہیں اور داماد کے واسطے جو لباس مکلف بناتے ہیں اس کی مالک لڑکی ہے یا نوشہ۔

الجواب - باپ کی طرف سے جو اشیاء لڑکی کو جہیز میں ملی ہیں ان کی وہ مالک ہے اور لڑکے کو جو کپڑا اور نقد یا گیا ہے وہ لڑکے کی ملکیت ہے لڑکی سے اس کا کوئی متعلق نہیں ہے۔ فقط

جو زیور دیا ہے طلاق کے بعد شوہر واپس لے سکتا | سوال (۱۴۵) - زید کا بکری باغ ہے یا نہیں اور عورت مہر پائے گی یا نہیں؟ لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا اور عید نے مبلغ للعاقہ روپیہ کا زیور نقدی و طلائی بکری لڑکی کے استعمال کے لئے سوا اور بکری لڑکی کا مہر مبلغ صمد روپیہ کا قرار دیا جس کو زید نے قبول کیا، بکری نے حسب وعدہ اپنی لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور نہ کرنے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے یہ سب رنجیدگی کا طرفین کو ہوا اس رنج کو دفع کرنے کے لئے بجز اس کے کوئی صورت نہیں کہ زید منکوحہ کو طلاق دے چونکہ وہ لہا اور دلہن کو کوئی موقع تنہائی کا نہیں ملا تو مہر کتنا دیا جائے گا اور زیور زید کا بیوی سے واپس لینا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب - اگر شوہر اپنی زوجہ کو قبل و طی اور قبل غلوۃ صحیحہ طلاق دیدے تو نصف مہر ادا کرنا واجب ہے۔ درمختار میں ہے۔ و يجب نصفه بطلاق قبل و طی او خلوة الخ لہذا اس صورت میں مبلغ اڑھائی سو روپیہ دین مہر کے ادا کرنا بذمہ زید واجب ہیں اور جو زیور زید نے زوجہ کی ملک کر دیا ہے تو وہ بعد طلاق واپس نہیں لے سکتا اور اگر مستعار دیا تھا تو واپس لے سکتا ہے اور اگر زیادتی شوہر کی ہو تو اس کو زوجہ سے طلاق کے بدلے میں کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔

لے الدر المختار علی ما مش رد المختار باب المہر ۵۵۵۔ ظہیر۔

سوال ۱۱۴۱۰ - ایک عورت نے اپنی دختر کی شادی ایک شخص سے کر دی اور بوقت عقد یہ شرط کی ایک سال تک یا رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

جب تک شوہر کی ملازمت یا معاش کا انتظام ہو، میں اپنی دختر کو اپنے مکان پر رکھ سکتی چنانچہ ایک سال تک زوج نے نہایت تنگ دلی سے زوجہ کی مفارقت گوارہ کی ایک سال کے بعد جب معاش کا بھی انتظام ہو گیا، شوہر نے اپنی زوجہ اپنے پاس وطن سے باہر بلانا چاہا، مگر اس کی والدہ بیچنا نہیں چاہتی، تو شوہر کو لے جانے کا حق حاصل ہے یا نہیں، اور ایک سال تک نہ لے جانے کا وعدہ پورا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا یا نہیں اور شوہر کا زوجہ کو سفر میں لے جانا ظلم ہے یا نہیں؟

الجواب - وطن سے باہر سفر میں اپنی زوجہ لے جانے کے بارے میں فقہاء نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر شوہر مہر ادا کر چکا ہے خواہ معمل ہو یا مؤجل تو وطن سے باہر سفر میں لے جاسکتا ہے بشرطیکہ زوجہ راضی ہو اور شوہر کی طرف سے اطمینان ہو کہ کوئی تکلیف نہ پہنچا دے گا اور اگر مہر ادا نہیں کیا اور زوجہ سفر میں جانے پر راضی نہیں ہے تو شوہر کو جبراً لے جانے کا اختیار نہیں ہے۔ والذی علیہ العمل فی الدین

انہ ایسافس بما جبراً علیہا وجنم بہ البزازی وغیرہ فی المختار علیہ الفتویٰ الخ اس عبارت کا ماسل یہ ہے کہ معمول یہ ہے کہ جبراً شوہر اپنی زوجہ کو سفر میں نہیں لے جاسکتا، اور شامی میں ہے کہ فقیہ القاسم صہفار اور فقیر ابواللیث سے مروی ہے کہ بدون زوجہ کی رضامندی کے شوہر اس کو مطلقاً سفر میں نہیں لے جاسکتا، پس اگر زوجہ راضی ہو تو پھر اس کو سفر میں یا ملازمت پر لے جانا ظلم نہیں ہے اور شوہر نے جو وعدہ ایک برس تک رخصت نہ کرانے کا کیا تھا، اور

لے الدلائل علی ما مشرد المختار باب المہر مطلب فی السفر الزمہ ص ۹۹۔ ظفر لکھ تہذکی من الیقینین
ابن القاسم صہفار و ابی اللیث انہ لیس لہ السفر مطلقاً بل لہ ما لہ من الزمان و رد المحتار باب المہر ص ۹۹ ظفر

اس کو پورا کیا یہ شوہر کے ذمہ واجب نہ تھا اس وعدہ کا ایفاء مستحسن تھا کم اور در فی الحدیث
 احق بالشروط طمان تو فوابہ ما استعملتم بہ بالفروج متفق علیہ۔ یعنی جو شرطیں
 نکاح کے وقت کی گئی ہوں از قسم مہر و نفقہ و زینت وغیرہ اس کو پورا کرنا احق و انساب
 ہے۔ فقط۔

حضرت علیؑ نے آنحضرتؐ سے | سوال ۱۱۴۱۔ تواریخ حبیب الہم میں ہے کہ رسول اللہ
 جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں؟ | صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہؑ کے نکاح میں حضرت علیؑ سے
 زندہ فروخت کرا کے جہیز میں صرف کیا۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نو شہ سے لے کر
 جہیز وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں۔

الجواب۔ احتمال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے روپیہ لیکر
 سامان جہیز اس لئے کیا ہو کر آپ کے پاس کچھ موجود نہ ہو۔ بہر حال اس کے جو از میں کچھ کلام
 نہیں، والدہ ہی دختر اگر شوہر سے ہی سامان جہیز کرا دیں یا اس سے لے کر سامان نکاح
 مرتب کریں کچھ مضائقہ نہیں۔ فقہاء جس کو منع فرماتے ہیں، وہ یہ ہے کہ شوہر وغیرہ سے
 روپیہ لے کر خود رکھیں۔

۱۔ مشکوٰۃ باب اطلاق النکاح ۲ ظفر ۳ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کی سلسلہ
 کی تمام روایتوں کے سامنے رکھنے کے بعد نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنی زرہ مہر میں دیدی تھی،
 مگر میں کوئی سامان نہیں تھا، خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے وہ سامان نہیں کر سکتے
 تھے۔ اس لئے آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ مہر والی زندہ فروخت کر دو، اور اس سے جو رقم آئے
 اس سے ضروری سامان لے لو، خود حضرت علیؑ کا بیان ہے: فبعثنا من عثمان بن عفان باربع مائتہ و
 ثمانین درهما ثم ان عثمان رد الدرع الی علیؑ فجار بالدرع والدہ احمد الی المصطفیٰ صلی
 اللہ علیہ وسلم فباعا لعثمان رضی اللہ عنہ بدعوان کفافی وایۃ ازرقالی شرح مواہب لدنیہ ص ۱۶۶
 آگے پانچ زر قالی سے بھی کھاسے شبہ ان العقدہ فی علیؑ الدرع وان صلی اللہ علیہ وسلم اعطاها
 علیا لیبیعھا و اتاہ بثمانین درهما ص ۱۶۶ ظفر۔

والدین والے بھیز وغیرہ اور سسرال | سوال (۱۱۴۱۸) - ایک عورت سنت والجماعت جس
والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے؟ | نکاح بموجب شرع محمدی ہوا ہو، اور اس کو بھیز اس کے

والدین اور بری میں اس کی ساس سسر نے کچھ زیور پارچہ و برتن وغیرہ حسب رواج دیا ہو
تو از روئے شرع کیا مذکورہ بالا اشیاء کا دنیا مستعار سمجھا جاتا ہے اس کی مالک کامل عورت
ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو شوہر یا عورت کے والدین میں سے کون اس کا مالک کامل ہے؟

الجواب - جو کچھ عورت کے والدین نے جہیز میں دیا ہے وہ ملک عورت کی ہے
والدین عورت کے یا سسرال والے اس کے مالک نہیں ہیں، اور جو کچھ ساس و خسر نے زیور
وغیرہ چڑھایا وہ مستعار سمجھا جاتا ہے وہ عورت کی ملک نہیں ہے، واللہ تعالیٰ اعلم یہ زیور والا
مسئلہ دراصل رواج کے اوپر موقوف ہے یا ساس سسر کے قول پر، بعض جگہ عورت کو مالک
بنادیتے ہیں جو زیور کچھ دیا کوئی اور بھیز سسرال کی طرف سے لڑکی کو ملتا ہے اس کے متعلق یہ طے
ہوتا ہے کہ لڑکی کو بطور ہبہ ہے اور بعض جگہ لڑکی کی ملک نہیں بناتے، لہذا فیصلہ رواج پر ہوگا
یا سسرال والوں کے بیان پر عطفیہ

زیور اور کچھ لڑکی کو دیتے | سوال (۱۱۴۱۹) - جو چیز از قسم زیور و پارچہ وغیرہ دین کو قبل از
ہیں وہ کس کی ملک ہے؟ | نکاح و بعد نکاح دیے جاویں وہ حق زوجہ ہے یا حق شوہر؟

الجواب - جو اشیاء ماں باپ کی طرف سے دی جاویں وہ ملک زوجہ ہے اور
جو اشیاء شوہر یا اس کے والدین کی طرف سے دی جاویں، اس میں نیت کا اعتبار ہے۔
جیسی نیت ہو اور جس کے لئے نیت ہو اس کی ملک ہے۔

لے جنہذا بہ تہ بنہا زو ساء ما ذالك ليس له الاسترداد منها ولا لولمہ تمہدا بن سماء ذالك فی
صحتہ بل تخص بہ وہ ب یقر الذی الخیار علی ما مشی الذی الخیار منہم (و یبعث الی امرأۃ شیئاً ذالی
قولہ، فالقول لہ بہ ہبہ، و ایضا ج ۹۹، لیزیر ج ۱، اس کے لئے نیت اس لئے و لا حوالہ، عطفیہ

سوال (۱۱۴۲)۔ کیا فرماتے علماء دین و مفتیان شرع
 فرکی کے ولی کا دہ پیہ لے کر نکاح
 کرنا خاصا مصرف نہیں لانا کیسا ہے؟

فالمع کے ولی سے اس شرط پر بات چیت کی کہ اگر تم مجھے بیس تیس روپیہ دو تو میں اپنی بیٹی
 کا نکاح تمہارے بیٹے سے کروں گا ورنہ نہیں۔ یہ روپیہ لے کر اپنے مصرف میں لانا جائز ہے

یا نہیں۔؟

الجواب۔ جواب یہ ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں باپ کا داماد کے ولی سے
 روپیہ لینا اور مردوں اپنے روپیہ کے نکاح نہ کرنا جیسا کہ منہ جہ سوال ہے اور اس روپیہ کو
 اپنے مصرف میں نا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اس لئے کہ ولی کا یہ لینا رشوت ہے اور رشوت
 کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں۔ اور جو رشوت لیتا ہے وہ مرتشی رشوت لینے والا ہے
 قبضہ کرنے سے اس کی ملکیت میں نہیں آجاتا بلکہ راشی رشوت دینے والا ہی اس کا مالک
 رہتا ہے پس مرتشی پر لازم ہے کہ اس روپیہ کو واپس کر دے اور راشی اس کو واپس لے
 لے۔ کافی الدر المختار اخذ اهل المرأة شيئاً عنها، التسليم فللزوجة ان يستوفي لانه
 رشوة وذكرو في الشامي قوله عنها، التسليم اي بان ان يستلمه الزوج او نحوه
 حتى ياخذ شيئاً وكذا الوابی ان يزوجهما فللزوجة الاسترداد قائماً او حال كلاً من رشوة
 بزاريه، شامی جلد ۲، نیز شامی میں ہے الرشوة يجب ردھا ولا تمك. شامی جلد ۳
 طے اور فتاویٰ خیرہ میں ہے سئل فی امرأة ابی اقامہ ان يزوجهما الا ان يدفع
 لهما الزوج كذا الموعداھم به هل يلزم ام لا؟ اجاب لا يلزم ولودفع فله ان
 ياخذہ قائماً او حال كلاً من رشوة كما فی البرزیه۔ اور مختاوی میں ہے حرام ہے
 وہ مال کہ مقدم نکاح کے درمیان ہو کر کچھ مال کیوں اور جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر
 نے رد المختار باب المهر میں ہے۔ فليز به رد المختار تب اعتمد مطلب في الكلام على الرشوة
 والهدية مطلقاً فليز به فتاویٰ خیرہ میں ہے۔ فليز۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے مروی ہے، قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرقعی۔

نصف مہرے کروگوں | سوال (۱۴۲۱)۔ لیکن اس صورت میں لوگ اس کے مکالمہ پر کھانا
کو کھانا کیسا ہے | نہیں تو لوگوں کے کھلانے کے لئے یہ حیلہ کرتا ہے کہ پہلے عقد کر دیتا ہے

اور لڑکی کا دلی لڑکی سے قبل از عقد یہ کہہ دیتا ہے کہ تو بعد عقد کے نصف مہر کی مالک ہو جاوے گی
عقد کے بعد تو یہ کہنا کہ تم میرے مہر میں سے نصف دیدو، مگر وہ لڑکی اس فقرہ کو نہیں کہتی ہے بلکہ
لڑکی کا دلی ہی کہتا اور لیتا ہے، اب اس حیلے سے لوگوں کو کھانا کھلاتا جاڑے یا نہیں؟

۱۴۲۱۔ لڑکی کے نام سے اس کا دلی عقد کے بعد نصف مہر لے سکتا ہے یا نہیں؟ جینو
توجروا عند الحساب۔ فقط

الجواب۔ جواب یہ ہے کہ بحیث مذکور اول جو مندرجہ سوال کا ہے کہ نصف مہر
وصول کرنا اور اپنے سرف میں لانا اور ررات والوں کو اس میں سے کھانا کھلانا درست نہیں
بلکہ حرام ہے اس لئے کہ دلی مذکور اپنی دختر سے قبل از عقد اجازت وصول نصف مہر کی
چاہتا ہے کہ دلی دختر کے نام سے وہ مہر وصول کر لے اور اپنے سرف میں لا دے جیسا کہ فوق
عبارت مندرجہ سوال سے ہویدا ہے اور باقی مہر کی دختر مالک ہو، اور حال یہ ہے کہ درحقیقت
یہ طلب اجازت مہر علی سبیل الہب اپنے واسطے ہے کہ عقد میں اعتبار معانی اور مقاصد کا ہے نہ
صورت اور الفاظ کا کما فی الہدایہ العبرۃ للمعانی لا للصورۃ اور سکوت ترہین مسائل میں
بمنزلة نطق قرار دیا گیا ہے اس میں سے سکوت دختر بھی ہے، لہذا فی الفصول العمدی اور
دختر در بارہ اجازت دینے کے ساکت رہی لفظ لا یا نعم نہ کہا جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے
پس ایسے موقع پر دختر نا سکوت دختر مذکورہ بالا کا بمنزلة نطق نہ ہوگا۔ اس لئے کہ فقہاء کرام نے
جو سکوت بمنزلة نطق قرار دیا وہ ترہین مسائل میں ہے، اور نہیں ہے یہ عقد ان مسائل میں
سے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے صراحت نہ دلالت سے، اور شمار کیا ہے ان مسائل کو علامہ شامی

اور صاحب اشہاء وغیرہ نے: من شام فلیطالع فیہا۔

اور بالفرض سکوت دفتر مذکورہ کا دربارہ سبب بمنزالتلقی قرار دیا جاوے تو بھی ولی
مستور کا مہر موہوبہ کو قبل از عقد یا بعد از عقد وصول کرنا اور اپنے تصرف میں لانا درست
نہیں ہے، اس لئے اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو اس وجہ سے یہ مہر بالینا صحیح نہیں ہے کہ قبل عقد
موہوب ملوک و اہب نہیں ہوتا، اس واسطے کہ وجوب مہر کا نفس عقد نکاح سے ہوتا ہے
کہ وہ بدل بضع کا ہے، کما صرح بہ فی الہدایہ منہا، از قبل از عقد، اور ملک و اہب کی
موہوبہ پر بوقت ہبہ کے مشروط ہے تا کہ تملیک غیر ملوک لازم نہ آوے اور یہ باطل ہے
در مختار میں لکھا ہے۔ شرایط صحتمندی الواہب العقل والبلوغ والملك در مختار
علی ہاشم الشامی ص ۱۱۶، اور کفایہ حاشیہ ہدایہ کے باب الوکالت میں لکھا ہے تملیک
مالی ملک باطل ہے اور عنایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے التملیک من غیر المالك لا یتصور علاوہ
ازیں جب کہ دفتر مذکورہ نے قبل عقد مہر اپنا جس کی بعد العقد ملک ہوئے گی ہبہ کیا تو
اس میں انصاف تملیک کی طرف اس لئے کے ہوئی کہ آئندہ اس کا وجود ہوگا اور ایسی
انصاف صحیح نہیں کہانی الہدایہ و اضافۃ التملیک الی ما سیوجد لا یصح۔ اور اگر وہ
دفتر نابالغہ ہے تو ہبہ نابالغہ کا صحیح نہیں کہانی عبارت السالمختار، بہر حال جیل منہ جیل
ناجائز ہے اور حوال بطور ناجائز کے کسوب ہوگا۔ اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے۔ فتاویٰ ہندیہ
میں نگارش ہے اہل السبوا و کاسب الحرام احدى الیہ ادا ضافہ و غالب بحالہ
حرام لا یقبل ولا یأکل مالہ غنیزہ ان ذالہ المال اصل حلال و در شرع
استقرضہ، مالگیری مسئلہ کتاب الکراہیۃ الباب الثانی فی الہایا و الضیافات ۱۔

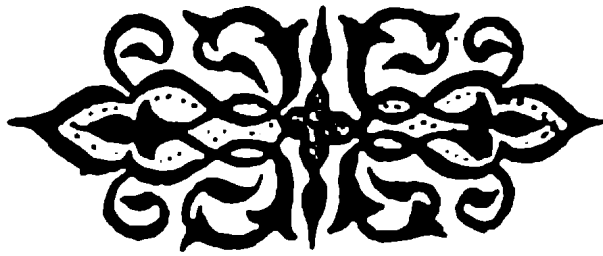
(۲) جواب حوال دوم کا یہ سبب، مہر کی دو صورتیں ہیں ایک نہ بوجہ بل ساتھ ہبہ
کے اور دوسرا مہر بوجہ بل ساتھ عین کے پہلی صورت میں توفیق و طاب اور قبض مہر با قبل
وقوع فرقت بموت یا طلاق کے منکوحہ سے اس کے ولی مجاز کو چنانچہ فتاویٰ ابراہیم

شامی میں مرقوم ہے المهر لا یخلو ان یکرن بشرط التخیل او سکوت عنه فانہ
 یجب فی الحال معملہ وان کان مؤجلاً فلیسن لها حق المطالبة اور فتاویٰ مالکی
 میں ہے لا خلاف لاحد ان تاخیر المهر الی غایہ معلومہ نحو شهر او سنۃ صحیح
 وان لا الی غایہ معلومہ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یمعروا صحیح
 وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسها وهو الطلاق والموت الا یری ان تاخیر
 البعض صحیح وان لم ینصا علی غایۃ معلومۃ الا مالکی جلد اول ص ۱۸ فقط
 مہرت کو پیسے نہ ہوئے زلیخا سوال (۱۱۲۲)۔ بوقت نکاح عورت کو جو زور و زبرد نبوس
 وغیرہ دیا جاتا ہے، عند الطلاق شوہر کو واپس لینا جائز ہے یا نہیں؟ در صورتیکہ اس کو
 مالک و مختار بنا دیا ہو، از روئے مشرع کیا حکم ہے؟ بینوا تو جہروا!

الجواب۔ در مختار میں ہے ولو بحث الی امرأتہ شیئاً ولم یدکر جہتہ
 عند الدفعۃ فقالت هو ہدیۃ وقال هو من المهر فالقول لہ بیینۃ والبیینۃ
 لہا فان حلف والمبعوث قائم فلہا ان تردہ وترجع بباقی المهر الا ان کلمہ
 ان لم یکن دفع لہا شیئاً منہ الا شامی وغیرہ اذ عت انہ ای المبعوث من
 المهر وقال هو ہدیۃ فان کان من جنس المهر فالقول لہا وان کان
 من خلافہ فالقول لہ لشہادۃ الظاہر۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر زہد بین میں
 نزاع ہو، زہد یہ کہے کہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے، یہ ہے اور شوہر کہتا ہے کہ وہ مہر میں
 ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور گواہ زہد کے معتبر ہیں اور بعد قسم شوہر جو موجود ہے شہادت
 کو دلایا جاوے گا اور عورت اپنے مہر کا مطالبہ کرے یعنی اگر وصول نہ کیا ہوا تھا بکامل
 اور دوسری روایت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ یہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے وہ مہر
 میں ہے اور شوہر یہ کہے کہ وہ امانت ہے تو اگر وہ اشیاء مہر کی جنس سے ہیں، یعنی جیسے
 نقد روپے اور زہد تو قول شوہر کا معتبر ہے اور اگر اس کے خلاف ہے ہے تو قول شوہر

کا معتبر ہے ۶۱

پس اگر صورت مسکولہ میں شوہر یہ کہتا ہے کہ یہ زیور وغیرہ ماریہ تھا اور عورت کہے کہ مہر میں تھا تو عورت کا قول معتبر ہے، شوہر اس کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر عورت دعویٰ ایسہ اور یہ کہ کرے اور شوہر کہے کہ مہر میں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور اگر مہر دے چکا تھا اور شوہر ماریہ دے گا دعویٰ کرے تب بھی قول شوہر کا معتبر ہے کیونکہ مادۃ زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے ہے نہیں سمجھا جاتا، اب عرف یہ ہے کہ جو اشیاء جہیز میں عورت کے والدین کی طرف سے ہیں وہ ملک عورت میں ہیں اور جو زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے ہے وہ ملک شوہر سے ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔



— ISLANI

آنکھواں باب نکاح کافر

راہداد و کفر سے متعلق احکام و مسائل نکاح

ایمان کی بے حرمتی | سوال (۱۴۲۳)۔ ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے اس نے کلمہ کا حکم کیا ہے | ایسے کلمات قبیحہ جمع کثیر میں اپنے منہ سے نکالے کہ میرا ایمان میرے جوتے کے نیچے ہے تو خیر نا اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

الجواب۔ یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہو گیا، اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی جیسا کہ درمختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ ما قبل پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط

اس کلمہ سے مرتد ہو گیا تجدید | سوال (۱۴۲۴)۔ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ فلاں کلمہ اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے | شریعت کا ہے، اس نے جواب دیا کہ شریعت کو اپنے منہ میں ڈال، وہ شخص مرتد ہوا یا نہیں؟ اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی عورت کسی دوسرے سے نکاح کر لے یا نہ ؟

الجواب۔ اس کلمہ کے کہنے سے وہ شخص کافر و مرتد ہو گیا، تجدید اسلام و توبہ و استغفار کرنا اس کو لازم ہے اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی، بعد

تجدید اسلام کے تجدید نکاح کرے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے تو اس کی عورت عدت کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے کذا فی الدر المختار: فقط

سوال (۱۴۲۵)۔ ایک عورت منکوبہ خفیہ مرزائی عقیدہ پر ہو گئی

نکاح منع ہو گیا یا نہیں؟ تو اس کا نکاح جو مرد خفی سے ہوا اتحاد منع ہو گیا یا نہیں؟ زوجہ اور اس کے ورثہ نے شوہر سے طلاق لینے کی بھی تدبیر کی تھی۔

الجواب۔ اس صورت میں جس وقت وہ عورت مرزائی عقیدہ پر ہو گئی اسی وقت نکاح اس کا منع ہو گیا دوبارہ طلاق لینے کی ضرورت نہ تھی، کذا فی الدر المختار: وادتا، ادا حدھا منع عاجل، وفاقادیانی کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے اکفار الملحدین، ظفر، شوہر جب تبدیل مذہب کرے تو

سوال (۱۴۲۶)۔ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص عورت نکاح سے خارج ہو گئی یا نہیں؟ سے کر دیا تھا۔ وہ شخص ایک عورت کو لے کر چلا گیا، جس کی کچھ خبر نہیں، بلکہ اس نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر لیا، تو لڑکی یعنی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

الجواب۔ اگر یہ تحقیق ہو جاوے کہ اس شخص نے تبدیل مذہب کر لیا ہے، یعنی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب عیسائیوں یا آریوں کا قبول کر لیا ہے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی، اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ در مختار: فقط۔

لے ما یكون کفرًا اتفاقًا یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبة و تجدید النکاح رد المحتار باب المرتد ۱۴۲، ظفر: ۳۵ وارتداد احد هما ای الزوجین فسخ عجل بلا قضاء ودر مختار و فرقی الامام بان الردة منافیة للنکاح لمنافاتها العصمة والطلاق يستدعی قیام النکاح فتعذر جعلها طلاقا رد المحتار باب نکاح الکافر ۱۴۳، ظفر: ۳۵ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۱۴۳، ظفر: ۳۵ وارتداد احد هما ای الزوجین فسخ عجل بلا قضاء فله سقوطه ولو حکما لم معرھا لتأکد به لو ارتد او عاينته بعد الدار المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۱۴۳، ظفر: ۳۵

سوال (۱۴۲۷)۔ زید اور عمر میں عداوت چلی آتی ہے، زید نے اس نکاح فسخ ہو گیا۔ بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے لڑکے سے کر دیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھائے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا نہ تکلیف دے گا۔ چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھائی، اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہو گیا۔ زید عقد کے بعد مجکر افساد کرتے لگا اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہنچانے لگے، عمر نے اپنی ٹوہنی زید کے قدموں پر رکھ دی اور معافی کا خواستگار ہوا، زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند کریم آسمان سے اتر آوے اور مجھ سے کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا، عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کے کیوں زبان سے نکالتے ہو، تب زید نے کہا کہ میں کافر ہو گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں، اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے، زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ زید نے جو کلمات کفر کہے، اس سے اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہوا، اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے اور اس کا نکاح چوتھائی زوجه کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے، اس لئے بموجب حکم بعض ائمہ قاضی شری اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کر دے اور فسخ نکاح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دیوے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جا کر ہو سکتا ہے۔ وہاں کا قاضی تفریق کرادیوے۔ فقط۔

سوال (۱۴۲۸)۔ سماء ہندہ کا نکاح بموجب احکام شریعت

عہ ما یكون کفر ۱۱ اتفاقاً یبطل العسل والنکاح ۱۲ یومر بالاستنفار والتوبة ۱۳ ای تجدید الاسلام ۱۴ تجدید النکاح ۱۵ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ۱۶ خلیفہ بہار میں قاضی شریعت کے بہار ۱۷ دوسرے موبوں میں شریعت پنجاب کے ذریعہ چٹانہ مامول کر سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے انجیلہ الناجزہ للفتاویٰ اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمٰنی۔ خلیفہ۔

مسلمی زید کے ساتھ تھا، بوجہ بدسلوکی زید کے ہندہ بھاگ گئی اور ایک ہندو سکھ کے گھر رہنے لگی، اب سنا ہے کہ ایک ماہ سے ہندہ نے ارادہ نہ ہب اسلام چھوڑ دیا ہے اور کھوں کے اکالی پنتھ میں داخل ہو کر کالین بن گئی ہے یعنی مرتد ہو گئی ہے، ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح جو زید کے ساتھ تھا وہ قائم رہتا ہے یا نکاح فسخ ہو گیا؟

الجواب۔ در مختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل الخ و تعبیر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الہا بمہرتیسیر کدینا ر و علیہ الفتویٰ ولوالجیمۃ وافتی مشائخ بلم بعد م الفرقة بردتھا جزاً و تیسیراً الخ فلعل قاضی ان یجددہ بمہرتیسیر و لو بدینا رضیت ام لا، و تمنع من التزوج بغيرہ بعد اسلامھا ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذالک الخ (۱) اما لو سکت او ترکہ صریحاً فانھا لا تجبر و تزوج من غیرہ لانہ ترک حقہ بمعرفہ ظفیر۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ امدان زوجین کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو ماکم اسلام یا سلام لانے پر اور تجدید نکاح پر ساتھ شوہر زادن کے مجبور کرے گا، بشرطیکہ شوہر اس کا مطالبہ کرے اور دوسرے شوہر کے ساتھ بعد مسلمان ہونے کے نکاح کرنے سے ماکم عورت کو منع کرے گا اور مشائخ بلخ کا فتویٰ یہ ہے کہ زوجہ کے مرتد ہونے سے زوجین میں تفریق نہیں ہوتی بناءً علیہ ہندہ کو تجدید نکاح پر بعد اسلام لانے کے ساتھ شوہر اول کے حقوڑے سے مہر پر حاکم مجبور کرے جب کہ شوہر اول زید بھی اس کا طالب ہو۔

اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے | سوال (۱۴۲۹)۔ اگر اب ہندہ اپنے فعل بد سے توبہ کر کے پھر اسلام قبول کر لے تو اس کا سابقہ نکاح بہمراہی تو کیا حکم ہے

لہ الدر المختار علی ہاشم رد المحتار باب نکاح الکافر ۲۴۵۔ ظفیر۔ لہ رد المحتار باب نکاح الکافر ۲۴۵۔ ظفیر۔ لہ ایضاً۔ ظفیر۔

زید بدستور قائم رہا یا ان کو از سر نو نکاح پڑھانا پڑے گا۔

الجواب - از سر نو تھوڑے سے مہر پر نکاح مساقہ ہندہ کا زید کے ساتھ بعد اسلام لانے کے کیا جاوے گا۔

سوال (۱۴۳) - اگر ہندہ مذہب اکالی سے توبہ کر کے اسلام کے بعد پہلے شوہر سے راضی ہو تو وہ زید سے از سر نو نکاح کرنے پر رضامند نہ ہو تو عمر برادر زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح جائز ہو سکتا ہے اور اس میں زید سے طلاق نامہ لینے کی ضرورت ہے یا نہیں ؟

الجواب - اگر زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا تو ہندہ کا نکاح بعد اسلام لانے ہندہ کے جبراً زید کے ساتھ کیا جاوے گا۔ ہندہ راضی ہو یا نہ ہو، اور عمر کے ساتھ نکاح کرنے سے ہندہ کو منع کیا جاوے گا۔ البتہ اگر زید ہندہ کو رکھنا نہ چاہے تو اس صورت میں ہندہ عمر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔

سوال (۱۴۳) - ایک کافر عورت نو مسلمہ سے نکاح کیا، عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کافر مرد کے پاس چلی گئی اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آگئی کیا حکم ہے؟
 کر لیا، ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح ہی میں چھوڑے ہوئے کہیں چلا گیا، چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور ان میں رہ کر ہر قسم کی مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی، ایک عرصہ کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آگیا تو یہ عورت بھی مسلمان ہو گئی، اب اس عورت کو اس زوج مسلمان کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے؟ یا اس کو استبراء رحم کے لئے عدت گزارنا ہو تو کتنا زمانہ، مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دے کر عدت گزارے، یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ کر اب سے فسخ نکاح کی عدت گزارے؟

الجواب - اس صورت میں بھی احتمال ارہام و حکم ارتداد عورت مذکورہ کا نہ

کیا جاوے گا، لہذا نکاح اس کا شوہر اول ہے قائم ہے اور وہ عورت دی جاوے گی، اور عدت وغیرہ کچھ لازم نہ ہوگی غایت یہ کہ اعتیاطاً تجدید نکاح کرنی جاوے۔ کما ہوا الاعتیاط کذا فی الشامی۔

سوال (۱۴۳۲)۔ عمر نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا اپنے بھتیجے زید کے ساتھ کر دیا تھا۔ لیکن زید نے بعد بلوغ کے اول مذہب اہل حدیث اختیار کیا، بعدہ مولوی عبداللہ چکڑالوی جو کہ اہل قرآن مشہور ہے اس کا متبع ہو گیا اور اعمادیت شریف کا بالکل منکر ہو گیا ہے، اب زید عمر کو کہتا ہے کہ تم اپنی لڑکی زینب کی شادی میرے ساتھ کرادو، عمر کہتا ہے کہ تم اہل سنت والجماعت کے دائرہ سے خارج ہو گئے ہو، آیا اس صورت میں عمر کی دختر زینب کا نکاح زید کے ساتھ قائم رہا یا فسخ ہو گیا؟

الجواب۔ عمر کی دختر کا نکاح اس صورت میں زید سے فسخ ہو گیا ہے، زینب کو زید کے گھر نہ بھیجا جاوے۔

سوال (۱۴۳۳)۔ ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید غیر کفر سے کر دیا تھا، بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے یہاں جانے سے انکار کرتی رہی ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعاً تمہارا نکاح ہو گیا ہے، اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بے ساختہ یہ جواب دیا کہ ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں۔ اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہ؟

الجواب۔ یہ کلمہ کفر و ارتداد کا ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

لے دیکھئے ردالمحتار باب الرد ص ۲۹۳ ظفر۔ ۱۲ من لم یقر ببعض الانبیاء اولم یرض بسنة من سنن المرسلین فقد کفر و عالمگیری مصری باب احکام المرتدین ص ۲۶۳ (دارتداد احدہما فسخ عاجل) (الارالمختار علی هامش ردالمحتار باب نکاح الکافر ص ۲۴۳ ظفر

جیسا کہ در مختار میں ہے وارتداد احد ہما فسخ عاجل الا پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔ فقط۔

بیوی مرتد ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟ | سوال (۱۴۳۴)۔ زہرہ اپنے خاوند بکر سے ناراض ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور مذہب عیسائی اختیار کر لیا اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟ جس قاضی نے اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا، اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟

الجواب۔ در مختار میں ہے وارتداد احد ہما فسخ عاجل الی ان قال و تجبر علی الاسلام و علی تعدید النکاح زجر الہا بمهر یسیر کدینار و علیہ الفتویٰ و لو الجمیۃ و ا فتی مشائخ بلغم بعد م الفرقة بردتھا زجر لا یتسیر پس زہرہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، بکر کے نکاح میں رہے گی اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے، لیکن قاضی کو چونکہ علم نہ تھا اور بعض روایات سے فسخ نکاح معلوم ہوتا ہے اس لئے قاضی معذور ہے اور شرعاً اس کی امامت و قضا بلا کراہت جائز و درست ہے آئندہ اس کو احتیاطاً لازم ہے۔

شوہر مرتد ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا اب اگر پھر | سوال (۱۴۳۵)۔ زید پہلے ہندو تھا بعد بلوغ مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہو گا | کے مسلمان ہو گیا، حالت اسلام میں عمر نے اپنی لڑکی بارہ سال کا نکاح زید سے کر دیا، بعد چند ماہ کے زید پھر ہندو ہو گیا، اب تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا، لیکن بعد ایک سال کے پھر اس نے مسلمان صورت بنالی تو اب اس لڑکی کا نکاح کسی طرح زید سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

لہ الدار المختار علی حاشی رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶۔ ظہیر۔ ۵۳۶ المختار
علی حاشی رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۵۳۶ و ۵۳۷۔ ظہیر۔

الجواب۔ جب کہ وہ شخص مرتد ہو گیا، نکاح اس کا فسخ ہو گیا۔ اب اگر وہ شخص پھر مسلمان ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا ہے تو اس لڑکی کی رضامندی سے اگر وہ بالغ ہے پھر نکاح ہونا چاہئے اور اگر نابالغ ہے یعنی پندرہ برس کی عمر اس کی نہیں ہوئی اور نہ کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ ظاہر ہوئی تو دینی کی اجازت سے اس کا نکاح دوبارہ کیا جاوے۔

سوال (۱۴۳۶)۔ ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ خدا کے انکار سے نکاح فسخ ہو گیا۔ اس پر عورت نے جواب دیا کہ مجھے خدا کی ضرورت کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے، اس پر عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

الجواب۔ اس عورت پر حکم کفر و ارتداد کا لاحق ہو گیا، اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔ فقط

سوال (۱۴۳۷)۔ ایک مسلمان نے اپنی نسبت یہ الفاظ نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟ کہے میں بے ایمان کافر و سور ہوں، اور اب تک توبہ بھی نہیں کی یہ شخص مرتد ہوا یا نہ اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا یا نہ؟

الجواب۔ اس صورت میں وہ شخص کافر اور مرتد ہو گیا، اس کو توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے کیونکہ مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ کما

لعمارتہ ادا احد۔ حما ای الزوجین فسحق عاجل بلا قضاء: الدر المختار علیٰ حاشیہ رد المحتار باب نکاح الکافر ۱۴۳، ظفر ۲۰ ذکر فی ذوالعین و مجددینہما النکاح ان رضیت ذر جتہ بالعود الیہ والافلا تجبر رد المحتار باب المرتد ۱۴۳، ظفر ۲۰۔ کہ یکفی اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق، الخ اذا انکح و وعدہ و وعیدہ الخ و قال خذ لے حاکمہ رانشايد الخ فہذا کلمہ کفر، عا المکبریٰ مصریٰ باب المرتد ۱۴۳، ... ما یكون کفرًا اتفاقًا یبطل العمل والنکاح و ما ینہ خلاف و مر بالامتناع و التوبة ای تجدید الاسلام و تجدید النکاح رد المحتار باب المرتد ۱۴۳، ظفر

فی الدار المختار وارتداد احدهما فسقم عاجل . فقط

سوال (۱۴۳۸)۔ محمد بخش اور اس کی بیوی مسماۃ بتول میں
ہو گیا اور نکاح فسخ ہو گیا

بعض آدمیوں کے کہلایا کہ اگر تو مجھے مار پیٹ نہ کرے اور تکلیف نہ دے تو میں تیرے گھر
آ جاؤں، بشرطیکہ تو مسجد میں جا کر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر حلف ادا کرے کہ میں کسی قسم
کی تکلیف نہ دوں گا، محمد بخش نے جواب میں یہ کہا کہ قرآن اور مسجد کو کچھ نہیں جانتا سیکڑو
قرآن ایسے اڑتے پھرتے ہیں۔ والعیاذ باللہ۔ اس صورت میں محمد بخش مرتد ہوا یا نہ اور اس
کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں الفاظ مذکورہ کہنے سے شخص مذکور مرتد ہو گیا اور تدارک
سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے قال فی الدار المختار وارتداد احدهما فسقم عاجل پس شخص
مذکور بعد توبہ و تجدید اسلام کے مسماۃ بتول سے دوبارہ نکاح کرے بدون تجدید اسلام
و تجدید نکاح کے مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر محمد بخش پر حرام ہے۔ فقط

سوال (۱۴۳۹)۔ اگر کوئی مرد یا عورت شرک یا
کفر کرے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں، اگر ٹوٹ

جاتا ہے تو پھر توبہ کرنے کے بعد بغیر عدت کے نکاح درست ہوتا ہے یا کچھ مدت ہے؟
الجواب۔ شرک و کفر کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور پھر تجدید نکاح عدت
میں درست ہے۔

لہ الدار المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ۱۴۳۹ ظہیر۔ ۱۴۳۹ ایضاً۔ ظہیر۔ کہ ما یكون
کفرًا اتفاقاً یبطل العمل والنکاح ۱۴۳۹ یومر بالاستغفار والتوبه و تجدید النکاح ۱۴۳۹ الدار المختار علی
هامش رد المحتار باب المرتد ۱۴۳۹ ظہیر۔ کہ وارتداد احدهما ۱۴۳۹ الزوجین فسقم الخ
عاجل بلاقتضاه (رد مختار) وکذا ابلا توقف علی مضمیٰ عدۃ فی المسخول بہا کما فی البحر رد المحتار
باب نکاح الکافر ۱۴۳۹ ظہیر

ٹوٹنے کے بعد دونوں میں | سوال (۱۴۴۰)۔ اگر مذکورہ بالا صورت میں نکاح ٹوٹ گیا اور جب کئی مہینے نہ ہو تو پھر مرد یا عورت میں سے کوئی آپس میں رضامند نہ ہو تو عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ عورت اگر کلمہ کفر کہے تو تجدید نکاح پر اس کو مجبور کیا جاوے گا۔ اور دوسرے مرد سے اجازت نکاح کی اس کو نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار۔

کلمہ ذکر کیا تو | سوال (۱۴۴۱)۔ بے علمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر کسی عورت سے شرک کر لیا اور وہ کسی کو بے بھائی یا کوئی اس کو بھگائے گیا تو اس عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ غیر مزد کے ساتھ بھاگنے سے تو نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن کلمہ کفر کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور پھر اس کو تجدید نکاح پر مجبور کیا جاوے گا۔

یہودی عیسائی ہو گئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں؟ | سوال (۱۴۴۲)۔ ایک عورت بد چلن جو ایک انگریز سے ملی ہوئی تھی، اس نے اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی ہو کر انگریز کے پاس

لے ولوارتدت لم یجئ الفرقة منها قبل تآکده الإجماع علی الاسلام وحلی تجدید النکاح زجرًا لہا بمرسیر کدینار وعلیہ الفتویٰ ولوالجیمۃ وافقی مشائخ بلف بعدم الفرقة بردتھا

زجرًا ویسیز الامیہ التي تقع فی الکفر الدار المختار علی عامش رد المحتار

باب نکاح الکافر ۳۳۵ و ۳۳۶) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ ظہور اس عورت سے نکاح

کرنا چاہتا ہے اور عورت رضامند نہ ہو۔ کافی الشامی ولا یخفی ان محلاً ما اذا اطلب الزوج ذلک

لہ لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة وایضاً فصل فی المحرمات ص ۳۳، تفسیر

۳۳ وارتداد احدھا ای الزوجین نسخ عاجل الخ ولوارتدت الخ تجبر علی

الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرًا لہا وایضاً باب نکاح الکافر ۳۳۹ و

۳۴۰) تفسیر۔

رہنے لگی، خاوند اس کو رکھنا نہیں چاہتا، اس صورت میں اس مرد کا نکاح عورت مذکورہ سے جس نے مذہب تبدیل کر لیا ہے قائم ہے یا نہیں؟

الجواب - اس صورت میں اس شخص کا نکاح عورت مذکورہ سے باطل ہو گیا اس کا مہر واجب ہے یا نہیں | سوال (۱۱۴۴۳) - عورت مذکورہ کا مہر پہلے شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں؟

الجواب - جب کہ عورت مذکورہ مدخولہ شوہر کی ہے تو مہر عورت کا بذمہ شوہر واجب ہے، عورت کے مرتدہ ہونے سے مہر ساقط نہیں ہوا، میل ملاپ رکھنے والے کا حکم | سوال (۱۱۴۴۴) - اگر عورت مذکورہ کے والدین اس کے ساتھ میل ملاپ رکھیں تو والدین کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب - ایسے لوگوں سے مقاطعت لازم ہے، جملہ اہل اسلام کو ان سے تعلقات منقطع کر دینا چاہئے۔

نکاح کے بعد شوہر قادیانی | سوال (۱۱۴۴۵) - میرے باپ نے اپنی چھوٹی لڑکی یعنی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ میری چھوٹی ہمشیرہ کا ایجاب و قبول جبار خاں سے کر دیا تھا مگر رسومات شادی ابھی تک انجام نہیں دی تھی کہ جبار خاں احمدی ہو گیا، تو نکاح قائم رہا یا نہیں؟

الجواب - جو شخص احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہے یعنی قادیانی ہو جاتا ہے اور قادیانی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے وہ مرتد و کافر ہو جاتا ہے اور نکاح اس کا مسلمہ عورت سے باقی نہیں رہتا، لہذا سائل اپنی ہمشیرہ کو جبار خاں احمدی کے

لہ وارتداد احد هما ای الزوجین فسمی عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی ما مشہد المختار باب نکاح الکافر ۳۳۶) ظفر ۳۷۰ و للموطوء و لو حکما کل معرھا لکادہ بہ المختار، قولہ کل معرھا اطلقہ فمیل وارتدادہ وارتدادہ وارتدادہ المختار باب نکاح الکافر ۳۳۶، ظفر ۳۷۰۔

پاس نہ سمجھیں اور اس کو جبار خاں کی منکوحہ نہ سمجھیں، اور رخصت نہ کریں دوسری جگہ نکاح کر دیں۔ فقط

میسال ہوئے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا | سوال (۱۱۴۴۶)۔ میاں بیوی میں تکرار ہو بیوی

عیسائی ہو گئی نکاح باقی رہا یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا۔

پہر مسلمان ہو جائے تو | سوال (۱۱۴۴۷)۔ اگر بیوی پہر مسلمان ہو گئی تو شوہر اول کا

کچھ حق باقی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ پہر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول کو ہی دی جاوے گی،

یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے، اور مختار و شامی میں

یہ مسئلہ لکھا ہے۔ فقط

شوہر رافضی ہو جائے | سوال (۱۱۴۴۸)۔ میں نے اپنی دختر کا نکاح کرتے وقت خوب

تو کیا حکم ہے؟ تحقیق کر لی تھی، وہ لوگ سنت جماعت تھے، رافضی نہیں تھے۔

اب وہ لوگ عرصہ بہ سال سے رافضی ہو گئے ہیں، میری لڑکی سے بھی رافضی ہونے کو کہا

اس نے انکار کیا تو سخت تکالیف دی اور میرے گھر پہنچا گئے، آیا سنت جماعت لڑکی

کا نکاح شیعہ رافضی سے رہ سکتا ہے یا نہ، میں لڑکی مذکورہ کا نکاح سنت جماعت کے

ساتھ کر سکتا ہوں یا نہیں؟

لے وارتداد احد هما ای الزوجین لم عاجل بلا قضاء و مختار ای بلا توقف علی قضاء

القاضی و کذا بلا توقف علی مضي عدل فی المدخل بملء اختیار باب نکاح الکافر ملحق بظفر

لے وارتداد احد هما ای الزوجین لم عاجل بلا قضاء و المختار علی هامش رد المختار باب

نکاح الکافر ملحق بظفر۔ لے و تحجر علی الاسلام و علی تعديد النکاح زجر السہا

بہر سیرکدینار و علیما الفتوی رد مختار فصل قاض کان مجتہد بہر سیر و یبیدینار ہیئت ام لا

و تم من التزوج بنیو بعد اسلامہا لان علی بن علی ما اتا طلب النکاح و المختار باب نکاح الکافر ملحق بظفر

الجواب - اس صورت میں آپ اپنی دختر کا نکاح ثانی کر دیں، کیونکہ رافضی تہرائی بے نکاح سنی عورت کا منقہ نہیں ہوتا اور اگر بعد نکاح کے شوہر رافضی ہو جائے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے فقط۔

سوال (۱۱۴۴۹) - ایک شخص مسلمان عیسائی ہو گیا شوہر عیسائی ہو پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟ اور چھ ماہ تک عیسائی رہا۔ اب پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - جس وقت وہ مرد عیسائی ہوا، اس کی زوجہ اسی وقت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔ پس اگر اب عدت اس کی جو کہ تین حیض ہیں گزر گئی ہے تو وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر چاہے پہلے شوہر سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ اس کی مرضی پر ہے مجبور نہ کی جاوے گی۔

سوال (۱۱۴۵۰) - ہندو نے مذہب عیسوی کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا، بکر اس کا شوہر ترک کر کے اس کا نکاح باقی نہیں رہا۔ ہنوز کافر مذہب عیسوی پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ میں اہل کتاب ہوں، میرا نکاح قائم ہے جب تک میں اس کو طلاق نہ دوں، اور ہندو کو خلع لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے، ہندو مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور خلع لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر نکاح کر سکتی ہے تو کب تک کر سکتی ہے؟

الجواب - بکر کا قول غلط ہے۔ مرد کتابی کا نکاح عورت مسلمہ سے نہیں ہو سکتا

لہ من سب الشیخین ما و طعن فیہما کفر ولا تقبل قوتہما بخذ الدیوہی و ابو الیثیم
المختار للفتویٰ والدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد مہتمم وارتداد احد صا ای الزمینی
منہ عاجل بلا قضاء رایتنا باب نکاح الکافر مہتمم (۵۳۲) ظفیر۔ لہ ویجد دینہما
النکاح ان رضیت زوجته بالعود الیہ والا فلا تجبر رد المحتار باب
المرتد مہتمم، ظفیر۔

اور نہ باقی رہ سکتا ہے، البتہ ہندہ بغور اسلام اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوئی بلکہ تین حیض گزرنے پر یا حائضہ نہ ہو تو تین ماہ کے بعد ہندہ بکر سے بالکل جدا ہو جائیگی اگر تین حیض یا تین ماہ کے اندر بکر شوہر اسلام لے آیا تو جدائی نہ ہوئی، بعد تین حیض وغیرہ کے ہندہ دوسرا نکاح مسلمان سے کر سکتی ہے۔

سوال (۱۴۵۱)۔ جماعت عیسائی ہو گیا اس سے مجھ کو دوسرے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

اس نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا، دو سال سے اس کا پتہ نہیں، میرا اور میری بہن کا مذہب سنی ہے تو وہ اپنا نکاح سنی مرد سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ جماعت اس کا نکاح فسخ ہو گیا، اب مسماۃ مذکورہ اپنا نکاح کسی مسلمان سنی مرد کر سکتی ہے، لہذا فی الدر المختار فقط

سوال (۱۴۵۲)۔ زید کا نکاح زینب سے ہوا بعد نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

زید عقائد مرزائیہ کا پیرو ہو گیا اور بجز مرزائیوں کے سب مسلمانوں کو کافر کہتا ہے، یا زید پہلے ہی سے عقائد مرزائیہ کا پیرو تھا مگر زینب کے ساتھ نکاح کرنے کے باعث اپنے اس عقیدہ کو پوشیدہ رکھتا تھا بعد نکاح ظاہر کیا، دونوں صورتوں میں زید کا نکاح زینب سے رہ سکتا ہے یا نہیں؟ اور زینب بلا طلاق نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہ؟

لم یولوا سلم احدا ای احد المجوسیین او امرأة الکتابی الا لم تبی حتی تحيض ثلاثا او

ثلاثة أشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرة مقام السبب (در مختار) قولہ لم تبی الا فاد

بتوقف البیونۃ علی الحیض ان الآخر لو اسلام قبل انقضائها فلا بیونۃ عرفا فانقضت بعینہ المدة

صار مضیها بمنزلة تفریق القاضی (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۳۳ و ۳۳۴) ظفر۔ لا ولولوا

احدا ای الزوجین فسم عاجل بالانقضاء (در مختار) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکن ابلا

توقف علی مضی مدة فی المدخل بہا (رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۳۳ و ۳۳۴) ظفر۔

الجواب - ہر دو صورت مذکورہ میں زینب کا نکاح زید سے فسخ ہو گیا اور زینب اگر مذکورہ ہے تو بعد عدت گزارنے کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر مذکورہ و موطور نہیں ہے تو بلا عدت گزارنے کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کافی الدر المختار و رد المحتار
احدہما فسخ حاجل بلا قضاء الا وفي رد المحتار قوله وعليه نفقة العدة
ای لو ینکحوا لہا اذ غیرہا لاحدہما علیہا وا فاد وجوب العدة سواء ارتدا او
وارتدت ای شامی جلد ثانی ص ۲۹۲ فقط

سوال (۱۴۵۳) ایک عورت ہندو سال دو سال نے بیوہ ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر عدت نہیں درست ہے یا نہیں ؟

الجواب - وہ عورت ہندوئی بیوہ مسلمان ہو کر فورا نکاح کر سکتی ہے اس پر عدت بعد اسلام کے کچھ لازم نہیں ہے۔

سوال (۱۴۵۴) - زید جو قوم سے چارنا مسلم ہے نکاح کر شادی کرے تو جائز ہے اس کی زوجہ ہندو نے بکر مسلمان سے تعلق ناجائز پیدا کر لیا اور غصہ تک اس کے پاس ہی اس کے بعد ہندو نے مسلمان ہو کر بکر کے ساتھ نکاح کر لیا، زید کو جب معلوم ہوا تو بکر کی عدم موجودگی میں ہندو کو اس کے گھر سے نکال کر لیا اب بکر دعویٰ کرے کہ ہندو میری منکوحہ ہے مجھ کو دلائی جاوے۔ اس صورت میں ہندو شرعاً کس کو ملے گی ؟

الجواب - در مختار میں ہے ولو اسلم احدہما شہای فی دار الحرب و ملحق بہما کالبحر المملح لم تبین حتی تمیض ثلاثا و تمضی ثلثة اشهر قبل

لہ رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۲۴۰ ظفیر۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۲۴۱ و ص ۲۴۲ ظفیر۔

اسلام اختیار کرنے کے بعد اگر اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کافر کی زوجہ مسلمان ہو جاوے تو تین حیض آنے کے بعد یا اگر اس کو حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ گزرنے کے بعد وہ عورت اس کافر کے نکاح سے خارج ہوتی ہے پھر کچھ تعلق زوجیت کا وہ میان اس کافر کی اور اس کی زوجہ کے نہیں رہتا، پس زید جب کہ مدت مذکورہ میں اسلام نہ لایا تو اس کی زوجہ ہندہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور کفر سے اگر نکاح مدت مذکورہ کے بعد ہوا تو صحیح ہو گیا، اور اگر عورت کے مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لیا تو وہ صحیح نہیں ہوا، تین حیض آنے کے بعد یا تین ماہ گزرنے کے بعد پھر نکاح ہونا چاہئے فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے تو مدت | سوال (۱۴۵۵) - ہندہ کافرہ شوہر دار ہے،
کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہئے | زید سے اس کی آشنائی و محبت ہو گئی ہے زید سے اس

کو مسلمان کر اگر اسی وقت عقد کر لیا، یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - اس بارہ میں حکم یہ لکھا ہے کہ اسلام کے بعد تین حیض عورت کو پورے کرے اگر اس سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے اور تفصیل اس کی در مختار شامی میں ہے الحاصل بغیر اسلام جو اس عورت سے نکاح کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔ فقط

کافرہ کو اس کا شوہر بطور خود طلاق دے چکا ہے | سوال (۱۴۵۶) - ایک عورت کافرہ کہ جس
اگر بعد عورت مسلمان ہو کر فرائض کرے تو جائز ہے | کے خاوند نے عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا اپنے طریق
پر طلاق دیدی ہے، وہ اب مسلمان ہونا چاہتی ہے اور ایک مسلمان کے ساتھ نکاح
پر راضی ہے کیا وہ مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

لے الدر المختار علی ما مشی بہ المختار باب نکاح الکافرہ ص ۵۳۰ - ظفیر۔ لے ولو اسلام احدنا
ای احد المجوسیین او امرأة الکتابی ثمادی فی دار الحرب الذمہ تین حتی
تحیض ثلاثاً و تمضي ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر الدر المختار علی ما مشی بہ المختار
باب نکاح الکافرہ ص ۵۳۰ و ۵۳۱ - ظفیر۔

الجواب۔ مسلمان ہوتے ہی اس سے نکاح کر لینا صحیح ہے۔ فقط

سوال (۱۴۵۷)۔ ایک جوان عورت ہم سے یہاں آ کر مسلمان ہوئی اور غناوند اس کا مسلمان نہیں ہوا جس کو عرصہ بیس یوم کا ہوا، اس عورت کو شوہر کی خواہش بے حد ہے، اسی کی طرف سے ہر وقت یہ تقاضا ہے کہ میرا نکاح بہت جلد کر دیا جائے مجھ کو برداشت نہیں ہے۔ اگر شرعاً جائز ہو تو اس کا نکاح کر دیا جائے؟

الجواب۔ درمختار میں یہ لکھا ہے کہ ایسی عورت تین حیض گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے، اس سے پہلے نکاح صحیح نہ ہوگا، بلکہ جیسا کہ عدۃ کے اندر نکاح کر دینے سے وہ نکاح باطل ہو جاتا ہے، ایسا ہی یہ نکاح جو تین حیض سے پہلے ہوگا، باطل ہوگا، قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَعْرَضُوا عَلَى الْفُلَاکِ حَتَّىٰ یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَهُ لَہٰذَا اس حکم کا خلاف شرعاً نہیں ہو سکتا۔ فقط۔

سوال (۱۴۵۸)۔ زید کا مذہب عیسائی تھا، اب مسلمان ہو گیا اور اس کی زوجہ فاطمہ اس کے ساتھ مسلمان نہ ہوئی، بلکہ اسلام لانے سے انکار کر دیا، زید نے بعد اسلام لانے کے فاطمہ کی بہن حقیقی زینب سے نکاح کر لیا، چونکہ وہ پہلے اسلام لے آئی تھی۔ یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اور زید کے اسلام لانے سے نکاح زید اور فاطمہ کا ٹوٹ گیا تھا یا نہیں۔

اس لئے کہ پانچ سال سے مطلقہ ہے اس پر عدت نہیں ہے۔ ظفیر۔ لے ولو اسلام احدہما ای احد المجوسیین او امرأۃ الکتابی الخ لم تبین حتی یمض ثلاثا او تمضی ثلاثۃ اشہر قبل اسلام الآخر والآخر الاختار علی ما مضی رد المحتار باب النکاح فی ۳۵ سورہ بقرہ ۲۰۰۔ ظفیر

الجواب - اس صورت میں نکاح زید و فاطمہ کا قائم ہے، فسخ نہیں ہوا اور مختار

میں ہے ولو اسلم الزوج و عی مجوسية فتمردت او تنصرت بقى نکاحها
کما لو كانت في الابتداء کذا بائي اور شامی میں ہے۔ اما اذا اسلم زوج الكتابية
فان النکاح يبقی اور جب کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ قائم ہے تو نکاح زید کا فاطمہ
کی بہن زینب سے بھیجے اور بائرنہیں ہوا، زید کو بچائے کہ زینب کو فوراً علیحدہ کر دے
اور فاطمہ کو اپنی زوجیت میں رکھے، دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے کما قال اللہ
تعالیٰ۔ وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ الْاَيَةُ فقط

سوال (۱۲۵۹) - ایک مسلمان عورت اپنے خاوند کی تکلیفوں
ہو جائے تو کیا حکم ہے کہ کو برداشت نہ کر سکی مجبوراً عیسائی ہو گئی جس کو ایک سال
گزر چکا اس کا خاوند اب تک مسلمان ہے اس نے طلاق نہیں دی اب وہ عورت
مسلمان ہو کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - اصل مسئلہ یہ ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے
سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ عورت دوسرے مسلمان سے
نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہوا اور کفر کو
اختیار کرنے تو اس میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ ایسی حالت میں اس عورت کو جبراً مسلمان
کر کے شوہر ادا لے سے ہی اس کا نکاح کیا جائے۔ یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر

لہ الدر المختار علی عامش رد المحتار باب ۱۰۰ النکاح فی ۲۴ طغیرت رد المحتار باب ۱۰۰ النکاح فی ۲۴ طغیرت

سے سورة النساء۔ طغیر۔ ثم وابتدا واحد مما ای الزوجین فسخ فذای قص عدوا عاجل بلا وقتہ

لوارتبات لبعی الفرقة الخ تمجد علی الاسلام رد علی تجدید النکاح زحر الزہا بمعریسیو کد یسار

وعلیہ الفتوی مفتی مشائخ بدم فرقة برده زہرا و تیسیرا در مختار فکمل قاض

ان یجدہ بمعریسیو رد لوبین یار رضیت ام لود نتم عن التزوج بنید و بعد سلامہا

رد المحتار باب ۱۰۰ النکاح فی ۲۴ طغیرت

اس کا طالب ہو، لیکن اگر وہ خاموش ہے یا صراحتاً اس کو چھوڑ رکھا ہے تو پھر یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔ (ظہیر)

سوال (۱۴۶۰)۔ زید نے ایک خاکروب کی بیوی سے کافرو کو مسلمان کر کے شادی کر لی جائز ہے یا نہیں

آشنائی پیدا کی چند روز کے بعد رسوائی ہوئی اور برادری نے تنبیہ کی اور توبہ کرائی پھر چند روز بعد اس کی بیوی کو بھگا کر لے گیا اور دس بارہ روز میں اس کو مسلمان کر کے آیا اور اس سے عقد شرعی کر لیا تو یہ عقد مسلمان ہونے کے بعد جائز ہوا یا نہیں؟ اور وہ بخشا جائے گا یا نہیں، اور ان دونوں کا ایمان رہا یا نہیں؟ اور جو توبہ کر کے توڑ دے اور پھر توبہ کرے تو مقبول ہوگی یا نہیں؟

الجواب۔ وہ مسلمان ہو گئی مگر تین حیض گزرنے سے پہلے اس سے نکاح کرنا درست نہیں ہے اور توبہ سے گنہ معاف ہو جاتا ہے اور بخشش کی امید ہے اور کیونکہ مثلاً زنا کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا اور اسلام نہیں جاتا اور توبہ کے توڑنے کے بعد پھر توبہ کرے تو بھی توبہ قبول ہوتی ہے۔

سوال (۱۴۶۱)۔ اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہو گئے مع اپنے بچوں کے تو ان کو اب حالت اسلام

میں نکاح جدید کی ضرورت ہے یا وہ ہی کافی ہو گا؟

الجواب۔ مسئلہ یہ ہے اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان ہو جائیں تو ان کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے، پہلا نکاح ان کا باقی ہے، البتہ احتیاطاً بعد

لہ ولا یغنی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک اما ان سکت ان ترکہ صریحاً فانہ لا تجبر و تزوج من غیرہ لا یندرج تحتہ رد المعتاد باب ایضا ظہیر۔ مع ولا اسئلہ احد ہما ای احد العجوب سیبیین اور اعداد الکتابی الخ لہ تبارک حتی یقتضی ثلاثہ اذہ فی ثلاثہ اشہر قبل اسلام ثم الاخر اقامہ لشرط الحرقۃ مقام السبب ولیست بمدۃ لدخول غیر المسحول بہ فی اللہ المختار علی عامہ رد المعتاد باب نکاح المسلمین بعد التوبۃ و ص ۲۳۵۔ ظہیر۔

اسلام کے اگر پھر ان کا نکاح کر دیا جاوے تو یہ اچھا ہے اسلم المتزوجان بلا
سماع شہود اور فی عداۃ کافر معتقدین ذلك اقر اعلیہ۔

مسلمان میاں بیوی عیسائی ہو گئے | سوال (۱۴۶۲) - ایک مرد اور عورت دونوں
پھر دونوں مسلمان ہو گئے کیا حکم ہے؟ | عیسائی ہو گئے چند یوم بعد لڑکی مسلمان ہو گئی۔

پانچ یوم بعد لڑکا بھی مسلمان ہو گیا۔ ان کا نکاح رہا یا نہیں؟

الجواب - ان کا نکاح نہیں رہا پھر نکاح ہونا چاہئے درمختار میں ہے۔

در فسدان اسلم واحدہما قبل الآخرۃ فقط

کافر میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو | سوال (۱۴۶۳) - زید و بندہ دونوں کافر
پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ | تھے لیکن اب مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح

ہونا چاہئے یا نہیں؟

الجواب - زوجین کافر رہیں اگر دونوں مسلمان ہو جائیں نکاح ان کا باقی

رہے گا۔ کذا فی الدر المختار۔

زوجین میں کوئی کافر ہو جائے تو نکاح بدیہ | سوال (۱۴۶۴) - اگر زوجین ہیں سے کوئی

معدت کی رضامندی سے ہو گا یا شوہر کی | کافر ہو جاوے تو نکاح بدیہ عورت کی رضامندی

سے ہو گا یا محض شوہر کی خواہش پر اور سابقہ مہر کے علاوہ مہر بدیہ عورت کی

رضامندی کے مطابق ہو گا یا نہیں؟

لہ الدر المختار علی عامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳۲۲ - ظہیر۔ لہ الدر المختار علی عامش

رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲

ایضاً ظہیر۔ لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲

حقیر انا اعتقد وہ عند الامام و یقرر و علیہ بعد لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲ - لہ رد المحتار ج ۳۲۲

شہود اقر اعلیہ لہ الدر المختار علی عامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳۲۲ و ۳۲۳ - ظہیر

الجواب - کافر ہو بنا نا اعد الزوہدین کا موجب فسخ نکاح ہے پھر اگر تجدید نکاح کی بجاوے لگی تو عورت کی رسامندی سے ہوگی اور مہر بھی حسب خواہش عورت بعد یہ ہوگا، البتہ اس صورت میں کہ عورت کی طرف سے ارتداد نہ ہو جو موجب فسخ نکاح ہو، فقہاء نے لکھا ہے کہ زجر اس عورت کو مجبور کیا جائے گا شوہر اول سے نکاح کرنے پر مہر جدیدہ کرائی الہ المختار واقعہ الشامی۔ فقط

سوال (۱۴۶۵) - جو فرقہ شیعہ معتقدات مائتہ مدقہ کے انکس کا قائل اور معتقد ہو اور نیز اس امر کا بھی معتقد ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اکثر صحابہ مرتد و کافر ہو گئے ہیں۔ العیاذ باللہ۔ وہ فرقہ مرتد و کافر ہے یا ساقی

الجواب - فرقہ کورد جس کے عقائد وہ ہیں جو مذکور ہوئے باتفاق اہل سنت و جماعت کافر و مرتد ہے کافی رد المختار جلد ثانی باب الہتمۃ ۱۹۴۔ نعم لا شک فی تکفیر من قذف السبابة عائشةؓ و غیرہ علیہ السلام و اعتقد الا اربعة فی علیؓ و ان جبریل غلط فی الوحی از خود لک من الکفر الصریح المغالط لکفر ان الشامی و فی المرقاة شرح المشکوۃ قلت و هذا فی حق الرافضة

لہذا رتہ ادا حد حدیثی فی الحال و ولولہ کہ حوالہ تجبر المرأة علی التزوج و انہ لرائق اب نکاح الکافر منہ و بیہ و لا تجبر بکرب الخ علی النکاح ای کہ نہ عقد الولی معسر رضاد و اما حرة مغاضبة فلا یكون مفیوع علیہ و لایة ایضا باب الولی منہ ظفیر لہ مثل ارتداد المرأة و لکنہا تجبر علی الاسلام و النکاح مع زوجہ الاول لکن احسن یحصل بحد الجبر و لا یخفی ان محله ما اذا طلب الاول ذلک اما اذا رضی بتزوجہ من غیرہ فہو صحیح لان الحق لہ و کذا لای اولہ بطلب تجدید النکاح و اما سہرید کہ لا یجوزہ انقاض البیہ و لرائق باب زوج الکافر منہ ظفیر لہ المختار باب المرتد مہم و مستند ظفیر

والخارجة فی زماننا فانهم یمتقدون کفرا اکثر الصحابة فضايعن سائر
 اهل السنة والجماعة فمنہ کفر بالاجماع بلا نزاع اور مظاہر حق میں
 ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قد فرائض ساریہ کو کہ عظم موجبات کفر ہے سبب
 رفع درجات کا جانتے ہیں اور صرف احتمال معصیت کفر ہے چہ جائیکہ کفر کو موجب
 رفع درجات کا گنیں انتہی مظاہر حق۔

شیعہ کی عورت منکوحہ | سوال (۱۴۶۶)۔ کیا ان کی عورتوں منکوحہ کے ساتھ بلا طلاق
 نکاح جائز ہے یا نہیں؟ نکاح جائز ہے اور وہ اہل سنت کا عقیدہ رکھتی ہیں؟

الجواب۔ اوپر معلوم ہوا کہ روایات مذکورہ کافرو مرتد ہیں، لہذا مسلمین
 عورت کا نکاح ان کے ساتھ صحیح نہیں ہوا، اور ان کی عورتوں سے بدون طلاق سنیوں
 کا نکاح صحیح ہے۔

شیعہ کی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟ | سوال (۱۴۶۷)۔ ایسے فرقہ کے نکاح میں اہل
 سنت والجماعت کی لڑکیاں آسکتی ہیں یا نہ؟
 الجواب۔ نہیں آسکتی ہیں۔

جوشی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں | سوال (۱۴۶۸)۔ سنیوں کی جو لڑکیاں ان کے
 نکاح میں ہیں کیا بر تقدیر تکفیر ان کا نکاح صحیح ہو گا یا نہ؟

الجواب۔ جب کہ عقائد ان روایات کے بوقت نکاح بھی ایسے ہی تھے تو
 مسلمہ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح عقد ہی نہیں ہوا۔ لہذا فسخ کی حاجت نہیں ہے
 شیعہ لڑکی سے نکاح | سوال (۱۴۶۹)۔ اس فرقہ کی لڑکیوں کے ساتھ اہل سنت
 والجماعت کا نکاح درست ہے یا نہیں۔

۱۔ دیکھئے شاہی باب، نہ صرف یہ بلکہ دیکھئے غلامیہ۔

الجواب - درست نہیں کیونکہ مابین کافر و مسلم مناکحت صحیح نہیں ہے۔

ان کی خوشی ظم میں شرکت | سوال (۱۴۰۰)۔ اہل سنت والجماعۃ کو اس فقہ کی شادی
دعنی اور ان کے جنازہ وغیرہ کی شرکت درست ہے یا نہیں ؟

الجواب۔ ایسے فرقوں کے بارے میں حدیث شریف میں دلالتِ السونہ
دلالتنا کھوہم وغیرہ الفاظ وارد ہیں لہذا ان کی غمی و شادی میں مسلمانوں کو شریک
ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط

مسئله ۱۴۷ - ہندو کا فرہ قحی اب مسلمہ ہو گئی ہے
 اور اس کا شوہر بہ دستور کافر ہے۔ کیا ہندو کا نکاح کس
 مسلمان سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - کتب فقہ میں اس صورت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ عورت مسلمہ تین حیض کے بعد یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ کے بعد پہلے شوبہ کے نکاح سے بڑا ہوگی اس کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو سکتا ہے تین حیض یا تین ماہ گزرنے سے پہلے اس عورت کو دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ کہ فی الدر المختار ج ۱ ص ۱۰۰

أحد ما في أحد المجوسيين امرأة أكتتبت في كتابها من حق تحريم
 ثلث ثلث أو مضي ثلث أشهر قبل إتمامها إلى آخره أقام الشرط الفرق
 مقام السبب في إقامته الشرط الفرة وهو معنى مدة البقاء مقام
 السبب وهو الإتيان به.

سیدنا ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ ایک نیا شجر ہے جس کا نام ہے "شجرہ طیبہ"۔ اگر کوئی شخص اس شجرہ کے گھنٹے سے پانی پئے تو اس کا دل صاف ہو جائے گا اور اس کا دل صاف ہونے سے اس کے دل میں اللہ کی رحمت آجائے گی۔

کمریں اور ان سے طہارت کریں، ان کے لئے کیا حکم ہے، اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں؟

الجواب۔ ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے، توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق و فاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی و فاسق ہیں توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔ فقط

شریعت کا منکر تہ نہ ہوا یا نہیں۔ [سوال (۱۴۷۴)]۔ اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے، تمہاری شرع تمہارے گھر میں، آیا وہ شخص مرتد ہو گیا یا نہیں، اور اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں؟

(۱۴۷۴)۔ ایک مسجد میں ایک مولوی کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہو رہا تھا، ناگاہ ایک شخص نے آکر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء و توجہ لگائی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب۔ اقول وبالله التوفیق۔ قال فی رد المحتار وفي الخلاصة وغير ما اذا كان في المسئلة رجوع توجب التكفير ووجه واحد يمنع فعلى المفتي ان يميل الى الوجه الذي يمنه التكفير، وفي باب المرتد وفيه عن جامع الفصولين وعلى هذا ينبغي ان يكفر من شتم دين مسلم..... ولكن يمكن التاويل بان مرارة اخلاقه الردية ومعاملته القبيحة الاحقية دين الاسلام فينبغي ان لا يكفر حينئذ والله تعالى اعلم بالصواب ۲۰ شامی و قد سئل فی الخيرة

رد المحتار باب المرتد، غایب۔ یہ تو فی انہ ردہ منہ ہے۔ فقیر۔

عن قال له المحاكم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتي مفت بانه
كفر ويا نت زوجته هل يثبت كفره بذلك فاجاب بانه لا ينبغي للعالم
ان يبادر بتكفير اهل الاسلام الى آخره. وفي الدار المختار والفاظه
تعرف في الفتاوى بل افردت بالتأليف مع انه لا يفتي بالكفر بشئ منها
الا فيما اتفق المشايخ عليه كما سبقي قال في البحر وقد الزمت نفسي ان
لا افتي بشئ منها ثم ونقل عبارته في الشامي وفي آخره فعلى هذا اكثر
الفاظ التكفير المذكورة لا يفتي بالتكفير فيها ولقد الزمت نفسي ان لا
افتي بشئ منها كلام البحر باختصار. شامی ص ۲۰۰ فقط

یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ | سوال (۱۴۷۵)۔ وکیل مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ تم شرع
کرو کیسا... ہے؟ محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس طرح رواج ہے تم اس
طرح کرو، یہاں شرع کا کیا کام اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے۔

الجواب۔ مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کرو،
یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت گناہ ہے جس میں خوف کفر ہے، اس کلمہ سے توبہ
کرنی چاہئے اور تجدید ایمان کرنی چاہئے۔ فقط

بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے | سوال (۱۴۷۶)۔ ایک شخص کی زبان سے بے ساختہ بلا
نکل جائے تو کیا حکم ہے؟ ارادہ اپنی زوجہ کی نسبت یہ لفظ نکل گیا کہ یہ تو میرا خدا ہے
والعیاذ باللہ تعالیٰ، آیا یہ شخص مرتکب کفر ہوا یا نہیں اور نکاح قائم رہا یا نہ؟

الجواب۔ شامی میں ہے کہ اگر خطا بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جاوے

لہذا رد المحتار باب المرتد ص ۱۱۱ ظہیر رحمہ اللہ المختار علی ما مشرد المحتار باب المرتد ص ۱۱۱ و ۱۱۲
ظہیر رحمہ اللہ المختار باب المرتد ص ۱۱۱ ظہیر رحمہ اللہ و یظہر من هذا ان ما كان دليل الاستغفار
يكفي فيه وان لم يقم له الاستغفار رد المحتار باب المرتد ص ۱۱۲ ظہیر

تو کافر نہیں ہوتا اور منیٰ نکلتے ہی ہم خطا آدمی حالاً یکفر عند النکاح لہذا
اس صورت میں حکم کفر کا اس شخص پر نہ کیا جاوے اور نہ اس کی زوہ اس کے نکاح سے
خارج ہوگی لیکن احتیاطاً تجدید نکاح کر لے اور توبہ و استغفار کرے۔ فقط

سوال (۱۳۷۷)۔ اگر کوئی مسلمان منکحہ عورت اپنے
نکاح ختم ہو جائے یا بیسہ خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ یا عیسائی ہو جاوے تو اس کا

نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے
مافی الدرا المختار و اردتداد احدہما فسخ عاجل پس جب کہ کوئی عورت مسلمہ آریہ
یا عیسائی ہوگئی نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو
تجدید نکاح ضروری ہے اور فقہار نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہو جاوے تو
اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شدہراول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح
کیا جاوے۔ فقط

سوال (۱۳۷۸)۔ ایک مسلمان قرآن و حدیث پر عمل کرتا
ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس
پرتل کرنے کی ترغیب دیتا ہے، ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن
و حدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

الجواب۔ پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث

لہ رد المحتار باب الرد تحت قوله الطوم مرفوع ظفر۔ عہ الذل المختار علی حاشیہ رد المحتار باب

نکاح الکافر مرفوع ظفر۔ عہ وتجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زوجاً بمصرح یا کذباً

و علیہ الفتویٰ ان رد مختار لکل قاض ان یجدہ بمصرح و لو بدیہ اررضیت ام لا و نعم و لا بدیہ

بغیر بدیہ۔ لہا و لا غنی ار محله ما فی الذل النکاح رد المحتار باب نکاح الکافر مرفوع ظفر۔

شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروج عامل بالحدیث یعنی کہیں غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن اور حدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین الاماریت کا نہیں رکھتے اور فقہ اور کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعویٰ ان کا کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن و حدیث کے نہیں ہیں کہ ان کے مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہؒ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کی جوین مطابق قرآن و حدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی سنی ہے تو ایسے عالم تنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم و قبیح ہے اور بہر حال قرآن و حدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ باللہ کفر صریح و ارتداد قبیح ہے۔ فقط

خدا اور رسول کو جو گالی دے | سوال (۹۷۴) - ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو ماما عورت
اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا ہے | نے شوہر سے کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار اس
پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دیں وہ کافر ہو یا نہیں
اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور
اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے ؟

الجواب۔ وہ شخص کا فر ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی۔ نذرت اُتار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور اولاد کی ہر ش بھی وہی

بالحمل فقدمه الى الله ملاقي بالقلب او بالقلب واللسان في تحقيق الايمان امور الاحلال بها
خلال الايمان اتفاقا ترك السجود لعنهم وتلبي في الاستغفار وبما مع صفاء الكعبة
وكنيسة افة اوارثا ما اجمع عليه بعد العلم به لان ذلك دليل على ان
الله ملاقي مفعود رد المحتار باب المرتبة ^{نبي} طفيروا على وكل من
ارتد فتوته مقبولة الا ان في سبب بني عن الانبياء انه يقتل حتى اذا تقبل قوته والقا
الذات المختار على هامش والمرتبة باب المرتبة ^{نبي} اجمع المومنان شاء وحلى الله عليه يوم له
كافرو حكمه القتل ومن شك في خذابه وكفره كفره الله ^{نبي} ارباب ان بعد فقه اجل لا ينهوا فقهه طه
عمره ما وبغاية نفقة العدة والولد يتبع غير الاب ^{نبي} الله كذا في باب على الكافر ^{نبي} طفيروا

کرے گی، ان لغیبت بردہ زوجہا لہا التزوج بآخر بعد العدة (رد المحتار باب النکاح الکافر ص ۳۹۶، ظفر)

سوال (۱۴۸) - زید نے اپنی دختر مریم نابالہ کا نکاح قرآن کی توہین باعث ارتداد عمر سے کر دیا، عمر محض بے علم جاہل فاسق و فاجر تارک صلوة و صوم و زانی ہے، مریم کو ایذا پہنچا ہے، بارہا قرآن شریف بوقت تلاوت پھینک دیا۔ اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خودکشی کا رکھتی ہے اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - قرآن شریف کا ازراہ استخفاف پھینک دینا کفر و ارتداد ہے، ایسی حالت میں اس کی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہو گئی، پس مریم عمر کے گھر نہیں جاوے اور دوسرا نکاح اس کا بعد عدت کے درست ہے۔ فقط۔

سوال (۱۴۸) - فعل حرام کو عمال سمجھ کر کرتے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں۔

الجواب - اس میں تفصیل ہے جو کہ شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل ہے کہ ہر ایک حرام کو عمال سمجھنے والا یا برعکس کافر نہیں ہے بلکہ اس میں پندرہ قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقعہ مذکور میں منقول ہیں ان کا ملاحظہ فرمائیے۔ حاصل ہے کہ

لأن الشارع جعل بعض المعاصي امانة على عوام وجوده في كماله لو سجد لصنم مرة وضع مصحف في قاذورة فانه يكفر، (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۶) ، لا يكون ككفر اثمًا لا يبطل العمل والنكاح وما فيه خلاف: ايضاً ص ۳۹۶، ظفر۔ ۱۔ والاصل ان من اعتق انما حلال فان كان حراماً لغيره كمال الغير لا يكفر وان كان لعينه فان كان دليله قطعياً ككفر والا فلا وقبل التفصيل في العالم اما الجاهل فلا يفرق بين اعرام لعينه ولغيره انا الفارق في حق انما كان قطعياً ككفر والا فلا في كفر اذا قل الخمر ليس بحرام (رد المحتار باب المرتد ص ۳۹۶، ظفر)

جو چیز بذات خود حرام ہو اور اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اس کا ملال سمجھنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ ظفیر۔

شوہر کے ظلم سے جو عورت قادیانی ہوئی پھر مسلمان اس کی شادی

کا حکم کیا، اب جب کہ ہندہ اپنی عقائد کھریہ سے تائب ہو گئی اس سے تجدید نکاح کئے گئے کہا گیا جس کے جواب میں ہندہ نے کہا کہ بوجہ ناراضگی اپنے شوہر کے کچھ کونان و نقد نہیں دیتا تھا اور نہ طلاق دیتا تھا مذہب قادیانی اختیار کیا تھا لہذا اگر مجھ کو اسی شخص سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جاوے گا تو میں پھر اس مذہب کو اختیار کر لوں گی اور کسی قادیانی سے عقد کر لوں گی، اس صورت میں ہندہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اقول وانشاء التوفیق ارتداد سے بچانے کیلئے روایت شامی ظاہر ان لہا التزوج بمن شادت پر عمل کیا جاوے، اور یہ مسئلہ جو محتمل کے لئے حکم جبراً اس کو مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جاوے یہ دارالاسلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دارالحرب میں کما ہونہ ظاہر۔ فقط

سوال (۱۱۴۸۳)۔ ایک شخص بحتی قرآن عزیز مجمع عام میں نکاح منع ہوا یا نہیں بغیر از ارتفاع موانع شرعیہ گالی گلوچ دی، والعیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہوا یا نہ اور تجدید نکاح و تلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہیں یا نہیں؟

الجواب۔ اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے، تجدید اسلام و تجدید

نکاح اس کو ضروری ہے۔ فقط۔

سوال (۱۴۸۴)۔ ایک عالم نے زید کو شادی کے حکم خدا و رسول سے انکار میں موقع پر رقص و سرود سے منع کیا کہ شریعت میں لہو و لعب نکاح منع ہوا یا نہیں؟

سرود و سماع بالخصوص رقص وغیرہ حرام ہے تو اس پر زید کے ایک عزیز نے مجمع عام میں آواز بلند یہ کہا کہ ہم خدا و رسول کے حکم سے بالکل منکر ہیں اور نہیں ماننے والے شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں؟ اس کا نکاح باطل ہے یا نہیں؟ مسلمانان کو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

الجواب۔ اس صورت میں وہ شخص جس نے کلمہ مذکورہ کہا مرتد ہو گیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو لازم ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور از سر نو اسلام قبول نہ کرے تو مسلمانان کو اس کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہئے اور اس کو بالکل علیحدہ کر دینا چاہئے۔

سوال (۱۴۸۵)۔ زید تنہا عیسائی ہو گیا، اور مدت بعد شادی کر سکتی ہے اس کی زوجہ و دیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم ہے تو اس کی زوجہ کو چھ سال بعد نکاحِ ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

لے اذا انکح الرجل ایتة من القران اذ اوعاب کفر الرجل یقرأ القرآن فقال رجل ایہ بانگ طوفان است نھنا اکھوراء المکرمی مصبری مویبات انکھریہ ما یكون کھرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح الخ یومر الاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح : الذہب المختار علی هامش رد المختار باب المرتد ص ۱۲۲، ظفیر۔ عہ وارثہ ادا حد ہما ختم عاجل الذہب المختار علی هامش رد المختار باب نکاح الکافر ص ۱۲۲، ما یكون کھرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح الخ یومر بالاستغفار والتوبۃ و تجدید النکاح را یضہا باب المرتد ص ۱۲۲، ظفیر۔

الجواب - زیر جب کہ میسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اس کا فوراً فسخ ہو گیا، بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے۔ نکاح فی الدار المختارہ صارتا، ادا حدھا فاسم عاجل۔

سوال (۱۴۸۶) - ہندہ نابالغہ کا نکاح بکرے ہوا بکر اور شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے اس کے والدین اس وقت سنی تھے، ہندہ کے بالغ ہو جانے کے بعد وہ رافضی ہو گئے جو بہر وقت اصحاب ثلاثہ و حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہؓ

صدیقہؓ اور اصحاب عشرہ مبشرہ پر لعن و تبرک کرتے رہتے ہیں، ابھی تک ان کی یہی حالت ہے کہ علانیہ اصحاب و ازواج مطہرات کو برا کہتے ہیں اور امامت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں، ہندہ اب والدین کے گھر ہے تو ہندہ و بکر کا نکاح قائم و جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - بکر جس وقت رافضی غالی ہو گیا اور رفس اس کا مد کفر کو پہنچ گیا تو نکاح ہندہ کا اس سے فسخ ہو گیا، کافی الدار المختارہ و ارتداد ادا حدھا فاسم عاجل۔
در فی الشاہی نعد لا شک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ و انکر صحبۃ الصدیق و اعتقد الا لوهیۃ فی علیؑ و ان جبریل غلط فی الوحی و ان غو ذلك من الکفر الصریح و فقط

سوال (۱۴۸۷) - پہلے ایک چماری مسلمان ہماری شادی کی پھر ہندو کے گھر نے جانی بھئی اب پھر ہندو ہے کیا ختم ہے، موئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا پچہ ماہ اس شخص کے گھر میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبراً پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند کسی کو مقدمہ میں قید ہو گیا تھا، پانچ ماہ تک چماری ہندوؤں کے گھر رہی ملال حرام کو مباح جانا اب پھر دوبارہ مسلمان ہو گئی آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہو گیا یا کیا باس چماری

لہ الدار المختارہ معنی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب النکاح و الرد و غیرہ ایضاً باب نکاح الکافر

ج۱۰ - ظفر ۳۵ رد المحتار باب المرد و بیعت و بیعت - ظفیر

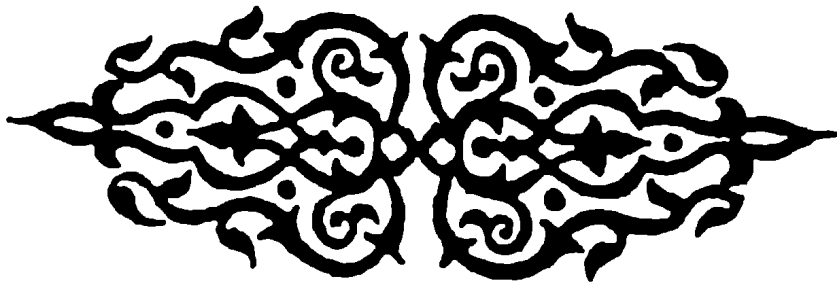
کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں یا پہلے خاوند سے طلاق لینی چاہیے ؟
الجواب۔ جو امور سوال میں درج ہیں ان سے اس چہاری کا مرتد ہونا معلوم
 نہیں ہوتا اگر وہ حقیقت وہ اپنے اسلام پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں
 شریک کفار کے رہی تو مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم ہے بدوں اس کے
 طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی، اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا
 اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہو گئی تھی اور اسلام کا انکار
 کر دیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ ہو گیا، اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص
 سے نکاح صحیح ہے۔ فقط

سوال (۱۴۸۸)۔ ہندہ کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہوا تھا
 فسخ ہوا تھا زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندہ کا ادا نہیں کیا، زید کو نہ جماعت
 پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادات اغلام کراتے کی ہے جس کی وجہ سے
 جماعت پر قدرت نہیں رہی اور والدین کے بہکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا،
 زیادہ تکلیف پہننے کی وجہ سے اکثر اوقات ہندہ کی زبان سے کلمہ کفر کے بھی جاری ہو جاتے
 ہیں تو ہندہ بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے باہر ہو گئی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت
 تحریر فرمائیے کہ ہندہ زید سے علیحدہ ہو جاوے ؟

لَا يَخْرُجُ الْمَرْجُلُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا حُرُودًا أَوْ خُلْفَةً فِيهِ ثُمَّ يَتَقَنَّ أَنْ رَدَّ عَيْكُورَهُمَا وَمَا
 بِشَكِّ أَنْ رَدَّ عَيْكُورَهُمَا إِذَا لَمْ يَزَلْ بِالشَّكِّ الْمُؤْتَمِنُ لِلْعَالَمِ أَوْ رَفَعَ
 إِلَيْهِ هَذَا : أَنَّ الْإِيمَانَ بِشَكِّهِ أَهْلُ الْإِسْلَامِ رَدُّ الْمُحْتَارِ بِابِ الْمُرْتَدِّ
 (ص ۳۴۳) ظفیر۔ عہ وارتد ادا حد ہما ای الزوجین فسخ عاجل بالقضاء
 والحد والاختار علی فامش رد المحتار باب نکاح الکافر ص ۳۴۳، ظفیر

الجواب۔ بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت عیلمدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمہ کفر زوجین میں سے کسی کے زبان سے ایسا کلمہ گیا ہے جو باتفاق کفر ہے، تو اس سے نکاح فوراً نسخ ہو جاتا ہے لیکن نسخ نکاح کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کلمہ کفر ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو، اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے زبردستی سے اگر طلاق کا لفظ کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑ جاتی ہے لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدهن جدد وھن لھن جدۃ الحدیثؑ۔ فقط

لہ الکفر شی عظیم فلا اجعل المؤمن کافر امتی وجدت روایہ انه لا ینکح فی مغلصہ وغیرھا انا کان فی المسئلۃ وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع علی المفتی ان یسئل الی الوجہ الذی ینم التکفیر تمسینا للظن بالمسلم (رد المحتار) باب الموندہ (کلمہ) ظفیر۔ عہ مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی مائتہ جدۃ کے بعد یہ الفاظ ہیں النکاح والطلاق والرجعة رواہ الترمذی وابدائد (ایضاً) ظفیر۔



کیا بیویوں کے زہد اور خرچ میں بھی مساوات | سوال (۱۴۹۰) - اگر زہد کے دوزوہ ضروری ہے جبکہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو | ہیں تو دونوں میں زیور وغیرہ میں کمی زیادتی کرنا یا دونوں کو برابر خرچ دینا جب کہ ایک صاحب اولاد بھی ہے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - دونوں زوجہ میں خرچ اور نفقہ میں مساوات کرے کی بیشی نہ کرے البتہ جو صاحب اولاد ہے اس کو اولاد کا نفقہ علیحدہ دیوے۔

عمر پاہتا ہے کہ سفر میں چھ ماہ دونوں | سوال (۱۴۹۱) - عمر کا روزگار پہاڑ پر ہے اور بیویوں کو کچھ قرعہ نہیں ڈالے کیا حکم ہے؟ | اس کی دوزوہ ہیں، عمر پاہتا ہے کہ چھ مہینہ ایک زوجہ کو پاس رکھے اور چھ مہینہ دوسری کو، عمر ایسی بیوی کو سفر میں ساتھ رکھنا چاہتا ہے جس کا خرچ کم ہو، اور قرعہ اندازی نہیں کرتا یہ کیسا ہے؟

الجواب - عمر کو اختیار ہے کہ سفر میں جس زوجہ کو چاہے پاس رکھے قرعہ نہ دیں نہیں ہے، البتہ بہتر اور مستحب ہے اگر قرعہ نہ کرے گنہگار نہیں، کا مرفی الدر المختار والاقسم فی السفر دفعاً للخرج فلما السفر من شاة والقرعة احب تطیب القلب للفتن ۱۶

کیا خرچ اور تحفہ و ہدیہ میں بیویوں کے اندر | سوال (۱۴۹۲) - ایک شخص کی دوزوہ ہیں مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہگار ہوگا؟ | وہ ان میں مساوات اور برابری نہیں کرتا زوجہ

ثانیہ کو خرچ وغیرہ کم دیتا ہے اور تحفہ وغیرہ جو سفر سے لاتا ہے، زوہ ثانیہ کو نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میں نے فتویٰ منگا لیا ہے کہ تحفہ و ہدیہ میں مساوات ضروری نہیں ہے اگر اس میں سے زوہ ثانیہ کو کچھ دینے تو اس کی خوشی ہے، کیا یہ طرز عمل درست ہے یا نہیں، کیا وہ شخص گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

لہ عجب وظاہر الایۃ انه فرض ان یصل ای ان لا یجوز فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتۃ من فی الملبوس والماکول والصفۃ الدار المختار علی دماش رد المحتار باب القسم ۴۲۶ و ۴۲۷ ظہیر لہ الدار المختار علی دماش رد المحتار باب القسم ۴۲۶ و ۴۲۷ ظہیر

الجواب - عدل کرنا دوزوہ میں ضروری ہے، تارک اس کا عاصی آثم تارک فرض ہے اور فاسق ہے، قال اللہ تعالیٰ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَقْدِرُوا فَوَاحِدَةً الْآيَةِ وفي الدر المختار يجب وظاهر الآية انه فرض ان يعدل ای ان لا یجوز فیما فی القسم بالتسوية فی البیتة وفي الملبوس والماکول الخ پس معلوم ہوا کہ ذوقہ کے درمیان ہر ایک امر میں کھانے اور کپڑے اور پاس رہنے میں مساوات کرے، حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کی ذوقہ ہوں اور وہ ان میں مساوات اور عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس مال میں آوے گا کہ اس کی ایک کروٹ ساقط ہوگی۔ وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بینہما جاء یوم القیمة وشقہ ساقط رواہ الترمذی وغیرہ۔

بماقت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں؟ سوال (۱۱۴۹۳) - بوی کی روٹی کپڑے کی خبر نہ اور نفقے ہے، ہر ماہ کیسی ہے؟ لینا کیسا ہے؟ اور سفر و مجبوری وغیرہ کی وجہ سے تقاضہ نہ ہوتی ہو تو کیسا ہے؟ یہ جو مشہور ہے کہ ہر ماہ میں، محبت نہ کرنے سے ایک خون کا گنہ ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب - زوجہ کے نان نفقہ کی خبر نہ لینا گنہ ہے آئندہ خبر گیری کہنی چاہئے اور بحالت سفر و مجبوری عدم مقاربت کی وجہ سے کچھ گنہ شوہر پر نہیں ہوا، اور یہ غلط ہے کہ ترک وطی سے ایک خون کا گنہ ہر ماہ میں ہوتا ہے یہ باطل غلط اور باطل ہے۔

۱۔ "ظفر" الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم بلیعہ ویتیمہ، ۲۔ ظفر ۳۔ مفتوح باب القسم فصل ثانی مسئلہ ۲، ظفر

۴۔ لا فی

المجامعة كالسبعة بل يتحب ويسقط حقها مرة ويجب ديانة احيانا ولا يبلغ مدة الايلة الا برضا او بمرا المتعبد بهيتها احيانا وقدروا الطحاوي يوم ليلة من كل اربع ليرة وسبع ليرة ولو تخررت من كثرة جماعة لم تجز الزيادة على قدر طاقتهم واعتلوا في العلم واعدان تولد جماعة بلسنة ان عمل له مخرج انما بان جماعها احيانا واجب ديانة ثلث لا يدخل تحت القضاء الا لزوم ۵۱ وطاعة الزوج ۵۲ لم يقد عليه مدة ويجب ان لا يلزمه مدة الايلة الا برضا وطيب نفس ما به رد المتار باب القسم بليعہ ویتیمہ، ظفر

زید کو بکری دہرے بیوی شوہر کے | سوال (۱۴۹)۔ زید نے اپنی زوجہ کو مہر میں چند گمرہ بٹائے تو کیا کیا جائے؟
 رقیس اور ایک مکان دیدیا اور بعد از ایک سال اس کو زید کو بکری کے اشیاء مذکورہ پھین کر نکال دیا، ایک سال تک وہ اپنی والدہ کے یہاں ہی اب زید اس کو لے جانا چاہتا ہے اور بوجہ زید کو بکری جانے سے انکار کرتی ہے، شوہر اس کو لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اگر زید کو شوہر کے مکان پر جانے سے خوف ہو تو اس کو وہاں جانے پر مجبور نہ کیا جاوے گا۔ فقط۔

سفر میں بیویوں کے درمیان مدل اور حقوق | سوال (۱۴۹۵)۔ زید نے پہلے اپنے وطن زوجیت نہ ادا کرنے کا گناہ ہو گا یا نہیں؟
 اصل اور جائے پیدائش میں مسماۃ بندہ سے نکاح کیا، پھر ایک دور دراز شہر میں مسماۃ عائشہ سے نکاح کیا، اور وہیں مستقل قیام رکھتا ہے وطنی بیوی کی طرف اس کا قطعی میلان نہیں ہے، البتہ نان نفقہ کے مصارف ادا کرتا رہتا ہے۔ ایسی حالت میں جب کہ برسوں اپنی بیوی کی طرف رخ نہیں کرتا گنہگار ہو گا یا نہیں؟
 ہندہ یہ بھی خواہش کرتی ہے کہ اگر زید شوہر اپنے پاس بلائے تو فوراً چلی جائے لیکن زید اسے بلانے میں تاہل کرتا ہے کہ اگر بلائے گا تو عدل نہ کر سکے گا، پس اگر زید ہندہ کو اسی شہر میں جس میں مستقل قیام رکھتا ہے بلا لے اور سوائے نان نفقہ کے اور مکان کے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے تو ایسی حالت میں اس کو ایسا کر ناجائز ہو گا یا نہیں؟ بحالیکہ وہ ہندہ سے مواخضہ نہ کرنے کا اقرار اور وعدہ لے چکا ہو یا اب لیے، اگر زید ہندہ کو باوجود اس کی خواہش کے اپنے پاس نہ بلائے تو اس فعل سے گنہگار ہو گا یا نہیں؟

الجواب۔ قال فی الدار المختار ولو اقام عند واحدة شہراً فی غیر سفر، اذ قوله فی غیر سفر، اما اذا سافر یا حدة، فما لیس للاخیر ان تطلب منه ان یسکن عند ما مثل التي سافر بها من الہندیۃ شامی متد

جلد ثانی ثم قال فی الدر المختار ولا قسم فی السفر دفعا للخرج الزوال
فی الشامی لانه لا یتیسر الا بحملین معه و فی الزامه ذلك من الضرر
مالا یغنی ان عبارات سے واضح ہوا کہ سفر میں جس زوجہ کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے
اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا، لیکن اگر اصلی وطن کی زوجہ کو اپنے پاس بلانے کا تو پھر عدل اس
پر لازم ہے، ہاں اگر ہندہ اپنا حق ساقط کر دیوے اور دوسری زوجہ کو دیدیوے تو پھر پاس
رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں زید گنہگار نہ ہوگا قال فی الدر المختار ولو ترک قسمہا ای
فوبتہما الضرر تھا صحتہ اور عبارت شامی لانه لا یتیسر از سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ
زید کو اپنے پاس بلانا ہندہ کو لازم نہیں ہے اور نہ بلانے سے وہ گنہگار نہ ہوگا جب شوہر
نے مستقل قیام غیر شہر میں اختیار کر لیا اور وہیں بود و باش اس طرح اختیار کر لی کہ وطن
اصلی آنے کا کبھی نام بھی نہیں لیتا، تو پھر یہ سفر کے حکم میں کس طرح رہا، وطن اصلی کے حکم
میں ہو گیا۔ فقہاء نے سفر کے سلسلہ میں لکھا ہے ولا قسم فی السفر دفعا للخرج
فله السفر بمن شاء منہن والقرعة احب تطیبا للزوجین دور مختار اصطر
شامی لکنے میں لانه لا یتیسر الا بحملین معه و فی الزامه ذلك من الضرر
مالا یغنی ثم لانه قد یشتق باحدہما فی السفر وبالآخری فی الحضرة
القرار فی المنزل (صفحہ ۱۷۷) اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے وہ سفر مراد ہے تو مہینہ
پندرہ روز کے لئے ہو اور دوسری بالکل نظر انداز نہ ہو،

دوسرے دوسری بیوی کے جو حقوق ہیں اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے اس کو کا المعلق
بنا کے رکھنا یہ ظلم ہے، مجامعت کبھی کبھی دیا نہا واجب ہے، وحب دیانۃ احیاناً
لا یبلغ مدۃ الا یلا الا برضاها و یومرا المتعبد لخصبتہا احیاناً وقدرۃ
الطحاوی بیوم و لیلۃ من کل اربع (در مختار) قال فی الفتمہ واعلم ان
لہ الحداد باب القسم ۱۷۷ الخیر عہ الدر المختار علی ما مشی بہ الحداد باب القسم ۱۷۷ الخیر

سوال (۱۲۹۸)۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا میرے جب بیوی کو اس کے والدین نے آنے دیں تو شوہر کیا کرے؟

سائے کے ضرب لگنے کی اطلاع پہنچی، جس پر میں زوہ کو لیکر وہاں پہنچا میری سسرال نے زوہ کو بیکار رکھ لیا، اور اب ہرگز نہیں بھیجتے چند مرتبہ میں خود اور ایک مرتبہ میرے والدین لینے کے لئے گئے مگر تب بھی نہیں بھیجا اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے؟

الجواب۔ بے وجہ لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجنے کا والدین کو کچھ حق نہیں ہے والدین دختر بسبب روکنے اپنی دختر کے گھر گار ہیں، ان کو لازم ہے کہ اس سے توبہ کریں اور لڑکی کو اسکے شوہر کے پاس بھیجیں اور لڑکی کو لازم ہے کہ اس بارہ میں وہ والدین کی اطاعت نہ کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے کیونکہ اس بارہ میں شوہر کی اطاعت زوہ کو کرنا مقدم ہے۔ فقط

سوال (۱۲۹۹)۔ عورت اپنے خاوند کی مرضی کے خلاف چلے نہ مانے تو کیا حکم ہے؟ اور اس کے کہنے پر عمل نہ کرے تو اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب۔ عورت کے ذمہ اپنے خاوند کی اطاعت ان امور میں جو شرعاً ممنوع نہ ہوں ضروری اور لازم ہے اگر وہ اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے گی تو گنہ گار ہوگی اور اگرچہ والدین کی اطاعت ضروری ہے مگر عورت پر خاوند کا حق زیادہ ہے۔

لے الرجال قوامون على النساء بما فضل الله بعضهم على بعض وبما انفقوا من اموالهم فالصالحات قانتات خفطات للغيب بما حفظ الله والاتي تخالون نشوز من فعضلومن وا رومن في المنابع واخر من فان اطعنكم فلا تبغوا عليهم سبيلا (سورة النساء ۳۴) قالوا للزوج ان يسكنها حيث احب ولكن بين جيران صالحين رد المحتار باب النفقة ۹۱، ظفر

عالمین جب لڑکی رخصت نہ کریں | سوال (۱۵۰۰) - عورت کے والدین اگر عورت کو اس
اور وہ نہ جائے تو کیا حکم ہے؟ کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو اس کے لئے کیا حکم ہے عورت
اپنے والدین کی ترغیب سے خاوند کے پاس نہ جاوے تو کیا حکم ہے؟

الجواب :- والدین کو یہ جائز نہیں ہے کہ بلا کسی اندیشہ کے وہ اپنی لڑکی کو
اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں، البتہ اگر کوئی خوف ہو تو روک سکتے ہیں۔

بیوی والدین اور شوہر | سوال (۱۵۰۱) - خاوند اگر کوئی بات بطور مذاق اپنی بیوی
میں جھگڑا نہ کرائے سے کہے اور عورت اپنے والدین سے شکایت کرے جس کی وجہ
سے اس کے والدین جھگڑا مناد کرتے ہمارے ہوں، اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟
عورت ہر ایک بات اپنے خاوند کی والدین سے جا کر کہے جس سے رنجش پیدا نہ اس کے لئے کیا
حکم ہے؟

الجواب :- جھگڑے سے ہر حال میں بچنا چاہئے یعنی عورت کو ایسی بات نہ
کرنی چاہئے جس سے اس کے شوہر اور والدین میں نزاع پیدا ہو۔

شوہر کی اجازت کے بغیر | سوال (۱۵۰۲) - عورت اپنے خاوند کی بلا اجازت کسی
عورت کا کہیں جانا کیسا ہے؟ رشتہ دار کے گھر یا یکے یا تاشہ میں جاوے اس کے واسطے
شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب - عورت کو بلا اجازت والدین کے یا کسی اپنے رشتہ دار کے گھر جانا
درست نہیں ہے، اور مرد کو بھی مطلقاً روکنے کا حکم نہیں ہے بلکہ گاہ رشتہ داروں
سے علی قدر مراتب ملنے دینا چاہئے۔

لہٰذا لیس لہا ان تخرج بلا اذنه اصلاً (رشای باب المهر ص ۴۹) عہ لا ینمہا من
الخروج الی الخالدین فی کل جمعة ان لم یقدر علی اتیانہا علی ما اختارہا فی الاختیار ولو ابوہا
زمناً مطلقاً فاحتبہا علیہا تمامہ ولا کالی ان ان الی الذبح ولا ینمہا من الخول علیہا فی کل جمعة فی کل
ہما من الحارم فی کل سنة ویمتہم من الکیفونۃ فی نصفۃ من البیتونۃ
من زیارۃ الاجانب وعلیہم والولیۃ والبر الذلۃ لعلی ما مشہد المعتز باب النفقة ص ۹ و ۱۰

سوال (۱۵۰۳)۔ عورت اپنے خاوند کے پاس لیٹی ہوئی خاوند کو چھو کر باپ کے پاس عورت کا جانا کیسا ہے؟ ہے، خاوند کے سوجھنے پر اٹھ کر چلی جائے اور باپ کے پاس ایٹ کر پیر ہاتھ دووائے اور باپ اس کو اپنے پاس سے جدا نہ کرے اور خاوند کے پاس نہ جائے دے جس سے اس کے خاوند کو بدگمانی پیدا ہو، اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:- والد کی طرف ایسا گمان نہ کرنا چاہئے لیکن والد کو بھی اس طرز عمل سے بچنا لازم ہے جس سے شوہر کو بدگمانی کا موقع یا تکلیف نہ ہو، ظہیر، عورت کا شوہر کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے **سوال (۱۵۰۴)۔** لڑکی کے والدین لڑکی کو خاوند کے ساتھ کھانا کھانا دینے میں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب:- خاوند کے ساتھ کھانا عورت کو شرعاً درست ہے عورت کے والدین کو اس سے روکنا نہ چاہئے۔

سوال (۱۵۰۵)۔ ایک عورت ہندہ جس کا شوہر کہیں بغیر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟ باہر گیا ہوا ہے آیا وہ بلا اجازت شوہر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر جاسکتی ہے تو کن کن صورتوں میں جاسکتی ہے؟ فقط بیوا تو جو والد

الجواب۔ ہندہ مذکورہ کو اپنی ضرورتوں میں اور ماں باپ سے ملنے کے لئے و دیگر اقارب محارم سے ملنے کے لئے اور حج و عمرہ کے لئے اور محرم ساتھ ہمارے والا بھی موجود ہے تو باہر جانا درست ہے کما فی الدر المنثور فلا یخرج الا لحق لہا و علیہا اولیٰ یارۃ ابوہما کل جمعة أو المعارم کل سنة و لکنہا قابلة أو غاسلة و فی

لہ و ینعمہ من الکیونہ و فی سفۃ من البیتوتہ رد مختار، قولہ ینعمہم الظاہر ان الضمیر عائنا الی الابویں و الحارم قولہ من البیتوتہ ینیدہ، ما من التعلیل بان الخفۃ فی المنک و طول الكلام رد المختار باب النفقة مہمل، ظہیر۔

الشامی و کذا فیما لو ارادت جم الغرض بمحرمان کان ابوہا زماً مثلاً عیجاب
الی خدمتہا الا ان کان لہا نازلہ ولم یسأل لہا الزوج عنہا من عالم
فتخرج بلا اذنہ فی ذلک مکلفہ۔ الغرض ضروریات معنی و دنیوی میں اس کو تکلیف
اور باہر مانا درست ہے۔ فقط

بیوی کو اس پیٹ کرنا بڑا ہے | سوال (۱۵۰۶)۔ ایک شخص اپنی بیوی منکومہ کو زبردستی
جبر و تشدد مار پیٹ کرتا ہوا اور وہ عورت اپنی جان کی حفاظت کی وجہ سے بلا اجازت
شوہر والدین کے یہاں چلی گئی اور اس کے والدین اس کو بھیجنے سے انکار کریں تو وہ
عورت یا اس کے والدین خطا وار ہیں یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں شرنا خطا دار اور آختم شوہر ہے کہ وہ عورت
کو زبرد کو ب کرتا ہے اور سخت تعزیر ناحق کرتا ہے، ایسی حالت میں عورت کا اپنے
والدین کے گھانا اور رہنا نافرمانی اور نشوز نہیں ہے کیونکہ یہ جانا عورت کا ناحق
نہیں ہے بلکہ حق پر ہے۔

بیوی کو نفیعت کرنا اور اس کے لئے بدنام | سوال (۱۵۰۷)۔ زید کی بیوی اگر باجود
کرتا یا روٹی کچرہ بن کر ناکیسا ہے؟ نفیعت کرنے اور سمجھانے کے نہ مانے اور اپنی
حرکات سے ہازنہ آئے تو زید کو یہ جائز ہے کہ وہ رات کو سونا چھوڑ دے یا کپڑے
نہ دے اور یہ بدعا کرنے کہ اللہ پاک یا تو اس کو نیک کر دے یا اس کو اٹھائے۔ یہ
جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ سمجھانا اور نفیعت کرنا تو عمدہ ہے لیکن نہ ماننے پر رات کو سونا

نہ دیکھ کر رد المحتار باب المهر ص ۴۹۹۔ ظفر۔ لہ ولو قالت انتہ یطعن فی وریضی فیہ۔

ان یسکنن یومہا العین فان علم القاضی ذلک وجب وضعہ عن التعلی فی حقہا و نفیہ

ان یجوز من حیثہ فان مسقوہا منہ عن التعلی فی حقہا ولا ینکحہا ثم رد المحتار باب نفقہ ص ۴۹۹۔ ظفر

چھوڑنا یا روٹی کپڑا نہ دینا یا کم دینا درست نہیں ہے، اور دعاؤں میں صرف اسی پر
اکتفا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت فرماوے اور نیک کرے، موت کی دعا
نہ کرے۔

سوال (۱۵۰۸)۔ زید کی زوجہ اور زید کی والدہ میں
کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے؟ سخت نا اتفاقی رہتی ہے۔ بہو ساس کی دشمن اور ساس
بہو کی دشمن ہے۔ زوجہ زید علیحدہ رہنا پسند کرتی ہے، آیا زید کس صورت سے علیحدہ
ہو کر رہے کہ والدین کے حقوق بھی ادا کرتا رہے؟

الجواب۔ زید کو اس حالت میں یہ کرنا چاہئے کہ اپنی زوجہ کو لے کر علیحدہ رہے
اور والدین کی خدمت اور فرمانبرداری کرتا رہے اور جو کچھ ان کا حق ہے ادا کرے تاکہ
دارین میں فلاح پاوے۔

سوال (۱۵۰۹)۔ اگر والدین لڑکی کو جماع
کو تاہم یا حقوق نہیں دے رہے ہیں؟ سے روکیں اور وہ شہوت کی وجہ سے نہ رکے لیکن
والدین کے خوف غفلت نہ کرے جس کی وجہ سے اکثر نمازیں قضا ہوں صورت گنہگار
ہوگی یا والدین اس کے ہمراہ یا خوف و لحاظ جس سے نمازوں کے قضا ہوتے
کی نوبت آئے جائز ہے یا نہیں؟

معواذنی تخافون تلوز من فتنظرون و امجرو من فی المضاجع و افکر لوم من فلان اطعنكم فلا
تبقوا علیہم سبیلہ و سبیلہ النساء ۱۰ اس سے معلوم ہوا کہ شب باشی چھوڑنا جائز ہے مگر ہوا اسی گھر میں اس
کے ساتھ نہ ہو۔ ظفر ۱۰ و تعجب لہا السکون فی بیت خال من املہ بلا و املہا (و بیت منہی دین دار
لہ خلق تار فی الاختیار و العین و موافق و مفادہ لہ و کینف و مبل و بین فی الفتا ہ کما ماصول المقصد
۱۰ فی طرطان لا یكون فی الدار احد من احما الزوج یوزیہا (و مختلف فی البدائع و لو اراد ان
یسکنہا مع حرمہا و مع احما نہا کامہ و اختہ و بنتہ ثابت فعلیہ ان یسکنہا فی منزل منہی و لا ان
اہا ہا دلیل الشذی و الظہر ان ذکر الغصاف ان لہا ان تقول لا اسکن مع
والدیک و اقربا نیک فی الدار فاخو دلی دارا قال صاحب الملقط حداد
الروایۃ محمولۃ علی الموسرۃ الشریفۃ و اذکرنا قبلہ ان افراد بیت
فی الدار کاف انما ہون فی المراقۃ الوسط رد المحتار باب النفقة
مبطل و مبطل و ظفر۔

الجواب۔ اس میں والدین مامی و گناہگار ہیں، اور عورت کو ان کی فرمانبرداری اور ان کا خوف کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں ہے (اطاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۲۳۰۔ ظیفرا)۔

پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں مگر والدین سے **سوال (۱۵۱۰)۔** کترین کا نکاح عرصہ راضی نہیں اور مناسبات نہیں رکھ سکتا کیا حکم ہے؟ پانچ سال چھ ماہ پیشتر ایک لڑکی سے ہوا۔

جہاں پر میں خوش نہیں تھا مگر والدین کے دباؤ سے وہ نکاح ہو گیا اور میں اس وقت بالغ تھا، نکاح کے بعد میری سے مجھے اپنی منکوحہ سے محبت پیدا نہیں ہوئی اور میرا ارادہ نکاح ثانی کر لینے کا ہوا جس کو والدین پر بھی ظاہر کیا مگر وہ راضی نہیں ہوئے اور انہوں نے اجازت دی والدین بہت دباؤ دیتے رہے کہ میرے تعلقات اپنی بیوی سے اچھے پیدا ہو جائیں اور میں خود اکثر اپنی طبیعت کو بہت مجبور کرتا تھا مگر کوئی خوشگوار اثر نہ ہوا گو اپنی صورت میں اس کے ساتھ تعلقات زن و شوی رکھا گیا اور اس طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر کوئی اولاد وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوئی، عرصہ دو سال کے بعد اپنی حسب منشاء والدین کی مرضی کے خلاف دوسرا نکاح کر لیا جس کے ساتھ خداوند کریم نے مجھے محبت بھی عطا فرمائی اور مجھے جو چاہتا تھا اللہ پاک نے عنایت فرمایا اب میرا ارادہ پہلی بیوی کو طلاق دینے کا تھا کیوں کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں مجھ سے اس کے رہے سبے تعلقات بھی ضائع ہو جائیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور میں نے بہت چاہا کہ اسے طلاق دیدوں مگر والدین نہایت سخت ناراض تھے اور انہوں نے ہرگز ہرگز اس بات کی اجازت نہ دی، انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس کو طلاق دیتے ہو تو ہم تم سے اپنی زندگی بھر نہیں ملیں گے، آخر میں نے ہمت تو کر دیا مگر اس حالت میں مجھے اس سے محبت بالکل نہیں اور نہ میرے اس کے تعلقات اچھے رہے اور اسی طرح دو سال قریب اور گزر گئے اور میرے اور اس کے تعلقات میں

کوئی اچھا اثر پیدا نہیں ہوا، اب میں چاہتا ہوں کہ اسے طلاق ہو جاوے تو وہ بھی اپنے آرام میں ہو جاوے اور مجھے بھی اس سخت مواخذہ سے نجات ہو، مگر واللہ کسی طرح نہیں مانتے وہ لہٰذا اس ضد پر ہیں کہ اگر تم اسے طلاق نہیں دیتے تو ہم طے ہیں ورنہ ہم تم سے دور، تم ہم سے دور، اب دراصل بات یہ بھی ہے کہ میری پہلی بیوی طلاق لینے پر خوش نہیں ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں دو کا خرچ اور تعلقات وغیرہ کے برداشت کے قابل نہیں اور میں دونوں کو رہنے بھی دوں تو از روئے قوانین خلونندی میں دونوں کے ساتھ مساوات کا سلوک نہ کرنے سے ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہوں اور اگر طلاق دیتا ہوں تو والدین کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہوں اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے۔

الجواب۔ بہتر تو یہ ہے کہ والدین کی بھی اطاعت کی جاوے اور ان کی مرضی کے خلاف نہ کیا جاوے، اور زوجہ اول کے حقوق بھی ادا کئے جاوے۔ اور اگر طبیعت اور خواہش کے خلاف ہو، مگر طبیعت پر جبر کر کے اور اللہ کے خوف سے ہر دو زوجہ میں عدل اور مساوات کی جاوے، باقی محبت قلبی اگر ایک سے زیادہ ہو اور ایک سے کم ہو، یا باطل نہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں ہے۔ اور جماع و صحبت میں بھی مساواں شرط نہیں ہے مگر البتہ شب باشی یعنی رات کو پاس رہنے میں دونوں کو برابر رکھے ایک شب ایک زوجہ کے پاس سوئے تو دوسری رات دوسری کے پاس۔ اسی طرح کھانے پینے میں برابر کرے لیکن اگر ایک زوجہ اپنے حقوق معاف کر دیوے تو پھر عند اللہ مواخذہ سے بری ہے، الغرض یہ صورت تو ایسی ہے کہ ماں باپ کی

لہ يجب و ظاہر الآیہ انہ فرض ان یعدل ای بن لا یجوز فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتۃ و فی الملبوس و الماکول و المعبود لا فی الجماعۃ کالمعبۃ، بل یتعبد اللہ الخ
ملیٰ حاشی رد المحتار باب القسم ۵۴۶ و ۵۴۷، ظفیر۔

بھی خوشی ہو جاوے اور بیوی کی بھی حق تلفی نہ ہو۔

اور اگر اس طرح نہیں کر سکتا اور ایک زوجہ کے حقوق بالکل ادا نہیں کر سکتا اور جس قدر مساوات و عدل ضروری ہے وہ نہیں کر سکتا اور نہ وہ زوجہ اپنے حقوق معاف کرتی ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس کو طلاق دی جاوے، اور ماں باپ کے راضی کرنے کی دوسری صورت کی جاوے، طلاق دینے کے بعد ان کی منت خوشا کی جاوے و ہر طرح فرماں برداری کی جاوے اور جس طرح ہو ان کو راضی کیا جاوے اور خوش رکھا جاوے۔ اگر بالفرض وہ پھر بھی راضی نہ ہوں تو تم پر مواخذہ شرعی نہیں البتہ زوجہ کے حقوق ادا نہ کرنے اور اس سے معافی کی صورت نہ ہونے میں سخت مواخذہ ہے کہ اس کی مکافات کسی طرح نہیں ہو سکتی۔ اور والدین کی اطاعت اسی حد تک ضروری ہے کہ کسی معصیت کا ارتکاب اس میں نہ ہو، اور در صورت اللہ کے حکم کی نافرمانی کے ارتکاب کے والدین کی خوشی کی پیروی نہ کرنی چاہئے کیوں کہ حکم شرعی یہ ہے کہ لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق یعنی کسی مخلوق کی فرماں برداری اللہ کی نافرمانی میں نہیں ہے، پس والدین کی اطاعت کی وجہ سے حق تلفی زوجہ کی جائز نہیں ہو سکتی اچال یہ ہے کہ حقوق زوجیت کی رعایت مقدم ہے یا اپنے نفس پر جبر کر کے اس زوجہ کے حقوق ظاہری ادا کئے جاویں، یا اس سے معافی لیا جاوے ورنہ اس کو طلاق دی جاوے۔

باپ بیٹے کے کہے کہ بیوی کو طلاق | سوال (۱۵۱۱) - اگر والدین بیچ بھنے بسبب ایسے دے دو تو کیا کرنا چاہئے؟ | بخش ادنیٰ بفرزند خود ارشاد فرماید کہ البیہودہ طلاق بدہ۔ و اگر طلاق نمی دہی تا پردہ مدار ورنہ مال از تو بیزار خواہد شدیم و توازا دریں صورت طلاق دہد یا نہ، و بے پردہ کردن زوجہ را چه حکم دارد؟

بہ موجب لوائح الامساکی ہمیں و خدا ہیئت کتاب الطلاق مہدی، الفیر بحہ مشکوٰۃ کتاب الاماۃ علیہ السلام

الجواب - طلاق دادن دریں صورت لازم نیست و ندادن طلاق بتحقق

شمار نخواهد شد و بے پردہ کردن زوجه خود را معصیت است و در معصیت طاعت کے جائز نیست لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔

سوال (۱۵۱۲) - اگر لڑکی اس خیال سے اپنے شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا چاہے یا نہیں؟

خاوند سے بے رخی برتے اور کہنا نہ مانے اور اس کے گھر جانے سے انکار کرے کہ میرے والدین مجھ سے ناراض ہو کر ہمیشہ کو لٹنا چھوڑ دیں گے اور میرے لئے بددعا کریں گے، ایسے خیالات و توہمات سے لڑکی کو شوہر کے خلاف کرنا جائز ہے یا نہیں اور والدین کی بددعا کا اثر ہو گا یا نہیں؟

الجواب - عورت کو ایسے خیالات اور توہمات پہلے شوہر کی فرماں برداری اور اطاعت کو نہ چھوڑنا چاہئے، اس صورت میں والدین ناحق پر ہیں ان کی بددعا کا خیال نہ کرے اور شوہر کی خوشنودی کو مقدم رکھے۔

سوال (۱۵۱۳) - اگر والدین دختر کو کہیں کہ تو شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دیں تو عورت کیا کرے؟ اپنے زوج سے بے رخی سے پیش آ، اور ہارے کہنے کے موافق کام کر اور شوہر کا کہنا نہ مان، اس کی راحت و تکلیف کا کچھ خیال نہ کر ایسی حالت میں والدین کا کہنا ماننا چاہئے یا نہیں؟

الجواب - یہ حکم والدین کا ماننے کے لائق نہیں ہے اور خلاف حکم شرع ہے، موافق حدیث مذکور لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق کے اس ہارے میں

لے من ابی عمران البنی صلی اللہ علیہ وسلم قال یغض الخلل الی اللہ الطلاق رواہ ابو داؤد مشکوٰۃ باب العلم الطلاق ترجمہ تفسیر کہ مشکوٰۃ المصابیح کتاب الامارۃ ص ۳۷۲ تفسیر ص ۱۸۷

قال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها و احصت فوجها و اطاعت بعلها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ و مشکوٰۃ باب عصیۃ النساء ص ۱۸۷ تفسیر کہ دیکھئے مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۷۲ تفسیر۔

قال علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها و احصت فوجها و اطاعت بعلها فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ و مشکوٰۃ باب عصیۃ النساء ص ۱۸۷ تفسیر کہ دیکھئے مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۷۲ تفسیر۔

والدین کی اطاعت اور فرماں برداری جائز نہیں ہے اگر لڑکی اس بارہ میں والدین کے کہنے کے مطابق کرے تو گنہگار ہوگی۔

سوال (۱۵۴)۔ عورت کے ذمہ والدین کا حکم ماننا ضروری اور مقدم ہے یا شوہر کا۔

الجواب۔ علی قدر مراتب دونوں کی اطاعت ضروری ہے جو امور متعلق حق شوہر کی ہیں ان میں شوہر کی اطاعت ضروری ہے اور جو امور متعلق والدین کی خدمت و راحت کے ہیں ان میں والدین کی اطاعت لازم ہے، یہ نہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے حقوق ادا نہ کرے، کیونکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت درست نہیں، کما ورد لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق۔

جب بیوی اور ماں میں ملاپ نہ رہے اور ماں سوال (۱۵۱۵)۔ بکریا ہر ہفتے زودہ
 ملیمہ ہونے کو راضی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ اور والدہ بکر مکان پر رہتی ہیں اور دونوں ہیں
 جھگڑا رہتا ہے، بکر چاہتا ہے کہ والدہ اور زودہ کو الگ الگ کر دے مگر والدہ الگ ہونے
 سے راضی نہیں ہے تو بکر کو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب - اللگ الگ ہی رکھنا چاہیے، البتہ اگر دونوں موافقت سے رہیں تو والدہ کا کہنا کرے اور جب کہ اکٹھے رہنے میں فساد ہے تو زوجہ کو علیحدہ کر دے بشرطیکہ والدہ کو تکلیف نہ ہو اور اگر تکلیف ہو تو والدہ کی رفع تکلیف مقدم ہے زوجہ کو ان کے پاس رکھے۔

نه ولا يمنعها من الخروج الى الوالدين في كل جمعة ان لم يقدر على اتيانها فزولوا
 زنا فاحتاجها فعليها تعاقد ٤ ولو كافر اوان ابي الزوج ددر مختلر لزوجان حق الوالد
 رد المحتلر باب النفقة ٤١٤ ظفير ٢ مشكوة كتاب الامارة ص ١٢ ظفير

اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جاسکتا ہے یا نہیں؟
سوال (۱۵۱۶) - زید نے ایک لڑکی سے بلا کسی شرط کے نکاح کیا۔ لڑکی رخصت ہو کر مکان آگئی کچھ روز کے بعد پھر لڑکی والد کے یہاں چلی گئی، اب اس کے والدین یہ چاہتے ہیں کہ زید زوجہ کو اس کے والدین کے پاس اسی شہر میں رکھے، اپنے وطن میں نہ لے جائے، آیا زید اپنی زوجہ کو اپنے ہمراہ وطن لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - درمختار میں ہے ویسافر بہا بعد اداء کلمہ موجب النکاح اذا كان مأمونا علیہ والذی یدکله اولم یکنی مأمونا لا یسنافر بہا ویہ بفتی ۱۲
 اس کا حاصل یہ ہے کہ اپنی زوجہ کو ادائے تمام مہر کے بعد سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ عورت کو کچھ اندیشہ ایذا، رہی وغیرہ کا شوہر کی طرف سے نہ ہو، اور اگر مہر ادا نہیں کیا یا اطمینان نہیں تو نہیں لے جاسکتا لیکن یہاں سفر کے متعلق نہیں پوچھا گیا ہے، بلکہ اپنے گھر میں لے جانے کے متعلق سوال ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اپنے وطن لے جائے گا، اور اس میں بیوی کو انکار کا حق نہیں ہے للزوج ان یسکنھا حیث احب ولکن بین جیران مہالین رد المحتار باب النفقة ص ۹۳ ظفر
سوال (۱۵۱۷) - زید باشندہ کا کوری ضلع لکھنؤ کا جائے ملازمت پر بیوی کو اس کے رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے؟
 حیدر آباد میں ملازم ہے، تعارف و قرابت سابقہ کی وجہ سے زید کا نکاح عمر کی دختر کے ساتھ حیدر آباد میں ہوا، اور کوئی شرط کسی قسم کی مہر و آمد و رفت وغیرہ کی نسبت نہیں ہوئی، بعد نکاح عمر نے اپنی دختر کو زید کے ساتھ متعدد مرتبہ زید کی جائے ملازمت مختلف اضلاع خطہ متوسطہ پر اس کی ہمراہ روانہ کیا، نکاح کے چھ سال کے بعد مسافر ہندہ اور خود ہندہ کے والد کو یہ عذر ہوا کہ زید کے ساتھ سفر دور و دراز جائے ملازمت زید پر جانا منظور نہیں، کیونکہ ان کا بیان ہے کہ زید کو شرعاً

ایسا حق نہیں ہے کہ وہ ہندہ کو سفر میں اپنے ساتھ لیجاوے، مطالبہ مہر باعث انکار سفر نہیں، قابل دریافت یہ امر ہے کہ ایسی حالت میں زید کو اپنی زوجہ ہندہ کو اپنی جائے ملازمت و سکونت پر لے جانے کا شرعاً حق حاصل ہے یا نہیں؟ اگر ہندہ عذر اذیت و تکلیف دہی پر جانے سے انکار کرے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ قال فی الدر المختار ناقل عن النہر والذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لا یسافر فی ہاجبہ علیہا وجزم بہ البزازی وغیرہ فی المختار وعلیہ الفتویٰ انہ در مختار و فی الشامی و بعد ایفاء المهر اذا اراد ان یمخرجهما الی بلاد الغریۃ یمنع من ذلک الا ان روایات سے معلوم ہوا کہ جائے ملازمت پر لے جانا زوجہ کا بدون اس کی رضا کے نہیں چاہئے، خصوصاً جب کہ اس کو خیال ایذا رسانی و تکلیف پانے کا ہو۔

سوال (۱۱۵۱۸)۔ معمولی روزمرہ کے کپڑے اور شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لوازم ہیں اور شوہر کا کوئی مالی حق بیوی پر ہے یا نہیں؟ غذا حسب استطاعت شوہر اور مہر معین کے علاوہ شوہر پر بیوی کا اور بھی کوئی حق واجب ہے مثلاً عید بقرعید کے لئے عمدہ کپڑے قیمتی، بیماری میں قیمت دوا، فیس طبیب، تیمارداری وغیرہ کا خرچ اور رشتہ داروں کے گھر جانے کا سفر خرچ اور تحفہ کی قیمت، اگر شوہر بیوی کو اسی کے اصرار سے اپنے ساتھ سفر میں رکھے تو سفر خرچ کس کے ذمہ ہوگا۔ اور زیور بھی شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں، اگر اشیاء مذکورہ میں سے کچھ شوہر کے ذمہ واجب نہیں تو اشیاء مذکورہ کو مہر میں محسوب کر سکتا ہے، اگر بیوی اس پر راضی نہ ہو تو شوہر اس کو رشتہ داروں میں جانے سے اور غیر محرم کو خط لکھنے اور ملنے سے روک سکتا ہے

لہ الدر المختار علی ما مشی رد المحتار باب المهر مطلب فی السفر والزوجة ۲۹۵ ظفر

لہ رد المحتار باب و مطلب، ایضاً ۲۹۵ ظفر۔

یا نہیں، مہر عند اللہ بیوی خود شوہر سے لے گی یا اس کے ورثاء، کیا شوہر کا بھی کوئی حق مالی بیوی پر ہے یا نہیں جس کو شوہر بیوی سے لے سکے گا؟

الجواب۔ در مختار میں ہے کما لا یلزمہ مداواتھا ای اتیانہا
بداء المرض ولا اجرة الطیب ولا الفصد ولا الحجامۃ الخ شامی
میچ ۶۱۱ و ایضاً فی الشامی تنبیہ قد علم مما ذکر انہ لا یلزمہ لہا القہوۃ
والدخان وان تضررت بترکہما لان ذلك ان کان من قبیل الدوا و اما
من قبیل التفکک فکل من الدوا والتفکک لا یلزمہ کما علمت الخ میچ ۶۱۲
الحاصل شوہر کے ذمہ سوائے نفقہ معمولی یعنی کپڑے و کھانے وغیرہ ضروریات خانہ
داری کے اور کوئی چیز مثل قیمت دوا و اجرت طبیب اور عید کے لئے خاص قیمتی کپڑے
اور اقرباء کے گھر جانے کا سفر خرچ واجب نہیں ہے، اگر یہ اشیاء یہ نیت مہر ادا
کرے اور زومہ اس کو منظور کرے تو وہ روپیہ مہر میں محسوب ہو جائے گا اور اگر
شوہر اپنے ساتھ سفر میں لے جاوے تو وہ سفر خرچ بذمہ شوہر ہے اس کو مہر میں
محسوب نہیں کر سکتا۔

اور نیز در مختار میں ہے ولا یمنعہما من الخروج الى الوالدین فی کل
جمعة (ترجمہ) اور شوہر منع نہ کرے زومہ کو والدین کے گھر جانے سے ہر جمعہ میں
اور غیر عرم سے ملنے اور خط لکھنے سے منع کر سکتا ہے اور منع کرنا ہی چاہئے مہر بوجل کے
وصول کا وقت طلاق یا موت ہے، اگر شوہر نے اس کو طلاق دیدی تو بعد طلاق

لہ رد المحتار باب النفقة میچ ۶۱۳۔ ظفر ۳۷۲۔ رد المحتار باب النفقة میچ ۶۱۳۔ ظفر ۳۷۲۔ اللہ المختار علی

ہامش رد المحتار باب النفقة میچ ۶۱۳۔ ظفر ۳۷۲۔ و یمنعہما من زیارة الاجانب و عیادتهم

والولیة وان اذن کا نا غائبین و فی البعزل منہما من العزل و کل عمل ولو تبرعاً عنہ

و لو قابله او منسأ لبقا محقق علی فرض الکتابۃ و من یس و فی رد المحتار باب النفقة میچ ۶۱۳۔ ظفر ۳۷۲۔

کے وہ عورت خود اپنا مہر لے سکتی ہے، یا شوہر مر گیا تو اس کے ترکہ میں سے لے سکتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے ورثہ میں لے لے، ان ورثہ میں خود شوہر بھی داخل ہے، اس کا حصہ ساقط ہو جاوے گا۔ شوہر کا کوئی حق مالی عورت کے ذمہ سبب نکاح کے نہیں ہے کہ جس کو شوہر بی بی سے وصول کرے قال اللہ تعالیٰ وَاجِلْ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوا بِاَمْوَالِكُمْ مَّرْدُوْنَ کَوْعَلْمٍ بِہِ کہ مال خرچ کر کے عورتوں کو طلب کریں اور ان کا حق ادا کریں نہ یہ کہ شوہر زوجہ سے کچھ مال لیوے، البتہ اگر مال کے عوض خلع ہو جائے تو وہ مال شوہر زوجہ سے لے گا۔

زمانہ مل میں کب تک | سوال (۱۵۱۹)۔ شرعاً اپنی زوجہ سے حالتِ مل میں کس وقت مجامعت جائز ہے؟ | تک مجامعت درست ہے، سات آٹھ ماہ کی حاملہ سے مجامعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- اپنی زوجہ سے مجامعت کرنے میں حالتِ مل میں کچھ حرج نہیں ہے، ساتویں آٹھویں نوے ماہ میں بھی مباشرت درست ہے، شرعاً کچھ مانعت نہیں ہے لیکن جس حالت میں کہ مفرت ہو اس حالت میں پچنا بہتر ہے۔ شرعی مانعت کچھ نہیں ہے۔

بہ سورۃ النساء ۴-۵ — کہ ولو تضررت من کثرة جماعہ لم تجز الزیادۃ علی قدر طاقتہما (در مختار) فعلم من هذا کلامہ لا یجوز له وطؤها بما یودی الی اضرارہا (در المختار باب القسم ۵۴۴ و ۵۴۵) ظفیر

دسواں باب احکام الرضاع

آدی کے دودھ پینے پلانے سے متعلق احکام و مسائل

مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں | سوال (۱۵۲۰) صحیح مدت رضاعت کیا ہے کسی
کی زیادتی جائز ہے یا نہیں؟ | صورت میں کمی و بیشی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب - مدت رضاعت کہ جس مدت میں بچہ کو دودھ پلانے سے حرمت
رضاعت ثابت ہوتی ہے اور اس مدت میں بچے کو دودھ پلانا مباح ہے امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اڑھائی برس ہیں اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک دو برس
ہیں اور فتویٰ اکثر علماء کا دو برس پر ہے لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ: امام صاحب کے
قول پر فتویٰ ہے۔ علامہ شامی نے لکھا ہے کہ الغرض دونوں قول پر فتویٰ دیا گیا ہے،
پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر اڑھائی برس کی عمر کے اندر بچہ کو دودھ پلایا جاوے گا تب بھی حرمت
رضاعت ثابت ہو جاوے گی اور اڑھائی برس کی عمر تک دودھ پلانا موافق قول امام اعظم
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جائز ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ دو برس کے بعد نہ کر دیا جائے۔ وانشاء اللہ۔

لے ہو حوالہ دینا صرف عندہ حوالہ فقط عندہ ہما ہو الاحم لہ و ذہبی لہ کما فی قصیدۃ التحدی
عن! لعون لکن فی الجوہرۃ انہ فی العولین و نصف و یو بعد القطام معروض علیہ اللہ
واستدلوا بالقول انہ امام بقولہ تعالیٰ وحملہ و فہما لہ ثلاثون شہرا ای مدۃ کل منہا ثلاثون
و ثبت التحدید فی المدۃ فقط الاول منہم الارضام بعد مدۃ ثلاثین روز آدمی والا شفاعہ بلصحبہ صلا
حرام عن المصحیحہ (در مختار) وحاصلہ انہما تہ لان افق بکل منہم ارداء مختار
باب الرضاع ص ۵۵ و غیرہ ۵۵ ظہیر۔

اپنے بھائی کو کوئی عورت | سوال (۱۵۲۱) - عورت اپنے حقیقی بھائی کو دودھ پلا سکتی
دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟ | ہے یا نہیں؟

الجواب - مدت رضاعت میں پلا سکتی ہے مگر یہ یاد رکھئے کہ آئندہ اس
بھائی کی اولاد سے اس کے اولاد کی شادی جائز نہ ہوگی، وہ دودھ کے رشتہ سے بھائی
لڑکے کے حکم میں ہوگا، اپنے دودھ پلانے کا چہرہ بالوں سے کر دے تاکہ آئندہ کوئی غلطی نہ
ہونے پائے پھر کوئی مجبوری ہو تو دودھ پلائے خواہ یہ شوق نہ کرے۔ (ظہیر)

غیر کا بچہ ہونے کی صورت میں مدت | سوال (۱۵۲۲) - اگر کسی غیر دودھ پلانے والی
رضاعت دو سال ہے یا زیادہ؟ | کے بچہ سپرد کیا جاوے ویسے ہی اس بچہ کے دودھ پلانے
سے دودھ اتر آیا تو اس کے لئے بھی دو سال دودھ پلانے کی قید ہے یا کچھ وسعت ہے۔

الجواب - اس کے لئے بھی دودھ پلانے میں دو سال کی قید ہے، اس سے
زیادہ مدت تک موافق روایت مفتی بہا کے دودھ پلانا اس کو جائز نہیں ہے۔ اور یہ
صاحبین کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور امام ابوحنیفہؒ اثر خانی سال تک دودھ
پلانے کی اجازت دیتے ہیں۔

دو ڈھائی سال کے بعد دودھ پینے | سوال (۱۵۲۳) - اگر کسی شخص نے کسی عورت کا دودھ
سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوئی | بطور دوا کے یا یوں ہی پیا ہو تو اس عورت سے اس کا نکاح
ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس کی اولاد سے اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اور دوزخ
کی مدت کتنے دنوں رہتی ہے؟

لے ولم یبرأ الرضاع بعد منته لانه جن آدمی والا متفاء به لغير ضرورة حرام والدن المعتار
على هامش رد المحتار باب الرضاع ۵۵۶ ظہیر کے والواجب على النساء ان لا يرتدين على عبي من
غير ضرورة واذا ارتد عن فليحفظن ذلك وليشهرنه ويكتننه بحسب اطار رد المحتار
باب الرضاع ۵۵۶ ظہیر۔ تم موصولان ونصف عندة حولان فقط وهو الاصح فتح وق
يفتى (الدراية مختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ۵۵۶) ظہیر۔

الجواب - مدت رضاع دو برس یا اڑھائی برس ہے علی اختلاف القولین پس اگر اس مدت کے بعد کوئی لڑکا کسی عورت کا دودھ پیوے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ فقط

سوال (۱۵۲۴) - ایک عورت نے اپنا دودھ نکال چار سالہ بچے کے دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی کر پیالہ میں رکھا تھا، اس کا بھتیجہ جس کی عمر چار سال کی تھی آکر وہ دودھ پی لیا، اس کا نکاح اپنی چچی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی، کیونکہ مدت رضاعت دو یا اڑھائی سال ہے اس سے زیادہ عمر میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کذا فی الدر المختار وغیرہ، پس نکاح مذکور صحیح ہوگا۔ فقط

سوال (۱۵۲۵) - آپ ناسخ حدیث خمس رضاعت کا کس حدیث یا آیت کو مقرر کریں گے اور علامہ نووی جو کہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا بنسخ بخمس معلومات کو آیت منسوخ تلاوت قرار دیتے ہیں، علامہ کے پاس اس کی ناسخ کون آیت یا حدیث ہے یا نہ؟ بقول عائشہ رضی اللہ عنہا فیما یقر من القرآن کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں؟

الجواب - خمس معلومات کا موافق عشر معلومات کے منسوخ ہونا خود اس سے ظاہر ہے کہ مصاحف میں نہیں ہیں، اور اگر وہ آیات قرآن شریف میں سے ہوتی تو لا محالہ مابین الدفتین مکتوب ہوتی، اسی لئے علی قاریؒ وہی فیما یقر پر لکھتے ہیں یعنی ان بعض من لم یبلغ النسخ کان یقر علی الرسم الاول - اس سے معلوم ہوا کہ جن کو نسخ معلوم نہ تھا وہ پڑھتے تھے اور نسخ اس کا معلوم و مشہور و متواتر ہے والا لکان مکتوباً

لہ و یثبت التحريم فی المدۃ فقط و علیہ الفتویٰ (درمختار) اما بعد حافظہ لا یوجب التحريم (رد المحتار باب الجنایۃ) ظفر کہ وہ جوں و نہیف عندہ جوں و نہیف عندہما و یثبت التحريم فی المدۃ فقط (درمختار) اما بعد حافظہ لا یوجب التحريم (رد المحتار باب الجنایۃ) ظفر

فی المصاحف ومن ادعی انه کان من قبیل منسوخ التلاوة لا منسوخ
الحکم فعلیہ البیان وکیف یدعی بقلہ الحکم والحال ان قوله تعالى
وامها تکم اللاتی ارضعنکم یدال باطلاقه علی ان المحرم مطلق مسمى
الارضاع لا خصوص الرضعات - فقط

دو برس سے زیادہ کے بچہ | سوال (۱۱۵۲۶) - بچہ بہت لاغر ہے بجز عورت کے
کو دودھ پلانا کیسا ہے؟ | دودھ کے اور کوئی غذا اس کے مفہم نہیں ہوتی اور اس کی عمر
دو برس سے زیادہ ہے تو اس کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - درست نہیں - درمختار -

حولین کاملین اور ملہ و فصال | سوال (۱۱۵۲۷) - قرآن شریف میں حولین کاملین
ثلثون شہراً میں تطبیق | مدت رضاعت کے بارے میں آیا ہے جس سے دو سال
مدت رضاعت معلوم ہوتی ہے اور دوسری جگہ و فصال ثلثون شہراً وارد ہوا ہے
جس سے اڑھائی سال معلوم ہوتے ہیں دونوں میں وجہ تطبیق کیا ہے اور کس پر عمل کیا
جاوے بغلط

الجواب - امام ابو حنیفہ کا مذہب اڑھائی برس کا ہے اور صاحبین کا مذہب
دو برس کا ہے اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اور دلائل فریقین کی مطولات میں ہیں اور
وجہ تطبیق بھی کتب میں مذکور ہے اس تحریر مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

لہ ولم یجر الرضاع بعد مدته لانجزہ آدمی اور مختار لو استغنی فی حولین حل الارضاع بعد
ہما الی نصف فلاتا ثم عند العامة خلافاً لخلف بن ایوب المستحب الی حولین و
جائز الی حولین ونصف رد المحتار باب الرضاع ۵۴۴ ظفر یہ موصولان ونصف عند
وجولان فقط عند جماہور الامم فتوبہ یفتی کما فی تصحیح القنادری عن العون لکن
فی المجموعۃ انه فی المحولین ونصف ولو بند الفطام محرم وعلیہ الفتویٰ واستدلوا
بقول الامام بقوله تعالى وحملہ و فصالہ ثلثون شہراً ای ملاک مکمل متہما ثلثون غیر
ان المتقص فی الاول قام بقول عائشۃ لا یفتی الولد اکثر من ستین ومثلہ لا یعرف
الاساعاد الایۃ مؤولۃ لتوزیعہم الاجل علی الاقل والاكثر لکم دلالتہا قطعاً لا یختلف
علی ما مضی رد المحتار باب الرضاع ۵۴۴ ظفر

ثبوت رضاعت میں رویت | سوال (۱۵۲۸) - ثبوت رضاعت کے لئے منصاب شہادت کا اعتبار ہے یا سلم کا؟ کم از کم دو مرد خواہ ایک مرد اور دو عورتیں قرار دی گئی ہیں اور شہادت میں رویت کا اعتبار کیا گیا ہے، حالانکہ رضاعت کے لئے رویت رجال غیر ممکن ہے کیونکہ مرد کو عورت کا بدن دیکھنا حرام ہے پس جب کہ رویت نہ ہوگی تو رضاعت کیونکر ثابت ہوگی، ثبوت رضاعت میں محض رویت ہی کو دخل ہے یا سماعت کو بھی دخل ہو سکتا ہے جبکہ نکاح وغیرہ کا ثبوت سماعت سے ہو سکتا ہے؟

الجواب - رضاع کو ان اشیاء میں سے نہیں شمار کیا گیا ہے کہ اس میں شامع پر شہادت معتبر رکھی گئی ہو، اور شبہ کا جواب یہ ہے کہ بعض محارم شہود ہو سکتے ہیں جن کو دیکھنا درست ہے اور بعض اجانب کی نظر اتفاقاً پڑ جاتی ہے جو کہ موجب مواخذہ نہیں ہے علاوہ بریں شاہد کو علم رضاع ہونا کافی ہے یعنی یہ کہ فلاں بچہ شیر خوار فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے جو کہ خبر متواتر وغیرہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے، اس مشاہدہ کی ضرورت نہیں ہے کہ بچہ کے منہ میں پستان کو دیکھ کر گواہی دے جاوے اور پستان کے منہ میں ہونے سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ بچہ کے پیٹ میں گیا یا نہیں، لہذا اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے، الغرض شہادت کے لئے علم اس بات کا کہ فلاں بچہ فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے کافی ہے، چنانچہ درمختار میں لفظ اشہد کہنے کے یہ معنی بیان کئے ہیں، فکانہ یقول اقسم بالله لقد اطلعت علی ذلك وانا اخبر بہ ۲۰

ثبوت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے | سوال (۱۵۲۹) - زید نے ہندہ کا دودھ بعد عمر سے حرمت ثابت نہیں ہوتی | شیر خوارگی پستان سے چوس کر نکالا اور باہر ڈال دیا۔ اس وجہ سے کہ ہندہ کا بچہ مر گیا تھا اور دودھ چڑھا ہوا تھا۔ پھر زید نے ہندہ سے نکاح کر لیا، یہ نکاح ناجائز ہے یا نہیں؟

الجواب - بضرورت مذکورہ دودھ پستان سے چوس کر نکال دیتے اور باہر ڈال دینے سے کچھ عروج نہیں ہے اور اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بعد سے نہ شیر نوارگی اگر اندر پیٹ کے بنی چلا جائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ مگر پینا دودھ کا ایسے وقت حرام ہے اور نکال اس سے درست ہے۔ یعنی زید کا نکال اس صورت میں ہندہ سے صحیح ہے۔

سوال (۱۱۵۳۰) - زینب اور زید نے آگے پیچھے ایک عورت رضاعتی بنی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں کیا۔ اب زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہ؟

الجواب - زینب اور زید نے جب کہ ایک عورت کا دودھ پیا ہے، اگرچہ آگے پیچھے پیا، دونوں بہن بھائی رضاعتی ہو گئے، زینب کی لڑکی زید کی بھانجی رضاعتی ہے، پس زید کا نکاح زینب کی دختر سے جائز نہیں ہے۔ فقط۔

سوال (۱۱۵۳۱) - عمر کا ایک نواسہ ہے اس کو عمر کی دوسری بیوی نے جو اس لڑکے کی سوتیلی نانی ہوتی ہے، دودھ پلایا تو اس لڑکے کا نکاح اپنے چچا یعنی بکر کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہ؟ کیونکہ وہ اس کی حقیقی خالہ کی لڑکی ہے، اور اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہ؟

الجواب - اگر ڈھائی برس سے کم کی عمر میں دودھ پیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہے اور نکاح درست نہیں ہے۔ فقط۔

لے واذا مضت مدة الرضاع لم يمتنع بالرضاع تحصي قوله عليه السلام لا رضاع بعد الفصال (هداية كتاب الرضاع ۱/۲۲۲) ، ظهير (موسن بياح الرضاع بعد المدة قد قيل لا بياح لان اباحت ضرورة لكونه جزءا لدمي (ايضا ۱/۲۲۲) ، ظهير - ۳۴۴ حم على المتزوج ذكر اكان ارا نشي نكاح اصله وفرعه علا او نزل و بنت اخيه واخته و بنتها ولو من زنا (رد مختار باب المعصيات ۱/۲۲۲) ، وفيه في حرم منماي بسبب الرضا ۱/۲۲۲ ما يحرم من النسب (كتاب الرضاع ۱/۲۲۲) ، ظهير - ۳۴۴ في حرم منه اي بسببه ما يحرم من النسب

سوال (۱۵۳۲) - زید کی والدہ کا انتقال ماہ ربیع
 رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟
 رضاعت میں ہو گیا تھا، زینب نے اپنی چھاتی زید کے
 منہ میں دی لیکن دودھ بالکل نہیں اترتا، اس صورت میں زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے
 جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - اگر یہ یقین ہے کہ زینب کے دودھ نہیں اترتا اور زید کے منہ میں
 کوئی قطرہ نہیں گیا تو زید کا نکاح زینب کی دختر سے درست ہے۔

سوال (۱۵۳۳) - ایک عورت نے اپنے خاوند کو
 دودھ پلا دیا تو نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

الجواب - اس صورت میں نکاح قائم ہے باطل نہیں ہوا، قال فی البدیہۃ المختار
 مص رجلی شادی زوجتہ لم تنعم۔

سوال (۱۵۳۴) - زید نے ہندہ کا دودھ ایا
 شہر خواری میں پیا تو سب اولاد ہندہ کی زید کے
 بہن بھائی ہو جائیں گے یا صرف وہ لڑکی یا لڑکا جس کا دودھ زید نے پیا ہے زید
 کے بھائی بہن ہوں گے؟ کیونکہ زید کا نکاح ہندہ کی نواسی سے ہوا ہے۔ غفلت ہنوز
 نہیں ہوئی، زید کہتا ہے کہ یہ ہندہ کی نواسی ہندہ کی اس لڑکی سے ہے کہ جس کا دودھ
 میں نے نہیں پیا لہذا یہ میری بھانجی نہیں ہوئی، میں نے تو ہندہ کے لڑکے بکر کا دودھ پیا
 ہے اگر لڑکی ہندہ کی پوتی ہوتی یعنی بکر کی لڑکی تو میری بھتیجی ہوتی، اس واسطے یہ مجھ پر

لے وفي القنہا مراۃ کانت تعطی ثدیہا مصبیۃ واشتہر ذلک بینہم ثم تقول لم یکن فی
 ثدیہی لبن حین القنہا ثدیہی ولم یعلم ذلک الا من جہتہ ما جاز لا بینہا ان یتزوج بھندہ
 الصبیۃ: رد المحتار باب الرضاع ۵۶۶ ظفیر۔ ۵۷۱ الدر المختار علی هامش رد المحتار
 باب الرضاع ۵۶۶ ۱۲ ظفیر۔

حرام نہیں ہے چونکہ بکرمب اور لاندہ سے چھوٹا ہے، ہندہ کی نواسی پہلی لڑکی سے ہے ہندہ کے چچہ اور لادہ ہیں۔

الجواب۔ اس صورت میں سب اولاد ہندہ کی زید کے بہن بھائی رضاعی ہیں پس ہندہ کی نواسی کے ساتھ نکاح زید کا حرام ہے، اور عذر زید کا غلط ہے اور بسبب جہالت کے ہے کہ وہ مسئلہ شرعی سے واقف نہیں، درمختار میں صریح موجود ہے ولا حول بین المریضیۃ وولد المریضۃ ای التي ارضعتها وولد ولدها لانه وولد الاخر باب الرضاع اور شاعی میں ہے قوله وان اختلف الزمان کان ارضعت الولد الثاني بعد الاول بعشرین سنة مثلاً وکان کل منہما فی مائة الرضاع الخ وفيه ایضاً فی البی عن آخر المبسوط لو كانت ام البنات ارضعت احد البنین واما البنین ارضعت احدی البنات لم یکن لکون المرء ترضع من ام البنات ان یتزوج واحدة منہن الخ فقط۔

سوال (۱۵۳۵)۔ زینب کہتی ہے کہ میری بہن علیمہ اپنے تئیں متورہ اور دوسری باعث حرمت رضاعت ہے کل میں بیمار تھی اور اس ہی بیماری کے زمانہ میں اس کے لڑکی علیمہ پیدا ہوئی، چونکہ وہ نہایت کمزور تھی دودھ کھینچ سکتی تھی میری لڑکی اس سے کئی ماہ قبل پیدا ہو چکی تھی تو اس نے کہ دودھ اُتر آئے میں نے اپنی لڑکی ہندہ سے دوسرے دودھ کھچوا دیا، تاکہ دودھ اُتر آئے کے بعد سلیمہ جو نہایت کمزور تھی دودھ پی سکے وہی مرتبہ سلیمہ سے دودھ کھچوایا گیا۔ یہ نہیں معلوم کہ دودھ اس کے پیٹ میں پہنچا یا نہیں، علیمہ کا دودھ ہندہ کو محض بغرض اُتر آئے دودھ کے دیا گیا ہے۔ رضاعت کی غرض سے نہیں دیا گیا تو اسم رضاعت کا اطلاق ہو سکے۔ کیا اس طرح دوسرے مرتبہ کھینچنے

لہذا المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۰ ظہیر۔ رد المحتار باب الرضاع

ص ۵۰ ظہیر۔ رد المحتار ص ۵۰ ظہیر۔

سے ہندہ سلیمہ کی رضاعی بہن ہوئی یا نہیں، یہ قول صرف زینب کا ہے اور اس کی والدہ بھی اس امر کی شہادت دیتی ہے اور کوئی گواہ اس رضاعت کا نہیں ہے، زینب کا شوہر کہتا ہے کہ میں صرف سماعی شہادت ہی زودیت میں کر دیتا ہوں۔ آیا دو عورتوں کی شہادت اس بارے میں کافی ہو سکتی ہے، اور کسی امام کے نزدیک چوسنے کی کوئی وجہ مقرر ہے یا نہیں۔ اور وقت ضرورت ۱۰۰ مس کے استہابہ کی بیٹا اجازت ہے یا نہیں؟ فقط۔

الجواب۔ اقول وبانہ التوفیق۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت میں اگر قبیل لبن یعنی دودھ کسی عورت کا بھی شکم رضیع میں چلا جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور بظن غالب اگر بچہ کا دودھ پینا معلوم ہو جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہے، پس صورت مسئلہ میں جب کہ دودھ سلیمہ کا ہندہ سے کچھو ادیا اور دوسرے بچہ پستان سلیمہ کی ہندہ شیر خواہی کے منہ میں دی گئی، گو غرض اس سے دودھ پلانا نہ تھا، صرف کچھو اگر پستان سلیمہ کا ہلکا کرنا تھا کہ سلیمہ جو ضعیف ہے دودھ پی سکے، لیکن ظاہر ہے کہ ہندہ نے دودھ کو کچھو کھلی تو نہیں کر دی بلکہ وہ دودھ ہندہ کے پیٹ ہی میں گیا اور جب کہ حلیمہ کی پستان میں دودھ اُترا ہوا تھا تو ظاہر ہے کہ ہندہ جو چند ماہ کی بچی تھی بظن غالب اس نے دودھ پیا اور ظن غالب کا ہی اعتبار ان امور میں ہے، لہذا مذہب حنفیہ کے موافق حرمت رضاعت ثابت ہے و یثبت بہ دان قل ان علمہ و حیلہ لجوفہ من فمہ و انفعہ لا خیر فلو التقم العلمہ و لم یدر و دخل اللبن فی حلقہ ام لا لم یجرم (در مختار) قال العلامة الشامی قوله فلو التقم لا تغریع حل التقیید بقولہ ان علمہ و فی القنیۃ امراة کانت تعطی ثدیہا مہمبۃ و اشتہر ہذا لك بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن حین القتیہا ثدیہ و لم یعد ذلک الا من جہتہا جاز لا بنہا: ان یتزوج بحدہ

الصبيبة الشامي کی اس روایت سے ظاہر ہوا کہ اگر مرضعہ کے پستان میں دودھ نہ ہو تو اس وقت پستان منہ میں لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور اگر دودھ پستان میں بھرا ہوا ہو جیسا کہ صورت مسئلہ میں ہے اور بچہ دودھ کھینچنے والا قوی ہو تو دودھ پیٹ میں جانے میں کچھ شبہ نہیں معلوم ہوتا، البتہ اگر یہ واقعہ اس طرح دودھ پلانے کا مسلم نہ ہو تو پھر صرف دو عورتوں کی شہادت سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کما فی الدر المختار والرضاع حجة المال وھی شہادة عدلين او عدل و عدلتين، اذ قوله حجة ای دلیل اثباتہ وهذا عند انكار لانه يثبت بالاقراء مع الاصرار كما مر وفي الشامي وان قل اشار به الى نفی قول الشافعي ودروی عن ابن عمر انه قيل له ان ابن الزبير يقول لا باس بالرضعة والرضعتين فقال قضاه الله خير من قضائه قال تعالى واما انكم اللاقي ارضعنكم و اخواتكم من الرضاعة، و اشار باب الرضاع صحیح مدت رضاعت کیا ہے [سوال (۱۵۳۶) - عمومًا لڑکی کو پونے دو برس اور لڑکے کو سوا دو برس تک دودھ پلایا جاتا ہے مگر شرعاً صحیح کیا ہے، کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن تک مولود کو عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے بعض عورتیں بچہ کی طاقت یا اور کسی وجہ سے پانچ چھ برس تک بھی اپنا دودھ پلاتی ہیں شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

الجواب - مدت رضاع مذکور اور مؤنث دونوں کے لئے دو برس ہے اس

سے زیادہ مدت تک بچہ کو دودھ پلانا درست نہیں ہے در مختار میں ہے حولان فقط عند همداء هو الاصح فتم دبه يفتي كفا في تهييج القدوري عن العون ولا يلزم الا رضاع بعد مدته لا نه جن رادحي والانتفاع به بغير ضرر و ردة حرام الا -

لہ رد المختار باب الرضاع ۵۵۶، ظفر ۵۵۶، رد المختار باب الرضاع ۵۶۶، ظفر ۵۶۶، رد المختار

باب الرضاع ۵۶۶، ظفر ۵۶۶، الدر المختار علی ہامش رد المختار باب الرضاع ۵۶۶، و ۵۶۶، ظفر ۵۶۶۔

سوال (۱۵۳۷)۔ زید کی خوشدامن کہتی ہے کہ زید رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟
 کی بیوی کے ماموں کے لڑکے کو میں نے دودھ پلایا ہے لہذا زید کی بیوی کو اس سے پردہ کرنا نہ چاہئے، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایک عورت کی شہادت سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

الجواب۔ درمختار میں ہے حجتہ حجة المال۔ وہی شہادة عدالین اوعدائی وعدلتین، اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں رضاعت ثابت نہیں لہذا پردہ ضروری ہے۔

سوال (۱۵۳۸)۔ زید نے اپنے لڑکے بکر کو دودھ پلایا جس عورت کا دودھ پلایا گیا اس کی نواسی سے شادی جائز نہیں پلانے کے لئے مسماة زینب کو ملازم رکھا، اب بکر کا عقد مسماة مذکور کی نواسی کے ساتھ قرار پایا ہے، تو ایسی صورت میں کہ جب معاوضہ دودھ پلائی زید نے ادا کر دیا بکر کے ساتھ عقد میں کوئی نقص شرعی تو نہیں ہے؟

الجواب۔ بکر مسماة زینب کا پسر رضاعی ہو گیا اور زینب کی دختر بکر کی بہن رضاعی ہوئی اور اس کی لڑکی یعنی زینب کی نواسی بکر کی بھانجی رضاعی ہوئی اور حدیث شریف میں ہے، یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب پس جیسے بھانجی نسبی سے نکاح حرام ہے بقولہ تعالیٰ وبنات الاخت، اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے اور معاوضہ دیدینے سے حرمت رضاعت میں کچھ فرق نہیں آتا فقط زید نے جب پھوپھی کا دودھ پلایا تو اس کی نواسی سے نکاح نہیں کر سکتا، زید بکر سے بڑا ہے، زید نے اپنی پھوپھی کا دودھ پی لیا ہے، تو زید کا اس لڑکی سے کہ جس کے ساتھ زید نے دودھ پی لیا ہے

الحمد للہ المختار علی ما مشہور المختار باب الرضاع ص ۵۵، طغیور، کلمہ نیکوئے اللہ المختار

علی ما مشہور المختار باب الرضاع ص ۵۵، طغیور، کلمہ سورۃ النساء، د کو ۴ -، طغیور۔

نکاح جائز ہے کہ نہیں، اور اگر اس لڑکی سے جائز نہیں تو ان دونوں لڑکیوں سے کہ جواز میں کچن کے ساتھ زید نے دودھ نہیں پیا نکاح جائز ہے کہ نہیں، اور اگر سے تو نکاح ہو سکتا ہوگا

الجواب - زید نے جس عورت کا دودھ پیسا اس عورت کی تمام لڑکیاں زیرہ حرام ہیں، خواہ اس لڑکی سے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو، اور البتہ بحر کا نکاح ان تینوں لڑکیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ درست ہے لیکن جس ایک کے ساتھ نکاح کر لے گا پھر اس کی موجودگی میں اس کی کسی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

سوال (۱۵۴۰) - سہی فخر الدین مسماۃ رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے ہے اپنی بیٹی کی شادی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

مریم بی کا رضاعی باپ ہے اور فخر الدین کی دوسری زوجہ سے جو مرضعہ نہیں ہے ایک بیٹا محمد نام ہے اور مریم کی جو شیر خوار ہے ایک مسماۃ نور بی بیٹی ہے پس عند الشرع کیا محمد کا نکاح نور بی سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب - صورت مسئلہ میں لبن الفحل کے ساتھ جو تعلق تحریم کا ہے وہ نہیں پایا جاتا، نہ شادی واحدہ پر دونوں جمع ہوئے ہیں، بدین وجہ یہ صورت تحریم کی نہیں ہے، پس نور بی کا نکاح محمد سے درست ہے۔

الجواب - جب کہ فخر الدین مریم بی کا رضاعی باپ ہوا تو محمد جو بیٹا فخر الدین کا دوسری زوجہ سے ہے مریم بی کا بھائی رضاعی ملاتی ہوا، اور مریم بی کی دختر محمد کی بھانجی ہوئی، پس بقاعدہ یہ حرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔ نکاح محمد کا مریم بی کی دختر سے ناجائز ہے اور جواب اول صحیح نہیں ہے، در مختار میں ہے و ثبت ابوة زوج مرضعۃ اذا کملینہا منہ، و فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عزیز الرحمن۔

و ثبت بدایۃ الحومیۃ المرضعۃ للرضیع و ثبت ابوة زوج مرضعۃ اذا کان لبنہا من لبنہا منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب رجاہ الشیخان والذی المختار علی ہاشم رد المختار باب الرضاع ص ۵۵ و ۵۶ ظفر۔ الدر المختار علی ہاشم رد المختار باب الرضاع ص ۵۵ و ۵۶ ظفر۔ ایضا ۱۲ ظفر۔

سوال (۱۵۴)۔ ہدایت خاں و عنایت خاں
 ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری
 بیوی کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی
 موضع المنہورا والی، دوسری موضع انکا والی، دونوں بیوی سے ایک ایک لڑکی ہوئی
 اور ہدایت خاں کے ایک لڑکا ہے، ہدایت خاں کے لڑکے نے عنایت خاں کی بیوی
 المنہورا والی کا دودھ پیسا ہے، تو ہدایت خاں کے لڑکے کا نکاح عنایت خاں کی لڑکی سے
 جو موضع انکا والی زوجہ کے بطن سے ہے جائز ہے یا نہ؟

الجواب - در مختار میں ہے و یثبت به دان قل الا مومية المرضعة
للرضیع و یثبت ابوة زوج مرضعة اذا کان لبنها منه ^{لله} اس عبارت سے
واضح ہوا کہ مرضعہ کا شوہر یعنی عنایت خاں ہدایت خاں کے پسر کا رضاعی باپ ہوا
تو بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب عنایت خاں کی دوسری زوجہ
کی دختر بھی ہدایت خاں کے پسر کے لئے حرام ہو گئی اور نکاح ہدایت خاں کے پسر
کا عنایت خاں کی دختر از بطن زوجہ النکاح والی سے حرام ہے۔

جس لڑکی کے منہ میں عورت سے اپنا دودھ ڈالا۔ **سہواں (۱۵۴۲)۔** ہندو کا زیہ ایک لڑکا ہے اس سے اس کے لڑکے کی شادی جائز نہیں اور خالہ ایک لڑکی ہے، ہندو نے اپنی دختر خالہ کی رضاعت کے زمانہ کا دودھ زینب نامی مرضعہ کے منہ میں ڈالا جب کہ زینب کی عمر دو برس کی تھی، زینب وزید کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - جب کہ زینب کے منہ میں ہندہ نے اپنے پستان کا دودھ ڈالا، اور وہ دودھ اگرچہ قطرہ دو قطرہ ہو، زینب کے حلق اور شکم میں گیا تو زینب ہندہ کی دختر رضاعی ہو گئی اور زید کی بہن رضاعی ہوئی، لہذا زید کا نکاح زینب سے درست

نہیں ہے۔ لانہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب۔

ایک لڑکی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر دودھ **سوال** (۱۵۴۳)۔ ستاۃ زینب نے مسماۃ جاتے کا یقین نہیں ہے کیا مکم ہے عظیمہ کی دختر کو سہوا اپنی چھاتی منہ میں دیدی

قریب ایک منٹ کے منہ میں رہی مگر دودھ نہیں اُترا، لڑکی روتی رہی، چھاتی ابھی طرح نہیں دبائی، جس وقت زینب نے دیکھا کہ میری لڑکی نہیں ہے، اسی وقت چھاتی چھوڑا لی جب تک زینب کا بچہ ایک سال سے کم ہوتا ہے اس وقت تک دودھ زیادہ رہتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے، اس وقت زینب کی لڑکی عمر پونے دو سال بقی یہاں تک کہ بعد سال کے زینب کا بچہ چھاتی منہ میں لے کر عرصہ تک دباتا ہے جب دودھ برآ نہ ہوتا ہے۔ بعد چار سال کے زینب کے لڑکا پیدا ہوا، اس لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے ہوا کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، پس اگر دودھ پیٹ میں بمانا عظیمہ کی دختر کے مشکوک و مشتبہ ہے اور قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زینب کے پستان میں اتنی دیر میں دودھ نہیں اُترا تو وہ لڑکی زینب کی دختر رضاعی نہیں ہوئی، اور نکاح زینب کے پسر کا اس لڑکی سے درست ہے حکمنا فی الدر المختار و الشامی۔

لہ وثبت بہ الا وان قل ان علم و صولہ لجوفہ من فمہ و انا فہ لا یحرم منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب رواہ الشیخان، الدر المختار علی حاشی رد المحتار باب الرضاع می۵۶ و می۵۷ ظفیر۔ لہ فلو التقم الحلمۃ ولم یدر ادخل اللب فی حلقہ ام لا لہ یحرم لان فی المائل شکا (در مختار) فی الثنیۃ امراۃ کانت تقض تدبیرا عصبیۃ و اشتہر ذلک بینہم ثم نقول لم یکن فی ثدبی لبن حین القمتہما ثدبی ولم یسلم ذلک الا من جرہما لجاز لہما ان یتزوج بہذا الصبیۃ ام و فی الفتا و ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی و شکت فی الدر تضا ۶ لاثبت الحرمۃ بالشک الا (در المختار باب الرضاع می۵۷ و می۵۸ و می۵۹ ظفیر۔

بچہ جیسے دودھ پیتا تھا؟ سوال (۱۵۴۴)۔ زید و عمر بحیثیت حقیقی بھائی ہوتے
کر دیتا تھا تو کیا مکمل ہے؟ کے صاحبِ اولاد ہیں، زید کے لڑکے کو جس کی عمر چار پانچ

ماہ کی تھی، بسبب نہ ہونے شیر زوجہ زید کے اس امر کی کوشش کی گئی کہ اس کی پرورش
بحر کی عورت کے دودھ سے کی جائے جس کے ایک لڑکی، ہم عمر زید کے لڑکے کے تھی زید
کے لڑکے نے قدرتا اس طرف ارادہ نہیں کیا بلکہ مستغفر ہوا، جبکہ زید کے لڑکے کا منہ بکر کی
زوجہ کے پستان سے لگا دیا اور چند قطرہ ارادۃً اس کے منہ میں ڈالے گئے اس لڑکے
نے استفراغ کیا اور دودھ ڈال دیا، اسی طرح چند مرتبہ ہوا، جب اس کو زبردستی دودھ
پلاتے تھے تو وہ دودھ ڈال دیتا تھا۔ اب بکر کی دوسری لڑکی پیدا ہوئی ہے، آیا زید کے
لڑکے مذکور کا عقد بکر کی اس دوسری لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہو گئی اور زید کا لڑکا
بکر.... کی زوجہ کا پسر رضاعی ہو گیا، بکر اور اس کی زوجہ کی تمام اولاد اس بچہ کے
بہن بھائی رضاعی ہو گئے، لہذا زوجہ بکر کی کسی دختر سے نکاح زید کے اس پسر کا درست
نہیں ہے جیسا کہ عبارات کتب فقہ ذیل سے مستفاد ہے۔ و یثبت به وان قل ان
علم و وصولہ لجوفہ من فہ او ان فہ الذر المختار و ایضا فیہ، ہو مض من
شدی آدمیۃ، و الحق بالمص الوجور و السعوط و فی رد المحتار شرح
اجاب بان المراد بالمص الوصول الى الجوف من المنفذین فی الرحمۃ المصباح
الوجور بفتح الواو والدوا یمصب فی الحلق و السعوط کرسول دوا یمصب
فی اللانفۃ و المتع شامی ج ۲ و فی الدر المختار و لاجل بین رضیعی امرأتہ لکنہما
اخوین وان اختلف الزمن والاب و لاجل بین الرضیعة و ولد مرضعتہما ای
اللتی ارضعتہما الخ۔

لہ دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ۵۵۶، غفرۃ اللہ المختار علی ہاشم رد المحتار باب الرضاع ۵۵۶، غفرۃ اللہ

سوال (۱۱۵۳) - زید و ہند بہن بھائی خالہ کے جس بھائی نے چھوٹی کا دودھ نہیں پیا ہے اس کا نکاح چھوٹی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے حقیقی ہیں مسماۃ ہندہ نے اپنے لڑکے بکر کے ساتھ زید کے لڑکے خالد کو دودھ پلایا، خالد کے دو تین بہنیں ہیں، اب بکر کا نکاح خالد کی بہن کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - بکر کا نکاح خالد کی بہن کے ساتھ جس نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا درست ہے کما فی البدیہۃ المختار و محل اختاخیرہ رضاعاً البتہ خالد کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے نہیں ہو سکتا۔

سوال (۱۱۵۴) - ہندہ اور سلی دو حقیقی بہنیں ہیں سلی کے تین بیٹے ہیں دو بڑے ایک چھوٹا، ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی سلی نے ہندہ کی چھوٹی لڑکی کو دودھ پلایا، اور ہندہ نے سلی کے چھوٹے لڑکے کو اپنا دودھ پلایا تو اس حالت میں ہندہ کی چھوٹی لڑکی سلی کے چھوٹے لڑکے کی رضاعی بہن ہوئی، آیا سلی کے دو سابق بڑے لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی سابق بڑی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

الجواب - یہ قاعدہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہو جاتے ہیں کما فی ہذا الشعر۔ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند از پس جب کہ ہندہ کی چھوٹی لڑکی نے سلی کا دودھ پیا تو سلی کی تمام اولاد یعنی تینوں بیٹے اس دختر ہندہ کے بھائی رضاعی ہو گئے، اور چونکہ سلی کے چھوٹے پسر نے ہندہ کا دودھ پیا تو ہندہ کی دونوں دختر اس پسر خورد ہندہ کی بہنیں رضاعی ہوئی، لہذا ہندہ کی دختر خورد کا سلی کے کسی پسر سے نکاح درست نہیں ہے اور سلی کے پسر خورد کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے

صحیح نہیں ہے، لیکن سلی کے دو سابق لڑکے ہندہ کی بڑی دختر کے بھائی رضاعی نہیں ہیں۔ ان دونوں لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی بڑی دختر سے درست ہے۔ کما فی الدر المختار وتحمل اخت اخیہ رضاعاً۔

سوال (۱۵۴۷)۔ زید نے ہندہ کا دودھ پیا، اب زید ماں سے نکاح کر سکتا ہے؟ کا دادا ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اس صورت میں زید کے دادا کو ہندہ سے نکاح کرنا جائز ہے ہندہ زید کی مادر رضاعی ہے لیکن زید کے باپ اور دادا کو اس سے نکاح کرنا درست ہے کافی الشامی محل لہا ابو اخیہا و اخو ابنہا و جد ابیہا، فقط

سوال (۱۵۴۸)۔ زید کی زوجہ بیوی کے مرنے کے بعد زید کی شادی سالی سے درست ہوگی؟ ہندہ نے انتقال کیا اور زید مذکور

سے اس نے ایک لڑکی شیرخوار چھوڑی، ہندہ کی ماں نے اس لڑکی کو اپنا دودھ پلایا اب زید مذکور اپنی حقیقی سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں، یہ ہندہ کی رضاعی بہن تو نہ ہوگی، جس زمانہ میں نانی نے تو اسی کو دودھ پلایا تھا، زید کی سالی ڈھائی برس سے زیادہ عمر کی تھی۔

الجواب۔ ہندہ کی لڑکی کو جب کہ ہندہ کی ماں نے بحالت شیرخوارگی دودھ پلایا تو وہ لڑکی ہندہ کی ماں کی رضاعی بیٹی ہو گئی اور زید کی سالی کی بہن رضاعی ہوئی تو زید کی دختر کی بھی بہن رضاعی ہوئی، پس اس صورت میں نکاح زید کا اس سالی سے درست ہے کما فی الدر المختار۔

لہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ص ۵۹۷۔ ظفیو۔ رد المحتار

باب الرضاع ص ۵۹۶۔ ظفیو۔ رد المحتار علیہ اخت ابنہ و بندہ، و ذکر الامن الرضاع لجلال

للرجال و رد مختار بان تقول انا حرمت علیہ اخت ابنہ و بنتہ۔ نسباً لكونها بلمتہ او بنت

امراتہ و معنی مفقود فی الرضاع رد المحتار باب الرضاع ص ۵۹۹، غفریر۔

چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا تو کیا اس کے بھائی کی اولاد | سوال (۱۵۴۹) - میری والدہ نے
سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کی شادی بائیں ہے۔ میرے ماموں کے چھوٹے لڑکے کو
دودھ پلایا تھا، اس وقت ماموں کے بڑے لڑکے کی بیٹی بیوہ ہے، اس سے میرا نکاح
ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - ماموں کا چھوٹا لڑکا جس نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تھا وہ
تو تمہارا رضاعی بھائی ہو گیا، اس کی اولاد تم پر حرام ہے لیکن ماموں کا بڑا لڑکا جس
نے دودھ نہیں پیا اس کی لڑکی سے تمہارا نکاح درست ہے۔

شوہر داں زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی | سوال (۱۵۵۰) - زید نے ہندہ شوہر دارے
کی پوتی کی شادی درست ہے یا نہیں؟ زنا کیا، ہندہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی
بابت ہندہ نے اعتراف کیا کہ یہ زید کی لڑکی ہے، اسی دفعہ کا دودھ ہندہ نے زید کے
حقیقی بھائی بکر کے نواسہ خالد کو پلایا، اس صورت میں عائشہ کا نکاح جو زید کی پوتی ہے
اور بکر کی نواسی اور خالد کی منالہ زاد بہن ہے، خالد کے ساتھ جو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - حدیث شریف میں ہے الولد للفرأش وللعاہر
الحجر۔ لہذا عورت متزوجہ شوہر دار کی جو اولاد ہوگی وہ شوہر سے ثابت النسب
ہوگی، اور عورت کے اس کہنے سے کہ یہ لڑکی زید کی ہے نسب اس کا شوہر ہندہ
سے منتفی نہیں ہوا، پس زید سے نسب اس لڑکی کا ثابت نہیں ہے اور زید خالد کا باپ
رضاعی نہیں ہے، لہذا خالد کا نکاح مسماۃ عائشہ زید کی پوتی سے درست ہے کہ ان
میں کوئی وجہ حرمت کی نہیں ہے، کیونکہ لبن زنا سے اولاد حرمت رضاعت مختلف

لے اس لئے کہ اس سے رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوا، دیشبت بہ الإذان قل الامومیۃ

المرضعة للرضیع دیشبت ابوة زوج موضوعة رد المحتار باب الرضاعة ۵۵۵ و ۵۵۶

ظہیر ۵ مشکوٰۃ باب اللعان ۲۱

فیہا ہے اور شامی نے کہا کہ زنا و جدہ عدم حرمت ہے اور ثانیاً جب کہ ہندہ کی دختر کا نسب شوہر ہندہ سے شرعاً ثابت ہے تو لبن زنا ہونا بھی مستحق نہ ہوا۔

سورت سنو میں کیا نکم ہے؟ **سوال (۱۵۵۱)**۔ محمد کی لڑکی نے حالت رضاع میں

محمد کے چچا کی زوجہ کا دودھ پیا ساتھ چچا زاد بھائی کے یعنی محمد کا چچا زاد بھائی علی محمد اور محمد کی لڑکی مسماۃ بختاوردوئوں نے چچا کی زوجہ کا جو کہ علی محمد کی والدہ ہے دودھ پیا، جس کا نام راجن ہے، اتفاق سے میاں محمد نے راجن سے جوہ چچا کی زوجہ بھتی نکاح کر لیا جس کی وجہ سے میاں محمد مسماۃ بختاورد اور علی محمد کا باپ ہوتا، آیا علی محمد کا نکاح بختاورد کی چھوٹی بہن سے جائز ہے یا نہ؟

الجواب۔ علی محمد کا نکاح بختاورد کی چھوٹی بہن سے جو محمد کی زوجہ سابقہ سے

ہو صحیح ہے لقول الفقہاء وتحمل اخت اخیر رضاعاً وکذا اخت اختہ۔

جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کے بھائی سے **سوال (۱۵۵۲)**۔ بکر کی زوجہ نے زید کے دودھ کی لڑکی کی شادی جائز ہے لڑکے کو دودھ پلایا، دوسری دفعہ بکر کے لڑکا

اور زید کے لڑکی پیدا ہوئی، آیا ان دوئوں کا نکاح باہم جائز ہے یا نہیں؟

الجواب۔ دوسری دفعہ جو زید کے دختر اور بکر کے پسر پیدا ہوا، ان دوئوں

کا نکاح باہم صحیح ہے کما فی کتب الفقہ وتحمل اخت اخیر رضاعاً وکذا اخت اختہ۔

پستان سے پانی منوئیں **سوال (۱۵۵۳)**۔ بکر کی ماں نے زید کو جب وہ ایک

جائے تو کیا نکم ہے۔ سال کا تھا اپنا پستان زید کے منہ میں دیا۔ جب زید نے

لے والو بٹہ بہتہ کا محلول قیل وکذا الزنا والادجہ لا فتم در مختار، وذلك حیث

قال ولبن الزنا کا محلول فاذا ارضعت به بنتا حومت علی الزانی وایا ہ واینا ہ ان سفلوا

د فی الجنیس عن الجرجانی وبعہ الزانی المتزوجہا کا مولودۃ من الزانی لا نہ لمثبت

نسبہا ہ و ان الزانی المتزوجہا کا مولودۃ من الزانی لا نہ لمثبت

علی ہا مشردال مختار باب الرضاع بیہ۔ ظہیر۔ تہ ابغنا۔ ظہیر۔ تہ ابغنا۔ ظہیر۔

پستان چوسا تو بکر کی ماں کے پستان میں جلن معلوم ہوئی، اس نے زید کو یلیمہ کیے
پستان کو دبایا تو اندر سے پانی نکلا، اس پانی کا زید کے حلق میں جھلنے نہ بجائے گا بکر کی
ماں کو کچھ علم نہیں ہے، اس صورت میں بکر کی ماں زید کی رضاعی ماں ہو سکتی ہے یا نہیں،
زید کی لڑکی کا نکاح بکر سے جائز ہے یا نہ؟

الجواب - باب الرضاع در مختار میں ہے، هو مصق من ثدی آدمیۃ
ولو بکرا او میۃ او آیسۃ او اور عالمگیر یہ میں ہے دخل فی فم الصبی من
الثدی ما ثم لونه اصفر تثبت حرمة الرضاع لانه لبن تغیر لونه لا
اور شامی میں ہے وفي القنیۃ امرأة كانت تعطی ثدیہا صبیۃ واشتہر
ذلك بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن حین القمتها ثدی ولم
یعلم ذلك الا من جہتہا جاز لا بنہا ان یتزوج بهذه الصبیۃ، وظوفی
الفتح لو ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی اذہا رضاع لا تثبت
الحرمة بالشک، روایت قینہ اور فتح القدر سے یہ معنوم ہوتا ہے کہ اگر عورت
یہ کہے کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا اور بچہ کے حلق میں دودھ کا ہانا
محقق نہ ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اس صورت میں زید کی دختر کا
نکاح بکر سے درست ہے۔ فقط۔

رضاعی پھوپھی سے نکاح | سوال (۱۵۵۴)۔ زید کے دو بیویاں ہیں ایک کا بکر نے
جائز ہے یا نہیں | دودھ پیا اور ایک کا زیدہ نے، ایسی حالت میں بکر کے لڑکے
کا عقد زیدہ کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - اس صورت میں زید، بکر اور زبیدہ دونوں کا رضاعی باپ ہے اور دونوں بھائی بہن رضاعی از جانب پدر ہیں۔ پس زبیدہ بکر کے لڑکے کی رضاعی پھوپھی ہوئی، لہذا نکاح ان دونوں میں درست نہیں ہے، درمختار میں ہے ویشیت ابوۃ زوج مروضۃ اذا کان لبنہا منہ لہ ۱۵۵۳۔

سوال (۱۵۵۵) - زید نے اپنی دادی کا دودھ اس کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں وقت پیا ہے، جب کہ اس کی دادی کا لڑکا سوا دو برس کا تھا اور پینے کی یہ حالت ہے کہ دودھ خشک ہو گیا تھا، زید نے اپنی دادی کی بھائی چوسی، دودھ قدرے اتر آیا اور صرف تین چار روز وہ دودھ پیا۔ اب زید چاہتا ہے کہ اپنی پھوپھی کی لڑکی سے جس کا نام ہندہ ہے شادی کروں، پس فرمائیے کہ عقد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا تو کیا تدبیر ہے۔ اور اگر شادی کر لیوے تو گناہ وغیرہ ہے یا کبیرہ۔

الجواب - زید نے جب کہ مدت رضاعت میں اپنی دادی کا دودھ پیا۔ اگرچہ وہ ایک قطرہ ہی پیا ہو، پس زید اپنی دادی کا رضاعی بیٹا ہو گیا۔ اور ہندہ کا رضاعی بھائی ہو گیا پس ہندہ کی دختر زید کی بھانجی ہوئی اور رضاعی بھانجی سے مثل نبی بھانجی کے نکاح قطعی حرام ہے اور گناہ کبیرہ ہے اور وہ ایسا بی بی بی بی ہیں اور ماں خالہ وغیرہ سے نکاح کیا جاوے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ، لہذا وہ نکاح کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ کوئی حیلہ اور تدبیر اس نکاح کے حلال ہونے کی نہیں ہے،

سوال (۱۵۵۶) - زید نے دو یا پونے دو نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں سال کی عمر میں اپنی دادی کا پستان چوسنا شرعی

۱۵۵۳ المختار علی حاشیہ رد المختار باب الرضاع ۶۵۵۳ ظہیرۃ ویشیت بہ فان قل ۱۵۵۴ مروضۃ الرضیع ۱۵۵۵ یحرم منہ ای بسبب رمایعہ من المنسب (للمختار علی حاشیہ رد المختار باب الرضاع ۶۵۵۵ ظہیرۃ

کیا اور دو تین سال تک ہر روز چوستا رہا، اس کی دادی کی عمر اس وقت سترہ اسی سال کی تھی اس کی پستانوں میں کسی نے اس وقت دودھ نکلتا نہیں دیکھا اور نہ اس نے کسی کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ میری پستان میں اس وقت دودھ تھا، اب دادی کا انتقال ہو گیا ورنہ اس سے صاف طور سے معلوم کر لیا جاتا، اس صورت میں زید اپنے حقیقی عیہ کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب - اگر دادی سے دریافت کیا جاتا اور وہ کہتی کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا تو اس کا قیاس معتبر ہوتا۔ لیکن جب کہ اس کا انکار ثابت نہیں اور پستان کا برابر سمنہ میں لینا اور چوسنا محقق ہے تو احتیاط اس میں ہے کہ اپنے بچہ کی لڑکی سے جو کہ اس کی رضاعی بھتیجی ہے نکاح نہ کرے۔ لیکن قاعدہ کے موافق چونکہ دودھ پیتے دیکھنے کا اور دودھ اترنے اور پستان سے نکلنے کا کوئی گواہ نہیں ہے اور رضاعت بدون دو گواہ کے ثابت نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے زید اپنے بچہ کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے حکم ایسا ہی ہے اور احتیاط اول صورت میں ہے۔ فقط

سوال (۱۵۵۷) - عورت اگر بلا رضامندی شوہر کے بچہ کو دودھ پلانا۔

جواب - شوہر کی رضامندی کے بغیر کسی بچہ کو دودھ پلانا۔

الجواب - عورت کو نہ پاپا ہے کہ بہ دن اجازت شوہر کے کسی کے بچہ کو دودھ پلاوے، لیکن اگر پلاوے گی حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

لَمْ يَدْخُلِ اللَّبَنُ فِي حَلَقِهِمْ لَمْ يَحْرَمِ الْإِنْفِ فِي الْمَخْتَارِ
وَفِي الْمَقْمَرِ لَمْ يَدْخُلِ اللَّبَنُ فِي حَلَقِهِمْ لَمْ يَحْرَمِ الْإِنْفِ فِي الْمَخْتَارِ
وَفِي الْمَقْمَرِ لَمْ يَدْخُلِ اللَّبَنُ فِي حَلَقِهِمْ لَمْ يَحْرَمِ الْإِنْفِ فِي الْمَخْتَارِ
وَفِي الْمَقْمَرِ لَمْ يَدْخُلِ اللَّبَنُ فِي حَلَقِهِمْ لَمْ يَحْرَمِ الْإِنْفِ فِي الْمَخْتَارِ

شک کی صورت میں حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟ | سوال (۱۵۵۸)۔ اگر رضاعت مشکوک

ہو تو کیا حکم ہے؟

الجواب۔ اگر رضاعت میں شک ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں

ہوتی کذا فی الدر المختار۔

امام شافعی کے یہاں مدت رضاعت | سوال (۱۵۵۹)۔ مدت رضاعت مذہب

شافعیہ میں کتنی ہے؟

الجواب۔ رضاعت کی مدت دو برس یا ڈھائی برس علی اختلاف القولین

ہے (امام شافعی کے نزدیک مدت رضاعت صرف دو سال ہے۔ ظفیر،

شہادت نہ ہونے کی صورت میں | سوال (۱۵۶۰)۔ جس کے لئے شہادت نہیں

وہ مشکوک ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب۔ اگر شہادت رضاعت کی نہ ہو، حرمت رضاعت ثابت

نہ ہوگی۔

نانی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی | سوال (۱۵۶۱)۔ ایک شخص نے اپنی نانی

ماموں کی لڑکی سے بائز ہے یا نہیں؟ | کا دودھ بشمول اپنی ہم عمر خالہ کے پیا ہے، آیا شیخ

اپنی ماموں کی بنت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔ ماموں عمر میں زیادہ ہے یعنی رشتہ

لہ غلوا التقم الحلم ولم یذرا دخل اللبن فی حلقہ ام لا ولم یحرم

رد مختار، لو ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی الارضاع لا تثبت

الحرمة بالشک (رد المحتار باب الرضاع ۴۶۷ و ۴۶۸) ظفیر۔ ۳ شمر

مداد الرضاع ثلثون شهرا عند ابی حنیفہ وقال استان وهو قول الشافعی

(ہدایہ کتاب الرضاع ۴۶۹) ظفیر۔ ۴ وانما یثبت بشراۃ جالین اور جل

وامرأتین (ہدایہ کتاب الرضاع ۴۷۰) ظفیر۔

رضاع سے پہلے کا پیدا ہے اور خالہ جو اس وقت رضاعی ہمشیرہ ہے یہ اپنے بھائی سے تیسرے درجہ کی ہے؟

الجواب - شریعت کا یہ قاعدہ ہے کہ جس عورت کا کوئی بچہ شیر خوار دودھ پیوے اس عورت کی تمام اولاد اس بچہ کے بہن بھائی رضاعی ہو جاتے ہیں۔ تقدم وتأخر کا اعتبار نہیں، اگلی پھلی اولاد مرضعہ کی سب اس بچہ رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں اور اس اعتبار سے والدہ نسبی بھی بہن رضاعی ہو گئی اور ماموں و خالہ سب بھائی بہن رضاعی ہوئے پس ماموں کی دختر سے اس رضیع کا نکاح درست نہیں ہے ولا حل بین بین رضیعی امرأة لكونهما اخوين وان اختلف الزمن والاب ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها (درمختار) جملہ وان اختلف الزمن سے یہ صاف طور سے ثابت ہے کہ مرضعہ کی پہلی پھلی اولاد سب رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں۔

سوال (۱۱۵۶۶) - کسی شخص کو ایسی بیماری ہو گئی کہ بغیر کسی سے پئے تو کیا حکم ہے؟ عورت کے دودھ پے ہوئے اچھا نہیں ہو سکتا تو اس حالت میں اگر وہ شخص اپنی زوجہ کا دودھ پی لے تو جائز اور حلال ہے یا حرام اور دودھ پینے سے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آوے گا؟

الجواب - مص رجل ثدی زوجته لم تحرم کسی مرد نے اپنی زوجہ کے پستان پوسی اور دودھ پیا اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی۔ درمختار باب الرضاع وفيه ايضا ولهم بهم الارضاع بعد مدته یعنی مباح نہیں ہے دودھ پینا بعد مدۃ رضاع یعنی زمانہ شیر خوارگی کے، ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی زوجہ کا دودھ پینا مرد کو جائز نہیں ہے اور یہ کہ دودھ پینے سے اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوگی اور تداوی کے لئے اس وقت اس کا استعمال درست ہے کہ اس میں شفا بقول

لہذا لم یحظر علیہا من ذلک ما رآب الرضاع علیہہ . ظفر سے ایضا علیہہ . ظفر سے نہ ایضا علیہہ . ظفر

طیب حاذق مسلمان ثابت ہو اور کوئی دوسری دوا اس کے قائم مقام نہ ہو،
 جس لڑکی نے دس سال دس ماہ کی عمر میں | سوال (۱۱۵۶) - زید نے چھ مہینہ کی عمر میں ہندہ
 دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے | کا دودھ پیا تھا اور ایک لڑکی مسماۃ کریمہ نے بھی دو
 برس دس مہینہ کی عمر میں ہندہ کا دودھ پیا تھا، تو زید کا کریمہ سے عقد تزویج درست
 ہے یا نہیں؟

الجواب - مدت رضاعت اڑھائی برس یا دو برس ہے، امام ابو حنیفہ کا
 مذہب اولیٰ ہے اور صاحبین اور دیگر ائمہ کا مذہب دوسرا ہے، بہر حال اڑھائی برس
 سے زیادہ عمر میں اگر کسی بچے کی عورت کا دودھ پیا تو حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی،
 لہذا اس صورت میں زید کا نکاح کریمہ سے صحیح ہے۔

رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی ہوی | سوال (۱۱۵۷) - علیہ اب و ابن رضاعی کو فقہاء
 کے متعلق ابن البمام کا قول رحمہ اللہ حرام تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ تمام کتب فقہ
 میں مذکور ہے، اور صاحب فتح القدیر اس کے خلاف تحریر فرماتے ہیں، چنانچہ فتح القدیر
 میں ہے ومقتضى الحديث ان ما كانت ابا من الرضاعة او بنتا او اختا او بنت
 اخ الا تحرم فاشبات كل حلیة من الاب والابن من الرضاعة قول بلاد لیل
 بل الدلیل یفید حلها وهو قید الاصلاب فی الآیة۔

الجواب - قوله ما یحرم من، النسب - معناه ان الحرمة بسبب
 الرضاع معتبرة بحرمة النسب فشمیل زوجة الابن والاب من الرضاع

له ولا يجوز التداوی بالمحرم (در مختار) قبل یرخص اذا علم فیہ الشفا ولم یعلم
 بعدا آخر کما خص للعطشان وعلیه الفتوی (رد المحتار باب الرضا) ۲۰۰۰۰ ظفر کہ ہر حوالہ نصف
 عند ابن فحظ عند ہما هو الاصح (البدل المختار) مامش (رد المحتار باب الرضاع) ۲۰۰۰۰ ظفر کہ وثبت
 التحريم فی السنة فقط (در مختار) اما بعد ما فانه لا یوجب التحريم (رد المحتار باب الرضاع) ۲۰۰۰۰ ظفر

لانما حرام بسبب النسب فكذا بسبب الرضاع وهو قول أكثر أهل العلم كذا في المبسوط بحر۔ وقد استشكل في الفتح الاستدلال على تحريمها بالحديث لأن حتى متها بسبب الصهرية لا النسب إلا شامحاً۔

اس عبارت نیز تمام کتب فقہ کی عبارات سے حرمت علیہ (بیوی) اب و ابن رضاعی کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور مقتضائے نص قرآنی ولا تنکحوا ما نکم آباءکم الا یہ بھی یہی ہے، باقی امام ہمام ابن الہمام کا استدلال بالحديث میں استشکال فرمانا از قبیل ابجاث محققین ہے جو بعض دلائل میں وہ فرمایا کرتے ہیں اس سے اصل مسئلہ کا ابطال لازم نہیں آتا، علاوہ بریں جب کہ قول اکثر اہل علم کلی ہے اور فقہارے عموماً محرمات نسب و صہرہ کو رضاعاً حرام فرمایا ہے تو اس صورت میں احتیاطاً درج باب حرمت میں قول اکثر فقہارے۔ قال فی الدامختار و حریم الكل مما مرغیہ نسباً و مصاہرۃ و رضاعاً الا ما استثنی فی بابہ۔

سوال (۱۵۶۹)۔ زید صاحب اولاد نے اپنی زوجہ کا دودھ کا کیا حکم ہے؟
 قصداً اپنی لیا، شرعی مقررہ ایام میں یعنی ایام رضاعت میں یعنی دوس برس کے اندر، کیا اس صورت میں زید پر وہ زوجہ حرام ہو جائے گی، اور وہ دودھ زید کے لئے حلال تھا یا حرام۔

الجواب۔ زید جو کہ صاحب اولاد ہے اس کو یہ کہنا کہ اس نے مدت رضاعت میں دودھ پیا غلط ہے، مدت رضاعت میں دودھ پینے کے یہ معنی ہیں کہ دودھ پینے والا بچہ ہو اور اس کی عمر دوسرے برس یا دسھائی برس سے کم ہو، الغرض زید صاحب اولاد نے اگر اپنی زوجہ کا دودھ پی لیا خواہ عمدتاً خواہ غیر عمدتاً تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوتی، لیکن عمدتاً اگر پیا تو گنہگار ہوا۔ توبہ کرے کیونکہ وہ جزا انسان ہے، استعمال اس کا بلا ضرورت حرام ہے۔

در مختار میں ہے مصی رجل شادی امرأتہ لم تعرضم الزر ترجمہ کسی شخص نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، وفیہ۔ وللمختار الرضاع بعد مدتہ لا ینفذ جزء آدمی والاقتناع به بغیر خصوصہ حرام الزباب الرضاع در مختار۔

سوال (۱۵۷) - زید کی خوشدامن کہتی ہے کہ خوشدامن نے دامادے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے میں نے تم کو طفلی میں دودھ پلایا ہے زید نے اپنے ساتھ ایک آدمی لے کر پھر دریافت کیا کہ سچ بتاؤ، پھر اس نے یہی کہا، جب زید نے منکومہ کو علیحدہ کرنا چاہا تو خوشدامن نے انکار کر دیا کہ میں نے تو غصہ کی حالت میں کہہ دیا تھا اور جھوٹ کہہ دیا تھا، اور زید کی والدہ کہتی ہے کہ میں کچھ نہیں جانتی کہ کب دودھ پلایا تھا، اب رضاعت ثابت ہے کہ نہیں۔

الجواب - کتب فقہ میں لکھا ہے کہ بدون دودھ مرد یا ایک مرد اور دودھ خواتین کی گواہی کے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، پس صورت مسئلہ میں محبت شریعہ رضاعت کی موجود نہیں ہے، لہذا حکم علیحدگی کا مابین زوجین کے نہ کیا جاوے گا۔ فقط۔

لہ الدار المختار علی ما مشرد المختار باب الرضاع ص ۱۲۹ طغیر لہ ایضاً ص ۱۲۹ طغیر لہ والرضاع حجتہ حجة المال وهي شهادة عدلین او عدل واحد لکن لا تقم الفریقة الا بتفریق القاضی لتضمنتها حق العبد در مختار وما فی شرح الوهبانية من التفت من انه لا تقبل شهادة الموضوعة عند ابی حنیفة واصحابه فالظاهر ان المراد اذا كانت وحدها (رد المختار باب الرضاع ص ۱۲۹) طغیر۔

قد تم الجزء الثامن من فتاویٰ دارالعلوم دیوبند علی يد العبد الضعیف المدعو به حمد طغیر الدین مفتاحی تحت اشراف صاحب الفضیة مولانا القاری محمد طیب عبید اللہ فی سنة احدى تسعين وثلثمائة وثلث من الهجرة النبویة بیابہ الجزء التاسع من رملہ الله

بِسْمِ اللَّهِ

ضمیمہ

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

جلد، ہشتم

مرتبہ

مولانا مفتی محمد امین صاحب پالن پوری

استاذ دارالعلوم دیوبند

حسبہ ارشاد

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب کرامت کا ہم ہستم دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم دیوبند

ضلع

۲۴۷۵۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات، والصلوة والسلام على سيدنا
ومولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين أما بعد :-

مکتبہ دارالعلوم دیوبند نے جب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ہشتم کو آفیسٹ
سے لانا طے کیا، تو حضرت اقدس مولانا مرغوب الرحمن صاحب دامت برکاتہم مہتمم دارالعلوم
دیوبند نے احقر کو اور مولانا عبدالحق صاحب سنبھلی کو اس جلد کی تصحیح کا کام سپرد فرمایا،
ہم نے جو طباعتی اغلاط تھیں ان کو اصل مراجع سے ملا کر صحیح کیا، اور جو قابل اشکال
مقامات اور وضاحت طلب مواقع تھے ان کو پہلے رجسٹروں میں تلاش کیا، جہاں
سے یہ فتاویٰ لئے گئے۔ تھے، پھر حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالپنوری دامت برکاتہم
محدث کبیر دارالعلوم دیوبند کی خدمت میں ان کو پیش کیا، موصوف نے ان رجسٹروں
کی روشنی میں تمام قابل اشکال مواقع حل فرمائے، اور وضاحت طلب امور کی تفصیل
فرمائی۔

یہ تصحیحات ایسی تھیں جن کی تفصیل ضروری تھی، تاکہ جن حضرات نے پہلے فتاویٰ
دارالعلوم دیوبند خرید لیا ہے وہ اپنا نسخہ صحیح کر سکیں، اس لئے یہ ضمیمہ مرتب
کیا گیا ہے۔ اس ضمیمہ میں صرف وہی تصحیحات شامل کی گئی ہیں جن کا مسائل
پر اثر پڑا ہے، یا جن میں فتاویٰ میں درج شدہ مسائل کی تفصیل کی گئی ہے، امید ہے کہ
قارئین کرام کے لئے یہ ضمیمہ مفید ثابت ہوگا۔

محمد امین پالپنوری

خادم دارالعلوم دیوبند

۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۰۹ھ

ضمیمہ متعلقہ ص ۳۹ سوال ۸۸۲^ج عنوان عاقلہ بالغہ الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں ترکہ تھا، رجسٹر ۳۳۲ نمبر سلسلہ ۱۴۲۹ سے اس کی تصحیح اس طرح کی گئی ہے۔

«وفي الدر المختار وله أي للولي الاعتراض في غير الكفو الخ ويفتي في غير الكفو بعدم جوازہ اصلاً الخ الحاصل نكاح مكلفه بالغہ بلا رضا رولي در کفو جائز است ودر غیر کفو صحیح نیست وهو المفتی بہ فقط»

متعلقہ ص ۴۳ سوال ۸۸۹^ج عنوان ولی اقرب دو میل الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں جو اردو عبارت ہے اس میں ترکہ تھا۔ رجسٹر ۳۳۶ نمبر سلسلہ ۱۰۹۴ سے عبارت کی اس طرح تصحیح کی گئی ہے۔
«ان عبارات سے واضح ہے کہ راجع عندا المحققین قول ثانی یعنی خوف فوت کفو ہے پس نابالغہ کی والدہ اگر نابالغہ کے پاس جا کر الخ»

متعلقہ ص ۷۲ سوال ۹۳۴^ج عنوان لڑکی کی اجازت الخ

اس سوال کے جواب کی چوتھی سطر میں ترکہ تھا، اب رجسٹر ۳۳۲ نمبر سلسلہ ۱۳۵۸ سے اس طرح تصحیح کی گئی ہے۔

«نکاح خوانی کو کہتے ہیں وکیل بنا دیا ہے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے، اور نابالغہ کو بعد بلوغ الخ»

متعلقہ ص ۸۴ سوال ۹۵۶^ج عنوان نابالغہ کی شادی الخ

اس سوال کا جواب صحیح ہے، مگر ایک بات پیش نظر رکھنا ضروری ہے، اور وہ

یہ ہے کہ صورتِ مسئلہ میں چونکہ بھائی نے نکاح کیا ہے اس لئے بلوغ کے بعد لڑکی کو خیارِ بلوغ حاصل ہوگا۔ اگرچہ شوہر نابالغ ہو، ہدایہ میں ہے: وان زوجہما غیرُ الاب والجد فیکلّ واحد منهما الخيار اذا بلغ ان شاء اقام علی النکاح۔ وان شاء فسّخ (وقال فی تعلیلہ) ان قرابۃ الاخ ناقصۃ (ہدایہ ص ۳۲۲ باب فی الاولیاء) وقال فی الدر المختار: ولو بلغت وهو صغیرٌ فرّق بحضرة ابیہ اَوْ وصّیہ بشرط القضاء، قال العلامة الشامی: فان لم يوجد احدهما ینصب القاضی وصّیّاً یُخاصّمُ الخ (شامی ص ۳۳۲ باب الولی)

متعلقہ سوال ۹۷۳ عنوان بالغہ لڑکی سے الخ

اس سوال کے جواب کی چوتھی سطر میں ایک لفظ بڑھایا گیا ہے، اب عبارت اس طرح ہے "اور اب اگر انکار کرے الخ"

متعلقہ سوال ۱۰۲۲ عنوان صورتِ مسئلہ میں الخ

اس سوال کے جواب کے آخر میں ترکہ تھا، رتبہ ۳۳۴ نمبر سلسلہ ۴۷۷ سے اب جواب کی اس طرح تکمیل کی گئی ہے۔
"اور ماں نے اپنی ولایت سے نکاح کیا، تو وہ صحیح ہو گیا، اب فہم اس کو فسّخ نہیں کر سکتا۔ لہذا فی کتب الفقہ فقط"

اور اس صفحہ کا حاشیہ لے وفی الخلاصہ الخ حذف کیا گیا ہے، کیونکہ اس حاشیہ کا نہ کوئی نمبر لگا ہوا تھا، نہ اس کا یہاں کوئی موقع تھا، اور باقی حواشی کے نمبر بدلے گئے ہیں۔

متعلقہ ص ۱۳۷ سوال ۱۰۵۲ عنوان ولی اور وکیل الخ

اس سوال کی چوتھی سطر میں تھا "اگر وکیل بنا ہے" اس کی رجسٹر ۳۳۳ نمبر سلسلہ ۲۲۸۵ سے اس طرح تصحیح کی گئی ہے "اگر وکیل بنائے طلب اجازت الخ" اور جواب کی تیسری سطر میں "اگر بذریعہ" کی تصحیح رجسٹر سے "اگرچہ بذریعہ" کی گئی ہے، اور جواب کی چوتھی سطر میں یہ جملہ ہے "لیکن اسی حالت میں بصورت بکر بالغہ ایک عورت یا ایک مرد کا بیان کافی نہ ہوگا"، رجسٹر میں "اسی" کے بجائے "اس" ہے، اس کی کتاب میں تصحیح کی گئی ہے، باقی جملہ رجسٹر میں بعینہ ہے، مگر ہماری رائے میں اس جملہ میں ایک لفظ ہونا چاہئے اور پورا جملہ اس طرح ہونا چاہئے۔

"لیکن اس حالت میں بصورت انکار بکر بالغہ ایک عورت یا ایک مرد کا بیان کافی نہ ہوگا"، کیونکہ انکار کی صورت میں الزام کے لئے حجت نامہ ضروری ہے، اور وہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہیں، چنانچہ کتاب میں بین القوسین لفظ (انکار) بڑھایا گیا ہے۔

متعلقہ ص ۱۷۱ و ص ۱۸۱

ص ۱۷۱ سطر ۱۲ و ص ۱۸۱ سطر ۱ میں فسخ نکاح کے بعد عدت کو ضروری قرار دیا گیا ہے، اس سلسلہ میں یہ جاننا ضروری ہے کہ عدت اس وقت واجب ہوتی ہے جب جماع یا خلوت کے بعد نکاح فسخ کیا گیا ہو۔ درمختار میں ہے: وہی فی حق حرة تحيض لطلاق او فسخ بجميع اسبابه بعد الدخول حقيقةً او حكماً ثلث حیض کو امل (انتہی ملخصاً) قال الشامی قولہ بجميع اسبابہ مثل الانفاس بخیار البلوغ الخ قولہ او حکماً المراد بہ الخلوة ولو فاسدة رشامی ص ۶۶۱ باب العدة / وقال فی الد المختار: ولهما خيار الفسخ ولو بعد الدخول رشامی ص ۳۳۲ باب الولی

متعلقہ ص ۱۹۰ و ص ۱۹۱ سوال ۱۱۲۱ عنوان بذریعہ خط وکیل بنانا الخ

اس سوال کا جو جواب ہے وہ اس صورت میں ہے جب نکاح ہندہ کی اجازت سے ہوا ہو اور عاقلہ بالغہ ہو، نیز اس نکاح پر اس کی ماں بھی جو اس کی ولیہ ہے راضی ہو۔

مگر سوال میں یہ ہے کہ زید نے (جس کے گھر ہندہ رستہ ہے) ہندہ کی ولیہ (یعنی اس کی والدہ) سے اجازت مانگی ہے کہ وہ جہاں مناسب سمجھے ہندہ کا نکاح کر دے۔ چنانچہ اس کی ماں نے اجازت دیدی اور زید نے خود ہی ہندہ سے نکاح پڑھ لیا، یہ توکیل بالنکاح کا مسئلہ ہے، اور اس مسئلہ میں اصول یہ ہے کہ وکیل اپنی ذات سے اور اپنے اصول و فروع سے نکاح نہیں کر سکتا، ہاں اگر لڑکی عاقلہ بالغہ ہو اور وہ راضی ہو نیز اس کا ولی بھی راضی ہو تو پھر نکاح درست ہے صورت مسئلہ میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ زید نے پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے ہندہ سے نکاح کیا ہے اس لئے ہندہ کی ماں جو اس کی ولیہ ہے اس نکاح پر راضی نہیں ہے، پس ایسی صورت میں یہ نکاح نافذ نہ ہوگا، قال فی الدر المختار: بخلاف ما لو وکلتہ بتزویجہا من رجل فزوجها من نفسه او وکلتہ ان یتصرف فی امرها، او قالت له: زَوِّجْ نَفْسِي مِمَّنْ شِئْتُ لَمْ یَصَحْ تَزْوِیجُهَا مِنْ نَفْسِهَا کَمَا فِی الْخَانِیَةِ، قَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّامِيُّ: قَوْلُهُ فَزَوَّجَهَا مِنْ نَفْسِهِ وَكَذَا لَوْ زَوَّجَهَا مِنْ ابْنِهِ أَوْ ابْنَةِ عُنْدِ ابْنِ حَنِيفَةَ کَمَا قَدْ مَنَاهُ عَنْ الْبَحْرِ، لِأَنَّ الْوَكِيلَ لَا یَعْقِدُ مَعَ مَنْ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ لِلنِّهْمَةِ وَقَالَ تَحْتَ قَوْلِهِ أَوْ وکلتہ: ان یتصرف فی امرها؛ وینبغی انہ لو قامت قرینة علی ارادة تزویجها منه انہ یصح کما لو خطبها لنفسه فقالت انت وکیل فی

اموری، وقال فی شرح قولہ لم یصح ای لم یفذل بل یتوقف علی اجازتھا
لانہ صار فضولیا من جانبہا (شامی ص ۳۵۶ ج ۲ قبیل باب المہر) درمختار اور شامی
کی یہ عبارتیں اگرچہ اس صورت میں ہیں جب عورت نے کسی کو اپنے نکاح کے
لئے وکیل بنایا ہو، مگر جس صورت میں عورت کے ولی نے کسی کو وکیل بنایا ہو
اس صورت میں بھی یہی احکام ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

نوٹ :- اس جگہ کتاب میں مرتبہ مذطلہ نے جو حاشیہ لکھا ہے وہ جواب
کے خلاف ہے، ہم نے اُسے باقی رکھا ہے کیونکہ مسئلہ وہی ہے جو حاشیہ میں ہے
متعلقہ ص ۲۱ و ص ۲۱ سوال ۱۱۴۸ عنوان صالح مرد کی لڑکی الخ
اس سوال کے جواب میں اور سوال ۱۱۵۲ ص ۲۱۳ کے جواب میں تعارض ہے، کیونکہ
اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ فاسقہ بنت صالح، فاسق کا کفو نہیں ہے، اور آئندہ جواب کا
حاصل یہ ہے کہ کفو ہے،

اس سلسلہ میں جاننا چاہئے کہ پہلا فتویٰ درمختار کے قول پر مبنی ہے، لیکن علامہ
شامی نے اس پر بحث کی ہے کہ جو عورت خود فاسقہ ہو اگرچہ وہ نیک آدمی کی لڑکی ہو
وہ فاسق کا کفو ہے، اور اسی بحث کے مطابق دوسرا فتویٰ ہے اور وہی رائج ہے
واللہ اعلم بالصواب -

متعلقہ ص ۲۲ سوال ۱۱۷۷ عنوان وہابی نجدی الخ

اس سوال کے جواب میں دو مرتبہ لفظ "کفو" آیا ہے جو غلط ہے صحیح "کفر" ہے

متعلقہ ص ۲۹۵ سوال ۱۲۸۴ عنوان فارغ خطی الخ

اس سوال کے جواب میں لفظ "فارغ خطی" کو خلع اور مبارات کے معنی میں لیا گیا ہے،
غالباً اس کی وجہ سوال کا یہ جملہ ہے "اور عورت نے بھی قبول کر لیا" کیونکہ طلاق عورت کے
قبول کرنے پر موقوف نہیں ہوتی اس لئے مفتی صاحب قدس سرہ نے اس لفظ کو خلع اور

مبارات کے معنی میں لیا ہے۔ لیکن امداد الفتاویٰ ص ۲۶۵ مطبوعہ دیوبند میں ہے کہ "یہ لفظ فارغ خطی کنایہ ہے اور چونکہ اس سے ایقاعِ باتن متعارف ہے اس لئے بلا نیت اس سے طلاقِ باتن واقع ہو جائے گی"۔ اس لئے جس عرف میں لفظ "فارغ خطی" خلع اور مبارات کے معنی میں مستعمل نہ ہو، بلکہ طلاق کے معنی میں غلبہ استعمال ہو تو وہاں "فارغ خطی" سے طلاقِ باتن واقع ہوگی، اور مہر وغیرہ حقوق ساقط نہ ہوں گے، متعلقہ ص ۳۷۸ سوال ۱۲۲۱ عنوان ٹوٹنے کے بعد الخ

اس سوال کے جواب میں یہ بات ملحوظ رہنی چاہئے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ شوہر اس عورت کو نکاح میں رکھنا چاہتا ہو، اور عورت رضامند نہ ہو، تو تجدیدِ نکاح پر عورت کو مجبور کیا جائے گا۔ قال الشامی: ولا یخفی ان محلہ ما اذا طلب الزوج ذلک (ص ۵۲۴) اور اگر شوہر اسکو نکاح میں رکھنے کے لئے تیار نہ ہو تو پھر عدت کے بعد وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ یہ مسئلہ اور اسی طرح اس جلد میں آئے ہوئے دوسرے مسائل جو ارتداد اور الزوجین کے متعلق ہیں وہ ظاہر روایت کے مطابق ہیں۔ لیکن الحیلۃ الناجزۃ کے ضمیمہ حکم الزدواج مع اختلاف دین الزدواج میں تحقیق یہ کی گئی ہے کہ موجودہ ہندوستان میں مشائخِ بلخ و سمرقند کے قول پر فتویٰ دینا چاہئے یعنی عورت کے مرتد ہونے کی صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوتا، بلکہ بدستور وہ عورت شوہر کے نکاح میں رہتی ہے (الحیلۃ الناجزۃ) ص ۱۲۱ اس قول کے مطابق اگر شوہر اس عورت کو نکاح میں رکھنے کے لئے تیار نہ ہو تو پھر تین صورتیں ہیں، یا تو شوہر طلاق دے، یا عورت خلع وغیرہ کرے، یا بصورتِ مجبوری پنچایت سے تفریق کرائے، پھر عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ